ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش ایچ ایم سعید کمپنی پاکستان چوک کراچی

ترجمہ اردو

تذکرۃ الواعظین

موسوم بہ

علم الیقین مجیدی

باہتمام نیاز مند حاجی محمد زکی نبیرہ حاجی محمد سعید صاحب غفر اللہ الوہاب

در مطبع ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین الصلوٰۃ والسّلام علیٰ سیّد نا ومولانا خیر خلقہ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ٥ بعد حمد وصلوٰۃ ارباب صدق وایمان کیخدمت مین گذارش ہے کہ وعظ ونصیحت سے بڑھکر آج کل دَورِ فتنہ وفساد مین کوئی خدمت اہل اسلام کیلئے مفید نہین۔ امور دین مین سستی وکاہلی اور گناہ ومعصیت مین چستی وبیباکی کا بازار جیسا کچھ ہر طرف گرم ہے وہ محتاج اظہار نہین۔ ایسے زمانے مین وہ شخص نہایت خوش نصیب ہے جو اپنے دین کی حفاظت کرے اور شریعت پاک کی پابندی اور نفس وہوا کی مخالفت مین کوشان ہو۔ اتباع قرآن وحدیث اپنا شیوہ اختیار کرکے دوسرے مسلمان بھائیونکو بکمال تن دہی سے ہدایت کرے۔ وعظ ونصیحت کے متعلق بہت سی کتابین رائج ہین۔ جن مین کتاب **تذکرۃ الواعظین** ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ مگر چونکہ یہ کتاب عربی مین ہے اسلئے عوام اُردو خوان اُس کے مضامین سے فائدہ نہین اُٹھا سکتے۔ بعض علمار نے اردو مین اس کتاب کا ترجمہ کیا مگر سلیس اُردو زبان نہونے کیوجہ سے بآسانی سمجھ مین آنا دشوار تھا۔ اسلئے جناب معلی القاب وحید عصر مولوی حاجی **محمد سعید** صاحب تاجر کتب نے اسطرف توجہ فرمائی حاجی صاحب موصوف کی ذات گرامی صفات اشاعت علوم دین کے لئے آجکل جسقدر مغتنم ہے اُسکا اندازہ وہی حضرات کرسکینگے جنکا شغلہ تحصیل علم یا تدریس ہے آپنے کتاب مذکور کو اُردو لباس پہنانے کیلئے تمام مصارف بکمال فراخدلی وخندہ پیشانی منظور فرمائے۔ جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ اُبامحاورہ اُردو زبان مین یہ کتاب ترجمہ ہوکر قالب طبع مین آئی اور اس ترجمہ کا نام **اعلام المعتقدین ترجمہ تذکرۃ الواعظین** رکھا گیا۔ واعظ کے متعلق اکثر احادیث وروایات کا جو پایہ ہوتا ہے وہ اہل نظر پر مخفی نہین۔ مترجم نے عربی کتاب بجنسہٖ گویا اُردو خوانونکی خدمت مین پیش کردی۔ وذٰلك ذكرى للذاكرين ٥

کانپور ۱۳۵۷ھ —————— مہتمم مجیدی پریس

الحمد للہ کہ موصوف کے خلف صدق ذبیرہ حاجی محمد زکی نے اس کی مقبولیت وافادیت کے پیش نظر اس کی طباعت کا اہتمام فرمایا اور بغرض افادۂ عوام وخواص زیورِ طبع سے آراستہ فرمایا۔

کراچی ۱۹۷۳ء —————— ایچ ایم سعید کمپنی

فہرست ابواب کتاب ترجمہ تذکرۃ الواعظین اردو مع مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ روح قلوب المؤمنین ونور صدور العارفین والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمدؐ سید المرسلین وعلیٰ الہ الطیبین الطاہرین وعلیٰ اصحابہ اجمعین ہ۔

امابعد بندہ ضعیف وحقیر محمد جعفر قریشی حنفی عرض کرتا ہے کہ جب مین نے دیکھا کہ اکثر احباب اُن اذکار کے مشتاق ہین جو اللہ کے نیک بندونکے لئے لازم ہین تو مین نے یہ تذکرہ جمع کرکے تذکرۃ الواعظین نام رکھا جو اہل طلب کو خدا کی یاد دلانیوالا اور اہل اسلام کو آگاہی بخشنے والا ہے اس تذکرہ مین ستّاون باب ہین اور اس تالیف سے کوئی دنیاوی غرض نہین۔ صرف اس اُمید پر یہ کام کیا ہے کہ اللہ پاک مجھے حضرت شفیع المذنبین کی شفاعت کا مستحق فرمائے اور فلاح پانیوالے حزب اللہ مین شامل کرے اور قیامت کے دن نجات و رستگاری بخشے۔ آمین یارب العالمین۔

باب ا پنجوقتہ نماز کی فضیلت آنحضرت صلعم کا حضرت موسیٰ ؑ سے مکالمہ

صاحب تاتارخانیہ کا قول ہے کہ پنجوقتہ نماز فرض ہونیسے پیشتر بموجب ارشاد الٰہی وسبح بحمد ربک بالعشی والابکار یعنے آفتاب کے غروب ہونے اور طلوع ہونیسے پہلے حمد خدا کی تسبیح کیا کرو۔ ہر ایک مسلمان دو وقت کی نماز ادا کیا کرتا تھا۔ بعدازان معراج کی رات کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پانچوقت کی نمازین فرض کین جیسا کہ اس آیۂ کریمہ مین اشارہ ہے فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ یعنی اللہ تعالےٰ نے اپنے برگزیدہ بندہ

محمدؐ کیطرف جو کچھ وحی کرنا تھا کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ معراج کی رات مجھپر رات دن مین پچاس وقت کی نمازین فرض کیگئین۔ جب مین بارگاہ الٰہی سے یہ حکم لیکر واپس چلا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ملے اور مجھسے دریافت کیا کہ خدا نے آپکی امت پر کیا فرض کیا ہے مین نے کہا دن رات مین پچاس وقت کی نمازین۔ حضرت موسیٰؑ بولے کہ آپ پھر بارگاہ خدا مین واپس جایئے اور اس فرضیت مین تخفیف کی درخواست کیجیے کیونکہ آپکی اُمت حکم کے بجالانیکی تاب نہ لائیگی۔ مین بنی اسرائیل کو خوب آزما چکا اور امتحان کر چکا ہون۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ مین پھر بارگاہ خداوندی مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ خداوندا میری اُمت پر تخفیف فرما۔ یہ التجا قبول ہوئی اور پانچ نمازین کم کردیگئین اور اب پینتالیس وقت کی نماز فرض ہی وہ سنکر بولے کہ آپکی امت اسقدر نمازین ادا کرنے کی طاقت نہین رکھتی پھر جایئے اور خدا سے تخفیف کی دعا کیجیے۔ آپ فرماتے ہین کہ مین پھر خدا کے سامنے حاضر ہوا اور تخفیف کی التجا کی چنانچہ پھر پانچ نمازین کم کردیگئین اسیطرح حضرت موسیٰؑ کے پاس اور باری عزاسمہ کے حضور مین آتا جاتا رہا یہانتک کہ آخر مین ارشاد خداوندی ہوا اے محمدؐ رات دنمین پانچ وقت کی نمازین فرض ہین اور ہر ایک نماز کا ثواب دس نماز ونکے برابر ہے۔ لہذا گویا وہی پچاس وقت کی نمازین رہین اور آپکی اُمت مین سے جو شخص کسی کار نیک کی نیت کریگا اور اُسے عمل مین نہ لائیگا تو محض اُس کے ارادہ اور نیت پر ایک نیکی کا ثواب اُسکے نامۂ اعمال مین لکھا جائیگا۔ پھر اگر اُس ارادہ کو عمل مین لائیگا تو دس سے لیکر سات سو نیکیون کا ثواب اُسے دیا جائیگا اور جو شخص کسی گناہ یا بدی کی نیت کریگا تو اُسکے ارادہ پر کوئی مواخذہ یا بازپرس اُسکے ذمہ نہوگی پھر اگر اُس نے ارادے کے مطابق اُس سے کوئی برا کام سرزد ہوگا تو ایک ہی برائی اُسکے نامۂ اعمال مین درج کیجائیگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت خداوندی سے یہ حکم لیکر مین واپس چلا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آکر اُن کو خبر دی کہ اب صرف پانچ وقت کی نمازین فرض رہین اُنھون نے کہا کہ آپ پھر حضور خداوندی مین جایئے اور اس پانچ وقت مین بھی تخفیف کرایئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ مین نے جواب دیا اے موسیٰؑ کئی بار بارگاہ الٰہی مین حاضر ہوکر تخفیف کرا چکا ہون یہانتک کہ اب مجھے شرم آتی ہے۔

حضرت کعب احبارؓ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہین مین نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ کسی صحیفہ مین پڑھا ہے کہ اے موسیٰؑ دو رکعت نماز ہوگی جس کو میرا رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُس کی اُمت کے لوگ پڑھا کرینگے۔ یہ فجر کی نماز ہے جو شخص اُسے کرتا رہیگا مین ہر نماز صبح کے بدلہ مین اُس رات

اور دن کے گناہ بخشدونگا اور وہ میری پناہ مین رہیگا۔ اے موسیٰ چار رکعت نماز ہوگی جسکو میرا رسول محمدؐ اور اسکے امتی ادا کرینگے یہ نماز ظہر ہے۔ مین انھین اس نماز کی پہلی رکعت کے عوض مین مغفرت عطا کرونگا اور دوسری رکعت کے ثواب مین اُنکی میزان عمل کا پلہ نیکی بھاری کردونگا اور تیسری رکعت کے عوض مین اُنپر فرشتے مقرر کردونگا جو میری تسبیح اور اُنکے لئے دعائے مغفرت کرینگے چوتھی رکعت پر اُنکے لئے آسمانونکے دروازے کھولدونگا جنسے جنت کی حورین اُنھین جھانکینگی اور مین حوران جنت کو اُنکی زوجیت مین دونگا۔ اے موسیٰؑ چار رکعت نماز ہے جو محمدؐ اور اُنکی اہل امت پڑھینگے یہ نماز عصر ہے جسکے ثواب مین آسمان وزمین کا کوئی ایسا فرشتہ نہوگا جو اُنکے لئے دعاے مغفرت نکرے اور جس شخص کیلئے فرشتے دعائے مغفرت کرین اُسے کبھی عذاب نہوگا۔ اے موسیٰؑ تین رکعت نماز ہوگی جس کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسکی امت والے غروب آفتاب کے متصل پڑھینگے مین اُنکے لئے آسمان کے دروازے کھولدونگا لہذا وہ اپنی جس حاجت کے متعلق مجھ سے التجا کرینگے مین اُسے پورا کردونگا اور اے موسیٰؑ چار رکعت نماز ہوگی جسکو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسکی اُمت والے شب کو شفق غائب ہوجانے پر پڑھینگے یہ نماز عشا ہے جو اُنکے لئے دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگی اور وہ اپنے گناہونسے ایسے پاک وصاف ہوجائینگے کہ گویا آج ہی اپنی ماں سے پیدا ہوئے ہین۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا منافقین پر نہایت گران اور ناگوار دو نمازین ہین۔ نماز عشا۔ نماز فجر۔ اور اگر انھین معلوم ہوتا کہ خدا کے یہان ان دونون نمازون کا کیا کچھ ثواب واجر ہے تو اُنکے ادا کرنے کے لئے شوق سے آتے اگرچہ گھٹنون کے بل چلنا پڑتا۔

قولہ تعالیٰ۔ لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ یعنی خدا کے نیک بندونکو کسی قسم کی تجارت اور خرید و فروخت کا معاملہ ذکر الٰہی سے غافل اور اپنے مین مشغول نہین کرتا۔ اس آیت پاک کے معنی یہ منقول ہین کہ نماز فرض یعنی نماز فجر کے لئے وقت پر حاضر ہونا ضروری ہے اور قولہ تعالیٰ تتجافی جنوبھم عن المضاجع یعنی خدا کے نیک بندے وہ ہین جنکے پہلو راتون کو بسترونسے علیحدہ ہوجاتے ہین اس آیت سے مراد نماز عشا ہے

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو لوگ راتکے اندھیرے مین نماز کے لئے مسجد کیطرف پاپیادہ جاتے ہین اُن کو قیامت کے نور کامل کی خوشخبری سنادو۔

حضرت امام حسن علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ نمازی کے لئے تین اعزاز ہوتے ہین (۱) آسمان سے لیکر اُسکے سرتک خیر و برکت کی بارش ہوتی رہتی ہے (۲) اُسکے قدمونسے لے کر

آسمان کی بلندی تک فرشتے اُس کی حفاظت کرتے ہین۔ (۳) ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ یہ نمازی بندہ اگر خیال کرے کہ کس ذات پاک سے اسوقت راز و نیاز کر رہا ہے تو ہرگز نماز مین اِدھر اُدھر متوجہ نہو یہ تینون اعزاز و کرامات نماز پڑھنے والے کے لئے مخصوص ہین۔

حضرت سعید نے حضرت قتادہ سے روایت کی کہ دانیال پیغمبر علیہ السلام نے اپنی اُمت کے سامنے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کا وصف بیان فرمایا کہ وہ لوگ پانچ وقت کی نمازین ادا کیا کرینگے اگر وہ نمازین حضرت نوح علیہ السلام کی اُمت پڑھتی تو کبھی طوفان مین غرق نہوتی اور اگر قوم عاد پڑھتی تو اُن پر تیز آندھی کا عذاب نہ بھیجا جاتا اور اگر قوم ثمود ادا کرتی تو سخت کڑاکے کی آواز سے بیہوش نہو جاتی پس جو شخص پنجوقتہ نمازین ادا کریگا اللہ تعالےٰ اُس کو دنیا کے عذاب اور آخرت کی ہولناک مصیبتون سے نجات دیگا

تنبیہ الرجال مین ہے کہ جو شخص پانچون نمازین وقت پر ادا کرے اور کبھی کوئی نماز ترک نکرے تو اللہ تعالےٰ ۱۳
اُسکو تیرہ اعزاز و شرف عطا فرمائیگا (۱) اُس کو خدا سے محبت ہو جائیگی (۲) اُسکا بدن تندرست رہے گا (۳) فرشتے اُس کی نگہبانی کرینگے (۴) اُسکے گھر مین برکت نازل ہوگی (۵) اُسکے چہرہ پر پاک لوگون کے آثار ظاہر ہونگے (۶) خدا اُس سے عذاب قبر کو دور کر دیگا (۷) پل صراط سے آندھی کیطرح گذر جائیگا (۸) عذاب دوزخ سے خدا اُسے نجات دیگا (۹) میزان عمل کی سخت گیری سے رہائی پائیگا (۱۰) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکی شفاعت فرمائینگے (۱۱) حق سبحانہ تعالےٰ اُس کو دولتمندون کے سامنے خلعت اطاعت عطا فرمائیگا (۱۲) اللہ تعالیٰ اُس کو اُن لوگون کے سامنے مین جگہ دیگا جن کی نسبت اُسنے ارشاد فرمایا ہے لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون یعنی اولیاء اللہ کو کسی قسم کا خوف و غم نہین (۱۳) اُسکو دیدار خدا نصیب ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز دین کا ستون ہے اور اُسکے ادا کرنے مین دس عمدہ باتین حاصل ہوتی ہین (۱) دنیا مین اور عقبیٰ مین آبرو (۲) طلب علم اور حصول نیکی مین دل کی روشنی (۳) تمام بیماریون سے بدن کی راحت (۴) پروردگار عالم کی رحمت کے نزول کا سبب (۵) عبادت الٰہی دعا کے مقبول ہونے مین آسمان کی کنجی ہے (۶) قبر کی تاریکی مین انیس تنہائی (۷) میزان عمل مین نیکیون کے پلے کو بھاری کرنیکا سبب (۸) حور و قصور اور طرح طرح کے میوہ جات سے حظ اُٹھانے کے ساتھ بہشت مین رہنا اور عذاب جہنم اور تمام آفتون سے محفوظ ہونا

(۹) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رضامندی (۱۰) بہشت میں طرح طرح کی نعمتوں کے بعد خدا کا دیدار ہونا۔

وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ نماز کے برابر کوئی چیز نہیں جو اللہ تعالیٰ سے حاجت طلب کرنے میں کامیاب کردے۔ اگلے لوگوں سے بڑے بڑے رنج اور مصیبتیں نماز ہی کی بدولت دور ہوئی ہیں۔ اُن حضرات پر جب کوئی مصیبت نازل ہوتی تھی تو وہ اُن کو نماز کیطرف متوجہ کردیتی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ کے متعلق فرمایا ہے فلولا انہ کان من المسبحین یعنی اگر حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں خدا کی تسبیح نہ کرتے تو کبھی اس قید سے نجات نہ پاتے حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ تسبیح کرنے سے مراد نماز پڑھنا ہے یعنی اگر نماز میں مشغول نہ ہوتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں محبوس رہتے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس سے بہتر کسی نیک بندے کیلئے خیر و برکت نہیں ہے کہ اسکو دو رکعت نماز ادا کرنیکی اجازت دیجائے۔

عیون المجالس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان پیدا فرمائے ہر آسمان میں فرشتے ہیں جنکی تعداد سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہیں۔ اور اُن فرشتوں کے لئے ایک عبادت مخصوص ہے جو دوسروں کے لئے نہیں وہ قیام قیامت تک اُسی ایک خاص قسم کی عبادت میں مشغول رہینگے چنانچہ پہلے آسمان کے فرشتے ابتدائے خلقت سے قیامت تک قیام کیحالت میں رہینگے۔ دوسرے آسمان کے فرشتے رکوع میں تیسرے آسمان کے فرشتے سجدہ میں اور چوتھے آسمان کے فرشتے قعود میں اور پانچویں آسمان کے فرشتے سبحان اللہ کہنے میں مشغول ہیں اور چھٹے آسمان کے فرشتے الحمد للہ کا وظیفہ رکھتے ہیں اور ساتویں آسمان کے فرشتے اللہ اکبر کی تسبیح پڑھتے ہیں۔

فرشتے اسیطرح ایک ایک خاص عبادت میں روز محشر تک مشغول رہینگے لہذا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دو رکعت نماز کا حکم دیا اور ان دو رکعتوں میں ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی سب عبادتیں یعنی قیام۔ رکوع۔ سجدہ۔ قعود۔ تسبیح۔ تحمید۔ تکبیر یکجا کردیں گویا دو رکعتوں کے ادا کرنے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کو تمام آسمان والوں کے برابر ثواب عطا فرمایا۔

خیرت البلغا میں ذکر ہے کہ انسان جب دو رکعت نماز ادا کرتا ہے تو گویا اُسنے فرشتوں کی ہر قسم کی عبادت جو ساتوں قسمیں ذکر ہو چکی ہیں ادا کی اور اُس کو اُس دو رکعت کے بدلے میں اُن تمام فرشتوں کے برابر ثواب ملیگا۔ حضرت امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا سب سے پیشتر قیامت کے دن توحید و ایمان کے بعد بندہ سے نماز کے متعلق حساب و باز پرس ہوگی۔ پس اگر نماز کو اُسنے پورے طرح

ادا کیا ہوگا تو باقی حساب و کتاب آسانی سے ہوجائے گا اور اگر اسمین کسی قسم کا نقصان نکلے گا تو اللہ تعالےٰ فرشتون سے فرمائیگا کہ دیکھو آیا میرے بندے کے اعمال مین کچھ نفل نمازین ہین پس اُن نوافل سے فریضہ نماز کے نقصان کو پورا کرو کیونکہ اعمال کا بدلہ اسی حساب پر ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندۂ مومن نماز پڑھنے کیلئے اللہ اکبر کہتا ہے تو اپنے گناہون سے ایسا پاک و صاف ہوجاتا ہے کہ گویا آج اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور جب کہتا ہے سبحانک اللھم تو اللہ تعالیٰ اُسکے نامۂ اعمال مین اُسکے جسم کے ہر بال کی تعداد کے مطابق ایکسال کی عبادت لکھنے کا حکم دیتا ہے اور اُسکی قبر اُسکے لئے فراخ ہوجاتی ہے۔ پھر جب کہتا ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم تو جانکنی کی سختی اُسپر آسان ہوجاتی ہی اور جب بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے نامۂ اعمال مین چارہزار نیکیان درج فرماتا ہے اور چارہزار برائیان مٹا دیتا ہے اور چارہزار درجے اُسکے لئے بلند کرتا ہے۔ پھر جب سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے تو گویا اُسنے حج یا عمرہ ادا کیا اور جب رکوع کرتا ہے تو گویا کوہ احد کے برابر سونا خدا کی راہ مین خیرات کیا اور جب کہتا ہے سبحان ربی العظیم تو گویا اُسنے ہر ایک مقدس کتاب جسکو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل فرمایا پڑھ لی۔ پھر جب سر اٹھاکر سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی طرف بنگاہ رحمت نظر فرماتا ہے اور جب سجدہ کرتا ہے تو گویا اُسنے قرآن کی سورتون کے حرفون کی تعداد کے مطابق راہ خدا مین غلام آزاد کیے اور جب سبحان ربی الاعلےٰ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے اعمال مین اسقدر نیکیان درج فرمالیتا ہے جسقدر انسان اور جن و شیاطین کی تعداد ہے پھر جب التحیات پڑھنے کے لئے بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کو غازیون کے برابر ثواب مرحمت فرماتا ہے اور جب سلام پھیرتا ہی اور نماز سے فراغت پاتا ہے تو اُسپر دوزخ کے دروازے بند کردئے جاتے ہین اور بہشت کے آٹھون دروازے کھل جاتے ہین جس دروازے سے چاہے بلا روک ٹوک داخل بہشت ہوجائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار صحابہؓ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ تمھاری نماز کی مثال ایسی ہے جیسے تم مین سے کسی کے دروازے پر بہت بڑی نہر جاری ہو جسمین بے انتہا پانی ہو اور وہ شخص اس نہر مین ہر روز دن مین پانچ مرتبہ نہایا کرے بھلا تم کیا کہہ سکتے ہو کہ ایسے شخص کے جسم پر کچھ میل کچیل رہ سکتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہرگز نہین۔ آنحضرتؐ نے فرمایا بس یہی پانچون وقت کی نماز کی مثال ہی کہ جسم سے تمام گناہونکو دھو ڈالتی ہے

صلوٰۃ الطالبین میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز تہجد کے لئے بلاناغہ اسقدر قیام فرمایا کہ حضور کے پائے مبارک پر ورم آگیا۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ آپ اپنی جان کو آرام کیون نہین دیتے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ہر قسم کی اگلی پچھلی لغزشین معاف فرمادین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب مین ارشاد فرمایا کہ کیا مین اپنے خدا کی نعمت پر اُسکا شکر گذار بندہ نہ ہون۔

حدیث شریف مین ہے کہ مفلس ایمان والے کی دو رکعتین جن کو وہ فقر وافلاس کیحالت مین ادا کرتا ہے اللہ کے نزدیک مال دار مومن کی اُن ستر رکعتون سے زیادہ پسند ہین جنکو وہ اپنے مال ودولت کے شکریے کی حالت مین بجالارہا ہے اور تنگدست مومن کی دو رکعتین اللہ تعالےٰ کے نزدیک دنیا وما فیہا سے زیادہ پسندیدہ ہین۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ آخر وقت مین جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک آپ کے سینہ اقدس مین اٹکی تھی تو حضور باربار یہ ارشاد فرماتے تھے کہ مین تمھین نماز کے لئے وصیت کرتا ہون مین تمھین نماز کے لئے وصیت کرتا ہون۔ مین تمھین نماز کے لئے وصیت کرتا ہون اور فرمایا وہ میت جسپر مسلمانون کی ایک جماعت جن کی تعداد سو تک ہو نماز پڑھین اور سب کے سب اُس میت کی مغفرت کیلئے بارگاہ خدا مین شفاعت کرین تو اللہ تعالیٰ اُسکے حق مین اُنکی شفاعت ضرور قبول فرماتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ کیا تم نہین جانتے کہ بندہ بڑے بڑے گناہ کرتا ہے یہانتک کہ اُسی گناہگاری کیحالت مین مرجاتا ہے پھر مسلمانون کی ایک جماعت اُسکے جنازہ کی نماز پڑھتی ہے اور اُسکی مغفرت کے لئے دعا مانگتی ہے۔ پس اُن کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ اُسکے گناہ بخشدیتا ہے اور قیامت کے دن اُسپر عذاب نہ کریگا۔

تنبیہ الغافلین مین ہے کہ محمد ابن داؤدؒ نے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز خدا کی خوشنودی اور فرشتون سے محبت حاصل ہوتی ہے اور نماز انبیاء علیہ السلام کا طریقہ ہے اور معرفت الٰہی کی روشنی ہے اور ایمان کی اصل بنیاد ہے اور دعا اور اعمال کے قبول ہونیکا ذریعہ ہے۔ رزق کی برکت ہے بدن کی راحت ہے۔ دشمنون کے لئے آلہ جنگ ہے شیطان کی نفرت کا سبب ہے۔ خدا کے سامنے سفارشی ہے ملک الموت کے سامنے رفیق ہے۔ قبر کا چراغ ہے۔ پیٹھ کا بچھونا ہے منکر نکیر کے سوال کا جواب ہے زندگی اور موت کی انیس ہے اور قبر مین قیامت کے دن تک ساتھ دینے والی جب قیامت برپا ہوگی تو یہی نماز نمازی کے لئے سایہ اور اُسکے سر کا تاج اور اُسکے جسم کا لباس ہوگی اور ایک نور بنجائیگی جو اُسکے

سامنے نظر آئیگا اور نماز جہنم کے درمیان پردہ بنکر حائل ہوجائے گی اور اللہ تعالیٰ کے حضور مین اہل ایمان کے لئے مغفرت کی حجت ہوگی اور میزان عمل مین نیکیون کا پلہ جھکا دیگی۔ پل صراط پر سواری کا کام دے گی اور بہشت کی کنجی بنجائے گی کیونکہ نماز مین خدا کی تسبیح ہوتی ہے اور اس کی حمد اور پاکی اور عظمت ادا کیجاتی ہے اور اسکا کلام پڑھا جاتا ہے اور اُس سے دعا مانگی جاتی ہے۔ تمام نیک اعمال سے افضل واعلیٰ وہ نماز ہے جو وقت پر ادا کیجائے۔

(باب ۲) پنجوقتہ نماز باجماعت کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز باجماعت ادا کرے اللہ تعالیٰ اُس کو ہزار شہیدون اور ہزار مجاہدون کا ثواب عطا فرمائیگا جنھون نے خدا کی راہ مین جہاد کیا اور گویا اُس نے ہزار گھوڑے غازیون کو اللہ کی خوشنودی کے لئے دئے۔ اور جس نے نماز ظہر جماعت کے ساتھ ادا کی اُسکے لئے اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے عوض بہشت مین ستر محل تیار فرمائیگا ہر محل مین ستر حورین ہونگی ہر حور کے لئے ستر ہزار پشخدمتین ہونگی اور جو شخص عصر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اللہ تعالےٰ اُسکو بہشت کی وہ پاکیزہ سربمہر شراب پلائیگا جس کی مُہر مشک کی ہوگی اور وہ شخص قیامت کے دن ایسے ستر آدمیون کی شفاعت کریگا جو عذاب جہنم کے مستحق ہونگے اور اس کو ہر رکعت کے بدلے ستر حج بیت اللہ کا ثواب عطا فرمائیگا اور جو شخص مغرب کی نماز باجماعت ادا کرے اللہ تعالیٰ اُسکے لئے اپنے اُن برگزیدہ اولیاء اللہ کا ثواب مقرر فرمائیگا جنکی نسبت ارشاد ہے لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ یعنی اولیاء اللہ کو نہ کسی قسم کا خوف ہے اور نہ وہ غمناک ہونگے اور قیامت کے دن اُس کا حشر بڑے رتبہ کے شہدا کے ساتھ ہوگا اور بہشت مین انبیا علیہم السلام کی ہمسائگی کا شرف پائیگا اور جو شخص عشا کی نماز باجماعت پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اُس سے ہر قسم کی بلا اور آفتین اور امراض دور فرمائیگا ایسے امراض جن مین سے کم درجہ کا مرض جنون اور جذام اور برص ہین اور اُسکا چہرہ دونون جہان مین چودھوین رات کی چاند کی طرح روشن ہوگا اور جو شخص نماز وتر رمضان یا غیر رمضان مین جماعت کے ساتھ پڑھیگا اللہ تعالیٰ اُسپر جانکنی کی سختیان اور منکر نکیر کے سوال کا جواب آسان فرمادیگا اور اُس کو جنت کی نہرون مین سے چار نہرین عطا فرمائیگا جنمین ایک آب خالص کی۔ دوسری شراب طہور کی۔ تیسری نہایت سفید رنگت دودھ کی۔ چوتھی صاف شہد کی ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص چالیس دن تک پابندی کے ساتھ نماز جماعت ادا کرے اس طور سے کہ کوئی رکعت فوت ہونے پائے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لئے ستر نیکیوں کا ثواب مقرر فرمائیگا اور قیامت کے دن اُس کا حشر اُن لوگوں کے ساتھ ہوگا جن کو خدا نے قوم تابعین فرمایا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص پنجوقتہ نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے اللہ تعالیٰ اُس کو ستر حج کا ثواب عطا کریگا اور اُن ہزار شہیدوں کا اجر دیگا جو محض راہ خدا میں حسبۃ للہ جہاد کرکے شہید ہوئے اور کفار کے مقابلہ سے لڑائی میں منہ نہیں موڑا۔ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات ایک محل یاقوت سرخ کا دیکھا جسکا پھاٹک سرخ کا تھا پھر میں نے چار رکن دیکھے ہر ایک رکن مشرق سے مغرب تک تھا اور چار نہریں دیکھیں ایک پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شہد کی چوتھی شراب کی اور اسمیں درخت دیکھے جن کی جڑیں سونے کی اور شاخیں اور پتے چاندی کے اور ہر پتے پر بخط نور لکھا ہوا ہے لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور تین چشمے دیکھے ایک مشک کا دوسرا عنبر کا تیسرا کافور کا پس میں نے عرض کیا خداوندا یہ نادر و نایاب محل تو نے کسکے لئے پیدا فرمایا ہے ارشاد ہوا کہ یہ قصر عظیم اُس شخص کے لئے ہے جو فجر اور عشا کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھیگا اللہ تعالےٰ اُس کو ہر ایک حرف کے بدلے میں جو اُسکی زبان سے نکلا ہے پانچ حوریں اور پانچ محل بہشت میں عنایت فرمائیگا اور قیامت کے دن یہی نماز اُسکے پاس براق کی صورت میں آئے گی جس پر وہ سوار ہوکر پل صراط سے چمکتی ہوئی بجلی کی طرح گذر جائیگا اور بہشت میں داخل ہوگا اور جو شخص نماز پڑھنے کے لئے سچی نیت سے پاپیادہ مسجد کو جائے اور نماز ظہر کی پائے تو اللہ تعالیٰ اُسکی قبر کو ایسا نورانی فرمائیگا جیسے پورے چاند کی روشنی اور روحیں اُس کی ہمسائگی کے سبب سے خوش ہونگی اور اُسکے لئے قیامت تک دعائے مغفرت کرینگی پھر جب قیامت کا دن آئیگا تو اُسکا چہرہ آفتاب کیطرح روشن ہوگا اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قبر سے اُٹھایا جائے گا اُسکے حساب میں آسانی ہوگی اور بہشت میں داخل ہوگا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص نماز عصر با جماعت پڑھے اللہ تعالےٰ بہشت میں اُسکے ستر درجے بلند کریگا اور ستر گناہ اُس سے دور کریگا اور اُسکے نامہ اعمال میں ستر نیکیاں درج فرمائیگا پھر اگر نماز عصر کے بعد نماز مغرب تک اُس کا

انتقال ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اُس کو صالحین کے زمرہ مین درج کریگا اور اُس کے ہر قدم کے بدلے ایک محل جنت مین عطا کریگا اور ہر ایک رکعت کے عوض مین ستر نبیون کا ثواب اُس کو بخشے گا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز مغرب جماعت کے ساتھ ادا کی اللہ تعالیٰ اُسکو ہر ایک رکعت کے عوض مین ایسی سات سو رکعت نماز کا ثواب عطا فرمائیگا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ مین مقبول ہوا در ستر لاکھ سال کی راہ کے برابر اُس کی قبر مین کشادگی کردیگا اور طعام ضیافت مین دسترخوان پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے گا جبکہ وہ گائے ذبح کیجائے گی جو زمین کے نیچے ہے اور یہ زمین اُسکے سینگ پر ہے اور اللہ تعالےٰ اُسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بہشتی حلون مین سے ستر ہزار حلہ عنایت فرمائیگا۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص عشا کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھیگا اللہ تعالیٰ اُسکو اتنا ثواب مرحمت فرمائیگا کہ گویا اُس نے ستر راتین ذکر الٰہی مین شب بیداری کرکے گذاردین اور اللہ تعالےٰ اُسکی قبر مین اپنی عنایت سے ہزار قندیلین بھیجیگا جس سے قیامت تک قبرین منور رہینگی اور اُس کی قبر مین ایک کھڑکی ہوگی جس سے جنت کی خوشبوئین اُسکے دماغ کو منور کرین گی اور وہ قیامت تک خوش وخرم رہیگا اور انبیا ءمرسلین کے ساتھ اُسکا حشر ہوگا اور اللہ سات ہزار آدمیونکی شفاعت کریگا جو سزاوار جہنم ہونگے اور بغیر حساب وکتاب داخل جنت کیاجائیگا اور اُس کو بہشت مین زبرجد کے ستر ہزار محل ملینگے اور جبرئیل علیہ السلام ایکہزار فرشتون کے ساتھ نازل ہوکر اُس کو پروردگار عالم کا سلام پہنچائینگے اور خوشخبری دینگے اور اُس کو آسمانی ترقی حاصل ہوگی۔

تنبیہ ابو اللیث مین ہے جو شخص ہمیشہ پانچ وقت کی نمازین باجماعت پڑھتا رہے اللہ تعالےٰ اُسکو پانچ باتین عنایت فرمائیگا (۱) تنگدستی اُسکی دور کریگا (۲) عذاب قبر سے اُسے محفوظ رکھیگا (۳) قیامت کے دن اُسکا نامہ اعمال اُسکے داہنے ہاتھ مین دیاجائیگا (۴) پل صراط سے تیز اُڑنیوالے پرندہ کیطرح گذرجائے (۵) جنت مین بلاحساب وکتاب داخل ہوگا اور جو شخص پنجوقتہ نماز باجماعت مین سستی کرے اللہ تعالیٰ اُسکو بارہ عذابون مین مبتلا کریگا۔ تین عذاب دنیا مین۔ تین مرنے کے وقت۔ تین قبر مین اور تین قیامت کے دن۔ دنیاوی تین عذاب یہ ہین (۱) اُسکی کمائی سے برکت اُٹھ جائیگی (۲) اُسکے چہرہ سے نیکی اور صلاح کی علامت مٹجائے گی (۳) لوگون کے دلونمین اُسکی طرف سے نفرت اور عداوت پیدا ہوگی اور مرنے کے وقت تین عذاب یہ ہین (۱) جانکنی کے وقت بھوکا ہوگا (۲) پیاسا ہوگا (۳) جانکنی مین سخت تکلیف ہوگی۔ قبر کے تین عذاب

ہین (۱) منکر نکیر کا سوال سختی سے ہوگا (۲) قبر مین تاریکی ہوگی۔ (۳) قبر مین تنگی ہوگی اور قیامت کے تین عذاب یہ ہین (۱) بروقت حساب اُسپر سختی کیجائے گی (۲) خدا کا اُسپر نہایت غضب ہوگا (۳) عذاب جہنم اُسپر شدت سے ہوگا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرد مومن کے دلمین جبکہ جماعت اور مسجد کی محبت ہوگی تو وہ مرنے سے پہلے دنیا ہی مین جنت کی نہر دنکے پانی سے سیراب ہوگا اور وہان کے میوہ جات سے لطف اُٹھائیگا اور اپنے اہل خاندان سے سو آدمیون کی شفاعت کریگا یارسول اللہ جس شخص نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی اور تکبیر اولی مین شریک ہوا تو یہ ایک نیکی گویا انبیار سابقین مین سے ایک نبی کے ہزار غزوہ وجہاد کے برابر ہے۔ جب مرد مومن نماز فجر باجماعت ادا کرتا ہے تو اللہ تعالی اُسکے لیے ہر رکعت کے عوض بارہ صدیقون کا ثواب درج نامۂ اعمال فرماتا ہے اگر یہ شخص ظہر کے وقت تک انتقال کرجائے تو دنیا سے شہید اُٹھیگا اور جب ظہر کی نماز باجماعت ادا کرے تو اللہ تعالی ہر رکعت کے عوض مین دس صدیقون اور بارہ شہیدون کا ثواب اُسکے نامۂ اعمال مین درج فرمائے اگر یہ شخص عصر کے وقت مرجائے تو شہادت کا رتبہ پائے اور جب عصر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے تو ہر رکعت کے بدلے پرہیزگارون کا ثواب اور بارہ حاجیون اور عمرہ کرنیوالونکا اجر اُسکو ملے۔ اگر یہ شخص بوقت مغرب تک مرجائے تو شہید ہوگا اور جب نماز مغرب جماعت کے ساتھ پڑھے تو اللہ تعالی ہر رکعت کے بدلے اہل خشوع کا ثواب اور بارہ مقرب فرشتون کا اجر اُسے عنایت فرمائے اگر یہ شخص وقت عشا تک مرجائے تو شہید ہوگا اور جب نماز عشا جماعت کے ساتھ پڑھے تو اللہ تعالے ہر رکعت کے بدلے سالکین کا ثواب اور بارہ علمائے باعمل صاحب ورع کا اجر اُسے بخشے گا۔ اگر یہ شخص اُس رات مرجائے تو شہید ہوگا اور جب نماز وتر خواہ نماز عشا کے ساتھ ملا کر یا رات کے پچھلے حصے مین خواب شیرین سے بیدار ہوکر ادا کرے تو اللہ تعالی ہر رکعت کے بدلے مین سو غلام آزاد کرنیکا ثواب اور سو حج بیت اللہ کا اجر اُسے مرحمت فرمائیگا اور پھر اسقدر ثواب ملیگا کہ گویا اُسنے سو راتین رات بھر عبادت الٰہی مین جاگ کر بسر کی ہین۔ اگر صبح تک یہ شخص مرجائیگا تو شہید ہوگا اور جب آدھی رات تہجد کی بارہ رکعتین چھ سلام کے ساتھ ادا کرے تو اللہ تعالے اُسکو قیامت کے دن قبر سے صابرین کے زمرہ مین اُٹھائیگا۔ اور اُسکے حساب مین تخفیف ہوگی۔

تنبیہ الرجال مین ہے جو شخص ہمیشہ نماز باجماعت ادا کرتا رہیگا تو اللہ تعالی اُس کو پانچ فضیلتین عنایت فرمائیگا (۱) فشار قبر کی اذیت سے وہ محفوظ رہیگا (۲) قبر مین جنت کی ہوائین اور وہانکی خوشبوئین اُسکے دماغ

تر و تازہ کرین گی (۳) قیامت کے دن اُسکے حساب و کتاب مین آسانی ہوگی (۴) پل صراط سے چمکتی ہوئی بجلی کی طرح گذر جائے گا (۵) جنت کی شراب طہور اُسے پلائی جائے گی۔
تنبیہ الغافلین مین ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ تم اپنے بھائیونکو مسجد مین نماز باجماعت کے وقت تلاش کرو اور انکا خیال رکھو۔ اگر جماعت مین اُنھین نہ پاؤ تو دیکھو کہ اگر وہ بیمار ہین تو اُن کی عیادت کیلئے جاؤ اور اگر تندرست ہین تو عتاب اور ملامت کرو اور ترک جماعت پر سرزنش کرنا گویا اپنے بھائی کی خیر خواہی ہے اسمین سستی نکرنا چاہیئے کیونکہ اگلے لوگ ترک جماعت پر ملامت کرنے مین بہت مبالغہ فرماتے تھے حتی کہ بعض حضرات اگر کسی جنازے کے ساتھ ہوتے تھے تو حکم دیتے تھے کہ جنازہ کو اُس شخص کے مکان کیطرف سے لیچلین جو نماز باجماعت کی شرکت کیلئے مسجد مین نہین آتا تھا اور اس فعل سے اشارہ یہ ہوتا تھا کہ جسطرح جنازہ ایک مردہ لاش ہے اسیطرح وہ شخص بھی مردہ ہے جو نماز کو ترک کرے یا جماعت مین شریک ہونے سے پیچھے رہے گویا مومن کی زندگی نماز اور جماعت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہؓ جماعت کے ساتھ نشست و برخاست رکھو کیونکہ جو شخص جماعت کا ہم صحبت رہیگا وہ کبھی نقصان اور خسارہ نہ پائے گا اے ابو ہریرہؓ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمھارے ہاتھ پاؤن ہر قسم کی خلاف حرکتون سے محفوظ رہین تو جماعت کو نچھوڑنا کیونکہ جو شخص جماعت کی پابندی کرتا ہے اُسکو اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین ہر قسم کی نعمتین عنایت فرماتا ہے۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایک پرہیزگار امام کے پیچھے نماز پڑھی گویا اُسنے انبیاء بنی اسرائیل مین سے ایک نبی کے پیچھے نماز ادا کی۔ اور جس شخص نے ایک عالم باعمل کی امامت مین نماز ادا کی گویا اُسنے میری اقتدا مین نماز پڑھی۔ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت سنت مؤکدہ ہے اُس سے وہی شخص دور رہیگا جو منافق ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز فجر باجماعت پڑھے تو اللہ تعالی اُسکے فجر سے لیکر ظہر تک کے گناہ معاف فرما دیگا اور اگر نماز عصر باجماعت پڑھے تو اُسکے ظہر تک کے گناہ بخشے جائینگے اور اگر نماز مغرب جماعت کے ساتھ تو عصر و مغرب کے درمیان جو کچھ خطائین سرزد ہوئین بخشدیجائینگی اور اگر عشا کی نماز باجماعت پڑھے تو اُسوقت تک کے سب گناہ معاف ہونگے اور اگر نماز صبح باجماعت پڑھے تو رات بھر کے گناہ بخش دیے جائینگے۔ چنانچہ اس آیہ شریفہ کا یہی مطلب ہے اِنَّ الحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ یعنی نیکیان تمام برائیون کو زائل کردیتی ہین۔
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام نماز ظہر کے بعد ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے اور کہا کہ آپ کے لئے دو تحفے لایا ہوں میں نے پوچھا وہ کیا ہیں جواب دیا کہ پہلا ہدیہ نماز پنجگانہ اپنے وقت پر جماعت کے ساتھ ادا کرنا میں نے پوچھا کہ اس میں میرے اور میری امت کے لئے کیا ثواب ہے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دو آدمی جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں اور تکبیر اولیٰ پائیں تو اللہ تعالیٰ ہر ایک کے لئے ہر رکعت کے عوض میں سو نمازوں کا ثواب مقرر فرماتا ہے اور جب تین آدمی ملکر با جماعت نماز پڑھیں تو ہر ایک کے لئے ہر رکعت کے بدلے میں سو نمازوں کا ثواب درج نامۂ اعمال فرماتا ہے اور اگر چار ہوں تو ہر رکعت کے عوض چھ سو نمازوں کا ثواب اور اگر پانچ ہوں تو ہر ایک کیلئے ہر رکعت کے بدلے دو ہزار دو سو نمازوں کا ثواب اور اگر چھ ہوں تو ہر ایک کیلئے ہر رکعت کے بدلے چار لاکھ آٹھ سو نمازوں کا ثواب اور اگر سات ہوں تو ہر ایک کو ہر رکعت کے بدلے سترہ لاکھ نمازوں کا ثواب اور اگر آٹھ ہوں تو ہر ایک کو ہر رکعت کے بدلے انتیس لاکھ نمازوں کا ثواب اور اگر نو ہوں تو ہر ایک کو ہر رکعت کے بدلے تیس کروڑ آٹھ لاکھ نمازوں کا ثواب اور اگر دس ہوں تو ہر ایک کو ہر رکعت کے بدلے سات کروڑ چھ لاکھ آٹھ سو نمازوں کا ثواب اور اس سے بھی دو چند وسہ چند عطا فرمائیگا اور دس سے زیادہ ہوں تو ہر ایک کو اسقدر ثواب ملیگا کہ اگر آسمان وزمین کے تمام دریا روشنائی بنیں اور دنیا کے تمام درخت قلم بنیں اور فرشتے اور انسان سب کے سب لکھنے میں مشغول ہوں اور زمین و آسمان اور تمام درختوں کے پتے کاغذ بنیں تو ایک رکعت کا ثواب بھی نہیں لکھ سکتے۔ یہ ایک ہدیہ تھا دوسرا ہدیہ نماز وتر ہے۔ جسکی فضیلت انشاء اللہ تعالیٰ شرح مصابیح کے حوالے سے بعد کو مذکور ہوگی۔

(باب ۳) تارک نماز کا کفر اور نماز میں سستی کرنیکی مذمت و تنبیہ

علمائے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اور بعد کے علماء امت اس امر میں اختلاف رکھتے ہیں کہ آیا بلا عذر نماز کو ترک کرنیوالا کافر ہے یا نہیں اس سے پیشتر مذکورہ شدہ حدیثوں میں اکثر گذر چکا ہے جس سے صراحتاً تارک نماز کا کافر و مشرک ہونا اور ملت اسلامیہ سے خارج ہو جانا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ احادیث میں صاف طور سے یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں کہ تارک نماز سے اللہ کا ذمہ اور رسول کا ذمہ اٹھا ہوا ہے اور اسکے تمام اعمال اکارت ہیں اور وہ بے دین ہے۔ ایمان سے خارج ہے اسی قسم کے سخت الفاظ سے حدیثوں میں تارک نماز کو یاد کیا گیا ہے اور ان احادیث کے ظاہری الفاظ کو صحابہ کرام اور تابعین اور دیگر علماء امت کی ایک جماعت نے اختیار فرمایا ہے چنانچہ انکا قول ہے کہ جس شخص نے جان بوجھکر قصداً نماز کو ترک کیا حتیٰ کہ اسکا پورا وقت نکل گیا تو وہ کافر اور

واجب القتل ہے۔ صحابہ کرام مین سے حضرت عمر فاروقؓ عبد الرحمن ابن عوف معاذ بن جبل ابو ہریرہ عبد اللہ ابن مسعود عبد اللہ ابن عباس۔ جابر ابن عبد اللہ اور ابو الدردار رضی اللہ عنہم کا یہی مذہب ہے۔ دیگر علماء ائمہ جو تارک نماز کے کفر کا فتوی دیتے ہین اُنمین سے بعض حضرات کے اسمائے گرامی یہ ہین۔ احمد ابن حنبل اسحاق بن راہویہ عبد اللہ ابن مبارک ابراہیم نخعی۔ حاکم۔ ایوب سختیانی ابن عیینہ۔ ابو داؤد طیالسی۔ ابو بکر ابن ابی شیبہ طلیہ ابن احمد رحمۃ اللہ علیہم یہ تمام ائمہ کبار اور اُنکے سوا دیگر بہت سے علمائے مستند تارک نماز کے کفر کے قائل ہین اور اُسکا خون مباح اور جائز بتاتے ہین۔ ابن جندب نے کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کبار کی جماعت سے منقول ہے کہ جس شخص نے قصداً ایک بھی نماز فرض ترک کی یہانتک کہ اُسکا وقت نکل گیا تو وہ شخص کافر و مرتد ہے۔ اس مسئلے کے متعلق جہانتک ہمین معلوم ہے ان صحابہ کرام مین باہم کوئی خلاف نہین۔

فتاوائے تاتارخانیہ مین ہے کہ جس شخص نے نماز ترک کی اور اُس نماز کے قضا کرنیکی نیت نہین رکھا اور عذاب الٰہی سے نہین ڈرتا وہ شخص کافر ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص قصداً نماز ترک کرے اللہ تعالیٰ اُسکو تین بلاؤنمین مبتلا فرماتا ہے (۱) اُسکے چہرہ کا نور اُٹھ جاتا ہے (۲) مرنے کے وقت اُسکی زبان لڑکھڑا جائیگی (۳) بغیر کلمہ شہادت زبان پر آئے اُسکا خاتمہ ہوگا لہذا بغیر ایمان کے مریگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز کو بغیر عذر کے ترک کیا وہ دوزخ مین اسّی حقب تک رہیگا۔ ایک حقبہ اسّی برس کا ہوتا ہے اور وہ ایک برس اسّی مہینہ کا اور وہ ایک مہینہ اسّی دن کا اور وہ ایک دن اسّی گھنٹہ کا اور وہ ایک گھنٹہ دنیا کے اسّی ہزار برس کے برابر ہوگا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز ظہر ترک کریگا اُسکے قلب مین نور نہ ہوگا۔ اور جو شخص فجر نہ پڑھیگا اُسکے رزق مین برکت نہوگی اور جو شخص نماز عصر چھوڑ دیگا اُسکے اعضا کی قوت جاتی رہیگی اور جو نماز مغرب سے غفلت کریگا اُسکے کھانے مین لذت نہ رہیگی اور جو شخص نماز عشا ادا نہ کریگا دنیا و آخرت مین ایمان نہ نصیب ہوگا۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین وارد ہے کہ جس شخص نے نماز کا کوئی وقت اپنی غفلت سے ترک کیا گویا اُسنے اپنے آپ کو بغیر چھری کے ذبح کر ڈالا اور جس نے دو وقت کی نماز سے غفلت کی وہ گویا رحمت الٰہی سے بہت دور ہو گیا اور جس نے تین وقت کی نماز نہ پڑھی گویا اُسنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

کی روح مبارک کو قبر پاک مین تکلیف دی اور جس نے چار وقت کی نماز چھوڑی اُسنے گویا تمام آسمانی کتابون کا انکار کیا اور جسنے پانچون وقت کی نماز کا خیال نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اُسکو نہایت غیظ و غضب سے ندا کرتا ہے کہ او نافرمان باغی مین تجھ سے بیزار ہون اور تو مجھ سے الگ ہے پس میرے آسمان اور زمین سے نکلجا اور میرے سوا کوئی اور اپنا خدا ڈھونڈھ لے ایسا شخص دنیا سے بغیر توبہ مرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شہرون کے ہر گلی کوچے مین خدا کا ہر ایک فرشتہ ہر روز یہ کہتا ہے کہ الحمد للہ کہ مجھے خدا نے فرشتہ بنایا بیل نہین بنایا بیل کہتا ہے الحمد للہ مجھے خدا نے بیل پیدا کیا اونٹ نہین بنایا۔ اونٹ کہتا ہے الحمد للہ مجھے خدا نے اونٹ پیدا کیا شیر نہین بنایا شیر کہتا ہے الحمد للہ مجھے خدا نے شیر پیدا کیا گدھا نہین بنایا۔ گدھا کہتا ہے الحمد للہ مجھے خدا نے گدھا بنایا کتا نہین بنایا۔ کتا کہتا ہے الحمد للہ مجھے خدا نے کتا بنایا سور نہین پیدا کیا سور کہتا ہے الحمد للہ مجھے خدا نے سور بنایا اور انسان تارک نماز نہین بنایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ نماز ترک کرنیوالا میری اُمت سے نہین وہ جنت سے محروم ہے اُسکی اولاد فاسق ہے اُسکا مال حرام ہے اُسکی غذا حرام ہے اُسکا لباس حرام ہے اور اُسکا کھانا پینا حرام ہے اور اُسکے پاس بیٹھنا حرام ہے اُسکی طرف صورت دیکھنا حرام ہے اُسکو سلام کرنا حرام ہے۔

حدیث شریف مین ہے کہ ہر شے کے لئے ایک ستون اور سہارا ہوتا ہے اور دین کا ستون علم فقہ ہے اور ہر شے کے لئے ایک آفت ہے اور دین کی آفت ترک نماز ہے۔

(کہتے ہین کہ اگلے وقت مین شیطان لوگون کو نظر آیا کرتا تھا ایک بار ایک بزرگ نے اُس سے سوال کیا کہ اے (ابو مرہ) مجھے کیا کرنا چاہیئے جس سے مین بھی تجھ ایسا ہو جاؤن شیطان نے کہا اے شخص افسوس ہے تجھپر اجتک کسی نے مجھسے ایسی خواہش نہین کی تو کیون ایسا چاہتا ہے اُن بزرگ نے جواب دیا کہ یہ شیوہ مجھے پسند ہے شیطان نے کہا جبکہ تو یہ چاہتا ہے کہ مجھ ایسا ہو جائے تو نماز پڑھنے مین سستی اختیار کر اور جھوٹی سچی قسم کھانے مین پرواہ نہ کر اُن بزرگ نے یہ سنکر کہا کہ مین آج سے عہد کرتا ہون کبھی نماز نہ ترک کرونگا اور نہ جھوٹی قسم کھاؤنگا شیطان کہنے لگا واللہ اس طرح کا دھوکہ دیکر مجھسے تعلیم کسی نے نہین لی۔)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا کہ میرے جی مین آتا ہے کہ ایکدن اپنی جگہ کسی دوسرے شخص کو امامت کا حکم دون۔ پھر دو مضبوط نوجوان آدمیون کے سر پر لکڑیون کا گٹھا رکھوں اور اُن لوگون کے گھرون پر جاؤن جو اذان کی آواز سنتے ہین مگر نماز پڑھنے کے لئے مسجد مین

نہین آتے اُنکے گھر مین آگ لگا کر خاک سیاہ کر دون۔

حضرت امام محمد ابن سیرین فرماتے ہین کہ اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ جنت میلون یا دو رکعت نماز ادا کر دن تو مین بجائے جنت کے دو رکعت نماز اختیار کرونگا کیونکہ اُن دو رکعتو مین اللہ تعالی کی خوشنودی ہے اور جنت مین میرے نفس کی خوشی پس ہر بندہ مومن کا فرض ہے کہ پنجوقتہ نماز مین سستی اور کسل کو راہ نہ دے۔

مجالس الابرار مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے جس شخص نے نماز سے غفلت کی یہانتک کہ اسکا وقت جاتا رہا پھر دوسرے وقت قضا نماز پڑھی اُس شخص کو دوزخ مین ایک حقبہ تک عذاب ہوگا۔ ایک حقبہ اسی برس کا اور ہر برس تین سو ساٹھ دن کا اور ہر ایک دن دنیا کے ہزار سال کے برابر ہوگا۔ شریعت مین وقت سے نماز کو تاخیر کرنے کیلئے بجز چھ حالتون کے کوئی عذر قابل قبول نہین وہ چھ عذر یہ ہین (۱) بھول جانا (۲) سو رہنا (۳) بیہوش ہونا (۴) دیوانگی (۵) حیض (۶) نفاس یعنی بچہ جننے کے بعد جبتک خون جاری رہے ان چھ عذر ونکے سوا کسی حالتمین نماز کا اپنے وقت پر نہ پڑھنا جائز نہین حتی کہ ذخیرہ مین لکھا ہے کہ عورت کے جب بچہ پیدا ہونے لگے اور بچہ کا سر نمودار ہو اُسی کے ساتھ وقت نماز کے فوت ہوجانیکا اندیشہ ہو تو ایسی حالت مین بھی اگر عورت وضو کرنے پر قادر ہو تو وضو کرے ورنہ تیمم کرے اور بچے کے سر کو کسی ہانڈی یا اور محفوظ چیز مین رکھکر بیٹھے اگر ممکن ہو تو رکوع وسجدے کے ساتھ نماز ادا کرے ورنہ رکوع وسجدے کا اشارہ کر دے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی طاقت کے مطابق نماز پڑھے اور ترک نکرے کیونکہ نماز اُسوقت تک اُسکے ذمہ سے ساقط نہین ہوسکتی جبتک خون نفاس نہین آیا اور یہ اُسیوقت ہوگا جبکہ بچہ کا اکثر حصہ باہر آئے اور خون جاری ہو۔ اسیطرح مسئلہ ہے کہ جو شخص دریا مین کشتی کے ٹوٹنے سے کسی تختہ پر بہتا چلا جا رہا ہو اور اُس حالت مین وقت نماز کے گذر جانیکا خوف ہو تو اپنے اعضائے وضو کو پانی مین وضو کی نیت کرکے داخل کرے بچہ اشارہ سے نماز پڑھ لے اور ترک نکرے اسیطرح جس شخص کے دونون ہاتھ شل وبیحس وحرکت ہوگئے ہون اور اُسے کوئی ایسا آدمی نہ ملے جو وضو کرائے تو ایسی حالتمین اُسپر واجب ہے کہ تیمم کرے اپنے چہرہ اور دونون ہاتھون کو کسی دیوار پر تیمم کی نیت سے رگڑے اور نماز پڑھے نہ ترک نماز جائز ہے اور نہ وقت تاخیر کر دینا روا ہے۔ جو لوگ نماز سے غافل ہین اور خدا کے سامنے سجدہ کرنیسے بیخبر ہین اُنکو ان مسائل پر غور کرنا چاہیئے جنکو فقہائے اُمت نے بیان فرمایا ہے کہ نماز کو اُسکے وقت سے پیچھے ہٹا دینے کے لئے بھی کوئی عذر بکار آمد نہین چہ جائیکہ نماز کو ترک کر دینا بجز فسق وفجور کے اور کیا عذر ہوسکتا ہے۔

حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز جماعت ترک کرنیوالا ملعون ہے۔ توریت۔ انجیل۔ زبور۔ اور قرآن مجید مین اُسپر لعنت کیگئی ہے۔ جماعت کو ترک کرنیوالا زمین پر چلتا ہے اور زمین اُسپر لعنت کرتی ہے۔ حتیٰ کہ ساتون آسمانون اور عرش الٰہی سے اُسپر لعنت برستی ہے۔

(باب ۴) تکبیر اولیٰ کی فضیلت اور ارکان نماز پوری طرح ادا کرنیکا ثواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز جماعت کی تکبیر اولیٰ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے جس شخص نے تکبیر اولیٰ امام کے ساتھ پائی وہ اس سے زیادہ افضل ہے کہ بیت اللہ مین جاکر ہزار اونٹ خیرات کیے بائین۔ حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس نماز فجر کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتون کے ساتھ آئے اور کہا یا رسول اللہ تکبیر اولیٰ مین امام کے ساتھ شامل ہونا بندہ مومن کے لئے ستر حج اور عمرہ سے بہتر ہے۔ امام کیساتھ رکوع مین شریک ہونا بندہ مومن کے لیے اس سے بہتر ہے کہ لاکھ دینار فقراء و مساکین پر خیرات کرے اور ایک سجدہ جو امام کے ساتھ ادا کیا جائے وہ مرد مومن کے لئے سو غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اہلسنت وجماعت مین سے جو لوگ پابند نماز جماعت مرجاتے ہین اُنپر سے عذاب قبر اُٹھا لیا جاتا ہے اور اُنکی قبر گویا بہشت کے باغون مین سے ایک باغ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اُنپر خیر و برکات کے دروازے کھولدیتا ہے اور اُنکی قبرونکی جانب بہشت کے دروازون مین سے دو دروازے کھلجاتے ہین اور اُنکی قبرون کی زیارت کے لئے ہر روز ساٹھ ہزار فرشتے آتے ہین اور ہر ایک فرشتہ اُنکے لئے نماز استغفار کا ہدیہ لاتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہین جو شخص ختم قرآن کرتا ہے اُسکو ہر ایک حرف قرآن کے بدلے جنت مین ایک محل ملیگا۔ اگر خدا مجھے توفیق دے کہ مین ہزار قرآن ختم کرون اور پھر مجھے اسقدر ختم قرآن کا کوئی ثواب نہ ملے تو مجھے اتنا رنج نہ ہوگا جتنا امام کے ساتھ نماز جماعت کی تکبیر اولیٰ کے فوت ہوجانیکا صدمہ ہوتا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ جو شخص خدا کی راہ مین کسی ننگے کو کپڑے پہنائے خواہ وہ کپڑے پھٹے پرانے ہی کیون نہ ہون اور کپڑے پانیوالا اُن کپڑون سے نماز پڑھے اور طلب علم مین مشغول ہو تو اُس کپڑا دینے والے کو اللہ تعالیٰ بارہ ہزار ریشمی جلے عطا فرمائیگا جو ہر قسم کے ہونگے اُنمین سے اُسکا جسم نورانی جھلکے گا۔ اگر اللہ تعالےٰ مجھے توفیق عطا کرے کہ مین اپنے نئے پرانے تمام کپڑے راہ خدا مین دنیا کے یتیمون اور مسکینون کو دیدون اور میرے پاس کچھ زر نقد نہ رہے پھر اس تمام خیرات کا مجھے کچھ ثواب نہ ملے تو

اسکا مجھے اتنا رنج نہ ہوگا جتنا کہ نماز جماعت مین امام کے ساتھ تکبیر اولیٰ کے فوت ہوجانے کا ہوگا۔
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو شخص طالب علم کو راہِ خدا مین ایک درہم دے اُسکے مقابل مین اللہ تعالیٰ اُسکو نولاکھ دینار دنیا مین دیگا اور اگر دنیا مین اس قدر نہ ملا تو اُسکے مطابق آخرت مین اُسکا درجہ بلند فرمائیگا۔ اگر اللہ تعالیٰ مجھے توفیق بخشے کہ مین اپنا سارا مال فقرا و مساکین پر خیرات کردون اور میرے پاس ایک حبہ باقی نہ رہے پھر اس خیرات کا ثواب نہ ملے تو مجھے کچھ غم نہ ہوگا۔ البتہ اگر نماز جماعت مین امام کے ساتھ تکبیر اولیٰ نہ پاؤن تو اُسکے ثواب کا اُس سے کہین زیادہ رنج ہوگا۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہین کہ جناب سالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہاد کرے اور راہ خدا مین ایک کافر کو قتل کرے تو اللہ تعالیٰ اُسکے جسم کے بالونکے شمار کے مطابق بہشت مین اُسکے لئے محل تیار فرمائیگا۔ اگر اللہ تعالےٰ مجھکو اسقدر قوت اور قدرت عنایت فرمائے کہ بغیر کسی قسم کی مجبوری کے تمام کفار کو قتل کر ڈالون اور پھر مجھے اس جہاد کا ثواب نہ ملے تو یہ ثواب جاتے رہنے کا مجھے اتنا صدمہ نہ ہوگا جسقدر نماز جماعت کی تکبیر اولیٰ کا ثواب فوت ہوجانے سے ملال ہوگا۔
(فتاویٰ سعودی مین ہے کہ حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ ایک روز صبح کے وقت سو رہے تھے شیطان نے آکر انھین بیدار کیا اور کہا اے حسن اُٹھکر نماز کو جاؤ ایسا نہ ہو کہ تکبیر اولیٰ فوت ہوجائے اور تمھین رنج ہو۔ حضرت امام حسن بصری نے فرمایا اے ابلیس اسوقت مجھے بیدار کرنے سے تیرا اصل مطلب کیا ہے کیونکہ تیری خوشی تو اسی مین تھی کہ تکبیر اولیٰ اور نماز مجھسے فوت ہوجاتی۔ شیطان نے جواب دیا کہ اے حسن سنو تمھاری عمر بھر مین تم سے ایکبار تکبیر اولیٰ فوت ہوگئی تھی جسکا تمکو بے انتہا صدمہ ہوا تھا اور دو مہینے تک تمنے اپنے نفس کو پیٹ بھر کر غذا نہین دی تھی جسکی وجہ سے تم کو دس ہزار تکبیر اولیٰ کا ثواب ملگیا لہذا اب بھی مین ڈرتا ہون کہ اگر تمنے تکبیر اولیٰ نہ پائی اور اسیطرح تم کو صدمہ ہوا تو اسیقدر ثواب ملیگا پس تمھارے اسوقت بیدار کرنے سے میرا مدعا یہ ہے کہ تم اس قدر ثواب عظیم سے محروم رہو۔)
احادیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ تین وقتون مین زمین و آسمان روتے ہین عرش و کرسی لرزتے ہین۔ لوح و قلم مین زلزلہ آجاتا ہے (۱) جسوقت یتیم روتا ہے (۲) جبکہ زنا کرنیوالا غسل کرتا ہے (۳) جب مرد مومن سے جماعت کی تکبیر اولیٰ فوت ہوجاتی ہے۔ آسمان عرض کرتے ہین کہ خداوندا اگر تو حکم دے تو ہم ان لوگون پر گر پڑین۔ زمین کہتی ہے کہ اے پروردگار اگر تیرا فرمان ہو تو مین اسی وقت پھٹ جاؤن

اور یہ لوگ مجھ مین سما جائین یہانتک کہ اسفل السافلین سے جہنم مین پہونچین۔ ارشاد باری ہوتا ہے کہ اے آسمان و زمین تم صبر کرو کیونکہ یہ میرے بندے ہین کیا عجب کہ یہ اپنے گناہون سے معافی مانگین استغفار کرین تو مین انکے ساتھ رحمت سے پیش آؤن۔

سماوات کبریٰ مین ہے کہ جب کوئی مسلمان امام کے ساتھ تکبیر اولیٰ مین شریک ہوکر نماز سے فراغت پاتا ہے تو یہی تکبیر اولیٰ آسمان پر جاکر عرش الٰہی کے نیچے عجز و نیاز کے ساتھ کھڑی ہو جاتی ہے فرشتے پوچھتے ہین اے فلان تو کون ہے کہ تیرا چہرہ چودھوین رات کے چاند کی طرح چمکتا ہے اور ایسے بلند مقام پر تیرا گذر ہے وہ کہتی ہے کہ مین فلان مرد مومن کی تکبیر اولیٰ ہون جو مسجد مین داخل ہوا اور امام کے ساتھ پوری نماز پڑھی اور میرا ثواب پایا۔ پس اے خدا کے مقرب فرشتو اب مجھے قریب کردو تاکہ مین درجۂ اجابت کو پہونچون اور خدائے پاک کی بارگاہ مین اس مرد مومن کیلئے دعائے مغفرت کرون اور تم سب ملکر آمین کہو فرشتے کہتے ہین مرحبا پھر سب جمع ہوکر اُس نمازی کے لئے خدا سے مغفرت مانگتے ہین جناب باری سے ارشاد ہوتا ہے کہ اے میری برگزیدہ مخلوق اُس میرے بندۂ نمازی کی زبان پر جب تکبیر اولیٰ گذری تھی تو پورا لفظ بھی وہ کہنے نہ پایا تھا کہ مین اُسکو اپنی رحمت سے بخش چکا اور اُسکے گناہ معاف کردئے۔

حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ مجھے اور میری اُمت کو تکبیر اولیٰ مین کیا ثواب ملتا ہے اُنھون نے کہا یا رسول اللہ جب بندۂ مومن مسجد مین نماز کے وقت سے کچھ پیشتر پہونچتا ہے پھر امام کے ساتھ جماعت کی تکبیر اولیٰ پڑھتا ہے اگر وہ جماعت دو ہی آدمیونکی ہے تو ہر ایک کیلئے ہر رکعت کے بدلے ستر نمازون کا اجر ملیگا اور اگر تین آدمیونکی جماعت ہو تو ہر ایک کو دو سو نمازون کا ثواب اور اگر چار ہون تو ہر ایک کو پانچسو نمازونکا ثواب اسیطرح دس آدمیون کی جماعت تک فرشتے ثواب لکھتے رہتے ہین اور جب دس سے زیادہ کی جماعت ہو تو ہر ایک کو اسقدر ثواب ملیگا کہ فرشتے اُسکے لکھنے سے عاجز ہین منقول ہے کہ جب بندۂ مومن نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور تکبیر اولیٰ کہتا ہے اور لفظ اللہ اکبر زبان سے نکالتا ہے جسکے معنی یہ ہین کہ تمام چیزین اللہ تعالیٰ کے عظمت و جلال کے سامنے پست ہین تو اللہ تعالیٰ فرشتون سے فرماتا ہے میرے بندہ کا یقین ہے کہ میری عظمت ہر شے سے زیادہ ہے لہٰذا وہ تمام کائنات سے منھ موڑکر میری طرف متوجہ ہوا۔ پھر جب تکبیر کے ساتھ دونون ہاتھ کانون تک لیجاتا ہے تو اُسکا مطلب یہ ہے کہ سوا ایک ذات پاک معبود حقیقی کے ہر چیز سے اُسنے ہاتھ اُٹھالیا پھر کہتا ہے سُبحانکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اور تم اپنے

دلمین جانے سوا اس قول کے کیا معنی ہین۔ یعنے اللہ کی ذات ہر شا اور تمام نقائص سے مبرا ہے۔ خداوندا ہر قسم کی حمد وثنا تیری ہی ذات کیلئے مخصوص ہے کہ تو نے مجھے اسلام پر ہدایت کی اور نماز پڑھنے کی توفیق دی پھر کہتا ہے وَتَبَارَکَ اسْمُکَ یعنی الٰہی ہر قسم کی برکت تیرے نام مین ہے اور اُس چیز مین ہے جسپر تیرا نام لیا جائے پھر کہتا ہے وَتَعَالٰی جَدُّکَ یعنی خداوندا تیری قدرت اور عظمت نہایت بلند اور رفیع ہے۔ پھر کہتا ہے وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ یعنی اے پروردگار تیرے سوا کوئی خالق ہے اور نہ کوئی رازق اور نہ پہلے تھا اور نہ پیچھے ہوگا پھر کہتا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یعنی اے پروردگار مین تجھ سے سوال کرتا ہون کہ تو مجھے شیطان مردود وملعون کے فتنہ سے بچائے اور پناہ دے۔ امام حمزہؒ اور ابن عامرؒ اور نافعؒ کی روایت مین یہ الفاظ بھی منقول ہین اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ یعنی خدا میری دعا سنتا ہے اور میرے ضعف اور حاجتمندی کو جانتا ہے پھر کہتا ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پس معنی بسم اللہ کے یہ ہین کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سب سے اول ہے کوئی اس پر مقدم نہین اور اُسی کی ذات سب سے آخر ہے کوئی اُسکے بعد نہین اَلرَّحْمٰنِ یعنی تمام مخلوق پر مہربان اور دنیا مین رزق دینے والا اَلرَّحِیْمِ یعنی اہل ایمان پر خصوصیت کے ساتھ قیامت کے دن رحم کرنیوالا۔ اسکے بعد سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ خدا کا شکر ہے اور اُسی کے لئے ہر قسم کی حمد وثنا ہے جس نے اپنی رحمت سے مجھے اُس قوم مین نہین رکھا جن پر اُسکا قہر وغضب ہے یعنی یہود اور نہ اُن لوگون مین پیدا کیا جو گمراہ ہین یعنی نصاریٰ بلکہ اُسنے مجھے اپنے انبیاء پاک کے طریق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائی۔

(باب ۵) ارکان نماز پورے طور پر ادا کرنے کی فضیلت نقصان نماز کی مذمت اور خضوع وخشوع کا ثواب

مسالک الاخبار مین حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ نماز بالکل بے حاصل ہے جسکے ادا کرنے مین نماز پڑھنے والا رکوع اور سجدہ کرتے وقت اپنی پشت برابر نہ کرے۔ حدیث شریف مین وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب آدمی نماز کو عمدہ طور سے ادا کرتا اور اُسکے رکوع اور سجود اور دیگر ارکان کو پورے طور پر بجا لاتا ہے تو نماز کہتی ہے کہ اے نماز کے پڑھنے والے خدا تیری نگاہبانی کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی ہے۔ ایسی نماز آسمان کیطرف بلند ہوکر درگاہ الٰہی مین قبول ہوتی ہے اور جبکہ نماز اچھی طرح ادا نہین کیجاتی اور اُسکے رکوع اور سجود اور دیگر ارکان پورے طور پر بجا نہین

جاتے تو نماز کہتی ہے کہ اے نماز پڑھنے والے خدا اسیطرح تجھکو بھی ضائع کرے جسطرح تونے مجھے ضائع و برباد کیا۔ ایسی نماز پھٹے پرانے کپڑے کیطرح لپیٹ کر نماز پڑھنے والے کے مُنھ پر مار دیجاتی ہے کسی بزرگ کا قول ہے کہ پورا اخلاص اور خشوع تین باتوں پر منحصر ہے (۱) نماز پڑھنے سے فقط خدا کی رضامندی اور خوشنودی مقصود ہو۔ مخلوق کی رضامندی مطلوب نہ ہو (۲) عبادت الٰہی کا بجالانا محض توفیق الٰہی سمجھا جائے (۳) نماز کو اُسکے پورے ارکان کے ساتھ عمدہ طور سے ادا کیا جائے اور اُسکی نگہبانی کیجائے تاکہ قیامت کے دن وہ نماز اپنے ساتھ نماز پڑھنے والے کو مقام فلاح و نجات مین لیجائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک مین مَن جَاءَ بِالحَسَنَةِ فرمایا ہے یعنی جو شخص عمل نیک لائیگا اُسکو دس گنا ثواب ملیگا جسکا یہ مطلب ہے کہ عبادت کو عمدہ طور سے بجالائیگا یہ نہین فرمایا کہ مَن عَمِلَ بِالحَسَنَةِ یعنی جو شخص نیک کام کریگا جس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ ثواب پانے مین فقط بظاہر نیک کام کر لینا ہی کافی ہے خواہ اُسکی شرطین پوری ہون یا نہون۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انسان ساٹھ برس تک نماز پڑھتا رہتا ہے لیکن اسکی کوئی نماز بارگاہ الٰہی مین مقبول نہین ہوتی جسکی وجہ یہ ہے کہ وہ شخص رکوع اور سجود کو پورے طور سے نہین ادا کرتا۔ پس جو شخص یہ معلوم کرنا چاہے کہ اُسکی نماز درگاہ خدا مین قبول ہوئی یا نہین تو اُسکو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر غور کرنا چاہیے کہ فرمایا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنهٰی عَنِ الفَحشَاءِ وَالمُنکَرِ یعنی نماز کی شان یہ ہے کہ نماز پڑھنے والے کو فحش باتون اور بُرے کامون سے باز رکھتی ہے پس اگر ایک شخص پنجوقتہ نماز ادا کرتا رہا اور باوجود اسکے اُس شخص کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا نہین ہے بلکہ وہ ایک وبال مین مبتلا ہے اور نماز اُسکو بارگاہ خداوندی سے دور کرتی جاتی ہے تو یہ نماز دراصل نماز ہی نہین تھی۔ چنانچہ حضرت عبداللہ ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو اُسکی نماز اچھے کام کیطرف راغب نکرے اور بُری باتون سے باز نہ رکھے تو وہ ایسی نماز سے اسکے سوا کچھ نہین حاصل کرتا کہ درگاہ الٰہی سے دور ہوتا جاتا ہے۔

حضرت حسن اور قتادہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس شخص کو اُسکی نماز بُرے کامون اور فحش باتون سے باز نہ رکھے وہ نماز اُسکے لئے وبال ہے کیونکہ جو شخص پانچون وقت کی نماز ادا کریگا اور اُسکی شرطین اور ارکان اور احکام اور سنتین اور دعائین پورے طور پر بجالائیگا خدا ایسے شخص کو ضرور فحش باتون اور گناہ کے کامون سے بچائے اور محفوظ رکھیگا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انصار مین ایک نوجوان تھا جو پنجوقتہ نماز جماعت آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتا تھا مگر اسکی عملی حالت اچھی نہ تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی نماز کبھی نہ کبھی ضرور اس شخص کو گناہوں سے باز رکھے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تھوڑے ہی دنوں مین اس نے تمام بری باتون سے توبہ کر لی اور اس کی حالت اچھی ہوگئی۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگو مین تمھین بتادون کہ آدمیون مین سب سے بدتر چوری کرنیوالا کون ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایئے ارشاد ہوا کہ سب سے بدتر وہ چور ہے جو اپنی نمازمین سے کچھ حصہ چرا لیتا ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ نمازمین سے کیونکر چوری ہوتی ہے ارشاد فرمایا کہ اسکے رکوع وسجود کو پوری طرح ادا نہین کرتا پھر فرمایا کہ نماز ایک مقدار اور پیمانہ کی چیز ہے پس جو شخص اس پیمانہ کے مطابق اسے پوری طرح ادا کریگا پورا اجر پائیگا اور جو اس مقدار مین کمی کریگا تو سمجھ لو وہ چور ہے جسکے حق مین ارشاد خداوندی ہے کہ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ یعنی ناپ اور تول مین کمی کرنیوالون کے لئے افسوس اور عذاب ہے۔

حضرت عبادہ بن سامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ نمازین ہین جن کو اللہ تعالے نے اپنے بندون پر فرض فرمادیا ہے۔ جو شخص ان نمازونکو کامل طور پر ادا کرے اور ان کو خفیف اور سبک جان کر انمین کوئی نقصان لائے تو اللہ تعالی پر اس کی کوئی ذمہ داری نہین خواہ اسے بخش دے یا عذاب دے۔ شرح ہدایہ مین ہے کہ ایک اعرابی مسجد مین داخل ہوا اور دو رکعت نماز پڑھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہو کر آپکو سلام کیا آپنے فرمایا تم جاکر دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ یہ تمھاری نماز نہین ہوئی وہ گیا اور پھر دو رکعت اسی طرح سے پڑھکر آیا جسطرح پہلے پڑھی تھی۔ آپنے پھر ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ یہ تمھاری نماز نہین ہوئی اعرابی نے عرض کیا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم اس ذات پاک کی جس نے آپکو نبی برحق بنا کر دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے مین جیسی نماز پڑھ چکا ہون اس سے اچھی طرح پڑھنا نہین جانتا آپ مجھے نماز کی تعلیم فرمایئے۔ جناب سالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو تو پہلے تکبیر کہو یعنی اللہ اکبر کہکے ہاتھ باندھو پھر جو کچھ تمکو قرآن مجید مین سے یاد ہو وہ جسقدر ہو سکے پڑھو بعد ازان رکوع مین جاؤ اور نہایت اطمینان سے رکوع ادا کرو پھر سیدھے کھڑے ہوجاؤ اسکے بعد سجدہ مین جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو بعد ازان سجدے سے اٹھکر بیٹھو جلدی نہ کرو یہ سب ارکان اطمینان کے ساتھ ادا ہونا چاہئین اسیطرح پوری نماز ادا کرو۔ اس اعرابی کا نام حلاد ابن رافع تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین بہت سے ایسے لوگ ہین جو نماز پڑھتے ہین مگر اللہ تعالی کے یہان اس نماز کا تہائی

اور چوتھائی یہانتک کہ دسوان حصہ بھی درجۂ قبولیت کو نہین پہونچتا۔ اس حدیث پاک کا یہ مطلب ہے کہ ایسی نماز اللہ تعالیٰ کے یہان نہین لکھی جاتی جو نماز پڑھنے والے کو گناہ اور بُری باتون سے نہ روکے۔ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کیطرف متوجہ ہوکر دو رکعت نماز ادا کرے وہ گناہون سے ایسا پاک ہوجاتا ہے کہ گویا آج ہی اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ یہ جو کچھ نماز کی عظمت وشان ہے اس سب کا دار ومدار اسی امر پر ہے کہ نماز مین پوری توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو اور اگر نماز پڑھنے والا اللہ عزوجل کیجانب متوجہ نہین اور اپنے دھیان کو ادھر ادھر بھٹکنے سے نہین روکتا اور نماز کے رکوع وسجود کو کامل طور پر ادا نہین کرتا اور نہ اُسکے دوسرے ارکان بجا لاتا ہے تو اُسکی مثال ایسی ہوگی جیسے کوئی شخص اپنے جرم وخطا کی معذرت کرنے کے لئے اپنے بادشاہ کے دربار مین حاضر ہو اور جب بادشاہ کے دربار مین پہونچکر سامنے قیام کرے اور بادشاہ اُسکی طرف متوجہ ہو تو یہ شخص بادشاہ کیجانب سے منھ پھیر کر داہنے بائین دیکھنے لگے ایسی حالت مین ضرور ہے کہ بادشاہ اُسکی کوئی بات نہ سُنے گا اور اُسکی حاجت پوری نہ کریگا۔ بادشاہ کا اُسکی طرف متوجہ ہونا اُسیقدر ہوگا جس قدر وہ خود بادشاہ کے حضور باادب حاضر رہے۔ یہی صورت نماز کی ہے کہ جب بندہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو اور اُسکے ارکان کو پورے طور پر ادا نکرے تو وہ نماز بارگاہِ الٰہی مین قبول نہین کیجاتی کیونکہ ایسی ناقص نماز جب آسمان کیطرف بلند ہوتی ہے اور اپنا تاریک اثر لیئے ہوئے وہانتک پہونچتی ہے تو اُسپر آسمان کے دروازے بند ہوجاتے ہین اور پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر وہ نماز پڑھنے والے کے منھ پر ماردی جاتی ہے۔

نماز مین خضوع وخشوع کی فضیلت

منقول ہے کہ رابعہ بصریہ نماز پڑھتی تھین جب سجدہ کیا تو چٹائی کا ایک نوکدار تنکا آنکھ مین لگا جس سے آنکھ تباہ ہوگئی مگر آپکو کچھ خبر نہ ہوئی۔

حضرت یعقوب وقاری ایک بار نماز پڑھ رہے تھے اتنے مین ایک گرہ کٹ چور آیا اور اُنکے اوپر سے چادر گھسیٹ کرلے بھاگا لوگون نے اُسے پکڑا اور کہا کہ یہ چادر ایک بزرگ کی ہے اُنکو فورًا واپس کردو کہین ایسا نہ ہو کہ وہ بددعا کر بیٹھین اور ہم سب پر وبال آئے اُس شخص نے ڈر کے مارے پھر وہ چادر اڑھادی جب اُنھون نے نماز سے فراغت کی تو لوگون نے یہ واقعہ سنایا اور چور نے اپنی اس حرکت کی معافی مانگی آپنے جواب دیا

کہ مجھے بالکل خبر نہین کس نے میری چادر اتاری اور کس نے پھر مجھکو اُڑھادی۔ بندگان خدا کی ایسی نماز ہوتی ہین پس جو شخص نماز مین اِدھر اُدھر اپنا خیال دوڑائے اُسکی نماز قابل اعتبار نہین۔ حضرت مسلم بن یسار اپنے گھر والون سے کہا کرتے تھے کہ جب مین نماز مین مشغول ہون تو تم بے تکلف آپسمین باتین کیا کرو کیونکہ اُس وقت مین تمھاری کوئی بات نہین سنتا۔ بعض علمار نے نماز پڑھنے کی دو قسمین بیان کی ہین ایک خاص دوسری عام۔ خاص نماز وہ ہے کہ نماز پڑھنے والا نماز کی عزت و حرمت کا خیال رکھے۔ ہیبت و وقار کے ساتھ کھڑا ہو۔ اور تعظیم کے ساتھ ادا کرے خوف خدا اور ادب کیطرف رجوع ہو اور عام نماز یہ ہے کہ غفلت کے ساتھ پڑھی جائے جہالت کے ساتھ کھڑا ہو اور وسوسہ کے ساتھ ادا کرے اور دنیا کے شغلون کی طرف متوجہ ہو اور خدا سے نہ ہونے کیطرف رجوع کرے۔ حضرت اویس بن ادریس بیان کرتے ہین کہ مشہور ولی اللہ حضرت حاتم اصم ایکبار عصام بن یوسف کے پاس آئے عصام نے اُنسے کہا اے حاتم کیا تم عمدہ طور سے نماز پڑھنا جانتے ہو اُنھون نے کہا ہان۔ پوچھا کیونکر تم نماز پڑھتے ہو جواب دیا کہ جب نماز کا وقت قریب آتا ہے تو بہتر مین کامل طریقہ پر وضو کرتا ہون پھر نماز پڑھنے کے مقام مین اطمینان کے ساتھ سیدھا کھڑا ہوتا ہون یہانتک کہ میرا ہر ایک عضو ایک حالت پر قرار لیتا ہے اور مین کعبہ شریف کو اپنے دونون ابروؤن کے درمیان اور مقام ابراہیم کو اپنے سینے مین اور اللہ تعالے کو اپنے سر پر دیکھتا ہون جو میرے دل کا حال جانتا ہے اور گویا میرے دونون قدم پل صراط پر ہوتے ہین اور بہشت میرے داہنی جانب اور دوزخ میرے بائین جانب اور ملک الموت پیچھے ہین۔ آخر نماز تک یہی حالت رہتی ہے جب تکبیر کہتا ہون تو اپنا محاسبہ کرتا ہون اور قرآن پڑھتا ہون تو غور و فکر سے کام لیتا ہون اور رکوع کرتا ہون تو تواضع کا خیال رکھتا ہون اور سجدہ مین جاتا ہون تو عجز و نیاز بجالاتا ہون پھر اطمینان کے ساتھ التحیات کے لئے بیٹھتا ہون اور تشہد بجالاتا ہون اور طریقہ سنت پر سلام ادا کرتا ہون پھر اخلاص سے اُسے پورا کرتا ہون اور اُمید و بیم کی حالت مین قیام کرتا ہون۔ اور خضوع خشوع کے ساتھ دعا کرتا ہون پھر صبر پر معاہدہ کرتا ہون۔ عصام نے کہا اے حاتم کیا واقعی تمھاری نماز ایسی ہی ہے جیسا تمنے بیان کیا انھون نے کہا ہان میری نماز ایسی ہی ہے پوچھا کتنی مدت سے تم اس طرح نماز پڑھتے ہو جواب دیا کہ تیس برس سے یہ سنکر عصام پر گریہ و بکا کی حالت طاری ہوئی اور کہا کہ مین نے اپنی زندگی بھر مین آجتک اس طرح کی نماز کوئی نہین پڑھی۔ اتنا کہکر یکایک غش آگیا اور جسم سے روح پرواز کرگئی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا دو آدمی نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے ہ

ہین ۔ بظاہر اُنکے رکوع اور سجود یکسان نظر آتے ہین حالانکہ اُن کی نمازون مین زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے بعض علمار کہتے ہین کہ محراب کا نام اسلیئے محراب رکھا گیا کہ وہ مقام حرب ہے یعنی نمازی اُس مقام پر گویا شیطان سے جنگ کرتا ہے کہ شیطان اُسکے قلب کو نماز کیحالت مین دنیاوی امور کیطرف مشغول نہ کرے ۔

(باب ۶) نماز وتر کا ثواب اور وتر و جماعت کا حکم لیکر حضرت جبرئیل ؑ کا نازل ہونا اور نماز اشراق و چاشت و نوافل بعد مغرب و وظائف بعد نماز پنجوقتہ کا ثواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ بعد مغرب جبرئیل ؑ ستر ہزار فرشتون کے ساتھ میرے پاس آئے اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپکو سلام فرمایا ہے اور خاص آپکے لئے دو ہدیے بھیجے ہین جو آپ سے پہلے کسی کے پاس نہین بھیجے گئے مین نے کہا جبرئیل ؑ وہ دونو ہدیے کیا ہین جواب دیا کہ وتر کی تین رکعتین مین نے کہا کہ ان رکعتون کے ادا کرنے مین میرے اور میری امت کے لئے کیا ثواب ہے جواب دیا یا رسول اللہ جو شخص نماز وتر پڑھیگا اُس کو اللہ تعالیٰ تین کرامتین عطا فرمائیگا ۔ پہلی رکعت کے بدلے مین جو کچھ اُس روز اُسنے نماز مین کوتاہی کی ہے اُسے پورا کردیگا ۔ دوسری رکعت کے عوض مین اُسکو دین اسلام پر قائم رکھے گا اور دنیا سے اسلام پر اُٹھائے گا تیسری رکعت کی جزا مین اُسکی میزان عمل کی نیکیون کا پلہ بھاری کردیگا اور نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شفاعت اُسے نصیب ہوگی پس جو شخص نماز وتر کو اُسکے رکوع و سجود اور تمام ارکان کے ساتھ نہایت اطمینان اور حضور قلب سے کامل طور پر ادا کریگا اُسکے لئے گیارہ فضیلتین ہین ۔ پانچ دنیا مین ۔ چھ آخرت مین ۔ دنیا کی فضیلتین یہ ہین (۱) اُسکے جسم مین فراخی ہوگی زندگانی بڑھیگی (۲) اُسکی عمر عبادت الٰہی مین بڑھیگی اور صرف ہوگی (۳) اُسکے چہرے پر بندگان صالحین کی علامت آشکار ہوگی (۴) اُسکی کسی وقت کی نماز فوت نہ ہوگی (۵) دنیاوی حاجتون مین کسی کا حاجتمند نہوگا ۔ آخرت مین جو فضیلتین حاصل ہونگی وہ یہ ہین (۱) مرنے کے وقت اُسکی زبان پر کلمہ شہادت جاری ہوگا (۲) دنیا سے طریقہ اسلام اور ایمان پر ثابت قدم اُٹھیگا (۳) اُسکی قبر مین ستر ہزار گز کی فراخی کردیجائیگی (۴) منکر نکیر کے سوال کا جواب اُسپر آسان ہوجاے گا (۵) اللہ تعالیٰ اولیار اور ابدال کی جماعت مین اُسکا حشر کریگا (۶) پل صراط سے چمکتی ہوئی بجلی کی طرح گذر جائیگا اسکے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جو شخص نماز پنجگانہ کے بعد وتر پڑھیگا اگر اُسی رات مین یا اُسی روز مر جائے

تو شہید ہوگا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہمسائیگی مین جگہ پائیگا یہ ایک ہدیہ ہوا دوسرا ہدیہ امام کے ساتھ نماز باجماعت ہے جسکے فضائل پیشتر بیان ہو چکے ہین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اُنھون نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمام خلائق ایک ہموار زمین مین جہنم کے قریب جمع ہونگے اور سب کے سب کمال دہشت اور ہیبت کے مارے جھکے ہوے صف بستہ کھڑے ہونگے۔ ایک منادی عرش کے نیچے سے ندا کریگا کہ لوگو آج تمکو معلوم ہوجائیگا کہ بزرگی اور کرامت والے کون سے خدا کے بندے ہین۔ اُٹھو اور بادشاہ علیم کے سامنے چلو یعنے جس شخص نے نماز عشاء کے بعد تین رکعت وتر پڑھی ہین وہ ہر حال مین خدا کیطرف چلے یہ سنکر لوگ سب کے سب تیزی سے بہشت مین جائینگے۔ اللہ تعالی اُنمین سے ہر ایک کو ستر حورین اور بہشت کے محل عطا فرمائیگا اور ہر روز ستر مرتبہ اُنکو اپنے دیدار پاک سے مشرف کریگا جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی رات کو اپنے گھر مین نماز وتر ادا کرے اُسکے نامۂ اعمال مین جمعہ آیندہ تک کوئی خطا درج نکیجائے گی۔ پھر اگر وہ شخص اس درمیان مین مرگیا تو درجۂ شہادت پائیگا اور ہر رکعت کے بدلے مین اُسکے سال بھر کے گناہ بخشے جائینگے اور ایک سال کی عبادت کا ثواب اسکو عطا کیا جائے گا اور بہشت مین ایک شہر اُسکے لئے تیار ہوگا۔

نماز چاشت و اشراق و نوافل بعد مغرب وغیرہ کی فضیلت و ثواب

یزید ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایکبار مین نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے چچا مجھے کچھ وصیت فرمایئے اُنھون نے جواب دیا کہ جس طرح تمنے درخواست کی ہے اسیطرح مین نے ایکبار جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین عرض کیا تھا حضور نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص چاشت کے وقت دو رکعت نماز پڑھے اُسکو اللہ تعالی کے وہان اہل غفلت مین نہ لکھا جائیگا اور جو شخص چار رکعت ادا کرے اُسکو خدا کے کامیاب بندون کی جماعت مین لکھ لیا جائیگا اور اگر چھ رکعت پڑھے تو دن بھر اُس کا کوئی گناہ عائد نہوگا اور اگر آٹھ رکعت پڑھے تو خدا کے اہل نیاز بندون مین شمار کیا جائے گا اور اگر دس رکعت پڑھے تو اُسکو اللہ تعالی اپنے اخلاص والے بندون مین لکھ لے گا اور اگر بارہ رکعت چاشت ادا کرے تو اُسکو بہشت مین ایک محل ملیگا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت کے ایک پھاٹک کا نام ضحیٰ ہے جسکے معنی وقت چاشت کے ہین جب قیامت کا دن آئیگا تو ایک منادی

آسمان سے آواز دیگا کہان ہین وہ لوگ جو ہمیشہ نماز چاشت ادا کرتے رہے ہین۔ اے نماز چاشت ادا کرنیوالو یہ بہشت کا پھاٹک تمہارے لئے محفوظ ہے اسمین داخل ہوجاوٴ۔

حضرت عبداللہ ابن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جو شخص نماز فجر پڑھے اور پھر اسی مقام نماز پر بیٹھا ہوا طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی مین مشغول رہے اور بعد طلوع آفتاب دو رکعت نماز پڑھکر عجز و نیاز کے ساتھ اپنے گھر آکر پھر اپنے کاروبار مین مشغول ہو اور روزی حلال حاصل کرنے کے لئے کوشش کرے وہ شخص گناہون سے ایسا پاک ہوجاتا ہے کہ گویا آج ہی اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص نماز مغرب اور عشا کے درمیان میں رکعت نماز نفل ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اُسکے مال و اولاد اور دین و مذہب اور دنیا و آخرت کو محفوظ و سالم رکھیگا اور جو شخص نماز فجر ادا کرنے کے بعد طلوع آفتاب تک اُسیطرح جانماز پر بیٹھا ہوا ذکر الٰہی کرتا رہے پھر دو رکعت نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکے اور آتش دوزخ کے درمیان ایک پردہ قائم کر دیگا

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اگر تم مین سے کسیکو دو رکعت نماز نفل کی ایک رکعت کا ثواب ان آنکھوں سے نظر آئے تو وہ عظیم الشان پہاڑون سے بھی بہت بڑا ہوگا پس آدمی کا اپنے گھر مین نماز نفل ادا کرنا اُس نماز نفل سے جو لوگون کے سامنے پڑھی جائے ایسا ہی افضل ہے جیسا اکیلے نماز پڑھنے سے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کا اپنے گھر مین نماز نفل پڑھنا ایک نور ہے پس اے لوگو تم اپنے گھرون کو اس نور سے روشن کرو اپنے گھرونمین نمازین پڑھو اور انکو قبرین نہ بناوٴ۔

پنجوقتہ نماز کے بعد وظائف کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جو شخص بعد نماز فجر کے سو بار یہ وظیفہ پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ تو اللہ تعالیٰ اُسکو پانچ کرامتین عطا فرمائے گا (۱) گناہون کی نحوست سے اُسکا ایمان زائل نہوگا (۲) قیامت کے دن اُسکا نامہٴ اعمال اُسکے داہنے ہاتھ مین دیا جائے گا (۳) پل صراط سے بجلی کیطرح گذر جائے گا (۴) اللہ تعالیٰ اُسکی دنیا و آخرت کی ستر حاجتین برلائیگا (۵) قیامت کے دن شہیدون کے گروہ مین قبر سے اٹھایا جائیگا اور جو شخص نماز ظہر کے بعد کمال محبت و اخلاص سے سو بار یہ درود پاک

پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اس درود کی برکت سے اللہ تعالیٰ اُسکو پانچ درجے نصیب فرمائیگا (۱) زندگی بھر وہ کسی کا مقروض نہو گا اور اگر مقروض ہوا تو تھوڑے دنون مین اللہ تعالےٰ اُس کو قرض کی مصیبت سے نجات دیگا (۲) کسب حلال کے ذریعہ سے اُسکے رزق مین برکت ہوگی۔ (۳) عام سختی اور مصیبت کے دنون مین اللہ تعالیٰ اُس پر سے ہر قسم کی آفتین دور رکھیگا (۴) دن اور رات مین اُس سے کوئی بدی سرزد نہوگی (۵) اُس روز اُسکو عبادت الٰہی کی توفیق عطا کیجائے گی۔ جو شخص نماز عصر کے بعد ستر مرتبہ یہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّخَطِیْئَۃٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ اللہ تعالیٰ اُسکو اس مناجات کی برکت سے پانچ فضیلتین عطا کریگا (۱) اُسکے چالیس برس کے گناہ معاف کردیئے جائینگے (۲) میزان عمل مین اُسکی نیکیون کا پلہ بھاری ہوگا (۳) زندگی بھر مین اُسکی دعا رد نہ کیجائے گی (۴) اللہ تعالیٰ اُسکے نامۂ اعمال مین چالیس برس کی عبادت کا ثواب درج فرمائے گا (۵) اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہشت مین داخل ہوگا اور جو شخص نماز مغرب کے بعد صدق دل سے سو بار کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اس کلمۂ پاک کی برکت سے اللہ تعالیٰ اُسکو پانچ مرتبے مرحمت عطا فرمائیگا (۱) دنیا مین کسی ضروری حاجت کیلیے وہ عاجز نہوگا (۲) دنین پانچ مرتبہ اللہ تعالیٰ اُسکی طرف بہ نگاہ رحمت نظر فرمائیگا (۳) سختی قیامت کے موقع پر اُسکا پروردگار اُس سے خوشنود ہوگا (۴) عذاب قبر اُس سے دفع کردیا جائیگا (۵) منکر نکیر کے سوال مین اُسے آسانی ہوگی اور جو شخص نماز عشاء کے بعد سو مرتبہ کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اس کلمۂ مبارک کی برکت سے اُسکو پانچ بزرگیان عطا ہون گی (۱) ستر نبیون کا ثواب اُسکے نامۂ اعمال مین لکھا جائیگا (۲) بہشت مین اُسکو زر خالص کے ستر محل ملینگے (۳) امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے ایکہزار گناہگارون کی شفاعت کریگا (۴) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت قیامت مین پائے گا (۵) دیدار الٰہی سے شرف یاب ہوگا۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ زمانۂ جاہلیت مین کافر لوگ بتون کی پرستش کیا کرتے تھے اور اپنے بتون سے خطاب کرکے کہا کرتے تھے کہ تم زندہ جاوید ہو۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے اپنے نماز گذار بندون کو حکم فرمایا کہ وہ کہین اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ یعنی بقائے جاوید اور ملک دوام فقط اللہ تعالیٰ کی ذات کیلیے ہے اُسکے بعد کہین وَالصَّلَوٰتُ تمام عبادتین بعض علماء نے اسکے معنی یہ بیان کیے ہین کہ اَلتَّحِیَّاتُ یعنی تمام عبادتین جو

کر قولی ہین وَالصَّلَوٰتُ یعنی وہ عبادتین جو کہ فعلی ہین وَالطَّیِّبَاتُ یعنی وہ عبادتین جو کہ بدنی ہین سب کی سب
اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے لئے مخصوص ہین یہ تینون کلمے گویا کہ تمام قسم کے اعمال نیک پر حاوی ہین اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ سے مراد ہر قسم کے آفات اور مصیبتون سے سلامت رہنا ہے۔ شرح کیدانی مین ہے کہ اَلصَّلَوٰتُ یعنی
پانچون وقت کی نمازین صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہین اُسکی ذات پاک کے سوا کسی کے لئے نماز پڑھنا روا نہین
وَالطَّیِّبَاتُ یعنی الوہیت اور معبودیت کی شہادت دینا فقط اللہ تعالیٰ کیواسطے ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ
وحدانیت صرف اُسی کے شایان شان ہے پھر کہین اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ یعنی یا محمد رسول اللہ
آپ پر درود وسلام ہو کہ آپنے اپنے پروردگار کا حق رسالت کمال خوبی سے ادا کیا اور اپنی اُمت کی خیرخواہی
فرمائی وَرَحْمَةُ اللّٰہِ یعنی اللہ تعالیٰ کی مہربانی وخوشنودی وَبَرَکَاتُہٗ یعنی خدا کیطرف سے خاص برکتین آپ
پر اور آپکے اہلبیت اطہار پر نازل ہون اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت
اور مغفرت ہمپر ہو اور اُن برگزیدہ حضرات پر جو انبیاء اور صدیقین کا مرتبہ پاکر ہمسے پہلے گذرے ہین اور اُن لوگون پر
جو قیامت تک اُنکے قدم بقدم چلتے رہینگے پھر پڑھین اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی زمین یا آسمان مین
کہین بھی کوئی معبود مستحق عبادت ایک ذات باری تعالیٰ کے سوا موجود نہین پھر زبان پر لائین وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنی حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء کے خاتم اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ
خاص اور تمام مخلوقات سے ارفع واعلیٰ ہین اسکے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجین پھر اپنے لئے اور
تمام مسلمان مردون اور عورتون کے لئے دعاء خیر کرین اسکے بعد داہنی اور بائین طرف سلام پھیرین اَلسَّلَامُ
عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ بَرَکَاتُہٗ کے معنی یہ ہین کہ اے میرے مسلمان اور اہل ایمان بھائیو تم سلامت اور
بیخوف رہو کیونکہ تمھارے حق مین میریطرف سے کوئی برائی اور خیانت ظہور مین نہ آئے گی جب وقت نمازی مسجد
سے نکلے اور جب اپنے گھر مین داخل ہو تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہے۔

(باب) جمعہ اور نماز جمعہ کی فضیلت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ
وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک مین ارشاد
فرماتا ہے کہ اے مسلمانو [illegible] جمعہ کے دن نماز جمعہ کے لئے اذان ہو تو تم ذکر الٰہی [illegible]

بجالانے کیلئے تیزی سے بڑھو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمھارے حق مین بہتر ہے اگر تم دانا ہو اس آیت شریف کے نازل ہونیکا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد مین اپنی تشریف آوری کا اعلان فرمایا کرتے تھے۔ ایکبار لوگ خرید و فروخت مین مشغول ہو گئے آپ مسجد مین تشریف فرما تھے صرف بارہ آدمی آپکے ساتھ مسجد مین رہگئے لہذا یہ آیت نازل ہوئی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اُنکے ہاتھ مین شفاف آئینہ کے مثل ایک چیز تھی جسکے بیچ مین ایک سیاہ نقطہ ایسا نظر آتا تھا مین نے کہا اے جبرئیلؑ یہ کیا ہے عرض کیا کہ یہ جمعہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ آپکے سامنے پیش کرتا ہے تاکہ یہ مبارک دن آپکے لئے اور آپکی آئندہ آنیوالی اُمت کے لئے عید خوشی کا دن ہو اور آپکے لوگون کے لئے اس مبارک دن مین بہت خیر و برکت ہے۔ جو شخص اس دن کوئی دعا نیک کریگا تو اگر وہ نیک شے اللہ تعالیٰ نے اُسکے لئے مقدر فرمائی ہوگی تو اُسکو عطا کریگا اور اگر اُسکی تقدیر مین نہوگی تو اُس سے بہتر شے اُسکو بخشے گا اور کوئی دعا ناکامیاب نہ کریگا۔ فرشتون مین اس مبارک دن کو یوم المزید اور سید الایام کہتے ہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ جمعہ کا یہ لقب کیون پڑا۔ عرض کیا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے بہشت مین ایک میدان قائم فرمایا ہے جسمین مشک سفید کا ایک ٹیلہ ہے۔ جب جمعہ کا دن آتا ہے تو تمام انبیاء علیہم السلام وہان جواہرات سے جڑے ہوئے نور کے ممبرون پر آکر بیٹھتے ہین اُن ممبرون کے پیچھے نور کی کرسیان بچھائی جاتی ہین جنپر صدیقین اور شہدا آکر جاگزین ہوتے ہین اُسکے بعد بہشت کے رہنے والے آتے ہین اور اُس سفید ٹیلہ پر بیٹھ جاتے ہین اسوقت جناب باری تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے پاک بندو مین وہ سلطان عظیم الشان ہون جس نے تم سے اپنا وعدہ وفا کیا اور پورے طور پر اپنی نعمتین تم کو بخشین اور یہ مقام کمال عز و شرف کا ہے پس تم مجھ سے سوال کرو مین اُسے پورا کرونگا سب کے سب عرض کرتے ہین کہ خداوندا ہم تیری خوشنودی و رضامندی چاہتے ہین پس ارشاد ہوتا ہے کہ میری رضامندی ہی نے تمکو آج میرا مہمان بنایا ہے اور سب بڑی عزت اور کرامت عطا کی ہے پھر سب کے سب رضائے الٰہی سے طالب ہوتے ہین تو اللہ تعالیٰ اُن کو اپنی رضائے خاص مرحمت فرماتا ہے اور اُنکو اُن کی رغبت سے زیادہ نعمت بخشتا ہے اور ان باتون مین اسیقدر دیر ہوتی ہے جتنی دیر مین امام نماز جمعہ سے فراغت کرکے واپس ہوتا ہے اور اُنکی آنکھون کے سامنے دسترخوان بندھجاتا ہے جس کا نہ کبھی کسی کے دل پر اندیشہ و خیال گذرا اور جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا۔ اسلوجہ سے

ا لکہ اور آسمان کے رہنے والے سب سے زیادہ آرزومند رہتے ہین کہ جمعہ کا دن آئے تاکہ اُن کو عزت وکرامت
یادہ حاصل ہو اسی بنا پر اس مبارک دن کا نام یوم المزید رکھا گیا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔
حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز باجماعت
دسری نماز باجماعت تک اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اُن تمام گناہون کا کفارہ ہے جو اس درمیانین
رزد ہون البتہ کبیرہ گناہ معاف نہین ہوتے۔
زادان اپنے اُستاد کے ساتھ حضرت رافع سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا جب جمعہ کا دن آتا ہے تو اللہ تعالی کے حکم سے تمام فرشتے بیت المعمور مین جمع ہوتے ہین حضرت
جبرئیل علیہ السلام چاندی کے سفید روشن منارے پر چڑھکر اذان کہتے ہین حضرت میکائیل علیہ السلام یاقوت
رخ کے منبر پر کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے ہین حضرت اسرافیل علیہ السلام امام ہوکر جمعہ کی نماز پڑھاتے ہین حضرت
زرائیل علیہ السلام تکبیر کہتے ہین نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام بآواز بلند کہتے ہین
اے خدا کے فرشتون مین تمھین گواہ کرتا ہون کہ مین نے اپنی اذان کا ثواب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے مؤذن کو بخشا حضرت میکائیل کہتے ہین کہ اے خدا کے فرشتو تم گواہ رہنا کہ مین نے
اپنے خطبہ کا ثواب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے خطبہ پڑھنے والون کو بخشدیا
حضرت اسرافیل ع کہتے ہین کہ اے اللہ کے فرشتو مین تمھین گواہ کرتا ہون کہ مین نے اپنی امامت کا ثواب جناب
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے پیش اماموں کو بخشا حضرت عزرائیل ع کہتے ہین کہ اے
خدا کے فرشتو تم شاہد رہنا کہ مین نے اپنی تکبیرات کا ثواب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت
کے مکبرون کو ہبہ کیا پھر تمام فرشتے کہتے ہین کہ اے فرشتگان الٰہی ہم تمکو گواہ بناتے ہین کہ ہم سب نے اپنی اس
نماز کا ثواب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے گناہگارون کو بخشدیا۔ اسوقت جناب
باری تعالی کا ارشاد ہوتا ہے کہ اے فرشتو کیا تم میرے حضور مین اپنی سخاوت کا اظہار کرتے ہو حالانکہ مین سخاوت
وکرم کا سرچشمہ ہون تم کو گواہ کرتا ہون کہ مین نے اپنے برگزیدہ پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام امت
کو بخشدیا اور اُن کو بہشت مین بلاحساب وکتاب داخل کرون گا۔ حدیث شریف مین وارد ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر جمعہ کے دن اللہ تعالی میری اُمت مرحومہ کو تین بار نظر رحمت سے دیکھتا ہے
اور ہر نگاہ مین ساٹھ ہزار گناہگارون کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے پس جمعہ کے رات اور دن مین جو شخص

گھنٹے ہوتے ہین اس حساب سے گویا ہر گھنٹہ مین آٹھ ہزار گناہگار عذاب سے نجات پاتے ہین جو دوزخ کے مستحق تھے حدیث شریف مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جمعہ کی رات مین فرشتون کو حکم دیتا ہے کہ آسمان کے دروازے کھولدین پس رحمت الٰہی کے فرشتے آسمان سے زمین پر اُترتے ہین اور ہر فرشتے کے ہاتھ مین نور کا ایک طبق ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اُسکی رحمت کو اُسکے بندون پر پھیلا دین۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب دنون مین اچھا دن جسمین آفتاب نکلتا ہے جمعہ ہے کیونکہ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن جنت مین داخل کیئے گئے اور اسی دن زمین پر اُترے اور اسی دن اُن کی توبہ قبول ہوئی یہی وہ دن ہے جسمین بلاشک وشبہہ قیامت قائم ہوگی۔

حدیث شریف مین وارد ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن کھانا کھا کر اپنے گھر سے چلے پھر مسواک کرے اور غسل کرے اور اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اور سویرے سے جمعہ مسجد مین نماز پڑھنے کے لئے حاضر ہو وہ قیامت مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا اور بہشت پاک مین حضور کی ہمسائگی کے شرف کا مستحق ہوگا جو سب سے پہلے نماز پڑھنے کے لئے مسجد مین آوے اُسکو اُسقدر ثواب ملیگا کہ گویا ایک فربہ اونٹ راہ خدا مین ہدیہ کیا اور جو اُسکے بعد آئیگا وہ گائے کا ثواب پائیگا اور اُسکے بعد آنیوالے کو بکری کا ثواب ملیگا اُسکے بعد ثواب ہے کہ گویا ایک مُرغی خدا کی راہ مین دیدی اور سب سے اخیر کا ثواب اتنا ہے کہ انڈا خدا کی راہ مین دیا اور جو شخص سستی اور کاہلی سے جمعہ کی نماز چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اُسکے دل اور کانون اور آنکھون پر غفلت کی مہر لگا دیتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر جمعہ پڑھنے کے لئے مسجد مین آئے اور خطبہ کو خاموش اور سکوت کے ساتھ کان لگا کر سُنے تو اُسکے تمام صغیرہ گناہ جو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک صادر ہونگے اللہ تعالیٰ بخشدیگا اور تین دن زیادہ یعنی دس دن کے گناہ معاف ہوجائینگے اور جو شخص خطبہ پڑھے جانے کیحالت مین کنکر پتھر وغیرہ سے شغل کرے تو یہ حرکت لغو ہوگی اور خطبہ کا ثواب نہ ملیگا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور پھر اپنی مقدرت کے موافق پاک اور صاف کپڑے پہنے پھر تیل یا عطر لگائے اور نماز کے لئے مسجد مین پہنچے اور وہان جاکر اس طرح پر بیٹھے دو آدمیون مین تفرقہ ڈالکر جگہ نہ لے اور نہ صفون سے گذر کر لوگون کو تکلیف دے پھر جسقدر توفیق ہو نفل اور سنت نماز پڑھے اور جب امام خطبہ کیلئے منبر پر جالئے تو خاموش بیٹھا ہوا خطبہ سُنے تو اُس شخص کے

جمعہ تک گناہ بخشدیے جائینگے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر رہتے ہین جو شخص نماز پڑھنے کے لئے داخل ہوتا ہے اُس کا نام لکھ لیتے ہین اور سب نمازیون کے نام درجہ بدرجہ لکھتے رہتے ہین یہانتک کہ جب امام خطبہ کیلئے منبر پر جاتا ہے تو اپنے صحیفون کو لپیٹ لیتے ہین اور جماعت مین شریک ہوکر خطبہ سُنتے ہین۔

حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے پھر مسجد مین سویرے سب سے پہلے پہونچے گویا اُسنے ایک اونٹ خدا کی راہ مین قربان کیا اور جو شخص دوسری ساعت مین آئے اُسنے گویا ایک گائے قربان کی اور تیسری ساعت مین نماز پڑھنے کیلئے آیا تو اس نے گویا ایک مینڈھا قربان کیا اور جو چوتھی ساعت مین نماز پڑھنے کیلئے آیا اُسنے گویا ایک مرغی خدا کی راہ مین دی اور جو پانچوین ساعت مین داخل مسجد ہو اُس نے گویا ایک انڈا صدقہ کیا پھر جب خطبہ پڑھنے کے لئے امام منبر پر جاتا ہے تو فرشتے شریک جماعت ہوکر خطبہ سُنتے ہین۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اہل بہشت کو بہشت مین داخل کریگا اور ہر ایک کو کم از کم ستر حورین عطا فرمائیگا وہ لوگ بہشت مین خوش وخرم عیش وآرام سے سکونت پذیر ہونگے جب جمعہ کا دن آئیگا تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق حضرت جبرئیل علیہ السلام بآواز بلند ندا کرین گے کہ اے خدا کے نیک بندو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قصر مبارک کیطرف چلو یہ سُنکر سب کے سب اُس قصر عالی مین حاضر ہوکر جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین سلام عرض کرینگے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم براق پر سوار ہون گے اور ہمراہی مین ایکسو بیس صفین ہونگی جن مین اسی صفین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت اور بیس انبیا علیہم السلام کی صفین ہونگی پھر علماء امت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہشت کے گھوڑون پر سوار ہوکر اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمرکابی مین چلین گے اُسکے بعد شہدا پھر اولیاء اللہ ہونگے پھر مومنین پھر مسلمین اسکے بعد سب کے سامنے حضرت داؤد علیہ السلام کھڑے ہونگے اور بآواز بلند نہایت خوش الحانی کے ساتھ جو دنیا کی خوش آوازی سے بڑھکر ہوگی ستائش الٰہی بجا لائینگے اللہ تعالیٰ تمام پرندون اور فرشتون اور بہشت کے پتون کو حکم دیگا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی مین شریک ہو جائین پھر اللہ تعالیٰ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر ایک امتی کو ننانوے ۹۹ درجے عزت ورفعت عطا فرمائیگا اور ایک درجہ دیگر انبیاء علیہم السلام کی تمام امت کو بخشے گا اور پھر ارشاد فرمائیگا کہ اے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

تم مجھ سے جو چاہو مانگو سب کے سب عرض کرینگے یا الٰہ العالمین تو نے اپنی رحمت سے تمام نعمتین عطا فرمائی ہین کہ کیا باقی رہا ہے جسکا تجھ سے سوال کرین حضرت رب العزت سے مکرر ارشاد ہوگا کہ اے میرے مقبول بندو جو تمھین حاجت ہو مجھ سے طلب کرو وہ لوگ آپسمین ایکدوسرے سے کہینگے کہ ہم اپنے پروردگار سے کیا طلب پھر اُسمین سے بعض اولیاء اللہ لوگ مشورہ دین گے کہ تم جانتے ہو کہ جب دنیا مین ہم کو کوئی حاجت پیش آ تھی تو ہم علماء امت کی طرف رجوع کرتے تھے۔ آؤ آج بھی انھین علماء کے پاس جائین۔ پس سب کے س علماء کیخدمت مین آئینگے اور ارشاد باری تعالیٰ کے متعلق اُنسے پوچھینگے علماء جواب دینگے اے نیک تم پروردگار عالم سے اُسکے دیدار پاک کی درخواست کرو یہ سُن کر نہایت خوش و خرم وہ لوگ اسپر آئینگے التجا کرینگے کہ خداوندا ہمکو اپنا جلوہ پاک دکھا۔ پس اللہ تعالیٰ اپنے جلوے سے کبریا اور عظمت کے حجا اور تمام اہل جنت اُس نورانی جلوے کو اپنی آنکھوں سے ایسا دیکھینگے جس طرح چودہوین رات کے چاند کو د ہین پھر خدا کا شکر بجا لائینگے اور دوبارہ اُس دیدار پاک کے مشتاق ہونگے پس اپنے مراتب کے موافق بعض ہر روز دو مرتبہ اور بعض لوگ مہینے مین ایکمرتبہ اور بعض سال بھر مین ایکدفعہ اور کچھ لوگ جمعہ کی رات دن مین ایک بار دیدار الٰہی سے مشرف ہونگے۔

حضرت عبدالرحمن ابن عوف سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا د یعنی تمام دنون کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن سے عظمت او فض مین زیادہ ہے اس مبارک دن مین ایک ساعت ایسی ہوتی ہے کہ اُسوقت بندہ اپنے پروردگار سے کریگا اللہ تعالیٰ اُس کو عطا فرمائیگا بشرطیکہ اُسکی خواہش ناجائز اور حرام نہ ہو۔

(باب ۸) وضو کی فضیلت

ضحاک نے روایت کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ ایکبار ہم آنحضرت صلی اللہ وسلم کیخدمت مین بیٹھے تھے کہ اتنے مین ایک اعرابی آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں قربان ہون آپ مجھے وضو کی ترکیب اور اُسکی ترتیب تعلیم فرمائیے اور اُس کا ثواب بتائیے تاکہ پھر بستی مین جاکر اپنے ساتھ والون کو بھی وہی طریقہ سکھاؤن جو کہ آپ مجھ سے ارشاد فرمائین۔ حضر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے اعرابی جسوقت بندہ نمازی پانی کا برتن لیکر تین بار ہاتھ دھو

پہلی مرتبہ مین اللہ تعالیٰ اُسکو سو نیکیان عطا فرماتا ہے اور دوسری مرتبہ مین اُسکی سو برائیان دور کرتا ہے
اور تیسری مرتبہ مین اُسکے لئے بہشت مین سو درجے بلند فرماتا ہے پھر جب کلی کرتا ہے تو اُسکے منھ سے تمام
غیبت اور جھوٹ کی بدبو جو دن بھر کی لغو باتون سے پیدا ہوئی تھی خارج ہو جاتی ہے اور اُس کا دہن اللہ تعالیٰ
کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ خوشبو دار ہو جاتا ہے پھر جب ناک مین پانی ڈالتا ہے تو اُسکی ناک سے ہر قسم
کی غیبت اور حرام کی بو نکل جاتی ہے اور ہر بار ناک مین پانی ڈالنے کے عوض اللہ تعالیٰ اُس کو بہشت مین ایک
محل عطا کرتا ہے پھر جب تین بار منھ دھوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکو پہلی مرتبہ مین ایک نور عطا فرماتا ہے جسکی روشنی
مین وہ تمام مخلوق کے سامنے قیامت کے دن چلیگا اور دوسری مرتبہ مین اُسکے اہل وعیال کا اُسکو شفیع قرار دیتا ہے
اور تیسری مرتبہ مین اللہ تعالیٰ اُسکے اور دوزخ کے درمیان ایک خندق بنا دیتا ہے جس کا طول وعرض آسمان
سے سہ چند ہوتا ہے اور جب داہنا ہاتھ دھوتا ہے تو اُسکے بدلے مین اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسکا نامۂ اعمال
اُسکے داہنے ہاتھ مین دیگا اور اُسکی دعا قبول کریگا اور جب بایان ہاتھ دھوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے جسم کو دوزخ
پر حرام کر دیتا ہے اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکو ہر ایک بال کے عوض مین جسکو پانی کی تری پہونچی ہے
جنت مین ایک محل عطا کریگا یہ سُنکر اعرابی کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کیا ایسی حالت مین اگر
مین اپنا پورا سر مسح کرتے وقت پانی مین تر کر لون تو ہر بال کے شمار کے مطابق بہشت مین ایک محل پاؤنگا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے اعرابی تجھے اس سے بھی زیادہ ثواب ملیگا اُسنے عرض کی یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زیادہ ارشاد فرمائیے آپنے فرمایا کہ جسوقت اپنے کانون کا مسح کرتا ہے تو اُسکے عوض مین
اُسکی موت کے وقت منادی غیب آواز دیگا جسکو وہ اپنے کانون سے سنیگا کہ اے میرے بندے خوش ہو اور تجھے بشارت ہو
تیرے لئے کوئی خوف اور ملال نہین کیونکہ مین تجھ سے راضی ہون اور جب گردن کا مسح کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ
اُسکو آتش دوزخ اور طوق و زنجیر کے عذاب سے نجات دیکر بیس غلامون کے آزاد کرنے کا ثواب مرحمت فرماتا ہے اور
جب داہنا پاؤن دھوتا ہے تو اُسکو اللہ تعالیٰ ایک نور بخشتا ہے جس کی روشنی مین وہ قیامت کے دن پل صراط سے
بجلی کی طرح گذر جائیگا اور جب بایان پاؤن دھوتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کا حساب اُسپر آسان کر دیتا ہے اور
اُسکی خطاؤن سے درگذر فرماتا ہے اور جب وضو سے فراغت کرکے یہ دُعا پڑھتا ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اس دعا کے ہر ایک حرف کے
بدلے مین اُسکو اللہ تعالیٰ دس نیکیان عطا کرتا ہے اور اُس سے دس بدیان دور کرتا ہے اور اُسکے لئے بہشت

مین دس درجے بلند فرماتا ہے اور جب نماز پڑھنے کیلئے مسجد کو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کو ہر ایک قدم کے بدلے مین ہزار نیکیان بخشتا ہے اور اُسکی ہزار برائیان معاف کرتا ہے اور اُسکے لئے ہزار درجے بلند کرتا ہے اور منادی غیب اُس کی موت کے وقت آسمان سے آواز دیگا کہ اے میرے بندے تو کوئی خوف اور غم نہ کر مین نے تیری زندگی کے بُرے اعمال بخشدئے بعض اہل معرفت کا قول ہے جو شخص ہمیشہ باوضو رہے اللہ تعالیٰ اُسکو تیرہ کرامتین عطا فرماتا ہے (۱) اُسکے تمام اعضاء جوارح اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہین (۲) اُسکی تکبیر اول انشاء اللہ فوت نہ ہوگی (۳) جب جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے پاس فرشتے بھیجدیتا ہے جو اُسکو جن وانسان کی شر سے محفوظ رکھتے ہین (۴) رسول اللہ کی سنت کا وہ پابند رہیگا (۵) اُسکے فقر وحاجت کو اللہ تعالیٰ دور کردیگا (۶) تمام فرشتے اور حاملان عرش اُسکے لئے دعاء مغفرت کرتے ہین (۷) مرنے کے وقت اُسسے آواز آتی ہے کہ اے میرے بندے کوئی خوف وغم نہ کر کیونکہ مین تجھ سے راضی ہون (۸) موت کی سختی اُسپر آسان ہوجاتی ہے اور کراماً کاتبین کاقلم اسکا ثواب لکھتے لکھتے ہر وقت تر رہتا ہے (۱۰) اللہ تعالیٰ اُس کو بہشت کے شہد کی وہ شراب پلائیگا جس پر آجتک مُہر لگا رکھی ہے (۱۱) اُسکو عبادت الٰہی کی توفیق ہوگی (۱۲) اُسکا دل ہمیشہ نرم ہوگا جسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس کو شہیدون کے زمرے مین داخل کریگا (۱۳) اللہ ورسولؐ کی جماعت مین اُسکا شمار ہوگا یہ سب فضیلتین ہر وقت باوضو رہنے کی ہین۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مین تمھین ایسی بات بتاؤن جس سے گناہ مٹ جائین اور بارگاہ الٰہی مین مرتبے بلند ہون صحابہ نے عرض کیا ہان یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمائیے آپنے فرمایا کہ مصیبت اور سختیون پر صبر کرنا اور اگر مسجد زیادہ فاصلے پر ہو تو پاپیادہ نماز پڑھنے کے لئے جانا کہ جسقدر زیادہ قدم اُٹھین اُسقدر زیادہ ثواب ملے اور ایک نماز پڑھنے کے بعد دوسری نماز کے انتظار پر مسجد مین بیٹھے رہنا سردی اور برف کے زمانے مین اچھی طرح اطمینان سے وضو کرنا یہ ایسے اعمال نیک ہین کہ گویا ایک مضبوط قلعہ ہے جسپر دشمن یعنی شیطان کبھی فتح نہین پاسکتا دوسری روایت مین آیا ہے کہ جو شخص وضو کرے اور شب کو باوضو ہوکر پاک لباس اور کپڑون مین رات گذارے تو شب بھر اُسکے ساتھ دو فرشتے رہینگے اور رات کو جب اُسکی آنکھ کھلے گی تو فوراً دونون فرشتے اُسکے لئے دعاء خیر کرینگے کہ خداوندا اپنے اس نیک بندے کی مغفرت کر جسنے باوضو رہ کر پاک لباس مین رات گذاری۔

منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا ہے کہ اے

موسیٰ میرا رسول محمد رسول اللہ اور اُسکی امت کے لوگ اس طور سے وضو کیا کرینگے جسطرح مین اُنھین حکم دونگا۔ ہر اُنکو اُس پانی کے ہر ایک قطرے کے عوض مین جو وضو کرتے وقت ٹپکے گا ایک بڑا محل بہشت مین عطا کرونگا جسکی چوڑائی اور فراخی زمین و آسمان کے برابر ہوگی حضرت علقمہؓ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم مین سے کوئی شخص وضو سے فارغ ہو کر بصدق دل کہتا ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تو اُسکے لیے بہشت کے آٹھون دروازے کھلجاتے ہین جس دروازے سے چاہے داخل جنت ہوجائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر کے وقت ایکبار حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے بلال تم نے اسلام لانے کے بعد وہ کونسا عمل کیا ہے جسکی وجہ سے معراج کی رات مین جب بہشت کیطرف میرا گذر ہوا تو مین نے وہان تمھاری جوتیون کی آواز سُنی حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کیحالت مین اپنے نزدیک سب سے پسندیدہ اور افضل عمل نیک مین نے یہ کیا ہے کہ دن اور رات مین جسوقت وضو تازہ کرتا ہون تو فوراً اپنے پروردگار کے لئے اپنے مقدور کے موافق کچھ نماز پڑھ لیتا ہون۔ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ حضرت بلالؓ نے عرض کی کہ جب میرا وضو ٹوٹ جاتا ہے تو مین اُسیوقت تازہ وضو کرلیتا ہون اور جب وضو کرتا ہون اُسکے ساتھ دو رکعت نماز پڑھتا ہون حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص رات کو باوضو اپنے بستر پر سوئے اور اُسی شب اُسکی موت آجائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہید ہوگا۔ اسلئے کہ باوضو سونیوالا ایسا ہی ہے جیسا روزے دار اور تہجد گذار۔

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چھ باتین ہین جنمین خیر و برکت ہے (۱) خدا کی راہ مین دشمنان خدا یعنی کفار کے ساتھ تلوار سے جہاد کرنا (۲) رنج ومصیبت مین عمدہ طور پر صبر کرنا (۳) گرمی مین روزہ رکھنا (۴) باوجود حقدار ہونے کے اپنے ضروری سرمائے سے دستبردار ہوجانا (۵) ابر وباران کے دن یا گرمی کے زمانے مین نماز پڑھنے کے لئے مسجد مین سویرے سے حاضر ہونا (۶) جاڑے اور برفباری کے موسم مین اچھی طور سے وضو کرنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب بندہ مسلمان او مؤمن وضو کرنے مین اپنا مُنھ دھوتا ہے تو اُسکے اندر سے وہ تمام گناہ جن پر اُسکی نظر پڑی ہے پانی کے ساتھ بہ جاتے ہین یا آخری قطرے کے ساتھ نکلجاتے ہین پھر جب دونون ہاتھ دھوتا ہے تو اُسکے ہاتھون سے وہ تمام گناہ جنکی طرف اُسنے دست درازی

کی ہے پانی کے ساتھ یا آخری قطرے کے ساتھ دور ہو جاتے ہین اور جب سر کا مسح کرتا ہے اور ہر ایک بال پر پانی کا اثر پہونچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے ہر ایک بال کے عدد کے موافق اُسکے مرتبے بلند فرماتا ہے اور اُس کو شہید وُنکی نماز کا ثواب عطا کرتا ہے پھر جب دونون پاؤن دھوتا ہے تو اُسکے وہ تمام گناہ جنکی طرف اُس نے قدم بڑھائے ہین پانی کے ساتھ یا اُسکے آخری قطرے کے ساتھ دُھلجاتے ہین یہانتک کہ وہ تمام گناہونسے پاک صاف ہو جاتا ہے

حدیث شریف مین وارد ہے کہ بندۂ نمازی جب وضو سے فارغ ہو کر بخلوص دل کہتا ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ تو اللہ تعالیٰ کا فرشتہ اس کا ثواب لکھکر اُسپر مُہر لگا دیتا ہے پھر وہ تحریر عرش الٰہی کے نیچے رکھدیجاتی ہے اور اُسیطرح محفوظ رہیگی یہانتک کہ قیامت کے دن کھولکر اُسے دین گے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دین الٰہی پر ثابت قدم رہو اور تم بغیر اپنے اوپر تکلیف گوارہ کیے ہرگز صبر واستقامت اختیار نہین کرسکتے یاد رکھو کہ تمھارے اعمال نیک مین سے زیادہ اچھا عمل نماز پنجگانہ ہے اور ہر وقت باوضو وہی شخص رہیگا جسکے دلمین نور ایمان ہوگا۔ ایمان واسلام پر ثابت قدم رہنا اُسیوقت ہوسکتا ہے جبکہ آدمی اپنے نفس پر تکلیف گوارا کرے اور اللہ کیطرف سے توفیق خیر اُسکی شامل ہو

صاحب کتاب کا قول ہے کہ مین نے اپنے باپ سے سُنا وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے اسناد کیساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث پہونچی ہے اُنھون نے فرمایا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے ایک صحابی غلاف کعبہ لینے کے لئے مصر کو روانہ ہوئے راستہ مین ملک شام کے ایک مقام پر اُنکا گذر ہوا جہان علماء یہود مین سے ایک بہت بڑا عالم رہتا تھا جس سے بڑھکر اُس زمانے مین کوئی یہودی عالم نہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی کو اُس عالم سے ملنے کا شوق ہوا تاکہ اُس کی عالمانہ باتین سُنین اُسکے حجرے پر آکر دستک دی کسی نے دروازہ نہ کھولا بہت دیر تک وہ کھڑے رہے۔ انتظار کے بعد یہودی عالم آیا دروازہ کھولا یہ داخل ہوئے اُسنے بہت شیرین زبانی سے باتین کین صحابی نے شکایت کی کہ تمنے مجھے اپنے دروازہ پر دیر تک کھڑا رکھا فوراً دروازہ کیون نہ کھولا یہودی عالم نے جوابدیا کہ ہم لوگون نے تم کو دور سے دیکھا تھا جب تم ہمارے مکان کیطرف متوجہ ہوئے تو ہم کو تمپر ایک شاہی ہیبت نظر آئی جس سے ہم ڈرے کہ کہین ایسا نہو یہ بادشاہ کوئی ہم کو زحمت پہونچائے لہذا ہمنے دروازہ بند کرلیا اور تمکو اتنی دیر تک دروازے پر ٹھہرا رکھا کیونکہ اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا ہے کہ اے موسیٰ جب تمکو کسی بادشاہ کیطرف

خوف ہو تو وضو کرو اور اپنے گھر والون کو وضو کرنیکا حکم دو کیونکہ جو شخص باوضو رہتا ہے وہ میرے حفظ وامان مین ہوتا ہے اور کوئی خوف اُس کو نہین رہتا اسلئے ہم نے اپنا دروازہ بند رکھا یہانتک کہ مین نے اور تمام گھر والون نے وضو کیا اور اس طریق سے حفظ الٰہی مین بیخوف ہو کر تمھارے لئے دروازہ کھولا۔

حضرت عمر ابن عتبہ فرماتے ہین کہ جو شخص قرب الٰہی کی نیت سے وضو کرنے مین کلی کرتا ہے پھر ناک مین پانی ڈالکر ناک کو صاف کرتا ہے تو اُسکے منھ اور ناک مین سے تمام گناہ نکلجاتے ہین پھر جب بحکم خدا کے موافق اپنا منھ دھوتا ہے تو اُسکے تمام چہرے پر سے تمام گناہونکے آثار دھل جاتے ہین پھر جب دونون ہاتھ کہنیون سمیت دھوتا ہے تو اُسکے ہاتھون کی سب خطائین اُنگلیون کے ذریعہ سے خارج ہو جاتی ہین پھر جب اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اُسکے بالون کے کنارون سے تمام سر کے گناہ دُھل کر گرجاتے ہین پھر جب دونون پاؤن ٹخنون سمیت دھوتا ہے تو اُسکے پاؤن کے تمام گناہ پانی کے ساتھ اُنگلیون کی راہ سے نکل جاتے ہین پھر بعد فراغت کھڑا ہو کے خدا کی حمد و ثنا اور اُسکی عزت وجلال کا اظہار ایسے الفاظ مین کرتا ہے جو اُسکی ذات پاک کے سزاوار ہین اور خلوص نیت اور حضور قلب سے خدائے پاک کیطرف متوجہ ہو کر دو رکعت نماز (تحیۃ الوضو) ادا کرتا ہے تو وہ گناہون سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اُس روز پاک و صاف تھا جس دن اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وضو مین اعضا کو کم از کم ایکبار دھونا ضروری ہے پس جو شخص دو دو مرتبے وضو مین اپنے اعضا کو دھوئے تو اُسکو اجر وثواب کے دو دو حصے ملینگے اور جو تین تین بار دھوئے تو وہ وضو میرا وضو اور مجھ سے پہلے دیگر انبیاء علیہم السلام کا وضو ہے۔

حضرت علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ بندہ نمازی کو چاہیے کہ وضو کرنے مین پانچ چیزون کا لحاظ رکھے ...... (۱) دل کا وضو یہ ہے کہ اُسکو مکر اور فریب حسد وبغض اور عداوت سے پاک وصاف کرے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ثیاب یعنی قلب یعنی اپنے دلکو پاک صاف کرو (۲) زبان کا وضو یہ ہے کہ اُسکو غیبت جھوٹ اور بہتان سے پاک کرے ارشاد الٰہی ہے وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا یعنی آپسمین ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو (۳) پیٹ کا وضو یہ ہے کہ اُسکو مشتبہ لقمے اور حرام غذا سے محفوظ رکھے حکم الٰہی ہے كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ یعنی خدا نے جو کچھ تم کو رزق حلال و پاک عطا کیا ہے وہی کھاؤ (۴) پشت کا وضو یہ ہے کہ اُسکو لباس حرام اور ناجائز سے بچائے اللہ پاک نے فرمایا ہے وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ یعنی تقویٰ اور طہارت عمدہ لباس ہے (۵) وضو ظاہری یہی وضو ہے جو پنجوقتہ نماز کے لئے کیا جاتا ہے جس کا حکم اس آیت

پاک مین ہے یاَ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ یعنی اے ایمان والو جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے اپنے منھ دھوؤ اور کہنیون سمیت دونون ہاتھ دھو ڈالو اور اپنے سر کا مسح کرو اور اپنے دونون پاؤن ٹخنے تک دھوؤ پس وضو کرنیوالے کو چاہیے کہ اُسکا وضو صدق واخلاص و تعظیم الٰہی کے ساتھ ہو کیونکہ وہ جانتا ہے کہ مین اسوقت اپنے پروردگار کے دربار مین حاضر ہونے کی تیاری کر رہا ہون جسکے سامنے اپنے گناہونکی توبہ کرونگا۔

(باب ۹) مسواک کرنے ناخن کاٹنے مونچھین کترنیکی فضیلت اور اچھے دنون مین نیا کپڑا قطع کرنے کا ثواب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ مسواک کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ مسواک مین پندرہ خوبیان ہین (۱) منھ کو پاک صاف کرتی ہے (۲) اللہ تعالیٰ خوشنود ہو جاتا ہے (۳) شیطان ناخوش ہوتا ہے (۴) فراخدستی اور خوشحالی حاصل ہوتی ہے (۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی پیروی ہے (۶) ناخونہ آنکھ کی بیماری دور ہوتی ہے (۷) بینائی مین صفائی پیدا ہوتی ہے (۸) حرارت کی تکلیف دور ہو جاتی ہے (۹) دردسر زائل ہو جاتا ہے (۱۰) دہن کو خوشبودار کرتی ہے (۱۱) بلغم کی قاطع ہے (۱۲) مسوڑھے ایسے مضبوط ہو جاتے ہین گویا شیر کے مسوڑھے ہین (۱۳) اُسکی محافظت کرنیوالے فرشتے اُس سے محبت کرتے ہین (۱۴) افلاس اور تنگدستی دور ہو جاتی ہے (۱۵) مسواک کے ساتھ وضو کرنیسے جو نماز ادا کیجائیگی اُس کا ثواب ساٹھ سے زیادہ نمازون کے ثواب کے برابر ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسواک کرکے نماز پڑھنا اُس نماز سے ستر درجہ افضل ہے جسکے وضو مین مسواک نہ کی گئی ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم مسواک کو اپنے اوپر لازم کر لو اور غفلت نہ کرو کیونکہ مسواک کرنے مین ستّرہ خوبیان ہین (۱) طریق انبیاؑ کی پیروی (۲) داڑھ کا درد دور ہوتا ہے (۳) اُس سے فرشتے مصافحہ کرتے ہین اور عظمت و نور کیوجہ سے اُسکے پس و پیش رہتے ہین (۴) اُسکے دانت چمکدار رہتے ہین (۵) اُسکے گھر سے مسجد تک فرشتے اُسکے ساتھ ساتھ جاتے ہین (۶) وہ گویا تمام انبیاء علیہم السلام کی پیروی کرتا ہے اور اُنکے طریقہ پر قائم ہوتا ہے اور اُنکی ہدایت طلب کرتا ہے (۷) تمام فرشتے

اور حاملان عرش اُسکے لئے دعائے مغفرت کرتے ہین (۸) اُسکے لئے بہشت کے آٹھون دروازے کھلجاتے ہین جس دروازے سے چاہے بلا حساب وکتاب داخل بہشت ہوجائے (۹) قیامت تک جسقدر لوگ دائرہ اسلام مین داخل ہونگے اُنکے عدد کے موافق قیامت کے دن اُس کو نیکیان ملین گی (۱۰) دوزخ کے دروازے اُسپر بند ہوجائینگے (۱۱) تمام انبیاء و مرسلین اُسکے لئے دعائے مغفرت کرینگے (۱۲) اُسکی قوت حافظہ زیادہ ہوگی اور خدا اُسکے دلمین حکمت اور دانائی کی باتین ڈالیگا (۱۳) اُسکے دانتون پر کھانے کے وقت گوشت وغیرہ نرم ہوجائیگا (۱۴) اُس کا دہن خوشبودار ہوگا (۱۵) دانتون کے درد کی شکایت جاتی رہیگی (۱۶) مسواک کی برکت سے اُسکی قبر مین وسعت ہوگی (۱۷) خدا کی رحمت اور برکت اُسکے گھر مین نازل ہوگی۔

بروایت ضحاک حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم مسواک کو اپنے اوپر لازم کرلو اور ہمیشہ اُس کو استعمال مین رکھو کیونکہ مسواک کرنے مین پندرہ خوبیان ہین (۱)... خدائے پاک اس سے خوشنود ہوگا پس اُسکو بہشت داخل کریگا (۲) اُسکی ہر ایک حاجت پوری ہوگی (۳) ہر ایک دانت اور اُنگلیون کی پور کے عدد پر پانچ پانچ نیکیان اُسکے نامۂ اعمال مین مسواک کو مس کرنے کی وجہ سے لکھی جائینگی (۴) مرنے کے وقت قبض روح کے لئے فرشتۂ موت اُسکے پاس نہایت اچھی صورت مین آئیگا جس طرح انبیاء اور رسولون کے پاس آتا ہے (۵) ملک الموت اُسکی روح کو ایسی حالت مین لے جائے گا کہ وہ پاک وصاف ہوگی (۶) قبل اسکے کہ دنیا سے اُٹھے اُس شخص کو اللہ تعالیٰ بہشت کی سربمہر شراب سے سیراب کریگا (۷) مرنے کے بعد اُس کی قبر مین دنیا کے برابر وسعت ہوگی (۸) زمین کے کیڑے کوڑے اور موذی جانور اُسکو کوئی تکلیف نہ دینگے (۹) انبیاء علیہم السلام کی طرح قیامت مین اُسکو لباس پہنایا جائیگا (۱۰) اللہ تعالیٰ کے حضور مین انبیاء علیہم السلام کے مانند اُس کی عزت ہوگی (۱۱) اللہ تعالیٰ اُسکو نبیون اور شہیدون کے ساتھ بہشت مین داخل فرمائے گا (۱۲) میزان عمل مین اُسکی نیکیون کا پلہ بھاری ہوگا (۱۳) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ہمسائگی مین اُسکو قصر جنت ملیگا (۱۴) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے بہرہ یاب ہوگا (۱۵) دیدار الٰہی سے مشرف ہوگا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ تین چیزین جمعہ کے روز ہر مسلمان پر ضروری ہین (۱) غسل کرنا (۲) خوشبو لگانا (۳) مسواک کرنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چھ صفتین پیغمبرون کی ہین (۱) بردباری (۲) شرم وحیا

(۳) پچھنے لگوانا (۴) عطر ملنا (۵) کسی شادیان کرنا (۶) مسواک کرنا۔

جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم لوگ مسواک سے اپنے منھ پاک و صاف رکھو کیونکہ یہی منھ ہین جسکے ذریعہ سے تم اپنے پروردگار کا نام لیتے ہو قرآن پڑھتے ہو کلمۂ شہادت ادا کرتے ہو۔ اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہو۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ درخت آس اور انار اور نرکل کی لکڑی سے مسواک اور دانتون مین خلال مت کرو کیونکہ اس سے مرض آکلہ پیدا ہوتا ہے اور مسوڑھون مین اُسکے ریزے رہکر تکلیف دیتے ہین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام مجھ کو ہمیشہ مسواک کے لئے تاکید فرماتے رہے یہانتک کہ مجھ کو خوف ہوا کہ کہین مسواک مجھپر اور میری اُمت پر فرض نہو جائے نیز ارشاد فرمایا کہ کھانا کھانے کے بعد مسواک کرنا دو کمسن غلام آزاد کرنیسے افضل ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام حق ہمسایہ بجالانے کے لئے تاکید کرتے رہے یہانتک کہ مین نے خیال کیا کہ ہمسایہ کو ترکہ کا وارث کردینگے اور ہمیشہ عورتون کی دلداری کے متعلق تاکید کرتے رہے یہانتک کہ مین نے خیال کیا کہ طلاق حرام ہوجائے گی اور ہمیشہ نماز تہجد ادا کرنے کی تاکید کرتے رہے یہان تک کہ مین سمجھا کہ میری اُمت کے نیک لوگ رات کو دیر تک سوئین گے اور ہمیشہ مسواک کرنیکی تاکید کرتے رہے یہان تک کہ مین سمجھا کہ مسوڑھے گھس کر جاتے رہینگے۔

ناخن کٹوانے کی فضیلت

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن اپنے ناخن کاٹے اور مونچھین ترشے اور اچھی طرح غسل کرکے مسجد کیطرف نماز پڑھنے کے لئے جائے تو اُسکے ساتھ ہزار فرشتے چلتے ہین اور سب کے سب خدا سے اُسکی شفاعت اور اُسکے لئے دعائے مغفرت کرتے ہین۔

اعمش نے مجاہد سے روایت کی کہ ایکبار جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہونے مین دیر کی پھر کچھ مدت کے بعد حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا کہ اے خدا کے مقرب فرشتے اتنے عرصے تک تم کیون نہین آئے تو جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ ایسے لوگون

کے ہوتے ہوئے ہم لوگ نہین آسکتے جو کہ نہ ناخن کاٹتے ہین نہ مونچھین تراشتے ہین اور نہ وضو کرتے ہین اعضا اور جوڑون کو اچھی طرح سے تر کرتے ہین اور نہ مسواک کرتے ہین پھر یہ آیت پڑھی وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ یعنی ہم اُسیوقت زمین پر اُترتے ہین جب ہمین خداوند عزوجل حکم دیتا ہے۔

ابن شہاب نے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن ناخن کاٹے وہ مرض جذام سے امن مین رہیگا اور جو اُسی روز مونچھین تراشے اور مسواک کرے اللہ تعالیٰ اسکے اندر سے مرض کو نکالکر شفا داخل کر دیگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ باتین طریق اسلام کی ہین (۱) مونچھین تراشنا (۲) ناخن کاٹنا (۳) موے زیر ناف کو صاف کرنا (۴) بغل کے بال اُکھاڑنا (۵) پانچون وقت نماز کیلئے وضو کے ساتھ مسواک کرنا بعض روایت مین یہ بھی آیا ہے کہ ناخن اور بالون کو مٹی مین دبا دینا۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جو شخص سینچر کے دن اپنے ناخن کاٹے گا تو اُس سے بیماری دور ہوگی اور شفا حاصل ہوگی اور جو شخص اتوار کو ناخن کاٹے گا تو خوشحالی اُس سے دور ہوجائیگی اور فقر و افلاس مین مبتلا ہوگا اور جو شخص دوشنبہ کو کاٹے گا تو مرض سے محفوظ رہیگا اور صحت اُسمین پیدا ہوگی اور منگل کے دن کاٹے گا تو صحت دور ہوگی اور مرض اُسکے اندر پیدا ہوگا بدھ کے دن کاٹے گا تو وسوسۂ شیطانی اُس سے دور ہوجائینگے اور امن و سلامتی حاصل ہوگی جمعرات کے دن کاٹے گا تو مرض جذام اور برص سے حفظ و امان مین رہیگا اور عافیت نصیب ہوگی اور جمعہ کے دن کاٹے گا تو گناہ اُس سے دور ہونگے اور رحمت الٰہی مین داخل ہوگا۔

کپڑا قطع کرنے کا بیان

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا کہ کپڑے قطع کرنے مین بھی احتیاط لازم ہے کہ جو شخص ہفتہ کے دن کپڑا قطع کریگا تو اُس کپڑے کے استعمال تک ہمیشہ بیمار رہیگا اور اتوار کے دن قطع کریگا تو وہ کپڑا اُسکے لئے مبارک نہ ہوگا پیر کے دن کپڑا کاٹنا مبارک ہے اور منگل کے دن نامبارک اور اگر منگل کو کپڑا قطع کریگا تو یا ڈوب جائے گا یا جل جائے گا یا کوئی چور چرا لیجائے گا اور وہ شخص اُس کپڑے کیوجہ سے

غم ورنج مین مبتلا ہوگا بدھ کے دن کپڑا کاٹنے مین برکت ہے اور اُس کپڑے کے ساتھ عمر بڑھتی ہے جمعرات کپڑا کاٹنا مبارک ہے اور علم کی زیادتی کا سبب جمعہ کو کپڑا قطع کرنا موجب خیر وبرکت ہے اور اُس کپڑے کے ساتھ مال اور دولت مین بھی زیادتی ہوتی ہے۔

(باب ا) مسجد کی فضیلت اور اُسکی خدمت کرنے اور وہان فرش بچھانیکا ثواب

حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نیک نیتی کے ساتھ فقط اللہ کے واسطے مسجد مین رات تک چراغ روشن کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کو تیرہ نعمتین عطا فرمائیگا (۱) اُسکے جسم کو دوزخ پر حرام کردیگا (۲) دوزخ کے دروازے اُسپر بند ہوجائینگے (۳) بہشت کے آٹھون دروازے اُسپر کھل جائینگے (۴) قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اُسکو اپنے نورمین سے ایک نور عطا فرمائے گا (۵) فشار قبر کی سختی اُسپر آسان ہوجائیگی (۶) قیامت کے دن اُسکا نامۂ اعمال اُسکے داہنے ہاتھ مین دیاجائے گا (۷) اُسکے رزق مین برکت ہوگی (۸) قیامت مین اللہ تعالیٰ اُس کو بندگان صالحین کی جماعت مین اُٹھائے گا (۹) اُسکا چہرہ قیامت کے دن چودھوین رات کے چاند کی طرح نورانی ہوگا (۱۰) ہر روز رات کو صبح تک خدا کے فرشتے اُسکے نگہبان رہینگے (۱۱) ہزار درم خدا کی راہ مین خیرات کرنیکا ثواب پائے گا (۱۲) دین و دنیا مین اُسکی اسّی حاجتین اللہ تعالیٰ برلائے گا (۱۳) بہشت مین اُسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہمسائگی حاصل ہو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چھ چیزین چھ مقام پر غریب اور بے قدر ہین (۱) عالم فاضل شخص ایسے لوگون مین جو اُس کی بات نہ سنے (۲) مردمسلمان صالح ایسی عورت کے قبضے مین جو شریر اور بدعادت ہو (۳) قرآن پاک ایسے گھرمین جہان کوئی اُسکی تلاوت نہ کرے (۴) نیک مسلمان عورت ایسے شوہر کے قبضے مین جو کہ ظالم اور بدخلق ہو (۵) کلام الٰہی کے معانی ایسے شخص کے دل مین جو بدکار اور فاسق ہو (۶) مسجد ایسے محلے مین جہان کے لوگ اُسمین نماز پڑھنے نہ آئین۔

حدیث شریف مین وارد ہے کہ تین شخصون کو اللہ تعالےٰ اپنے عرش پاک کے سایے مین رکھیگا اُس ہولناک دن مین کہ جس روز بجز سایۂ الٰہی کے کوئی سایہ کام نہ آئے گا (۱) تکلیف اور سردی کے وقت اچھی طرح وضو کرنے والا (۲) بھوکے کو کھانا کھلانے والا (۳) اندھیرے مین پڑھنے کے لیے مسجد کی طرف پاپیادہ جانے والا۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مسجد مین بچھانے کے لئے کوئی چٹائی دے تو اُسکے واسطے جبتک کہ وہ چٹائی باقی رہیگی ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہینگے اور دس کرامتین اسکو حاصل ہوتی رہین گی (۱) اُسکے رزق مین وسعت ہوگی (۲) عبادت الٰہی مین اُسکی عمر بڑھیگی (۳) بہشت مین اسکے پچاس ہزار درجے بلند ہونگے (۴) اُسکی قبر فراخ کردیجائیگی (۵) اُسکی لحد مین روشنی ہوگی (۶) ابدال کے زمرے مین اللہ تعالیٰ اُس کا حشر کریگا (۷) میزان مین اُسکی نیکیون کا پلہ بھاری ہوگا (۸) پل صراط پر سے بجلی کی طرح گذر جائے گا (۹) اُس کا نامۂ اعمال اُسکے داہنے ہاتھ مین دیا جائیگا (۱۰) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شفاعت اور زیارت اُسے نصیب ہوگی۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص مسجد سے کوڑا کرکٹ دور کرے اللہ تعالیٰ اُسکا سب سے بڑا قصور معاف کردیگا اور اُسکو دس کرامتین عطا کیجائینگی پانچ زندگی مین اور پانچ مرنے پر وہ پانچ کرامتین جو زندگی مین ملین گی یہ ہین (۱) وہ شخص رحمت الٰہی سے قریب ہوجائے گا (۲) اللہ تعالیٰ اُسکے قلب کو اپنے نور سے روشن کردیگا۔ پس اُسکے دل سے حکمت الٰہی کے چشمے بہ نکلین گے (۳) عبادت الٰہی کی توفیق اُس کو حاصل ہوگی (۴) اللہ تعالیٰ اُس کو خوشخوئی عطا کریگا (۵) دنیا کی ضرورتون مین کسی کا حاجتمند نہ ہوگا وہ پانچ کرامتین جو مرنے پر حاصل ہونگی یہ ہین (۱) مرنے کے وقت باواز بلند اُسکے منھ سے کلمہ شہادت نکلے گا (۲) موت کا فرشتہ قبض روح کے لئے اُسکے پاس اچھی صورت مین آئیگا (۳) دنیا سے ایمان کے ساتھ اُٹھیگا (۴) قیامت تک ایک ہزار فرشتے ہر روز اُسکی زیارت کو آتے رہینگے (۵) قیامت کے دن امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین سے ستر گناہگارون کی شفاعت کریگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مسجدین کشتیون کی طرح لائی جائینگی جو یاقوت اور جواہر سے جڑی ہوئی ہون گی اور اللہ تعالیٰ کے حضور مین اپنے نمازیون اور آباد کرنیوالون کی شفاعت کرین گی۔

منقول ہے کہ ایکروز خلف ابن ایوب مسجد مین بیٹھے تھے اتنے مین اُنکا غلام آیا اور اُن سے کچھ پوچھنے لگا وہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور مسجد سے باہر نکل کر غلام کی بات کا جواب دیا کسی نے اُن سے اُسکے متعلق دریافت کیا تو اُنھون نے کہا کہ مین نے کئی سال گذرے کہ کبھی مسجد مین بیٹھکر کوئی دنیا کی بات نہین کی اسلئے اس وقت بھی مین نے پسند نہ کیا کہ وہین بیٹھا ہوا غلام کی باتون کا جواب دون۔

حدیث شریف مین وارد ہے کہ بہشت کی حورون کا مہر مسجدون کی خدمت اور انکی آبادی ہے جو شخص مسجدون مین چراغ روشن کریگا تو ہمیشہ فرشتے اور حاملان عرش اُسکے لئے دعائے مغفرت کرتے رہینگے جبتک اُس چراغ کی روشنی سے مسجد نورانی رہے گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجد آسمان کیطرف رخ کر کے اپنے نمازیون کی شکایت کرتی ہے کہ وہ اُسمین بیٹھکر دنیا کی باتین کرتے ہین۔ اللہ تعالی کے فرشتے مسجد کو جواب دیتے ہین کہ تو خاموش رہ ہم کو اللہ تعالے نے ایسے ہی لوگون کے ہلاک کرنے پر مقرر فرمایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص مسجد مین داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) ادا کرے نیز ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالی کے لئے ایک مسجد بنائے خواہ وہ ایک چھوٹے سے پرند کے جھونجھ کے برابر کیون نہ ہو تو اللہ تعالی اُسکے لئے بہشت مین ایک محل بناتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سات ایسے اعمال خیر ہین جنکا ثواب انسان کے مرنے کے بعد بھی لکھا جاتا ہے (۱) جو شخص پھل دار درخت لگائے جنسے لوگ نفع اٹھائین (۲) وہ شخص جو کہ کنوان کھدائے (۳) وہ شخص جو کوئی نہر جاری کرے (۴) وہ شخص جو قرآن پاک یا اور کوئی دینی کتاب لکھے (۵) وہ شخص جو علم دین لوگون کو پڑھائے (۶) وہ شخص جو کہ اپنے بعد اولاد نیک چھوڑ جائے (۷) وہ شخص جو اچھی نیت سے کوئی مسجد بنوائے۔ اللہ تعالی اُن لوگون کے گناہ دنیا اور آخرت مین معاف فرمائیگا۔

فقیہ ابو اللیث فرماتے ہین کہ مسجد کے آداب بعض علمائے اُمت کے نزدیک سترہ ہین (۱) مسجد مین داخل ہوتے وقت اگر وہان اور نمازی بیٹھے ہون تو اُن کو سلام علیک کرے اور اگر وہان کوئی نمازی موجود نہ ہو یا جو لوگ ہون وہ نماز پڑھ رہے ہون تو یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَّبِّنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْن (۲) مسجد مین آکر بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) ادا کرے (۳) مسجد مین بیٹھکر خرید و فروخت کا معاملہ اور باتین نہ کرے (۴) مسجد مین تلوار نہ اُٹھائے یعنی قتل و خون نہ کرے (۵) جب تک مسجد مین رہے یاد الٰہی سے غافل نہ ہو ذکر خدا مین مشغول رہے (۶) مسجد مین بیٹھکر اپنی انگلیان نہ چٹخائے (۷) مسجد کو کوڑے کرکٹ اور نجاست سے پاک کرے چھوٹے بچون اور دیوانے لوگون کو وہان نہ آنے دے (۸) مسجد مین کوئی حد نہ جاری کیجائے اور مجرم کو سزا نہ دیجائے (۹) مسجد مین تھوک نہ ڈالے (۱۰) نماز پڑھنے وا-

امنے سے نہ گذرے (۱۱) جگہ لینے کے لئے نمازیون کی صف مین تنگی نہ پیدا کرے (۱۲) جگہ کے لئے
ے لڑائی جھگڑا نہ کرے (۱۳) اگلی صف مین بیٹھنے کے لئے لوگون کے سرون پر سے پھاند کر گذرنے
نہ کرے بلکہ جہان جگہ ملے وہین بیٹھ جائے (۱۴) دنیادی معاملات کی بات چیت مسجد مین نہ کرے
رذکرالٰہی کے مسجد مین اونچی آواز سے نہ بولے (۱۶) مسجد مین کچھ سوال نہ کرے اور نہ گمشدہ چیز کی
کے لئے نمازیون کو روکے (۱۰) آگ لیکر مسجد مین نہ آئے کیونکہ وہ مقام امن وامان ہے۔

باب ۱۱ اذان اور امامت کی فضیلت

ن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
کے حق مین جہان تک کہ اُسکی آواز پہونچتی ہے وہان کی تمام خشک وتر چیزین اللہ تعالیٰ سے دعائے
کرتی ہین اور قیامت کے دن مؤذنون کی گردنین سب سے زیادہ دراز ہون گی جس سے وہ ممتاز نظر

ث شریف مین آیا ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض
سول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل ارشاد فرمایئے جسکے ذریعہ سے مین داخل بہشت ہو جاؤن حضورؐ نے فرمایا
م کے مؤذن ہو جاؤ تاکہ وہ تمھاری وجہ سے اپنی نماز ادا کرنے کے لئے ٹھیک وقت پر ایک جگہ جمع ہو جائین
یارسولُ اللہ اگر مجھ سے یہ نہ ہو سکے تو کیا کرون فرمایا کہ اپنی قوم کے امام بنجاؤ کہ تمھاری وجہ سے
ماز بہ پابندی جماعت ادا کرین عرض کی کہ یارسول اللہ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کیا کرون ارشاد ہوا
ت مین شامل ہو کر نماز پڑھنا اپنے اوپر لازم کرلو۔

ت نافع روایت کرتے ہین کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ یہ آیت
کے حق مین نازل ہوئی ہے وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ
نَ الْمُسْلِمِیْنَ یعنی اُس شخص سے زیادہ اچھے قول والا اور کون ہو سکتا ہے جو لوگون کو اللہ کیطرف
عمل نیک مین مشغول رہے اور کہے کہ مین مسلمان ہون اللہ کی طرف بلانے سے مقصود یہ ہے کہ
نماز کے لئے بلائے اور عمل نیک سے مراد یہ ہے کہ اذان اور تکبیر کے درمیان کچھ نفل وسنت پڑھے
مام منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اذان دینے والے کی آواز جہان تک

پہونچتی ہے وہان کی تمام چیزین اُسکے لئے دعائے مغفرت کرتی ہین اور جتنے نماز پڑھنے والے اُسکے ساتھ
شریک نماز ہوتے ہین ان سب کے برابر اس کو بھی ثواب ملیگا اور اُن نمازیون کے اجر وثواب مین اس
کسی قسم کی کمی نہین آئے گی جو شخص ایکسال تک اذان دیگا وہ شہیدون کے زمرے مین قیامت سے
اٹھیگا اور جو تین برس تک اذان دیگا وہ انبیاء علیہم السلام کی جماعت مین قیامت کو اٹھایا جاویگا اور مؤذن کے
لئے ہر چیز طلب مغفرت کرتی ہے یہانتک کہ دریا مین مچھلیان بھی اُسکے لئے استغفار کرتی ہین اور مؤذن جب
اذان دیتا ہے تو اُسکے ساتھ ساتھ فرشتے بھی وہی کلمات کہتے جاتے ہین پھر جب اذان سے فارغ ہوتا ہے
تو قیامت تک اُسکے لئے فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہین گے۔

حدیث شریف مین ہے کہ جو شخص سات برس تک اذان دیتا رہے اللہ تعالیٰ اُسکو دوزخ کے سات
طبقونکے عذاب سے آزاد کریگا اور جب مؤذن مرتا ہے تو اُسکو عذاب قبر نہین ہوتا اور جان کنی کی سختی بھی
کوئی ایذا نہین گذرتی اور دفن ہونے کے بعد قبر کے فشار سے محفوظ رہتا ہے۔

حضرت معاذ ابن جبل روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن
بلال رضی اللہ عنہ قبر سے بہشت کے ایک ناقہ پر اٹھین گے اور اُسی ناقہ کی پشت پر بیٹھے ہوئے اذان دیتے
گذرینگے جب یہ کلمہ زبان پر لائین گے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ
تو لوگ آپسمین ایک دوسرے کیطرف دیکھینگے اور کہین گے ہمارا بھی اسی کلمہ شہادت پر ایمان ہے جو
اذان دینے والا زبان پر لایا ہے پھر جب حضرت بلال اسیطرح اذان دیتے ہوئے میدان حشر مین پہونچینگے
تو جنت کے حلّون مین سے کچھ حلّے لائے جائینگے سب سے پہلے حضرت بلال اور اُنکے بعد دوسرے نیک نام
اذان دینے والون کو جنت کے حلّے پہنائے جائینگے۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مجھے کوئی افسوس نہین ہے اور نہ کوئی تردد ہے کہ میں
نے حسنؓ وحسینؓ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اذان کے متعلق سوال کیا تو آپنے فرمایا
بہشت کے جوانون کے ہین۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اگر مین مؤذن ہوتا تو مجھے کوئی پرواہ نہ تھی کہ سوا
فریضہ حج ادا کرنے کے پھر حج یا عمرے کے لئے بیت اللہ کا سفر کرون حضرت سعد ابن وقاص رضی
بیان فرماتے ہین کہ حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ

فرمایا کہ مریض جب تک مبتلائے مرض رہتا ہے وہ خدا کا مہمان ہے اور ہر روز اُس کو ستر شہید دن کے
ں کا ثواب در مرتبہ بخشا جاتا ہے پھر اگر وہ اُس مرض سے صحت پا جائے تو گناہون سے ایسا پاک ہو جاتا ہے
الد دنیا مین اپنے پیدا ہونے کے دن تھا اور اگر قضائے الٰہی سے وہ مرجائے تو بہشت مین بغیر حساب
بے اخل ہوگا اور عالم آدمی اللہ تعالیٰ کا وکیل ہے اُس کو ہر حدیث کے بدلے مین قیامت کے دن ایک نور
یا جائیگا اور تین ہزار سال کی عبادت کا ثواب اُسکے نامۂ اعمال مین لکھا جائے گا۔ اور علم دین طلب کرنیوالے
رہون خواہ عورتین اللہ تعالیٰ کی خدمت گذار ہین اُنکی جزا سوا بہشت کے کچھ نہین اور پیش امام گویا اللہ تعالیٰ
ب ہے اُسکو ہر نماز کے عوض مین دو ہزار صدیقون کا ثواب دیا جائیگا اور اذان دینے والا اللہ تعالےٰ کا
ن ہے اُس کو ہر اذان کے بدلے مین دو ہزار نبیون کا ثواب ملتا ہے۔ اس حدیث پاک مین امام کو جو اللہ کا
رار دیا گیا ہے یہ مثال کے طور پر ہے یعنی لوگ نماز مین اُسکی پیروی کرتے ہین اور اُنکی نماز اسی کی نماز سے
پوری اور کامل ہوتی ہے اسی طرح مؤذن کو اللہ کا دربان فرمایا یعنی وہ لوگون کو اپنے پروردگار کے دربار
حاضر ہونے کا وقت بتلاتا ہے جس طرح شاہی دربان لوگون کو بادشاد کے سامنے جانیکی اجازت دیتا ہے
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین جب بیابان مین ہوتا ہون تو بہت اونچی آواز سے
کہتا ہون چونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ درخت اور پتھر اور مٹی اور جن و
ارض جہان تک مؤذن کی آواز پہونچتی ہے وہان کی سب چیزین قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کے
مؤذن کے لیئے ایمان اور اسلام کی شہادت دینگے اور فوراً اللہ تعالیٰ اُسکی مغفرت فرمائے گا۔
فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مؤذن کے لیۓ دس باتون کی پابندی ضرور ہے تاکہ اُس کو
کا پورا ثواب و فضیلت حاصل ہو (۱) نماز کا وقت خوب پہچانے اور اُسکی پابندی رکھے (۲) وقت نماز کے
ت کو محفوظ رکھے اور آپس اختلاف کی وجہ سے اذان مین تاخیر نہ کرے (۳) اگر خود غیر حاضر ہو اور مسجد مین
ل اذان دیدے تو اس سے ناخوش نہو (۴) اذان کے کلمات کو حسن و خوبی سے ادا کرے (۵)
دینے پر اللہ تعالیٰ سے ثواب کا طالب رہے اور لوگون پر اپنے عمل کا احسان نہ جتائے (۶) لوگون کو اچھے کام
ب دے اور بُری باتون سے منع کرے اور امیر و غریب دونون کے سامنے برابر حق بات زبان پر لائے (۷)
بعد امام کا انتظار اُس حد تک کرے کہ نمازیون پر شاق نہ گذرے (۸) اگر مسجد مین اُسکی جگہ پر کوئی دوسرا نمازی
نماز پڑھے تو اُس پر ناراض نہو (۹) اذان اور جماعت کے درمیان علٰحدہ نماز فرض نہ پڑھے (۱۰) ایک مسجد کا پابند ہو کر رہے کیونکہ اُسمین حق تلفی

کا اندیشہ ہے اور لڑکون کی صحبت سے پرہیز رکھے۔ اسیطرح امام مسجد سے بھی دس باتون کیضرورت
اسکی نماز اور اُسکے پیچھے پڑھنے والون کی نماز کامل طور سے ادا ہو (۱) قرآن مجید کو قرأت سے پڑھا جا
اور حرکات اور سکنات غلط نہ پڑھے (۲) رکوع اور سجود وغیرہ کی تکبیرین اچھی طور پر صحت کے ساتھ دل کے
ادا کرے (۳) رکوع اور سجود پوری طرح اطمینان سے بجالائے (۴) اپنے آپکو حرام اور شبہ کی چیزون
محفوظ رکھے (۵) اپنے کپڑون اور اپنے جسم کو نجاست سے بچائے (۶) بغیر نمازیون کی رضامندی کے قرأ
طویل نہ کرے (۷) اپنے نفس پر مغرور نہ ہو (۸) نماز پڑھانے سے پیشتر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ مین اپنے
اپنے تمام مقتدیون کے لئے تمام گناہون سے استغفار کرے کیونکہ وہ اپنے پیچھے نماز پڑھنے والون
سے ہے (۹) سلام پھیرنے کے بعد دعا مانگنے مین صرف اپنی ذات کو مخصوص نہ کرے بلکہ سب کے لئے د
تاکہ نمازیون کو رنج نہ ہو (۱۰) اگر مسجد مین کوئی مسافر آجائے اور امام سے اپنی حاجت ظاہر کرے تو
موافق اُسکی خبرگیری مین دریغ نہ روا رکھے۔

جبیر ابن ضحاک سے روایت ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان
خواب مین دیکھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو وہ کلمات یاد کرا دیئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آ
حضرت بلال کو حکم دیا کہ بلندی پر چڑھکر اذان دین جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی تو لوگون نے
ایک گونج کی آواز سنی جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ کیا تم جا
آواز کیسی ہے صحابہ نے عرض کی کہ اللہ اور اُس کے رسول ہی کو معلوم ہے حضور نے فرمایا کہ آج
اذان پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے عرش الٰہی تک آسمان کے دروازے کھل گئے یہ سُنکر حضرت ابوبکر
نے گذارش کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فضیلت فقط حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے لئے
تمام اذان دینے والون کے لئے ارشاد فرمایا کہ تمام مؤذنون کے لئے یہی فضیلت ہے اور مؤذنون
شہید ذنکی روحون کے ساتھ رہین گی اور قیامت کے دن منادی غیب سے آواز دیگا کہ اذان د
ہین پس وہ سب کے سب مشک اور کافور کے ٹیلون پر کھڑے کیے جائینگے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
اور ثواب کی نیت سے اذان دینے والے قیامت کے دن اپنی قبرون سے اذان کہتے ہو
اخلاص کے ساتھ اذان دینے والے کے لئے تمام شجر اور حجر اور بحر و بر اور تری اور خشکی گ

جہان جہان تک اُس کی آواز پہونچتی ہے اُسکے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں اور جتنے لوگ اُسکی اذان سُن کر نماز پڑھتے ہین اُنکے عدد کے موافق اُس کو ثواب ملتا ہے اور اذان اور تکبیر کے درمیان جو کچھ اللہ تعالے سے سوال کریگا اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے یا تو دنیا ہی مین اُسے پورا کر دیگا یا آخرت مین اُسکے لئے ذخیرہ رکھے گا تاکہ قیامت کے دن اُسکے کام آئے۔

(باب ۱۲) سورۂ فاتحہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ جب سورۂ فاتحہ نازل ہوئی تو شیطان لعین بہت زور شور سے رونے لگا اُس کی ذریات اُسکے گرد جمع ہوگئی اور پوچھا کہ کیون اسقدر روتا ہے اُسنے جواب دیا کہ آج اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکی اُمت پر سورۂ فاتحہ نازل کی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا بھاری انعام اور اُنکی مغفرت کی دلیل ہے شیطان کی ذریات نے کہا کہ تو اتنا غمگین نہو ہم سب ملکر خوب کوشش کرین گے یہان تک کہ اس اُمت کے لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتون کے منکر ہو جائینگے۔ پس اللہ تعالیٰ اس اُمت پر بھی اگلی امتون کی طرح عذاب نازل کریگا۔ شیطان لعین نے جواب دیا کہ تم اب اُنپر قابو نہ پاسکو گے کیونکہ اس سورہ شریف کا شروع یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ یعنی اللہ تعالیٰ تمام اہل جہان کا پرورش کرنے والا ہے۔ پھر اُنھون نے کہا کہ تو غم نہ کر ہم پوری کوشش کرین گے یہان تک کہ اس اُمت کے لوگ اللہ تعالیٰ کے کرم اور بخشش سے نا اُمید ہو جائینگے لہذا اگلی اُمتون کی طرح عذاب الٰہی کے مستحق ٹھہرین گے۔ شیطان لعین نے کہا کہ اب تم اُنپر قابو نہین پاسکتے کیونکہ اس سورہ پاک کے ذریعہ سے اُنکو اُنکے پروردگار نے یہ تعلیم دی ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ یعنی اللہ تعالےٰ دنیا اور آخرت دونون مین رحمت اور بخشش کرنیوالا ہے وہ بولے کہ تو کوئی غم نہ کر ہم اچھی طرح کوشش کرینگے یہانتک کہ یہ لوگ روز قیامت کا انکار کر بیٹھینگے پس اُنھین بھی اللہ تعالیٰ اگلی امتون کی طرح عذاب مین مبتلا کر دیگا۔ شیطان لعین نے کہا کہ اب تمھارا قابو اُنکے اوپر نہین چل سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو یہ تعلیم دی ہے مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ یعنی اللہ تعالیٰ ہی روز جزا کا مالک اور مختار ہے وہ کہنے لگے کہ تو ملول نہو ہم خوب کوشش کرین گے یہان تک کہ وہ لوگ بتون کی پرستش کرنے لگین گے جسکی وجہ سے اگلی اُمتون کی طرح اُن کو بھی اللہ تعالیٰ عذاب کرے گا۔ شیطان بولا کہ اب تم اُن سے پیش نہین پاسکتے کیونکہ اب وہ یہ کہنے لگے ہین اِيَّاكَ نَعْبُدُ یعنی خداوندا ہم فقط آپ

تیری ہی ذات کو معبود جانتے ہین اور تیری ہی عبادت کرتے ہین وہ بولے کہ کوئی غم کرنے کی بات ہنین ہم اچھی طرح کوشش کرین گے یہانتک کہ اُنمین سستی پیدا ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری چھوڑ بیٹھینگے۔ پس اگلی اُمتون کی طرح مبتلائے عذاب ہونگے شیطان نے کہا اب یہ امر تمھاری طاقت سے باہر ہے کیونکہ اُن کے پروردگار نے اُنھین یہ کہنے کی تعلیم دی ہے وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ یعنی خداوندا ہمکو عبادت کرنے کے لیے تیرے ہی توفیق درکار ہے اور تجھی سے مدد مانگتے ہین۔ وہ کہنے لگے کہ مغموم نہ ہو کہ ہم خوب کوشش کرکے اُنکو دین اسلام کے سیدھے راستے سے بھٹکا دینگے اور گمراہ کردین گے جس کی وجہ سے وہ پہلی اُمتون کی طرح عذاب الٰہی مین گرفتار ہون گے اُس لعین نے کہا کہ اب تمھاری کوشش کارگر نہ ہوگی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے یہ کہنے لگے ہین۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ یعنی خداوندا ہم کو دین اسلام کے سیدھے راستے پر چلنے کی ہدایت فرما وہ بولے کہ غم نہ کر ہم اپنی پوری کوشش صرف کر ڈالین گے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کو اس امت والے بھولجائینگے لہذا گذشتہ اُمتون کی طرح عذاب الٰہی مین مبتلا ہونگے شیطان لعین نے جواب دیا کہ اب اُنپر تمھاری کوشش کا کوئی اثر نہ ہوگا کیونکہ اب وہ تعلیم الٰہی کے موافق یہ کہتے ہین صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ یعنی خداوندا تو ہم کو اُن لوگون کے راستے پر لے چل جن پر تونے اپنا انعام واحسان فرمایا ہے اور اُن لوگون کے طریقے سے دور رکھ جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور جو گمراہ ہین یہ سنکر شیطان کی تمام اولاد حیران رہ گئی اور عاجز ہوئی پھر سب نے کہا کہ اس اُمت کے لوگ حضرت حوا اور حضرت آدم علیہ السلام سے افضل ہنین اور نہ اُن دونون سے بہشت مین اُنکا مقام افضل واعلیٰ ہے اے شیطان آخر اپنے حیلے سے تونے آدم اور حوا کو بہشت سے نکلوادیا پھر یہ لوگ کیا چیز ہین یہ سُنکر شیطان نے ایک چیخ ماری اور سمندر مین ایک غوطہ لگایا سال بھر تک اپنی اولاد سے غائب رہا بعد ایک سال کے نمودار ہوا اور کہا اے میرے فرزندو! تم کو بشارت ہو کہ مجھے ایک ایسا حیلہ ہاتھ آگیا ہے جسکی وجہ سے اس امت کے لوگ بھی گمراہ ہوجائینگے سب نے پوچھا وہ کیا ہے جواب دیا کہ اُنکے سامنے گناہون کو دل لبھانے والی صورتونمین پیش کرو اور بُری باتون کو خوشنما بناکر اُنکے دلون مین بسادو پس اُنکی زبانمین استغفار سے باز رہینگی اور اللہ تعالیٰ اُن کو اگلی اُمتون کی طرح عذاب مین مبتلا کریگا یہ سُنکر سب خوشی کے مارے لوٹ گئے اور خوش خوش اپنے اپنے کام پر چلے گئے۔ اُسوقت اللہ تعالیٰ نے ہاتف غیب کو حکم دیا کہ آواز دے اے لعینو! اگر تم اُنکو استغفار سے باز رکھو گے تو مجھے مغفرت سے باز رکھنے والا کون ہے مین اُن کو اس سورۃ پاک کی تلاوت پر بخشدونگا اور مین بے نیاز

ہوں مجھے کوئی پرواہ نہیں اگر وہ بغیر استغفار مرجائیں تاکہ میرے بندے یقین کرلیں کہ میں اُنکے گناہ بخشنے والا اور رحمت کرنیوالا ہوں۔ ہر ایک مسلمان کو چاہیے کہ ہر حال میں اس سورۃ شریف کو پڑھا کرے تاکہ اسکی برکت سے اللہ تعالیٰ اُس کو عذاب دوزخ سے نجات دے۔

بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ اَلْحَمْدُ پانچ حروف ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکی اُمت پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں پس جو شخص سورۂ الحمد کو پڑھیگا اللہ تعالیٰ اُسکو پانچ وقت کی نماز کا ثواب عطا فرمائے گا لِلّٰہِ تین حروف ہیں پہلے پانچ حرفوں سے ملکر آٹھ ہوئے اور اللہ تعالےٰ نے بہشت کے آٹھ دروازے مقرر فرمائے ہیں جو شخص یہ سورۂ پاک پڑھیگا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بلا حساب وکتاب داخل بہشت ہوگا۔ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ دس حروف ہیں اوپر کے آٹھ سے ملکر اٹھارہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ ہزار عالم پیدا فرمائے ہیں جو شخص اس سورۃ پاک کو پڑھیگا اللہ تعالیٰ اُس کو اپنے تمام مخلوق کے شمار کے موافق ثواب بخشے گا اَلرَّحْمٰنِ چھ حروف ہیں اوپر کے اٹھارہ سے ملکر چوبیس ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے رات اور دن میں چوبیس گھنٹے قرار دیئے ہیں جو شخص اس سورۃ مبارک کو پڑھیگا اللہ تعالےٰ اُسکے اُس دن اور رات کے گناہ بخشدیگا اَلرَّحِیْمِ چھ حروف ہیں اوپر کے چوبیس سے ملکر تیس ہوئے اور اللہ تعالےٰ نے پل صراط کو تیس ہزار سال کی راہ پیدا کیا ہے جو شخص اس سورۃ شریف کو پڑھیگا پل صراط سے بجلی کی طرح گذر جائے گا اور کسی دوسرے کی حالت سے اُسے خبر بھی نہ ہوگی مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ بارہ حروف ہیں اور اللہ تعالیٰ نے سال میں بارہ مہینے مقرر فرمائے ہیں جو شخص یہ سورۂ پاک پڑھیگا اللہ تعالیٰ اُسکے اُس سال کے گناہ معاف فرمائیگا اِیَّاكَ نَعْبُدُ آٹھ حروف ہیں جو اوپر کے بارہ اور اس سے پیشتر کے تیس حرفوں سے ملکر پچاس ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کی مدت دنیا کے پچاس ہزار سال کے برابر مقرر فرمائی ہے چنانچہ اس آیۂ کریمہ سے ظاہر ہے سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ مِّنَ اللّٰهِ ذِی الْمَعَارِجِ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِیْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا یعنی ایک سوال کرنیوالا اُس عذاب الٰہی کے متعلق سوال کرتا ہے جو کفار کے لئے ضرور آنیوالا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کو کوئی رد کرنے والا نہیں اُسی کی ذات ہے جسکی طرف فرشتے اور روحوں کو اُس روز عروج ہوگا جس روز کی مقدار پچاس ہزار برس ہے پس تم اچھی طرح صبر کرو اس آیت سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن کی مقدار پچاس ہزار برس کی مدت ہے جو شخص سورۃ

فاتحہ کو ورد کریگا اُسکو اللہ تعالیٰ اُس ہولناک دن کی آفتوں سے محفوظ رکھیگا وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ گیارہ
حروف ہین اوپر کے پچاس سے ملکر اکسٹھ ہوئے اللہ تعالیٰ نے اکسٹھ دریا پیدا فرمائے ہین جو شخص یہ سورۃ ورد
رکھیگا اللہ تعالیٰ اُس کو اُن دریاؤن کے قطرون کے عدد پر نیکیان عطا فرمائے گا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ
گیارہ حروف ہین اوپر کے اکسٹھ سے ملکر بہتر ہوئے اور اسی عدد کے موافق بہتر فرقے ہین جو شخص اس
سورۃ پاک کی تلاوت کرتا رہیگا اُس کو اللہ تعالیٰ ان باطل فرقون کے عذاب سے نجات دیگا اَلْمُسْتَقِیْمَ
آٹھ حروف ہین اوپر کے بہتر سے ملکر اسی ہوئے اور اسی تازیانے شریعت مین شراب پینے والے کی سزا ہے
اس سورۃ کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ اُس عذاب سے بچائے گا اگرچہ وہ شیطانی فریب مین آکر شراب پینے
کا مرتکب ہوجائے لیکن توبہ کرے کیونکہ شراب پینے والے کے لئے اسی کوڑے کی سزا واجب ہے صِرَاطَ الَّذِیْنَ
نو حروف ہین اوپر کے اسی حرفون سے ملکر نواسی ہوئے اسیقدر دنیا مین اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا کیے ہین
جو شخص یہ سورۃ مبارک پڑھیگا اُسیقدر نیکیان اُسکے نامۂ اعمال مین لکھی جائینگی اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ دس حرف
ہین اوپر کے نواسی سے ملکر ننانوے ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ اور قرآن کریم مین اپنے اسمائے حسنیٰ
ننانوے ظاہر فرمائے ہین جو شخص اس سورۂ پاک کو پڑھیگا اللہ تعالیٰ اپنے دیوان عدل مین اُسکو اپنے تمام
اسمائے حسنیٰ کا ثواب عطا فرمائے گا غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ دس حرف ہین اوپر کے ننانوے حرفون سے ملکر ایکسو نو
ہوئے اور دنیا مین شیطان کی اولاد کی بھی یہی تعداد ہے اور ان مین سے ہر ایک کے ساتھ بیشمار شیاطین ہین
شیطان کی اولاد مین سے بعض کے نام یہ ہین (۱) ذالنبور یہ بازار کا شیطان ہے اور رات دن بازار مین
رہتا ہے اور وہان جو اہل ایمان خرید و فروخت مین مشغول ہین اُن کو فریب دیتا ہے (۲) وثین اسکے متعلق
رنج و مصیبت کا کام ہے کہ تکلیف کیحالت مین مسلمان کو صبر و استقامت کے رستے سے بھٹکادے (۳) اعوان
یہ بادشاہان وقت کے ساتھ رہتا ہے (۴) الھفاف یہ شراب پینے والون کا ساتھی ہے (۵) المسوط یہ لغو و
بہتان وغیرہ کا کام انجام دیتا ہے اور جھوٹی باتون کو لوگون مین مشہور کرتا ہے (۶) المرأکا اسکے متعلق گانے بجانے
کا سامان ہے (۷) القلیس یہ قوم مجوس کے ساتھ رہتا ہے (۸) الداسم یہ گھرون کے اندر رہا کرتا ہے اور
جب آدمی بغیر خدا کا نام لیے اور بغیر بسم اللہ کہے اپنے گھر مین داخل ہوتا ہے تو گھر مین لڑائی جھگڑا برپا کرکے
گھر والون مین پھوٹ ڈالدیتا ہے اور اسی سے میان بی بی مین مارپیٹ طلاق اور خلع تک نوبت پہونچتی
ہے (۹) الولھان یہ وضو کرنے کے وقت لوگون کے دلون مین وسوسے ڈالتا ہے (۱۰) الاھوط یہ نماز پڑھنے

کی حالت مین طبیعت کو ادھر ادھر بھٹکاتا ہے اور دل مین طرح طرح کے خیالات اور خطرات ڈالتا ہے (۱۱) المقوس یہ جنگ و قتال کے موقع پر حاضر رہتا ہے اسیطرح اور شیاطین کے متعلق مختلف کام ہین جو مسلمان سورۂ الحمد کی تلاوت رکھیگا اُس کو اللہ تعالیٰ تمام شیطانون کے وسوسون سے نجات دیگا۔ علیہم پانچ حروف ہین اوپر کے ایکسو نو حرفون سے ملکر ایکسو چودہ ہوئے اور یہی تعداد قرآن پاک کی سورتون کی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ نے ایکسو چودہ سورتین نازل فرمائی ہین پس جو شخص سورۂ فاتحہ پڑھیگا اُسکو اللہ تعالیٰ پورے ختم قرآن کا ثواب مرحمت فرمائے گا وَلَا الضَّآلِّیْنَ دس حروف ہین اوپر کے ایکسو چودہ سے ملکر ایکسو چوبیس ہوئے اور انبیاء علیہم السلام کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے جو مومن اس سورہ پاک کا ورد رکھے گا اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کے دن تمام انبیاء علیہم السلام کی شفاعت نصیب کریگا آمین چار حروف ہین جو شخص سورۂ فاتحہ کو اس کلمہ پاک تک پڑھیگا اللہ تعالیٰ اُسکو چار بزرگیان عطا فرمائے گا (۱) پل صراط سے وہ شخص بجلی کی طرح گذر جائے گا (۲) اللہ تعالیٰ اُس کو عزت دیگا اور جہنم کی گرمی سے محفوظ رکھیگا (۳) بہشت مین بلا حساب و کتاب داخل ہوگا (۴) اللہ تعالےٰ اُس کو اپنے فضل و کرم اور رحمت سے ضرور بہشت پاک عطا فرمائیگا۔ جو شخص سورۂ فاتحہ کو سوتے وقت ہمیشہ ایکبار پڑھ لیا کرے وہ گناہون سے بالکل پاک صاف ہوجائے گا اور ہزار فرشتے اُس کے سرہانے اور ہزار فرشتے اُسکے پائینتانے کھڑے رہینگے جو اُسکے لئے نیکیان لکھین گے اور صبح تک اُسکے لئے دعاء مغفرت کیا کرینگے۔ اور اُسکے لئے اللہ کی رحمت اور فضل کے دو دروازے کھلجائینگے اور اگر وہ اُس رات مین مرجائیگا تو درجۂ شہادت پائیگا اور اُسکی قبر مین فراخی ہوگی اور قیامت کے دن ابدال کے زمرے مین اُسکا حشر ہوگا اور اُسکا پروردگار اُسپر اپنی خوشنودی اور رضامندی کا اظہار کریگا اور وہ شخص جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہشت مین داخل ہوگا۔

بعض علماء فرماتے ہین کہ لفظ آمین کے حروف چار ہین جو شخص سورۂ فاتحہ کو آمین تک پڑھیگا اللہ تعالیٰ اُس کو چار فضیلتین بخشے گا (۱) اُسکے رزق مین زیادتی ہوگی (۲) اُسکی قبر کشادہ ہوگی (۳) میزان عمل مین اُسکی نیکیون کا پلہ بھاری ہوگا (۴) جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اُسکو حاصل ہوگی۔

بعض کا قول ہے کہ الف بمنزلۂ توراۃ کے ہے اور میم بجائے انجیل کے اور یا سے مراد زبور ہے اور نون سے مقصود قرآن مجید پس جب بندۂ مومن سورۃ الحمد کو پڑھتا ہے تو گویا اُسنے چارون کتب آسمانی پڑھین اور اُنکا ثواب پایا۔ بعض اہل علم کہتے ہین کہ الف عرش الٰہی کے پایہ پر لکھا ہوا ہے اور میم کرسی کے پایہ پر اور ی لوح

کے پایہ پر اور (نون) قلم کے پایہ پر۔ جب بندۂ مومن سورۂ فاتحہ کے بعد لفظ آمین زبان پر لاتا ہے تو عرش و کرسی و لوح و قلم جنبش مین آجاتے ہین اور کہتے ہین کہ خداوندا اپنے اس نیک بندے کو بخشدے۔

بعض نے کہا ہے کہ الف حضرت جبرئیل علیہ السلام کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے اور میم میکائیل علیہ السلام کی پیشانی پر اور (ی) اسرافیلؑ کی پیشانی پر اور نون حضرت عزرائیل علیہ السلام کی پیشانی پر۔ جب بندۂ مومن سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہتا ہے تو یہ چارون فرشتے بارگاہ الٰہی مین عرض کرتے ہین کہ خداوندا اپنے اس نیک بندے کی مغفرت کر اُسیوقت اُسکے گناہ بخشدیے جاتے ہین۔

بعض کا قول ہے کہ آسمانون مین چار مقام ہین ایک مقام پہلے آسمان پر ہے جس کا نام عین الیقین ہے جب شب قدر مین لوح محفوظ سے قرآن پاک کا نزول ہوا تو اس مقام مین رکھا گیا یہ الف کا مقام ہے اور چوتھے آسمان پر ایک مقام کا نام علم الیقین ہے یہان حضرت عزرائیل علیہ السلام رہتے ہین۔ میم اس مقام کا رکن ہے ساتوین آسمان مین ایک مقام کا نام سدرۃ المنتہیٰ ہے یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا مقام ہے اس مقام پر (ی) لکھی ہوئی ہے اور عرش الٰہی کے نیچے ایک مقام ہے وہان نون لکھا ہوا ہے جب بندۂ مومن سورۂ الحمد پڑھکر آمین کہتا ہے یہ مقامات دعا کرتے ہین کہ اے پروردگار اس بندے کو بخشدے

بعض اہل علم کہتے ہین کہ الف از روئے عدد ایک ہے جس کو عربی مین واحد کہتے ہین اور یہ اللہ تعالیٰ کا اسم پاک ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کو دنیا مین ظاہر کرنیکا ارادہ فرمایا تو حرف میم کے ساتھ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دنیا مین تشریف لائے آپکی خلافت کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپکے چار اصحاب کو منتخب فرمایا اور حرف یا اُن کے نام مین موجود ہے یعنی وہ یاران محمدؐ کے لفظ سے یاد کیے جاتے ہین پھر جب کفار مشرکین نے اپنے نفاق اور کفر کا اظہار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پاک پر قرآن مجید نازل فرمایا اور نزول قرآن مین نون موجود ہے۔ پس جب اللہ کا نیک بندہ سورۂ الحمد کو آمین تک پڑھتا ہے تو خدائے واحد اُس سے خوشنود ہوتا ہے اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے چار یاران پاک خوش ہوکر اُسکے لئے استغفار کرتے ہین اور قرآن مجید بارگاہ رب العالمین مین اُس کی شفاعت کے لئے دعا کرتا ہے۔

بعض کہتے ہین کہ کلمۂ آمین مین چار حروف ہین۔ جو شخص سورۂ فاتحہ کو آمین تک پڑھیگا اُس کو جناب الٰہی سے چار نعمتین ملین گی (۱) اُس روز جو گناہ اُس سے سرزد ہونگے وہ بخش دیے جائینگے

(۲) اُس رات مین جو گناہ ہونگے بخشدیے جائینگے (۳) جو گناہ اُس سے علانیہ طور پر ظاہر ہوئے ہین وہ معاف ہونگے (۴) جو گناہ پوشیدہ طور پر کیے ہین وہ دور ہو جاینگے۔

(باب ۱۳) بسم اللہ الرحمن الرحیم کی فضیلت

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بچہ مکتب مین بٹھایا جاتا ہے اور معلم اُس کو پہلے پہل کہتا ہے کہ کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم بچہ یہ کلمہ زبان پر لاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس بچے اور اُسکے ماں باپ اور اُستاد کو عذاب دوزخ سے نجات دیتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کھانا کھانے بیٹھو تو کھانے سے پیشتر بسم اللہ پڑھ لو۔ اگر کوئی کھانے سے پہلے یہ کلمہ زبان پر نہین لاتا اُسکے ساتھ کھانے مین شیطان شریک ہو جاتا ہے اور جب درمیان مین بسم اللہ کہہ لیتا ہے تو باقی کھانے سے شیطان ہٹ جاتا ہے اور اس سے پہلے ساتھ کھائے ہوئے کھانے کو قے کر ڈالتا ہے اور وہ شخص گویا ازسرِ نو کھانا شروع کرتا ہے۔

ابو الملیح سے مروی ہے کہ صحابۂ کرام مین سے ایک صاحب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکبار اپنے پیچھے ناقہ پر بٹھا لیا کچھ دور چلے تھے کہ ناقہ کا پاؤن پھسلا اور وہ گرنے لگا ناقہ کے ٹھوکر کھانے کے وقت وہ صحابی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے بیساختہ یہ کلمہ زبان پر لائے بِئْسَ لَعِنَ الشَّیْطَانُ یعنی شیطان بہت بُرا ہے اُسپر خدا لعنت کرے یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کلمہ زبان پر نہ لاؤ کیونکہ اس طرح کہنے سے شیطان اپنے آپ کو بڑا بھاری تصور کرتا ہے اور خوشی کے مارے پھول جاتا ہے بلکہ ایسی حالت مین یہ کہا کرو بسم اللہ الرحمن الرحیم اس کلمے کی عظمت سے شیطان مارے غم کے گھل جاتا ہے اور سمٹ کر مکھی کے برابر ہو جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر مین داخل ہوتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لیے دس لاکھ رُتبے بلند کرتا ہے اور اُسکے دس لاکھ گناہ معاف کرکے دس لاکھ نیکیاں اُسکے نامۂ اعمال مین لکھتا ہے اور اگر وہ شخص اُس روز مر جاے تو شہید ہوگا۔

ابو جعفر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ [illegible] وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام اعمال نیک کے سردار اور سب سے بڑھکر افضل تین عمل ہین (۱) اپنی ذات کے [illegible] آدمی کو انصاف سے کام لینا (۲) اپنے بھائی کے ساتھ

اُس کے مال و دولت مین غمخواری کرنا۔ (۴) ہر حال مین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ورد رکھنا فرزند آدم کو عذاب الٰہی سے نجات بخشنے والا قیامت کے دن اس سے بڑھکر کوئی عمل نہین کہ اکثر زبان پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جاری رکھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دس چیزون کو دس چیزون سے رونق و زینت بخشی ہے (۱) آسمان کو چاند و سورج و ستارون سے (۲) فرشتون کو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے (۳) بہشت کو حور و قصور سے (۴) پیغمبرون کو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (۵) دنون کو جمعہ کے دن سے (۶) راتون کو لیلۃ القدر سے (۷) مہینون کو رمضان المبارک سے (۸) مساجد کو کعبہ شریف سے (۹) کتابون کو قرآن حکیم سے (۱۰) قرآن کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے۔ کتاب اسباب المغفرت مین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خلوص دل سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زبان پر لائے اللہ تعالیٰ اُسکے پچاس برس کے گناہ معاف فرمائیگا اور اُس دن اور رات مین اُس کو عبادت و سخاوت کی توفیق عطا فرمائے گا۔

حدیث شریف مین ہے کہ جب کوئی بندۂ مومن صدق دل سے بسم اللہ کہتا ہے تو اللہ تعالےٰ کراماً کاتبین کو حکم دیتا ہے کہ اُس کے نامۂ اعمال مین اُسکے لئے چار لاکھ رُتبے درج کرین اور اُس کی چار لاکھ بدیان مٹا دین۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرتے وقت ایکبار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے تو اُسکے گناہ اگرچہ چالیس ہزار برس کے بھی ہون تو معاف کر دیے جائینگے اور دنیا سے ایمان کے ساتھ اُٹھیگا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سچی نیت سے ایکبار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے گناہ اگرچہ ساٹھ ہزار برس کے ہون معاف کر دیگا اور اُسپر جانکنی آسان ہو جائے گی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص محبت سے ایکبار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے اللہ تعالیٰ اُسکے اگرچہ اسّی ہزار برس کے گناہ ہون معاف کر دیگا اور اسکی قبر مین دنیا کے برابر فراخی ہوگی اور قیامت تک وہ قبر روشن رہے گی۔

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عظمت سے ایکبار بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے گناہ اگرچہ ایک لاکھ برس کے بھی ہون معاف کر دیگا اور وہ شخص بجلی کی طرح پل صراط سے گذر یگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایکبار بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اللہ تعالیٰ اُس کو بہشت مین ستر ہزار لونڈیان اور غلمان اور ستر ہزار حورین اور بارہ ہزار تخت سونے چاندی یاقوت وجواہر سے جڑے ہوئے جنمین ہر ایک کا طول پانچسو برس کی راہ کا ہوگا اور اُسیقدر اُنکے فرش ہونگے عطا کریگا اور اُس کو ستر محل دیے جائین گے جن مین ہر ایک کا طول و عرض اس دنیا کے برابر ہوگا اور اُسکے محل کی کھڑکیون کے نیچے سے سات نہرین جاری ہونگی (۱) صاف شہد کی۔ (۲) سفید دودھ کی (۳) خالص پانی کی (۴) خوش مزہ شراب کی (۵) اُس رحیق مختوم کی جو مشک سے سربمہر ہے (۶) سلسبیل کی (۷) تسنیم کی۔

شرعۃ الاسلام مین ہے کہ اگر کہین زمین پر کوئی کاغذ کا پرچہ پڑا ہو جسمین بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی ہوئی ہو اور کوئی شخص ادب کیوجہ سے اُس کاغذ کو اُٹھائے تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کو اپنے دوستون مین داخل کریگا اور اسکے ماں باپ کو عذاب قبر سے نجات دیگا اور اُس کو شہیدون کے زمرے مین قیامت کے دن اُٹھائے گا۔

ضحاک نے ابوجعفر سے حفص کی تفسیر کے حوالے سے روایت کی ہے کہ جسوقت قرآن پاک جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا تو اُسمین تینون آسمانی کتابون یعنی توریت۔ انجیل۔ زبور تمام آسمانی صحیفون کی برکت داخل کی گئی۔ اور قرآن پاک کی ساری برکت سورۃ الحمد کو دیگئی اور سورۂ فاتحہ کی تمام برکت اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم مین داخل فرمائی پس جس شخص نے اخلاص اور صدق دل سے بسم اللہ پڑھی تو گویا اُسنے وہ تمام آسمانی کتابین اور صحیفے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرون پر نازل فرمائے ہین ختم کیے اور وہ شخص گناہون سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جس طرح اپنی پیدائش کے دن تھا اور مرنے کے وقت اُسکی زبان پر کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جاری ہوگا۔

صلوٰت مسعودی مین ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ ہر وقت اور ہر گھڑی بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا کرو کیونکہ اس کلمے مین اُنیس حروف ہین جو شخص خلوص نیت سے اس کلمے کو ایکبار زبان

پر لائیگا اللہ تعالیٰ اُس کو اُن فرشتون سے دور رکھیگا جو عذاب دوزخ پر موکل ہین اور اُنکی تعداد اُنیس ہے
جو شخص اپنی تمام عمر مین سات بار بسم اللہ کہیگا اللہ تعالیٰ اُسکو دوزخ کے ساتون طبقون سے محفوظ رکھیگا اور وہ
شخص قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے اُمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ستر گناہگارون کی
شفاعت کر کے اُن کو بہشت مین داخل کریگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان
فرمایا کہ جو شخص وضو کر کے قرآن مجید مین سے اُنیس حرف یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زبان پر لائے اُس کو اُنیس
نیکیان اللہ تعالیٰ کے یہان سے ملین گی دس دنیا مین نو آخرت مین دنیا کی دس نیکیان یہ ہین (۱) اُسکی
زندگی مین برکت ہوگی (۲) لوگ اُس کی عزت کرین گے (۳) ذکر الٰہی مین اُسکی عمر دراز ہوگی (۴) اُسکے مال
اور اُسکے جسم کو کوئی نقصان نہ پہونچیگا (۵) عبادت الٰہی یعنی نماز و روزہ اور سخاوت وغیرہ مین کبھی وہ
سستی نہ کریگا (۶) اللہ تعالیٰ دنیا مین اُسکی زبان کو سچی کریگا اور وہ کبھی جھوٹ نہ بولیگا غیبت اور بہتان
وغیرہ کا مرتکب کبھی نہ ہوگا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس کو داخل بہشت کریگا (۷) کسی گناہ کبیرہ اور فسق
وغیرہ کی طرف وہ رخ نہ کریگا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس کو دوزخ کی سزائے تازیانہ سے محفوظ
رکھیگا (۸) ہر وقت وہ کسب حلال پیدا کریگا (۹) نماز مین اُس کی تکبیر اول فوت نہ ہوگی (۱۰) اللہ تعالیٰ
اُس کو نیک بخت اور ہونہار لڑکا عطا فرمائے گا جو علم دین پڑھے گا اور اپنے ماں باپ کے لئے دعائے
مغفرت مانگا کریگا اور وہ نو نیکیان جو اُس کو مرنے پر حاصل ہون گی وہ یہ ہین (۱) مرنے کے وقت جانکنی
کی سختی اللہ تعالیٰ اُسپر آسان کریگا (۲) دنیا سے وہ ایمان کے ساتھ اُٹھیگا اور نزع کے وقت شیطان
اُسکے قریب نہین آئیگا (۳) مرنے کے وقت اُسکی زبان پر کلمہ شہادت جاری ہوگا (۴) قبر مین منکر نکیر
کے سوال کا جواب اُسپر آسان ہوگا (۵) دنیا سے دو حصے زیادہ اُسکی قبر مین فراخی ہوگی (۶) صبح و شام
اُسکی قبر کی زیارت کے لئے ستر لاکھ فرشتے آئین گے اور اُس کے لئے نیکیان لکھا کرین گے اور قیامت
تک لکھا کرین گے (۷) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن صبر کرنے والون کے ساتھ اُسکا حشر کریگا (۸) اُس کا نامہ
اعمال قیامت کے دن اُسکے داہنے ہاتھ مین دیا جائے گا (۹) پل صراط سے بجلی کی طرح گذر جائیگا
اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہشت مین جائیگا۔

کتاب سعادت کبریٰ مین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جو شخص کامل جلو

وضو کرنے مین ایک بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتا ہے تو فوراً اللہ تعالیٰ کے حکم سے آسمان کے فرشتے عرش کے نیچے ایک مقام مین سجدہ کرتے ہین اور اُس مقام کا نام روضۃ الرضوان ہے پھر سجدے سے سر اُٹھا کر قیامت تک اُس شخص کے لئے استغفار کرتے رہتے ہین اور ایک دم بھی غافل نہین ہوتے بعض اہل علم فرماتے ہین کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی میم حضرت جبرئیل علیہ السلام کی پیشانی پر لکھی ہوئی ہے اور لفظ اللہ کی ہ حضرت میکائیل علیہ السلام کی پیشانی مین اور لفظ الرحمٰن کی میم حضرت اسرافیل علیہ السلام کی پیشانی پر اور الرحیم کی میم حضرت عزرائیل علیہ السلام کی پیشانی پر پس جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک بار زبان پر لاتا ہے تو یہ چارون مقرب فرشتے اور اُن کے ساتھ اور تمام فرشتے حرکت مین آتے ہین اور اُس شخص کے حق مین استغفار اور دعائے خیر کرتے ہین۔ اللہ تعالیٰ اُن سے فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! جاؤ مین نے اپنے بندے کو اُس کلمہ کا پورا ثواب دے دیا جسے وہ زبان پر لایا ہے فرشتے عرض کرتے ہین کہ خداوندا ہمکو کیونکر سکون ہو اور ہم یہان سے کیونکر جائین جبتک کہ تو اُس کلمے کے کہنے والے کو نہ بخشدے۔ جناب باری کا ارشاد ہوتا ہے کہ اے فرشتو! سنو جسوقت میرے بندے نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی تو وہ ابھی پورے الفاظ ادا بھی نہ کر چکا تھا کہ مین نے اُس کو بخشدیا پس اُس شخص کے سر پر سے تمام گناہون کا بار اُٹھا لیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُسکے نامۂ اعمال مین لکھدیتا ہے کہ اُسکو دوزخ سے نجات دی جائے اور بہشت مین داخل کیا جائے۔

حکایت ایک بزرگ فرماتے ہین کہ ایک شخص نہایت چالاک چور ڈاکو شرابی بشر حافی نام تھا اور وہ شخص ان نالائق حرکتون کے ساتھ حافظ قرآن بھی تھا اُس کی عادت تھی کہ جب کبھی چوری یا ڈاکے سے اُس کی چیز نہ ملتی تو کسی شہر مین داخل ہوتا اور شہر کے ایک سرے سے داخل ہو کر قرآن مجید پڑھتا ہوا دوسری طرف سے نکل جاتا چونکہ خوش آواز تھا اسلئے لوگ قرآن پاک سننے کے شوق مین اُسکے پیچھے پیچھے ہو لیتے اور آخر بیخودی کا عالم طاری ہو جاتا وہ شخص جب سب لوگون کو بیخود پاتا تو اُن لوگون کے کپڑے اور اسباب لیکر غائب ہو جاتا ایکبار وہ کہین چلا جا رہا تھا راستے مین زمین پر ایک کاغذ کا ٹکڑا ملا جسمین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی تھی اُسنے وہ ٹکڑا اُٹھا لیا اور مٹی سے اُسکو پاک و صاف کیا اور خوشبو لگا کر ادب سے اُسکو بوسہ دیا اور حفاظت سے رکھا کسی نہر مین ڈالدیا اُس زمانے کے ایک عابد و زاہد نے خواب مین دیکھا کہ غیب سے اُسے آواز آئی اے زاہد بشر حافی کے پاس جاؤ اور اُس سے کہو کہ خدا نے فرمایا ہے کہ تو نے ہمارے نام کو زمین پر سے اُٹھایا ہمنے تیرا مرتبہ بلند کیا تو نے ہمارے نام کی عزت کی ہمنے تجھکو عزت بخشی تو نے ہمارے نام کو معطر کیا ہم نے

تجھ کو عطر مین بسا دیا یہ خواب دیکھ کر زاہد کی آنکھ کھلی تو اُس نے اپنے دلمین سوچا کہ ایسا خواب بشر حافی کے متعلق نہین ہوسکتا ہے آخر کار تین مرتبہ اسیطرح زاہد کو خواب مین آواز آئی اور تیسری مرتبہ بیدار ہوکر بشر حافی کے مکان پر گیا جب دروازے پر پہونچا تو گھر مین سے گانے بجانے کی آواز آئی زاہد نے دستک دی اندر سے ایک لونڈی نکلی زاہد نے اُس سے پوچھا کہ یہ گھر کسی بندے کا ہے یا آزاد کا لونڈی نے کہا کہ یہ مکان ایک آزاد شخص کا ہے زاہد بولا کہ کیا آزادون کے مکان ایسے ہی ہوتے ہین اور آزاد لوگون کی یہی حالت ہوتی ہے لونڈی یہ سنکر واپس گئی اور گھر مین جاکر بشر حافی سے یہ سب باتین کہین جو زاہد نے کہی تھین اور یہ بھی کہا کہ زاہد کہتا ہے کہ آزادون کے مکان ایسے نہین ہوتے ہین۔ بشر فوراً خود دروازے پر آیا اور زاہد سے کہنے لگا کہ یا حضرت لونڈی نے آپکو جواب دینے مین غلطی کی یہ گھر آزاد کا نہین بلکہ ذلیل بندے کا ہے جو بندگان الٰہی مین سب سے شریر اور بدتر ہے زاہد نے بشر سے اپنے خواب کا واقعہ بیان کیا جسے سنتے ہی بشر نے زاہد کے ہاتھ پر توبہ کرلی اُسوقت بشر حافی ننگے سر اور ننگے پاؤن تھا لونڈی نے کہا کہ ذرا ٹھہریے مین آپکے لئے عمامہ اور جوتا لے آؤن بشر نے جواب دیا کہ اب مجھے عمامے اور جوتے کی ضرورت نہین کیونکہ خواب مین میرا نام بشر حافی لیکر پکارا گیا ہے اور حافی کے معنی برہنہ پا کے ہین غرض اس طور سے بشر حافی اللہ تعالیٰ کے نیک بندون مین داخل ہوگیا۔ شیخ کہتے ہین کہ مین نے سنا ہے کہ ایک روز بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ دریا مین کشتی پر سوار تھے کشتی والون مین سے کسی کا موتی یا جواہر گم ہوگیا کیونکہ بشر حافی ایک اجنبی اور فقیرانہ صورت کے آدمی پھٹی پرانی حالت مین تھے اسلئے انھین پر لوگون کا شک ہوا اور انھین کو چور ٹھہرایا سب نے اُنسے کہا کہ وہ موتی واپس دیدو ہم اُسکے بدلے مین تم کو کوئی اور چیز دیدین گے کیونکہ وہ تمھارے کام کا نہین ہے یہ سنکر بشر حافی کھڑے ہوئے اور آواز دی کہ اے دریا کے رہنے والی مخلوقات باہر نکلو اور ان لوگون کو موتی دیجاؤ تھوڑی دیر مین بہت سی مچھلیان پانی کے اوپر آئین اور ہر ایک کے منہ مین ایک قیمتی موتی تھا بشر حافی نے لوگون سے کہا کہ اپنے موتی کے عوض مین جو موتی انمین سے پسند آئے لیلو سب لوگ اپنی حرکت سے پشیمان ہوئے اور معذرت کرنے لگے پھر سب نے اُن سے پوچھا کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے کون سے عمل نیک پر یہ مرتبہ عطا فرمایا اُنھون نے کہا کہ مین ہر کام کے شروع مین بسم اللہ الرحمن الرحیم لیتا ہون۔

(باب ١٢) بخیل آدمی کی بُرائی اور محتاجوں کو خیرات دینے کی فضیلت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایکبار جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ کی طرف سے گذرے ایک شخص کو دیکھا کہ کعبہ شریف کے پردون سے لپٹا ہوا بارگاہ الٰہی مین یہ کہہ کر التجا کرتا ہے کہ خداوندا اس گھر کی عزت اور حرمت کے واسطے میرے گناہ بخشدے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنے بندہ مومن کی عزت اور حرمت اس گھر کی حرمت سے زیادہ ہے وہ شخص عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میرا گناہ بڑا بھاری ہے آپنے دریافت کیا کہ تونے کیا گناہ کیا ہے اُسنے کہا یا حبیب اللہ میرے پاس مال ودولت اور اونٹ گھوڑے بہت کچھ ہین لیکن جب کوئی فقیر مجھ سے کچھ سوال کرتا ہے تو اُسکے جواب مین میرے منھ سے گیا ایک آگ کا شعلہ نکلتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا او بدکار میرے سامنے سے دور ہو تو خود اپنی آگ مین کیون نہین جلجاتا قسم اُس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے کہ اگر تو ہزار برس تک روزے رکھے اور ہزار برس تک نماز پڑھے پھر اسی بخیلی اور کنجوسی کی حالت مین مرجائے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو اوندھے منھ دوزخ مین اُٹھا کر پھینکدیگا کیا تو نہین جانتا کہ بخیلی کفر ہے اور کفر کا ٹھکانا سوائے دوزخ کے کہین نہین اور سخاوت ایمان ہے اور ایمان کا ٹھکانا ہمیشہ جنت ہے۔

تنبیہ الغافلین مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے ایک بار اپنے بھائی جبرئیل سے صدقے اور خیرات کے متعلق دریافت کیا اُنھون نے جوابدیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدقہ سات قسم کا ہوتا ہے (١) وہ صدقہ کہ ایک کا ثواب ایک ہے (٢) ایک کا ثواب دس ہے (٣) ایک کا ثواب ستر ہے (٤) ایک کا ثواب سو ہے (٥) ایک کا ثواب سات سو ہے (٦) ایک کا ثواب نو سو ہے (٧) ایک کا ثواب نو لاکھ ہے مین نے کہا کہ ان ساتون قسمون کی تفصیل بیان کرو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا وہ صدقہ جسمین ایک کا ثواب ایک ہے وہ یہ ہے کہ کسی مالدار یا ظالم کو دیا جائے اور جسمین ایک کا ثواب دس ہے وہ یہ ہے کہ تندرست آدمی کو دیا جائے اور ایک کا ثواب ستر یہ کہ کسی رشتہ دار محرم کو دیا جائے ایک کا ثواب سو یہ ہے کہ فقرا اور مساکین بیوہ اور یتیمون کو دیا جائے ایک کا ثواب سات سو یہ ہے کہ غریب ماں باپ کو دیا جائے ایک کا ثواب نو سو یہ ہے کہ کسی مریض حاجتمند یا مردہ کی روح

کو ثواب بخشا جائے ایک کا ثواب ذلاکھ یہ ہے کہ کسی طالب علم کو جو تقوی اور طہارت کے ساتھ علم دین حاصل کرنے میں مشغول ہو دیا جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہارے تمام نیک اعمال میں پانچ عملوں کو سب سے اعلیٰ وافضل پایا (۱) مصیبت میں صبر کرنا (۲) باوجود قدرت کے مجرم کی خطا کو معاف کر دینا (۳) مال ودولت پاکر تواضع کرنا (۴) تنگدستی میں سخاوت کرنا (۵) بغیر کسی قسم کا احسان جتائے سلوک کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مومن کے دل کو کچھ دیکر خوش کرے خواہ ایک کپڑے کا چھیتھڑا یا روٹی کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس شخص کیلئے اس خیرات کی وجہ سے ایک عظیم الشان فرشتہ پرندے کی شکل میں پیدا کرتا ہے جسکا ایک بازو مشرق میں اور بازو مغرب میں ہوگا اور اس کے سر پر موتی اور یاقوت کا جڑاؤ تاج ہوگا اور اسکے ہزار جسم ہونگے اور ہر جسم میں ہزار سر جو موتی کی طرح چمکدار ہوں گے اور ہر سر میں ہزار چہرے اور ہر چہرے میں ہزار منھ اور ہر منھ میں ہزار زبانیں اور ہر زبان پر ہزار لغت اور ہر لغت میں ہزار آوازیں ہوں گی اور ہر آواز میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اس شخص کے لئے دعائے مغفرت قیامت تک نکلا کرے گی اور ہر دم یہ دعا اسکے جاری رہیگی۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِمَنْ فَرَّحَ مُؤْمِنًا یعنی خداوندا جس شخص نے تیرے بندہ مومن کو خوش کیا ہے اسے بخشدے۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ آدمی کی پانچ قسمیں ہیں۔ کریم۔ سخی۔ بخیل۔ لئیم شقی۔ کریم وہ ہے جو خود نہ کھائے اور حاجتمندوں کو بخشدے۔ سخی وہ ہے جو خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی دے۔ بخیل وہ ہے جو خود کھائے اور دوسروں کو نہ دے۔ لئیم وہ ہے جو خود بھی نہ کھائے اور دوسروں کو بھی نہ دے۔ شقی وہ ہے جو خود بھی نہ کھائے اور دوسرے کو بھی نہ دے اور دینے والے کو بھی سے روکے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھپر دس مرتبہ درود بھیجے اور جو شخص اللہ کی راہ میں پوشیدہ طور پر خیرات کرے خواہ ایک رائی کے دانہ کے برابر ہی کیوں نہ ہو تو اس شخص کو اللہ بغیر حساب وکتاب کے پوشیدہ طور سے جنت میں داخل کریگا۔

شیخ احمد جام نے اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ خیرات کرنیوالے کے لئے دس نعمتیں ہیں پانچ دنیا میں پانچ آخرت میں دنیا کی پانچ نعمتیں یہ ہیں (۱) اس کا مال پاک ہوجاتا ہے (۲) اسکے جسم میں

آجاتی ہے (۳) اُس کے بدن کی بیماری دفع ہوجاتی ہے (۴) ہمیشہ ذکر الٰہی اُس کی زبان پر جاری ہوتا ہے (۵) وہ شخص مرنے کے وقت باآواز بلند کلمۂ شہادت پڑھیگا اور آخرت کی پانچ نعمتون مین سے ایک یہ ہے کہ وہ شخص قیامت کے دن جب تمام لوگ حضور باری تعالیٰ مین حساب کے لئے حاضر ہونگے اور آفتاب سوا نیزے پر ہوگا اپنی خیرات کے سایے مین رہیگا۔ چنانچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک عظیم الشان حدیث مروی ہے جو آپنے حضرت معاذ ابن جبل کو تعلیم فرمائی اور اُس کو امام غزالی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب بدایۃ الہدایۃ مین نقل فرمایا ہے وہ حدیث یہ ہے حضرت عبد اللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نے حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ یا حضرت مجھے آپ وہ حدیث سنایئے جو رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے سُنی ہو راوی کہتا ہے کہ یہ سُنکر حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ رو پڑے اور دیر تک روتے رہے یہانتک کہ مین سمجھا کہ اب اُنکا رونا ختم ہی نہ ہوگا بہت دیر کے بعد اُنھون نے رونا موقوف کیا اور اس طریقے سے حدیث کو روایت کرنے لگے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مخاطب کرکے ارشاد فرمایا کہ اے معاذ مین تجھ سے ایک بات کہتا ہون اگر تم اس بات کو یاد رکھوگے تو نفع پاؤگے اور اگر بھول جاؤگے اور ضائع کردوگے تو سمجھ لو کہ قیامت کے دن گویا اللہ تعالیٰ کی حجت تمپر ختم ہوچکی اے معاذ اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان پیدا کرنے سے پہلے سات فرشتے پیدا فرمائے اور ساتون آسمانون سے ہر ایک کا دربان ایک فرشتے کو مقرر فرمایا اللہ تعالیٰ کے جلال وہیبت سے وہ تمام فرشتے اور ساتون آسمان خوف زدہ اور لرزان ہین حضرت معاذ کہتے ہین کہ مین نے عرض کی یا رسول اللہ میرے لئے نجات اور رہائی کی کیا صورت ہے آپنے فرمایا کہ اے معاذ اگر تمھارے اعمال نیک مین کوئی نقصان اور کوتاہی ہے تو اپنی زبان کو محفوظ رکھو اپنے اُن بھائیون کی غیبت نہ کرو جو مسلمان اور قرآن پڑھنے والے ہین اپنے مسلمان بھائیون کو گنہگار سمجھ کر اپنی پاکدامنی کا ثبوت نہ دو اور اُنپر اپنے آپ کو فضیلت اور برتری نہ دو اور دنیا کے اعمال کو آخرت کے عمل مین داخل نہ کرو اپنی مجلس مین مغرور ومتکبر بن کر مت بیٹھو تاکہ لوگ تمھاری بدخلقی کیوجہ سے تم سے پرہیز نہ کرین اور ایک شخص کے سامنے دوسرے شخص سے سرگوشی نہ کرو اور اپنے آپکو لوگون سے بڑا نہ جانو اور دو آدمیون مین پھوٹ نہ ڈالو ورنہ تم کو قیامت کے دن دوزخ کے کتے پھاڑ کھائینگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا اے معاذ کیا تم جانتے ہو کہ ناشطات سے کیا مراد ہے مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ

آپکے اوپر قربان ہوں میں نہیں جانتا آپنے فرمایا کروہ دوزخ کے کتے ہیں جو گوشت کو نوچکر ہڈی سے جدا کرینگے۔ نشط کے معنی گوشت نوچنے کے ہیں اور فرمایا یہ سختیاں جسپر اللہ تعالیٰ آسان کریگا آسان ہوجائیں گی راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاذ سے بڑھکر کسی کو نہیں دیکھا جو تلاوت قرآن سے زیادہ اس حدیث کو زبان پر جاری رکھتے تھے۔

کتاب مختار میں کسی بزرگ کا قول لکھا ہے کہ مسلمان آدمی کو مرجانے سے پہلے چالیس ہدیے اپنی ذات پر فرض کرلینا چاہیے۔ چار ملک الموت کے لئے چار قبر کے لئے چار منکر نکیر کے لئے چار میزان عمل کے لئے۔ چار پل صراط کے لئے چار مالک دوزخ کے لئے۔ چار رضوان جنت کے لئے۔ چار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے چار روح اعظم کے لئے۔ چار جناب باریتعالیٰ کے لئے۔ ملک الموت کے لئے چار ہدیے یہ ہیں (۱) جھگڑنے والے کو راضی کرنا (۲) فوت شدہ عبادت کو ادا کرنا (۳) موت کے لئے تیار رہنا (۴) دیدار الٰہی کا شوق رکھنا۔ چار قبر کے لئے یہ ہیں (۱) چغلخوری ترک کرنا (۲) پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط کے ساتھ پاک رہنا (۳) قرآن مجید پڑھنا (۴) رات کو جب سب لوگ سو رہیں نماز تہجد ادا کرنا۔ منکر نکیر کے لئے یہ ہیں (۱) سچ بولنا (۲) غیبت ترک کرنا (۳) حق بات کہنا (۴) مخلوق کے ساتھ تواضع سے پیش آنا۔ میزان عمل کے لئے یہ ہیں (۱) عمل میں اخلاص (۲) خوش اخلاقی (۳) ذکر الٰہی کی کثرت (۴) تکلیف کی برداشت۔ پل صراط کے لئے یہ ہیں (۱) غصہ کو ضبط کرنا (۲) پرہیزگاری (۳) جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے پاپیادہ جانا (۴) مسلمان کی مدد کرنا۔ مالک دوزخ کے لئے یہ ہیں (۱) خوف الٰہی سے رونا (۲) چھپاکر خیرات کرنا (۳) گناہ سے باز آنا (۴) ماں باپ کی خدمت کرنا۔ رضوان جنت کے لئے یہ ہیں (۱) سختیوں پر صبر کرنا (۲) مال کی خیرات (۳) حقوق الٰہی کی نگہداشت (۴) موت کا وقت یاد رکھنا اور بعض کہتے ہیں اولیاء اللہ سے محبت رکھنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یہ ہیں۔ (۱) حضور کی محبت (۲) آپکے اہلبیت پاک کی دوستی (۳) آپکی ہدایت پر چلنا (۴) آپکے اصحاب کبار رضی اللہ عنہم کو محبت سے یاد کرنا۔ جناب باری تعالیٰ کے لئے یہ ہیں (۱) لوگوں کو نیک کام کا حکم دینا (۲) بری باتوں سے باز رکھنا (۳) خلق اللہ کی خیرخواہی کرنا (۴) حکم خدا پر راضی ہونا جس بندہ مومن میں یہ خصائل ہوں گے اُس کو اللہ تعالیٰ ضرور داخل بہشت کریگا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن میزان عمل برپا

جس کی ڈنڈی کا طول مشرق سے مغرب تک اور ہر ایک پلہ زمین و آسمان کے برابر ہوگا۔ ایک پلہ عرش کے داہنی جانب رکھا جائیگا جو نیکیون کا پلہ ہوگا اور دوسرا بائین طرف جسمین بدیون کا وزن کیا جائے گا اور دونون پلون کے درمیان جن وانسان کے اعمال نیک پہاڑون کے مانند انبار لگے ہونگے یہ قیامت کا وہ دن ہوگا جو دنیا کے حساب سے پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا بعض لوگ ایسے حاضر کیے جائین گے جنمین سے ہر ایک کے ساتھ ننانوے دفتر اعمال ہون گے اور ہر ایک دفتر کا طول اسقدر ہوگا جہان تک کہ نگاہ جائے گی۔ اُن تمام دفترون مین اُس کی سیہ کاریان اور برائیان درج ہونگی۔ جن کو میزان عمل کے ایک پلہ مین رکھا جائیگا پھر ایک انگل بھر کاغذ نکالا جائے گا جسمین کلمہ شہادت اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوگا۔ اور یہ کاغذ دوسرے پلے مین رکھا جائیگا۔ پھر وزن کرتے وقت کلمہ شہادت کا پلہ اُن تمام گناہون کے دفترون سے وزن مین بھاری نکلے گا اور اس کی دلیل جناب باریتعالٰی کا یہ قول ہے۔ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ اس کے معنی یہ ہین کہ جتنی وہ لوگ ہون گے جن کی خیرات اور عبادت کا پلہ بھاری نکلے گا۔ فَھُوَ فِیْ عِیْشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ یعنی وہ شخص بہشت کے عیش و آرام مین خوش وخرم رہیگا اُسکے بعد ارشاد ہوا ہے فَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُمُّہٗ ھَاوِیَۃٌ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا ھِیَہْ نَارٌ حَامِیَۃٌ یعنی جس شخص کے اعمال حسنہ کا وزن قیامت کے دن اُس کی بداعمالی کے مقابلہ مین ہلکا ہوگا اُسکا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا اور تم جانتے ہو کہ ہاویہ کیا چیز ہے وہ ایک نہایت تیز آگ ہے۔ یہانتک اُس ایک فضیلت کا بیان تھا جو خدا کی راہ مین خیرات کرنیوالے کو منجملہ پانچ فضیلتون کے قیامت کے دن ملین گی (۲) میدان حشر اور حساب کی سختیان اُسپر آسان ہونگی (۳) میزان عمل مین اُسکی نیکیون کا پلہ بھاری ہوگا (۴) اللہ تعالٰی اُس کو نور کے دو پر عطا فرمائے گا جن کے ذریعہ سے وہ پُل صراط پر سے تیز اُڑنیوالے پرندے کی طرح اُڑ جائے گا (۵) اللہ تعالٰی اُس کو بہشت برین مین داخل فرمائے گا جہان اُسکو بہشت کی نعمتین اور دیدار الٰہی کی عزت حاصل ہوگی۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو بھوک مین پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اور پیاس مین پانی پلا کے سیراب کرے اللہ تعالٰی اُس کو دوزخ سے دور رکھیگا اور اُس کے اور دوزخ کے درمیان سات خندقین حائل ہونگی اور ہر خندق کے درمیان پانسو برس کی راہ ہوگی۔

جناب رسالتماب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نیک لوگون کے گیارہ گروہ ایسے ہین جن کی قبر دن مین قیامت تک روشنی اور فراخی ہو گی (۱) وہ شخص جو بیمار کی عیادت کو جائے (۲) جو شخص گرمیون مین روزے رکھے (۳) جو شخص اپنے مصیبت زدہ بھائی کی مدد کرے۔ (۴) جو شخص اپنے مان باپ کی خدمتگاری اور فرمانبرداری کرے (۵) وہ عورت جس کا شوہر اُس سے خوشنود ہو (۶) جو شخص اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصلاح و درستی کو دوست رکھے یہ وہ علمائے اُمت ہین جو علم فقہ و حدیث کی تعلیم اہل اُمت کو دیتے (۷) وہ صاحب ایمان جس کی تمام عمر فاقے کی وجہ سے بھوک مین گذری (۸) جس نے کثرت سے کلمۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ورد رکھا (۹) جو شخص اپنے قول کا سچا ہو (۱۰) جو شخص فقرا اور مساکین اور یتیمون سے محبت رکھے (۱۱) وہ مرد سخی جو اپنی تھوڑی آمدنی سے خدا کی راہ مین خیرات کرے۔ حدیث شریف مین ہے کہ سخی آدمی کبھی دوزخ مین داخل نہ ہوگا اُسکے لئے صرف بہشت ہے اور بخیل آدمی کبھی بہشت مین داخل نہ ہوگا اُس کے لئے صرف دوزخ ہے۔

حضرت اسما بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک ہی وقت تمام لوگ میدان حشر مین جمع کیے جائین گے۔ پھر ایک ندا کرنیوالا ندا کریگا کہ کہان ہین وہ لوگ جن کے پہلو راتون کو نماز تہجد ادا کرنے کے لئے اپنے بسترون سے علیحدہ ہوتے تھے اور کہان ہین وہ لوگ جو اپنے مقدور کے مطابق رزق الٰہی مین سے خیرات کرتے تھے۔ یہ دونون گروہ باہر آئینگے جن کی تعداد بہت کم ہوگی سب سے پہلے یہ لوگ بغیر حساب کے داخل بہشت ہون گے پھر سب لوگون کے لئے حساب کا حکم ہوگا۔

جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اہل دوزخ ایکطرف صف بستہ کھڑے ہونگے اتنے مین ایک مرد جنتی اُنکی طرف سے گذریگا جسکو دیکھ کر کوئی اُنمین سے کہیگا کہ اے فلان کیا تم مجھکو نہین پہچانتے مین وہ ہون جنے تمکو ایکبار پیٹ بھر کے کھلایا تھا دوسرا کہیگا کہ کیا تم مجھکو نہین پہچانتے مین وہ ہون جنے تمکو ایکبار پانی پلایا تھا تیسرا کہیگا، کیا تم مجھکو نہین پہچانتے؟ مین وہ ہون جنے تمھین ایکبار پرانا کپڑا پہنایا تھا جس سے ستر عورت ہوا یہ سنکر وہ مرد بہشتی بارگاہ خدا مین شفاعت کریگا اور اُسکے ساتھ وہ بھی داخل بہشت ہونگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام مخلوقات بہشت کی مشتاق ہے اور بہشت کو دس لوگون کا اشتیاق ہے (۱) جو شخص رات کو سوتے سے اُٹھکر دو رکعت نماز ادا کرے

(۲) جو شخص گرمیوں میں روزے رکھے (۳) وہ شخص جس کی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو (۴) جو شخص عبادت الٰہی کی وجہ سے رات کو بہت کم سوئے (۵) جو شخص ہمیشہ سچی بات زبان پر لائے (۶) جو شخص اپنے گھر والوں اور اولاد کے ساتھ رحم اور شفقت سے پیش آئے (۷) جو شخص ہمیشہ باوضو رہے (۸) جو شخص شراب وغیرہ کوئی نشہ کی چیز استعمال نہ کرے (۹) جو شخص ہر سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے (۱۰) جو شخص کسی بھوکے کو پیٹ بھر کے کھانا کھلائے یا پیاسے کو پانی سے سیراب کرے یا برہنہ کو کپڑے پہنائے یا کسی کی اور کوئی حاجت بر لائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کی راہ میں خیرات کے طور پر کسی بھوکے پیٹ میں ایک لقمہ ڈالدے، یا کسی برہنہ آدمی کو کوئی پرانا کپڑا پہنا دے، یا پیاسے کو ایک گھونٹ پانی پلادے، تو یہ عمل نیک ہزار رکعت نماز ہزار حج ہزار روزے اور ہزار قربانی کرنے سے افضل ہے کیونکہ چھپا کر خیرات کرنے سے شر و آفت کے ستر دروازے بند ہو جاتے ہیں، اور ستر بلائیں دفع ہو جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قہر و غضب ٹھنڈا ہو جاتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ بخل سے پانچ بری خصلتیں پیدا ہو جاتی ہیں (۱) مکر و فریب (۲) مال جمع کرنے کی حرص (۳) خرید و فروخت میں فضول جھوٹ بولنا (۴) معاملات اور معاہدہ میں عہد شکنی کرنا (۵) اللہ و رسول کے وعدے میں شک لانا اور بخیل آدمی مشرکوں کا ساتھی اور شیاطین کا دوست ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ کو بغیر کسی جرم و گناہ کے بغض و نفرت ہے (۱) زیادہ کھانیوالا (۲) مغرور (۳) بخیل۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ بخیل آدمی کا مال ان سات صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں صرف ہوتا ہے (۱) یا یہ کہ وہ مرجائے اور اُس کے بعد ایسا شخص اُس مال کا وارث ہو جس کی نسبت اسکو ہمیشہ خوف لگا رہتا تھا کہ کہیں یہ میرے مال پر قبضہ نہ کرلے، پھر اُس مال کو وہ معصیت الٰہی میں صرف کردے (۲) یا کسی ظالم بادشاہ کو اللہ تعالیٰ اُسپر مسلط کر دیتا ہے جو اُس کو ذلیل و رسوا کر کے اُس کا مال چھین لیتا ہے (۳) یا کوئی نفسانی شہوت اُس میں جوش زن ہوتی ہے۔ جس پر وہ اپنا مال لٹا دیتا ہے (۴) یا اُس کے دل میں عمارت بنانے یا ویران زمین کو آباد کرنے کی حرص پیدا ہو جاتی ہے جسمیں اُس کا مال صرف ہو جاتا ہے (۵) یا کوئی دنیاوی مصیبت اور ناگہانی آفت آجاتی ہے، مثلاً اسکا مال جل جائے یا ڈوب جائے، یا چوری ہو جائے (۶) یا اُس کو کوئی دائمی مرض لاحق ہو جاتا ہے اور

علاج و معالجہ مین اپنا مال صرف کرتا ہے (۷) یا کسی مقام مین مال کو دفن کر دیتا ہے اور پھر ایسا ہو جاتا ہے کہ ڈھونڈھے سے بھی اُس کو نہین پاتا۔

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ فرزند آدم کے مرجانے پر اُسکے اعمال بھی ختم ہو جاتے ہین اور اُس کا ثواب بھی منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزین ایسی ہین کہ جن کا ثواب ہمیشہ اُس کو ملتا رہتا ہے (۱) علم دین جس کی اُس نے تعلیم دی ہو (۲) اولاد نیک (۳) صدقۂ جاری "حدیث شریف" مین ہے کہ چار خصلتین اہل جنت کی ہین اور چار اہل دوزخ کی جن مین جنتیون کی چار خصلتین یہ ہین (۱) شیرین زبانی (۲) بارونق چہرہ (۳) پرہیزگار دل (۴) سخی ہاتھ اور اہل دوزخ کی چار خصلتین یہ ہین (۱) ترش روئی (۲) فحش گوئی (۳) سخت دلی (۴) کنجوسی۔

"ابوالجعدؒ" سے منقول ہے کہ ایک عورت اپنا بچہ گود مین لیے کہین جا رہی تھی یکایک راستہ مین ایک بھیڑیا آیا اور اُس کے بچے کو جھپٹ لے گیا۔ وہ بھیڑیے کے پیچھے دوڑی اُسی حالت مین کسی سائل نے اُس سے سوال کیا۔ عورت کے پاس ایک روٹی تھی وہ سائل کو دیدی اتنے مین بھیڑیا اُس کے بچے کو لیے ہوئے واپس آیا اور اُس کا بچہ اُس کے حوالہ کیا۔ تب سائل نے کہا کہ لقمے کے بدلے خدا نے ایک لقمہ واپس دے دیا۔

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سخاوت ایک درخت ہے جس کی جڑ جنت مین ہے اور اُس کی شاخین دنیا مین جھکی ہوئی ہین۔ جس نے اُسکی کسی شاخ کو پکڑ لیا وہ اُس کے ذریعہ سے بہشت مین پہونچ جائے گا اور بخل ایک درخت ہے جس کی جڑ دوزخ مین ہے اور اُس کی ٹہنیان دنیا مین لٹکی ہوئی ہین۔ جو شخص اُس کی کسی شاخ سے لپٹا وہ اُسے کھینچکر دوزخ مین ڈال دے گی۔

"جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتین ایسی ہین جن سے افضل و برتر کوئی خصلت نہین۔ ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا دوسرے مسلمان بھائیون کو نفع پہونچانا اور دو خصلتین ایسی ہین جن سے بدتر کوئی خصلت نہین۔ ایک خدا کے ساتھ شرک کرنا، دوسرے مسلمان بھائیون کو نقصان پہونچانا اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت بر لائیگا اللہ تعالیٰ اُس کی ستر حاجتین دنیا و آخرت مین پوری کریگا اور اُس کے نامۂ اعمال مین سات ہزار برس

کے دن بھر روزے اور شب بھر نماز کا ثواب درج فرمائے گا۔

حضرت "سعید" رضی اللہ عنہ نے "رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ جو شخص کبھی دن مین بارات کو خدا کی راہ مین کچھ خیرات کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کو ایسی موت سے اپنی حفظ وامان مین رکھتا ہے کہ کوئی زہریلا جانور کاٹ کھائے یا کسی دیوار کے تلے دب جائے یا ناگہانی موت سے مر جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مٹھی بھر چھوہارے اور روٹیون کے ٹکڑے حوران جنت کا مہر ہے

حضرت "ابو درداء" رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر روز جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اُس کے ساتھ ساتھ دو فرشتے ندا کرتے ہین جن کی آواز سوائے جن وانسان کے تمام مخلوق الٰہی سنتی ہے۔ وہ فرشتے پکار کر کہتے ہین کہ اے لوگو اپنے پروردگار کی طرف بڑھو کیونکہ جو مال تھوڑا ہو اور آدمی کے لئے کفایت کرے وہ اُس سے بہتر ہے کہ زیادہ مال ہو اور انسان کو خدا کی یاد سے غافل کر دے۔ بعض احادیث مین آیا ہے کہ ہر شہر مین دو فرشتے باآواز بلند یہ دعا کیا کرتے ہین کہ خداوندا تیری راہ مین جو اپنے مال کو خیرات کرتا ہے اُسے دنیا مین اور زیادہ ثروت عطا کر، اور جو بخل سے اپنے مال کو جمع رکھتا ہے اُس کی دولت کو جلد ضائع کر دے۔

(باب ۱۵) علم کی فضیلت عالم اور طالب العلم اور اُنسے محبت رکھنے والون کے مراتب

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ "حدیث" پاک مشہور ہے کہ مین علم کا شہر ہون اور "علی مرتضیٰ" اُس شہر کے پھاٹک ہین۔ جب اس حدیث کو فرقۂ خوارج نے سنا تو اُن کو "حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ" پر بہت حسد ہوا۔ ایکبار اُن مین سے گیارہ آدمی جو اپنی جماعت کے رئیس تھے باہم جمع ہوئے اور مشورہ کیا کہ آؤ الگ الگ حضرت علیؓ کے پاس جائین اور ایک سوال کرین پھر دیکھین کہ وہ ہمین کیا جواب دیتے ہین۔ پس اگر انھون نے ہم گیارہون آدمیون کو اُس ایک مسئلے کے گیارہ جواب علیحدہ علیحدہ دیئے تو ہم جانینگے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق علم نبوت کے شہر کا پھاٹک ہین یہ مشورہ کرکے اُن مین سے ایک آدمی حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین آیا اور بعد سلام علیک کہنے لگا کہ "علیؓ" بتایئے کہ علم افضل ہے یا مال۔ آپنے جواب دیا کہ علم افضل ہے اُس نے پوچھا اسکی دلیل بیان کیجئے آپنے فرمایا کہ علم نبیون کی میراث ہے اور مال قارون وہامان اور فرعون وشداد کا

ورثہ ہے یہ سنکر وہ شخص چلا گیا اور دوسرے نے آکر وہی سوال کیا آپنے اُسے بھی وہی جواب دیا۔ اُسنے پوچھا دلیل کیا ہے آپنے فرمایا کہ علم تمھاری نگہبانی کرتا ہے اور مال کی تم خود حفاظت مین رہتے ہو۔ پھر تیسرا آیا اُسنے بھی وہی سوال کیا آپنے وہی جوابدیا اُس نے دلیل پوچھی۔ آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی علم خاص کر اُسی شخص کو دیتا ہے جس کو وہ دوست رکھتا ہے اور مال کے لئے یہ خصوصیت نہین۔ دوست دشمن سب کو عطا کرتا ہے۔ چوتھے شخص نے اُسیطرح آپسے سوال کیا اور جواب کی دلیل پوچھی آپنے فرمایا کہ مال خرچ کرنے سے کم ہوجاتا ہے اور علم جسقدر صرف کیا جائے اُسیقدر زیادہ ہوتا ہے۔ پھر پانچوان آیا اُس نے بھی اسیطرح دلیل مانگی۔ آپنے فرمایا کہ مال دار آدمی کبھی بخیل اور کنجوس کہکر بھی پکارا جاتا ہے مگر صاحب علم کو ہمیشہ عظمت اور بزرگی ہی سے یاد کرتے ہین۔ پھر چھٹا آیا اُس نے جواب کی دلیل مانگی۔ آپنے فرمایا کہ مالدار سے قیامت کے دن حساب لیا جائے گا اور ایک ایک پیسہ کے متعلق سوال ہوگا کہ کہان سے کمایا اور کہان خرچ کیا۔ اور صاحب علم قیامت کے دن گنہگارون کی شفاعت کریگا پھر اسیطرح ساتوان آیا اُس سے آپنے فرمایا کہ مال دار جب مرجاتا ہے تو اُس کا تذکرہ بھی ختم ہوجاتا ہے اور عالم کا مذکور اُس کے مرنے بعد قیامت تک باقی رہتا ہے پھر آٹھوان آیا اُس سے آپنے فرمایا کہ مالدار کے دشمن بہت ہوتے ہین اور عالم کے دوست بکثرت ہوتے ہین۔ پھر نوان آیا اُس سے آپنے فرمایا کہ مال مدتون پڑا رہنے سے بوسیدہ اور بیکار ہوجاتا ہے اور علم کبھی کہنہ نہین ہوتا۔ پھر دسوان آیا اُس سے آپنے فرمایا کہ مال سے دل سخت ہوجاتا ہے اور علم دل کو روشن کردیتا ہے۔ پھر گیارہوان آیا اُس سے آپنے فرمایا کہ مال دار اپنے مال کے غرور مین خدائی کا دعوی کر بیٹھتا ہے اور صاحب علم کبھی ایسا دعوی نہین کرتا بلکہ ہمیشہ فروتنی اور عبودیت کا اقرار کرتا ہے۔ اسکے بعد حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ مجھ سے یون ہی سوال کرتے رہین تو اسی ایک جواب کی دلیل ہر ایک کو علٰحدہ علٰحدہ اپنی زندگی بھر دیتا رہونگا۔ اُن لوگون نے آپکی فضیلت کو تسلیم کیا اور سب کے سب دائرۂ اسلام مین داخل ہوگئے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن اور علم دین کے سوا جس قدر دنیا مین علوم ہین سب کفر و زندقہ ہین۔

حضرت "ابو امامہ باہلی" رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور مین دو آدمیون کا تذکرہ ہوا۔ ایک عابد تھا دوسرا عالم۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ عالم شخص اُس عابد سے ایسا افضل ہے جس قدر کہ مین تم مین سے ایک ادنی آدمی پر

فضیلت رکھتا ہون۔ پھر حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور جسقدر زمین و آسمان اور پہاڑون مین مخلوقات الٰہی ہے یہان تک کہ چونٹیان اپنے سوراخون مین اور مچھلیان پانی مین اور عرش و کرسی لوح و قلم جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ سب کے سب اُس عالم کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہین جو لوگون کو علم دین سکھائے اور نیک تعلیم دے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہین کہ مین نے ایکبار خواب مین دیکھا کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اے "ابوبکر" نگاہ اُٹھا کے دوزخ کی طرف دیکھو۔ مین نے نظر اُٹھائی تو کیا دیکھتا ہون کہ گنہگارون کی ایک جماعت مبتلائے عذاب ہے اور اُن کے چہرے مثل خنزیر کے ہین۔ لہو اور پیپ پی رہے ہین اور آگ مین جلتے ہین۔ مین نے عرض کیا رسول اللہ یہ کون لوگ ہین اور کس گناہ عظیم پر اس عذاب الیم مین گرفتار ہین۔ حضور نے فرمایا کہ یہ لوگ دنیا مین علمار کو ایذا پہونچاتے تھے اور بغیر توبہ کیے مرگئے اسی گناہ کا یہ وبال ہے۔

کتاب تنبیہ مین ہے کہ جو شخص آٹھ قسم کے آدمیون کے ساتھ نشست و برخاست رکھیگا اُسمین آٹھ وصف زیادہ ہون گے (۱) جو شخص امیرون اور رئیسون کی صحبت مین رہیگا اُس مین غرور اور تکبر اور سنگدلی بڑھجاتی ہے (۲) جو شخص مالدارون کی صحبت مین بیٹھیگا اُس کو حرص اور دنیا کی محبت زیادہ ہوگی (۳) جو شخص عورتون کی صحبت مین بیٹھے گا اُس مین جہالت اور شہوت بہت ہوگی (۴) جو شخص لڑکون کی صحبت مین رہے گا اُس مین کھیل کود اور مسخرہ پن بڑھیگا (۵) جو شخص بدکارون مین بیٹھے گا اُس مین گناہ کرنے کی دلیری زیادہ ہوگی اور توبہ کو ہمیشہ ٹالتا رہیگا (۶) جو شخص نیک لوگون کے پاس بیٹھے گا اُس مین عبادت کی رغبت پیدا ہوگی (۷) جو شخص درویشون کی نشست مین رہیگا اُس مین شکر و رضا کی خوبی بڑھیگی (۸) جو شخص علمار کی صحبت مین بیٹھے گا اُس مین علم و پرہیزگاری زیادہ ہوگی اور ہمیشہ اُس کے دل مین خوف خدا رہے گا۔

بزرگون کا قول ہے کہ چار قسم کی نیند اور چار موقعون کی ہنسی سے اللہ تعالیٰ کو سخت نفرت ہے نیند کی چار قسمین یہ ہین (۱) نماز فجر کے بعد سونا (۲) نماز عشار سے پہلے سونا (۳) نماز فرض کے وقت سونا (۴) علم اور ذکر الٰہی کی محفل مین سونا ہنسی کے چار موقع یہ ہین (۱) قرآن مجید کی تلاوت کے درمیان مین ہنسنا (۲) جنازے کے ساتھ چلنے مین ہنسنا (۳) قبرستان مین ہنسنا (۴) ذکر الٰہی اور

علم کی محفل میں رہنا۔

بزرگوں کا قول ہے کہ علماء کی خدمت میں حاضر رہنا دین کی اصلاح اور جسم کی آرائش ہے ابو یحییٰ رازی فرماتے ہیں کہ چار باتیں مسلمان کے لئے نہایت مصیبت ناک ہیں (۱) نماز جماعت میں تکبیر اولیٰ کا فوت ہو جانا (۲) جہاد میں لشکر کفار کی دیکھ بھال سے غافل رہنا (۳) حج کرنے میں کوہ عرفات کا وقوف فوت ہونا (۴) ذکر خدا اور علم کے جلسہ میں شرکت کا فوت ہو جانا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک بار بازار میں تشریف لیگئے اور بازار والوں سے کہا کہ تم لوگ یہاں پر ہو اور جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث مسجد میں تقسیم ہو رہی ہے پس وہ لوگ بازار چھوڑ کر مسجد کی طرف گئے اور لوٹ کر حضرت ابوہریرہ رضی سے کہا کہ ہمنے میراث کو تو نہیں دیکھا اُنھوں نے کہا کہ پھر تم لوگوں نے کیا دیکھا۔ پس اُنھوں نے بیان کیا کہ ہمنے ایک جماعت کو دیکھا جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی تھی اور کلام پاک کی تلاوت کرتی تھی اور علم کی تعلیم دیتی تھی اُنھوں نے کہا تو بس یہی رسولخدا صلعم کی میراث ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی قوم ذکر الٰہی کے لئے کسی مجلس میں جمع ہوتی ہے، تو منادی غیب سے ندا کرتا ہے کہ اے نیک لوگو! جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمھارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا اور تم سب کو اپنی رحمت سے بخشدیا۔ اسیطرح جب کوئی جماعت کہیں ملکر ذکر الٰہی کرتی ہے تو انکے ساتھ ایک فرشتوں کی جماعت بھی شریک محفل ہوتی ہے۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ماں باپ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے اور کعبہ شریف پر نظر ڈالنا عبادت ہے اور عالم کے چہرے پر نگاہ کرنا تمام عبادتوں کی اصل ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علم دین کی طلب میں ہو اور اُسی طالبعلمی کی حالت میں اُس کی موت آجائے تو بارگاہ الٰہی میں اُس شخص کے اور انبیاء کے درمیان فقط ایک درجہ کا فرق ہوگا اور وہ درجۂ نبوت ہے۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے ابن مسعود! تمھارا گھڑی بھر کے لئے علم دین کے حلقۂ درس میں بیٹھنا کہ اُس حالت میں نہ کوئی قلم ہاتھ سے چھوڑا اور نہ ایک حرف لکھو تمھارے لئے ہزار غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے اور عالم کے چہرے پر نگاہ ڈالنا خدا کی راہ میں ہزار گھوڑے دینے سے افضل ہے اور عالم کو سلام کرنا تمھارے حق میں

ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے اس واسطے کہ ایک عالم کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہزار شہیدون اور ہزار حافظون سے بزرگی مین زیادہ ہے۔ پس جو شخص کسی عالم یا طالب علم کی مدد کریگا خواہ وہ مدد کتنی ہی حقیر کیون نہ ہو مثلاً ایک لقمہ روٹی یا ایک ٹکڑا کپڑا یا ایک پیالہ پانی یا کوئی ٹوٹا ہوا قلم یا کاغذ تو اُس شخص نے گویا ستر بار خانۂ کعبہ کو تعمیر کیا اور اللہ تعالیٰ اُسکو اس قدر ثواب عطا کریگا کہ گویا اُسنے کوہ احد کے برابر زر خالص خدا کی راہ مین دیا ہے اور ستر حج کیے ہین اور ستر نبیون کو کھانا کھلایا ہے، اور تمام عمر اُس کے نامۂ اعمال مین اُس کی خطائین درج نہ کی جائینگی۔ علم کی خدمت کا ثواب ہزار رکعت نفل سے زیادہ ہے۔

فتاویٰ نسفی مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت عالم کسی جلسہ مین آئے اور حاضرین جلسہ اُس کی تعظیم کے لئے پورے طور پر کھڑے نہ ہون تو قیامت کے دن وہ لوگ میری شفاعت سے محروم رہینگے اور جو شخص عالم کو ایک درم دے یا پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا پانی پلائے تو اللہ تعالیٰ اُس کو نیک بخت اولاد عطا فرمائے گا۔ اور وہ شخص بلا حساب و کتاب بہشت مین داخل ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عالم اور طالب علم جب کسی شہر مین گذرتے ہین تو اللہ تعالیٰ اُس شہر کے قبرستان سے چالیس دن تک عذاب اُٹھا لیتا ہے اور جو شخص عالم کو بنگاہ محبت دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو عذاب دوزخ سے نجات بخشتا ہے اور جو شخص دنیا مین اہل جنت کو دیکھنا چاہے تو طالبعلمون کو دیکھے۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت مین محمدؐ کی جان ہے کہ جو طالب علم فقط علم دین سیکھنے کیلئے سیر و سفر اور آمد و رفت رکھتا ہے اُسکے نامۂ اعمال مین اللہ تعالیٰ ہر قدم پر ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے اور ہر قدم کے بدلے مین اُسکے لئے ایک شہر تیار فرماتا ہے طالب علم زمین پر چلتا ہے اور زمین اُسکے لئے استغفار کرتی ہے اور وہ صبح و شام کنار مغفرت مین رہتا ہے اور فرشتے گواہی دیتے ہین کہ اُسکو اللہ تعالیٰ نے عذاب دوزخ سے نجات دیدی ہے۔

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ اُنھون نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین آیا اور پوچھا کہ عالم افضل ہے یا عابد آپنے تبسم فرمایا اور کہا کہ اے شخص تیرے اس قول سے فرشتون کو بھی تعجب ہوگا کیونکہ خدا کے نزدیک ایک سست عالم ستر ہزار محنتی عابد اور رات بھر اُٹھکر نماز پڑھنے والے اور دن بھر روزہ رکھنے والے عابد سے بہتر ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری خوشنودی چاہتا ہے اُسکے لئے لازم ہے کہ

میرے دوست کی تعظیم کرے۔ صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکا دوست کون ہے آپنے فرمایا کہ میرا دوست طالبعلم ہے، اور وہ مجھ کو خدا کے فرشتون سے بھی زیادہ محبوب ہے پس جس شخص نے طالبعلم کی زیارت کی گویا اُس نے میری زیارت کی اور جس نے اُس سے مصافحہ کیا گویا مجھ سے کیا۔ اور جو اُس کے پاس بیٹھا گویا میرے نزدیک بیٹھا اور جس نے اُس کی تعظیم کی اور اُسکو بڑا جانا گویا اُس نے میری تعظیم کی اور جس نے میری تعظیم کی تو اُس نے گویا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی اور جس نے اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی اُس کے لئے بغیر حساب وکتاب ہمیشہ جنت ہے کیونکہ وہ قیامت کے دن میری امت کا شفیع ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر مسلمان کے لئے چار چیزیں ضروری ہین (۱) کشادہ گھر (۲) عمدہ گھوڑا (۳) روشنچراغ (۴) نیا کپڑا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کشادہ گھر سے کیا مطلب ہے۔ فرمایا صبر کرنا۔ عرض کی گھوڑے کے عمدہ ہونے سے کیا غرض ہے۔ فرمایا عقل۔ کہا لباس کی عمدگی سے کیا مطلب ہے۔ فرمایا شرم وحیا پھر عرض کی روشنچراغ سے کیا مراد ہے۔ فرمایا علم۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سات دن تک علم کی باتین نہ سُنے اللہ تعالےٰ اُسکے ستر سال کے عمل نیک اکارت کر دیتا ہے۔ جس وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جناب رسالتمآب سے اِس حدیث کو سُنا تو حضرت عائشہؓ وحضرت فاطمہؓ رضی اللہ عنہا کے پاس روتے ہوئے آئے اُنھون نے کہا کہ اے علیؓ! کیون روتے ہو آپنے فرمایا کہ مین اُن جنگل مین رہنے والون کی حالتپر روتا ہون جو مدتون علم کو نہین سنتے ہین پس حضرت عائشہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہوگئین اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا مانگی کہ اے اللہ عالمون کے رزق کو منتشر کر دے یہان تک کہ وہ لوگ شہر دن اور قصبون مین گھوم کر خلق اللہ کو جو ہدایت کے طریقہ پر آنا چاہین علم اور ادب کی تعلیم دیکر اُن کے گوش گذار کرین تاکہ قیامت کی سختیون اور مصیبت سے اُن کو نجات حاصل ہو۔

حضرت فقیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیان کیا جاتا ہے جو شخص عالم کے پاس پہونچکر اُس کے نزدیک بیٹھے اور اُس سے علم حاصل کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تب بھی اُس کو سات کرامتین حاصل ہون گی۔ (۱) طالبعلم کی سی فضیلت پائے گا (۲) جبتک وہ شخص اُس عالم کے پاس بیٹھا رہیگا گناہون اور خطاؤن سے

محفوظ رہے گا (۳) جس وقت وہاں سے نکلیگا تو اُس پر رحمت کا نزول ہوگا (۴) جب تک اُسکے نزدیک بیٹھا رہیگا اُس وقت تک اُسپر برابر رحمت اور برکت کا نزول ہوتا رہیگا (۵) جبتک وہ سنتا رہیگا اُسکے نامۂ اعمال مین برابر نیکیان لکھی جائین گی (۶) ملائکہ اُس کو اپنے پرون سے ڈھانک لینگے اور وہ بالکل اُن مین ملجائے گا (۷) اُس کے ہر ایک قدم جس کو وہ اُٹھاتا اور رکھتا ہے اُس کے گناہون کے کفارہ ہوجائین گے اور اُس کے مرتبے بلند ہوجائینگے اور اُس کی نیکیان بڑھا دیجائینگی۔ ان فضائل کے علاوہ اُس کو اللہ تعالیٰ چھ کرامتین اور عطا فرماتا ہے (۱) جتنی مرتبہ وہ اہل علم کی مجلس مین بیٹھے گا ہر بار اُسکا ایک درجہ بلند کیا جائے گا اور اُسپر رحمت کا نزول ہوگا (۲) جتنے لوگ اُس کی پیروی کرین گے اُن سب کے برابر ثواب اُس کو ملتا جائے گا۔ اور اُن لوگون کے ثواب مین بھی کوئی کمی نہ ہوگی (۳) جو شخص اُس کے پیرون مین سے بخشا جائے گا وہ اُس کی شفاعت کریگا (۴) اہل فسق و فجور کی صحبت سے اُس کا دل سرد ہوجائیگا (۵) مومنین اور صالحین کے طریقے مین وہ داخل ہوگا۔ (۶) وہ شخص اس ارشاد الٰہی کا مصداق ہوگا کہ کونوا ربانیین یعنے اللہ والے بنو جس سے مراد علماء و فقہاء و صلحاء ہین۔ یہ فضیلتین اُس شخص کے لئے ہین جو عالمون کی صحبت مین بیٹھ کر کچھ یاد نہ کرے اور جو شخص علماء سے فیض اُٹھائے اور اُن کی تعلیمات کو محفوظ رکھے اُسکے لئے اس سے ہزارون درجے زیادہ فضیلتین ہون گی۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میدان قیامت مین عالم اور عابد لائے جائینگے۔ عابد کو حکم ہوگا کہ تم بہشت مین داخل ہوجاؤ اور عالم سے کہا جائے گا کہ تم ابھی ٹھہرو اور گناہگارون کی شفاعت کرو۔

(باب ۱۶) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت اور درود پڑھنے والے کا اجر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ سفیان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ایک بار خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ اس درمیان مین انھون نے ایک آدمی کو طواف کرتے دیکھا کہ وہ طواف کرنے مین ہر ایک قدم اُٹھاکر اخلاص کے ساتھ درود شریف پڑھتا تھا۔ حضرت عبداللہ ابن عباس کہتے ہین کہ مین نے اُس سے کہا کہ اے شخص تو نے طواف مین تسبیح اور تہلیل کی جگہ بھی درود شریف ہی کو اختیار کر رکھا ہے؟ کیا اس کے متعلق تیرے پاس کوئی دلیل ہے؟ اُس نے کہا

خدا تم پر رحمت کرے پہلے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟ مین نے جواب دیا کہ مین عبد اللہ ابن عباس ہون وہ کہنے لگا کہ اگر آپ اپنے زمانے مین عجیب و غریب شخص نہ ہوتے تو مین کبھی آپکو اپنے حال سے آگاہ نہ کرتا نہ اپنا حال آپ پر ظاہر کرتا۔ پھر اُس نے بیان کیا کہ مین ایکبار حج بیت اللہ کے ارادے سے اپنے باپ کے ہمراہ چلا راستے مین ایک منزل پر قیام کا اتفاق ہوا۔ جہان میرا باپ سخت بیمار ہو گیا مین اُس کے علاج مین کوشش کرنے لگا لیکن کوئی تدبیر پیش نہ گئی، آخر کار ایک رات جبکہ مین اُسکے سرہانے اُسکی خدمت مین مشغول تھا، وہ قضا کر گیا، مین کیا دیکھتا ہون، کہ اُس کا چہرہ بالکل سیاہ ہو گیا ہے، اُسے دیکھ کر مجھے عبرت ہوئی اور بیساختہ میری زبان سے یہ الفاظ نکلے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن میرا باپ مر گیا اور اُسکا مُنھ کالا ہو گیا۔ مجھ سے وہ چہرہ نہ دیکھا گیا اور چادر سے اُسکے مُنھ کو چھپا دیا اُسی حالت مین مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا اور آنکھ لگ گئی مین نے خواب مین دیکھا، کہ ایک نہایت خوبصورت شخص کہ اُس سے زیادہ حسین و جمیل چہرے والا، صاف و ستھرے لباس والا، نہایت معطر خوشبو والا، مجھے آجتک نظر نہین آیا نہایت دلآویز چال سے قدم بڑھاتا ہوا چلا آتا ہے یہان تک کہ میرے باپ کی لاش کے قریب آیا اور چادر کا دامن اُسکے منھ پر سے ہٹایا پھر اپنا ہاتھ بڑھا کر اُس کے مُنھ پر پھیرا جس سے اُس کا چہرہ روشن اور نورانی ہو گیا، اس کے بعد وہ شخص واپس چلا، مین نے آگے بڑھ کر اُس کا دامن پکڑا اور نجابت سے کہا کہ اے خدا کے مقبول بندے! آپ کون ہین؟ کہ اس حالت غریب الوطنی مین میرے باپ کی دستگیری کے لیے آپکو اللہ نے بھیجا اُنھون نے کہا کیا تم مجھے نہین جانتے ہو؟ مین محمد ابن عبد اللہ ہون جن پر کہ قرآن پاک نازل ہوا ہے۔ تمھارا باپ اسمین شک نہین کہ زندگی بھر اپنی جان پر ظلم کرتا رہا، اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیون مین مشغول رہا لیکن اسی کے ساتھ وہ کثرت سے ہمپر درود بھیجا کرتا تھا۔ پس جب مرنیکے بعد وہ مبتلائے عذاب ہوا، تو اُس نے ہماری جناب مین آکر فریاد کی، چنانچہ ہم اُس کی فریاد کو پہونچے، اور ہم ضرور اُس شخص کی فریاد رسی کرتے ہین جو ہمپر درود شریف بھیجتا ہے اتنے مین میری آنکھ کھل گئی، مین نے دیکھا کہ حقیقت مین میرے باپ کا چہرہ چاند سے زیادہ روشن ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے عرش پاک کے سایے مین میری اُمت کے گیارہ قسم کے آدمیون کو جگہ دیگا۔ (۱) جو شخص جاڑے دن مین اچھی طرح وضو کرنے مین اعضا کو دھوئے (۲) جو شخص بارش

اور آندھی مین پیادہ پا نماز پڑھنے کے لئے مسجد مین جائے (۳) جو تہجد کی بارہ رکعت ہمیشہ پڑھتا رہے یہ وہ وقت ہے کہ اسمین دعا قبول ہوتی ہے (۴) جو شخص یتیمون پر احسان کرے (۵) جو شخص بیوہ عورتون کی مدد کرے (۶) جو شخص حقوق الٰہی پورے طور سے بجالائے (۷) جو شخص اُن چیزون سے اپنے ہاتھ کو کوتاہ رکھے جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے (۸) جو شخص میری اُمت کے رنج وغم کو دور کرے (۹) جو شخص میری اُمت کو خوش کرے (۱۰) جو شخص دن رات اکثر کلمۂ شہادت کا ورد رکھے اور کہا کرے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (۱۱) جو شخص ہر وقت کثرت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کا پتلا تیار فرما کر اُن کے جسم خاکی مین روح پھونکی اور اُن کی آنکھون کو روشن کیا تو اُنھون نے عرش الٰہی کے نیچے دیکھا کہ بخط نور لکھا ہوا تھا اللھم صل علی محمد بعدد کل ذرۃ الف الف مرۃ وعلی ال محمد وبارك وسلم پس آدم علیہ السلام نے پوچھا کہ اے میرے پروردگار یہ کس وجہ سے مجھ سے افضل ہین۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے آدم! جو کچھ مین کہتا ہون اُس کو سنو! اس لئے کہ تمھاری گفتگو سے تو تمام فرشتے ہنستے ہین اگر مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پیدا کرتا تو ہرگز نہ تم کو پیدا کرتا اور نہ اپنی ربوبیت کو ظاہر کرتا۔ حالانکہ وہ تمھاری ہی اولاد سے ہین۔ پس اُسیوقت آدم علیہ السلام سجدۂ شکر بجا لائے جب اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا کو آدم علیہ السلام کی پسلی سے جنت مین پیدا کیا اور اُن کے بائین پہلو مین جگہ دی تو حضرت آدم علیہ السلام خواب سے بیدار ہو کر کیا دیکھتے ہین کہ ایک عورت میرے پہلو مین ہے جس کی طرف اُنھون نے محبت سے نگاہ ڈالی اور اُس کے حسن وجمال پر شیدا ہو گئے۔ بارگاہ خداوندی مین عرض کی کہ اے پروردگار یہ حسین عورت کون ہے جسکی طرف بے اختیار میرا دل کھنچا جاتا ہے اور بغیر اس کے دیکھے دم بھر صبر وقرار نہین آتا جواب ملا کہ ان کا نام حوا ہے۔ عرض کی اے پروردگار اگر تو یہ عورت مجھے عنایت فرمائے تو میری زندگی اُس کی صحبت مین نہایت عیش وآرام سے بسر ہو۔ ارشاد ہوا کہ بشرط اس کا مہر ادا کرو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ اے پروردگار میرے پاس بجز حلۂ جنت کے کچھ نہین جو کہ تیرا عطا کیا ہوا ہے۔ پس بحق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس عورت کو مجھے عنایت فرما۔ اللہ جل جلالہ کا حکم ہوا کہ اے آدم جبکہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شرف سے واقف ہو تو تم کو چاہیے

کہ اُنکے نام مبارک پر دس مرتبہ درود بھیجو۔ حضرت آدم علیہ السلام نے بکمال اخلاص درود شریف پڑھا اور حضرت حوا کو اپنی زوجیت مین لیا۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ ایک روز شب کو مین کوئی کپڑا سی رہی تھی کہ میرے ہاتھ سے سوئی گر پڑی اور چراغ بھی گل ہوگیا، رات اندھیری تھی کہ اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ کے چہرہ مبارک کی روشنی سے تمام گھر روشن ہوگیا، اور مین نے سوئی اُٹھالی پھر حضور کی خدمت مین عرض کی کہ یا رسول اللہ آپکا روئے اقدس کسقدر روشن اور منور ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اے عائشہؓ اُس شخص پر افسوس ہے اور ہزار افسوس جو قیامت کے دن میری زیارت سے محروم رہیگا مین نے عرض کی کہ یا حبیب اللہ وہ کون شخص ہے جو قیامت کے دن حضور کو نہ دیکھ سکیگا آپنے فرمایا وہ بخیل ہے۔ مین نے عرض کی کہ بخیل کون ہے؟ ارشاد فرمایا کہ بخیل وہ شخص ہے جسکے سامنے نام میرا آئے اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے

حضرت جابر ابن عبداللہ انصاری روایت کرتے ہین کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن یا رات کو سو بار مجھپر درود بھیجے اللہ تعالیٰ اُس کی سو حاجتین بر لائیگا تیس دنیا مین اور ستر آخرت مین اور جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ بہشت کے رستے سے ہٹ گیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایکبار صدق دل سے درود پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کو ایک حج مقبول کا ثواب اور ایک غلام آزاد کرنیکا ثواب کہ وہ غلام اولاد اسمٰعیل علیہ السلام مین سے ہوگا بخشتا ہے اور اپنے فرشتون سے ارشاد فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! یہ میرا وہ برگزیدہ بندہ ہے جس نے میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا۔ پس مجھے اپنی عزت اور جلال اور رفعت وعظمت اور سخا اور بزرگی کی قسم ہے، کہ اُس درود کے ہر حرف کے بدلے مین اُس شخص کو بہشت کا ایک محل عطا کرونگا۔ اور قیامت کے دن یہ شخص میرے حضور مین اس شان سے آئیگا کہ لوائے حمد کے سایے مین ہوگا، اُسکا چہرہ چودھوین رات کے چاند کیطرح چمکیگا، اور اُس کا ہاتھ میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مین ہوگا۔ یہ فضیلت اُس شخص کی ہے جو ہر دن اور رات مین یا شب جمعہ مین یا جمعہ کے دن درود شریف پڑھے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللھم صلے علی محمد وعلی آل محمد خیر الخلائق وافضل البشر وشفیع الامۃ یوم الحشر والنشر وعلی سیدنا محمد بعدد کل شیٔ معلوماتک وصل علی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی ملائکتک

المقربین وعلیٰ عباد اللہ الصالحین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ جو شخص عمر بھر اکثر یہ درود پڑھا کرے تو وہ گناہون سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسا کہ اُس وقت تھا جب اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا اور دنیا سے ایمان کے ساتھ اُٹھیگا اور شہیدون کے ساتھ اُس کا حشر ہوگا۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ اُنھون نے کہا کہ ہمنے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس طرح سے ہم لوگ آپ پر درود بھیجین؟ آپنے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ یہ درود شریف پڑھا کرو اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ ال محمد وبارک وسلم وارحم کما صلیت وسلمت وبارکت ورحمت علیٰ اٰل ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید۔ بعضون نے کہا ہے کہ اس درود کو پڑھنا چاہیے۔ اللھم اشھدک واشھد ملائکتک ان اُصلی علی محمد اور بعضون نے کہا ہے کہ اس درود کو پڑھنا چاہیے اللھم صل علی محمد النبی الامی۔ پس جو شخص دن مین بارات کو سو بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے تو وہ قیامت کی تشنگی مین حوض کوثر کے صاف اور پاکیزہ پانی سے سیراب ہوگا اور دنیا مین مرنے سے پہلے اپنے نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شرف دیدار سے مشرف ہوگا کہتے ہین کہ جب امام احمد ابن حنبل رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو اُن کو ایک شخص نے جو حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ کے خادمون مین سے تھا خواب مین دیکھا اور سوال کیا کہ آپکے ساتھ اللہ تعالےٰ نے کیا معاملہ فرمایا؟ اُنھون نے کہا کہ مجھے بخشدیا ہے۔ پوچھا، کہ زیادہ تر مغفرت کا سبب کیا ہے؟ جواب دیا کہ مین یہ درود شریف بکثرت پڑھا کرتا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللھم صل علی محمد بعدد من صلی علیہ وصل علی محمد بعدد من لم یصل علیہ۔ وصل علی محمد کما تحب وترضیٰ ان تصلی علیہ وصل علی محمد کما امرتنا بالصلوٰۃ علیہ وصل علی محمد کما ینبغی الصلوٰۃ علیہ پس جو شخص ان پانچون درود شریف کو رات اور دن مین اکیس مرتبہ پڑھیگا اُس کو اللہ تعالیٰ سات نعمتین عطا فرمائے گا (۱) اُس کے رزق مین برکت ہوگی (۲) زندگی بھر کسی کا محتاج نہ رہے گا (۳) نزع کے وقت اُس کی زبان پر کلمۂ توحید جاری ہوگا (۴) موت کی سختی اُس پر آسان ہوگی (۵) اُس کی قبر کشادہ کردیجائے گی (۶) جنت کی ہوائین اور خوشبوئین اُس کی قبر مین پہونچین گی (۷) بہشت مین بغیر حساب کتاب داخل ہوگا

حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی مین تشریف فرما تھے کہ اتنے مین ایک نوجوان انصاری حاضر خدمت ہوا۔ حضور نے اُس کو حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ

عنہا سے بھی بلند تر جگہ پر بٹھایا۔ حاضرین نے اس تعظیم کا سبب پوچھا؟ آپنے فرمایا، کہ مین نے اس نوجوان کو اُن دونون سے بلند مقام پر اس لئے جگہ دی ہے کہ دنیا مین اس شخص سے زیادہ کوئی مجھپر درود نہین پڑھتا یہ شخص ہر صبح و شام کو یہ پانچون درود اپنا ورد رکھتا ہے۔ اس کے بعد حضور نے وہ پانچون درود پڑھے جو اوپر کی روایت مین نقل کیے گئے ہین۔

منقول ہے کہ جو شخص یہ درود پڑھا کرے اُس کو ہزار نمازون اور ہزار حج اور ہزار عمرون کا ثواب ملیگا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی محمد بعدد انفاس المخلوقات وصل علی محمد بعدد اشجار الموجودات وصل علی محمد بعدد حروف اللوح والدعوات وصل علی سیدنا محمد سواکن الارضین والسموات الی النھایات من الوجود والعدم الی ابد الاباد من اوّلہ واوسطہ حتی لانفاذ لہ۔ وصل اللہ علی محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

حضرت ابوجعفر سے مروی ہے کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا آمین پھر منبر کے دوسرے درجے پر تشریف لیگئے اور فرمایا آمین پھر تیسرے درجے پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا آمین اس کے بعد منبر پر بیٹھکر آپنے وعظ و نصیحت سے بھرا ہوا خطبہ زبان مبارک سے ارشاد فرمایا۔ پھر جب حضور خطبہ اور نماز سے فارغ ہوے تو معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ آپنے منبر پر تشریف لیجاتے ہوئے تین بار آمین کہا، یہ کیا تھا؟ ارشاد فرمایا کہ جب مین منبر پر قدم رکھنے لگا تو جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شخص ماہ رمضان المبارک کو پائے اور پھر پورا مہینہ گذرجائے لیکن اُس کو توبہ کرنے کی توفیق نہو، اور اُسی سیہ کاری کے عالم مین مرجائے دوزخ مین جائے گا۔ خدا کرے وہ ہمیشہ رحمت الٰہی سے محروم اور دور رہے مین نے اس بدعا پر آمین کہی۔ پھر جبرئیل نے کہا کہ جس شخص کے مان باپ زندہ ہون اور وہ شخص اُن کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے اور اپنی خدمتگزاری سے اُن کو خوش نہ کرے اور اسی حالت مین مرجائے تو دوزخ مین داخل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اُس بدنصیب کو ہمیشہ اپنی رحمت سے دور رکھے، مین نے اس بدعا پر آمین کہی۔ پھر جبرئیل نے کہا کہ یارسول اللہ جس شخص کے سامنے حضور کا مذکور آئے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے اور اسی شقاوت کی حالت مین مرجائے تو داخل جہنم ہوگا۔ وہ بدبخت ہمیشہ رحمت الٰہی سے محروم رہے مین نے اس بدعا پر کہا آمین۔

حضرت عمر ابن دینار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مومن صدق دل سے مجھپر درود بھیجتا ہے تو وہ درود شریف اُس کے مُنھ سے نکلتے ہی تیزی کے ساتھ تمام خشکی وتری مشرق ومغرب میں گذر جاتا ہے اور آواز دیتا ہے کہ مین وہ درود شریف ہون جو فلان ابن فلان نے اخلاص کے ساتھ جناب محمد رسول اللہ بہترین خلق اللہ کی خدمت مین پیش کیا ہے پس دنیا کی ہر شے اُس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور رحمت کی التجا کرتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُس درود شریف سے ایک پرندہ پیدا فرماتا ہے جس کے ستر ہزار بازو اور ہر بازو مین ستر ہزار "پر" اور ہر "پر" مین ستر ہزار "سر" اور ہر "سر" مین ستر ہزار "چہرے" اور ہر "چہرے" مین ستر ہزار "منھ" اور ہر "منھ" مین ستر ہزار "زبانین" اور ہر زبان مین ستر ہزار "لغت" ہوتے ہین۔ ہر "لغت" سے قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس ہوتی ہے اور اسکا ثواب اُس درود پڑھنے والے کے نامۂ اعمال مین لکھا جاتا ہے اور وہ پرندہ ہمیشہ اُسکے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ خداوندا جس شخص نے یہ درود پڑھا ہے اُس کی مغفرت کر۔ یاالٰہی اس درود پڑھنے والے کو بخشدے۔

حضرت عبدالرحمن ابن عوف سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بار میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ جو شخص آپکی اُمت سے آپ پر درود بھیجتا ہے تو اُسکے لئے ستر ہزار فرشتے دعائے بخشش ورحمت کرتے رہتے ہین اور جسکے لئے فرشتے دعا کرتے ہین وہ ضرور بہشت مین داخل ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر میرے حق کی تعظیم بجالاکر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس درود کے الفاظ سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جس کا ایک بازو مشرق مین ہوتا ہے دوسرا مغرب مین۔ اُس کے پاؤن زمین کے ساتوین طبقہ پر ہوتے ہین اور سر عرش الٰہی سے ملا ہوا پس اللہ رب العزت فرماتا ہے کہ اے فرشتے میرے نیک بندے کے لئے دعائے رحمت کر جس طرح اُس نے میرے برگزیدہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا ہے۔ وہ فرشتہ قیامت تک اُس شخص کے لئے دعائے مغفرت کرتا رہتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بروایت اعمش منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے اور جو شخص دس بار

مجھپر درود پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ سو بار اُسپر رحمت کرتا ہے، اور جو شخص سو بار مجھپر درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اُسپر ہزار بار رحمت فرماتا ہے اور جو شخص ہزار بار مجھپر درود پڑھیگا، وہ اس شان سے داخل بہشت ہوگا کہ میرے شانے سے اُس کا شانہ ملا ہوگا، اور اللہ تعالیٰ اُس کو شہیدون کے زمرے مین جگہ دیگا اور اُس کو دنیا مین کفر و نفاق اور آخرت مین عذاب دوزخ سے محفوظ رکھیگا۔ اور اُس کے جسم کو آتش دوزخ پر حرام کردیگا۔ اور دونون جہان مین اور منکر نکیر کے سامنے اُس کو کلمۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے عقیدے پر ثابت قدم رکھیگا اور داخل بہشت فرمائے گا۔ اُس کے لئے وہی درود شریف قیامت کی تاریکیون مین اور پل صراط پر جس کی درازی پانچسو برس کی راہ ہے نور بنجائے گا اور ہر بار درود شریف پڑھنے کے بدلے مین اُس کو بہشت کا ایک محل ملیگا۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سو بار مجھپر درود پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کی اسّی برس کی خطائین معاف فرما دیتا ہے اور مجھ پر درود پڑھنے والے کے لئے قیامت مین پل صراط پر ایک نور ہوگا اور جو شخص اہل نور مین سے ہو وہ ہرگز قابل نار نہین ہوسکتا۔ جو شخص کثرت سے مجھپر درود پڑھیگا، اُس کو جنت مین کثرت سے حورین ملین گی۔

حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ دعا مانگنے والے کے منھ سے جو دعا نکلتی ہے وہ زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور بارگاہ قبول تک بلند نہین ہوتی جبتک دعا مانگنے والا اصدق دل سے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہین پڑھتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکبار حضرت ابوہریرہؓ سے فرمایا اے ابوہریرہؓ! جب تمھارا کسی ایسی بستی مین گذر ہو، جہان ایسے لوگ ہون کہ دن اور رات کے چوبیس گھنٹے مین سو بار بھی مجھپر درود نہ پڑھین تو اُس مقام سے پرہیز کرو۔ کیونکہ تھوڑے ہی دنون مین اُس بستی پر اللہ تعالیٰ کا قہر اور غضب نازل ہوگا۔ اور اُن لوگون پر پندرہ عذاب آئین گے جن مین سے پانچ عذاب دنیا مین ہونگے اور وہ یہ ہین (۱) زندگی بھر تنگدست رہین گے (۲) اللہ تعالیٰ اُنپر وبائے طاعون اور ناگہانی موت کو مسلط کریگا (۳) اُس بستی مین بارش نہ ہوگی (۴) وہ لوگ تنگدستی سے تنگ آکر اپنی اولاد کو ایک ایک درم پر بیچ ڈالین گے اور شہرون مین مارے مارے پھرین گے (۵) سخاوت کی توفیق اُن سے اُٹھالیجائے گی۔ پانچ عذاب مرنے کی حالت مین ہونگے

اور دنیا میں ہیں (۱) موت کے وقت کلمہ شہادت کا زبان سے نہ نکلیگا (۲) جانکنی کا عالم نہایت سخت ہوگا (۳) بھوک اور پیاس کی حالت میں دم نکلیگا (۴) دنیا سے بے ایمان اُٹھینگے (۵) قبر میں پیشانی اور منھ سیاہ ہوجائیں گے۔ پانچ عذاب آخرت میں ہون گے۔ اور وہ یہ ہین (۱) اہل فسق و فجور کی جماعت میں اُن کا حشر ہوگا (۲) نامۂ اعمال بائین ہاتھ میں دیا جائے گا (۳) میزان عمل میں بُرائیون کا پلہ بھاری ہوگا (۴) پل صراط پر گذرتے وقت آتش دوزخ کی لپک سے پچاس ہزار برس تک جلتے رہینگے (۵) دوزخ میں ہمیشہ فرعون کے ساتھ رہین گے۔ پس ہر بستی اور مقام کے مسلمانون کو چاہیئے کہ دن اور رات مین کم ازکم سو بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ضرور درود پڑھ لیا کرین۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھپر ایکبار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسپر سو بار رحمت نازل فرماتا ہے اور اُس کے دس گناہ معاف فرماتا ہے اور اُس کے دس درجے بہشت میں بلند کرتا ہے اگر تم معلوم کرنا چاہتے ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا تمام عبادات پر افضل و اعلیٰ ہے تو چاہیئے کہ تم اللہ تبارک تعالیٰ کا قول جو خاص اس بارے میں ہے غور سے دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ خداوند تعالیٰ نے تمامی عبادات میں نبی کریم صلعم پر درود شریف پڑھنے کا اپنے بندون کو حکم دیا ہے۔ اول اول خود جناب باری نے اپنے برگزیدہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا ازان بعد اپنے ملائکہ کو درود پڑھنے کا حکم دیا اس کے بعد جمیع مسلمانون سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ وہ بھی نبی برحق پر درود وسلام صدق دل سے پڑھین اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا تمام عبادتون سے بہتر ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری رحلت کے بعد جب تم میں سے کوئی شخص مجھ پر درود وسلام بھیجیگا تو جبرئیل علیہ السلام آکر مجھ سے عرض کرین گے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فلان ابن فلان نے آپ پر درود وسلام بھیجا ہے تو مین اُس کے جواب مین کہونگا علیہ وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتین نہایت ظلم کی ہین (۱) کھڑے ہوکر پیشاب کرنا (۲) نماز کے درمیان اپنے چہرے پر سے گرد وغبار کو پونچھنا (۳) اذان سننے مین مؤذن کے ساتھ

ساتھ وہ کلمات زبان پر نہ لانا (۴) جب میرا نام لیا جائے اُسے سُنکر درود نہ پڑھنا۔ ان احادیث سے ظاہر ہے کہ جو صاحب ایمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتا ہے اُس کا اجر بے حد وحساب ہے جس کو خدا کے سوا کوئی نہین جانتا کیونکہ جس وقت درود پڑھنے والا کلمات درود زبان پر لاتا ہے تو حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر مبارک سے سر اقدس اُٹھا کر اُس شخص کی طرف بنظر محبت نگاہ فرماتے ہین پس جو شخص سو بار درود شریف پڑھیگا تو سو بار حضور کی نگاہ محبت اُس پر پڑیگی اور جو ہزار بار پڑھیگا تو حضور اُس کی طرف ہزار بار دیکھین گے۔

(باب ۱۷) کلمہ لا الہ الا اللہ کی فضیلت تسبیح اور دعا کا ثواب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر یہ کلمات زمین اور آسمان کی کنجیاں ہین اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم عرش کے خزانون مین سے ایک خزانہ ہے پس جو شخص چاہتا ہے کہ شیطان کے جال وفریب سے بچا رہے اُسے چاہئے کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھا کرے اور جو شخص جناتون اور آدمیون کے مکر وفریب سے بچنا چاہتا ہے، اُس کو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کا ورد رکھنا چاہیئے اور جو شخص چاہتا ہے کہ اُس کے تمام گناہ اللہ تعالی بخشدے اُسے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا وظیفہ پڑھنا چاہیئے۔

حضرت عمرو بن عاص روایت کرتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز ایک شخص میزان کی طرف لایا جائے گا اور اُس کے ننانوے دفتر اعمال کے نکالے جائینگے بعض دفتر ایسے ہون گے کہ جہان تک نظر کام دے گی وہان تک اُس کا پھیلاؤ ہوگا اور اُن سب مین اُس کے گناہ درج ہون گے۔ پس وہ دفتر ایک پلے مین ترازو کے رکھدئے جائین گے۔ چیونٹی کے برابر ایک چھوٹا سا کاغذ کا پرچہ نکال کر جس مین کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ .... لکھا ہوگا ترازو کے دوسرے پلے مین رکھدیا جائے گا تو تولنے پر یہی پاک کلمہ اُس کے تمام گناہون پر غالب آئیگا۔

زاذان نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص باوضو لا الہ الا

حضرت محمد رسول اللہ پڑھیگا اللہ تعالیٰ اُس کو بارہ مقامات عطا فرمائے گا (۱) اسلام کی حالت مین دنیا سے اُٹھایا جائے گا (۲) جانکنی کی سختی اُس پر آسان ہو گی (۳) اُس کی قبر روشن ہو گی (۴) منکر و نکیر اُس کے سامنے اچھی صورت مین آئینگے (۵) قیامت کے دن شہدا کی جماعت کے ساتھ اُس کو اُس کا نامہ اعمال دیا جائے گا (۶) میزان عمل مین اُس کی نیکیون کا پلہ بھاری ہو گا (۷) پل صراط پر بجلی کی طرح گذر جائیگا (۸) اُس کے جسم کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام کر دیگا (۹) شراب طہور سے وہ سیراب کیا جائے گا (۱۰) بہشت مین ستر حورین اُس کی بیبیان ہون گی (۱۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شفاعت اُسکو نصیب ہو گی (۱۲) اللہ تعالیٰ کا دیدار اُس کو حاصل ہو گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچے دل سے لا الہ الا اللہ ایک بار کہیگا اُس کے گناہ ذرہ برابر بھی باقی نہ رہین گے۔ نیز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صدق دل سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے تو اُس کے منھ سے ایک سبز رنگ کا پرندہ نکلتا ہے جس کے دونون بازو سفید موتی اور یاقوت کے ساتھ جڑاؤ کیے ہوتے ہین اور اس پرندے کے دس ہزار سر ہوتے ہین، ہر سر مین دس ہزار منھ، ہر منھ مین دس ہزار زبانین اور ہر زبان پر دس ہزار لغت جاری ہوتے ہین۔ اُن لغات مین خدا کی تسبیح اور کلمہ پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتا ہوا وہ پرندہ آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے اور عرش الٰہی کے نیچے پہونچکر تسبیح اور استغفار مین مشغول ہوتا ہے۔ اُس پرندے کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ جنت مین بسیرا لے وہ عرض کرتا ہے کہ خداوندا مین بہشت کی طرف نہ جاؤن گا جبتک تو اُس شخص کو نہ بخشدیگا جس کے منھ سے مین نکلا ہون۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے کلمہ طیبہ سن کہ اُس نیک بندے کی زبان پر تو پورے طور سے ابھی جاری بھی نہ ہوا تھا کہ مین اُس کے تمام گناہ بخش چکا۔ پھر اُس پرندے کو ستر ہزار زبانین عطا کی جاتی ہین کہ وہ ہر زبان سے اُس کلمہ پڑھنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو یہ پرندہ اُس نیک بندے کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ اُس کو جنت مین لے جائے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت مین ایک درخت ہے جس کا التحیات نام ہے اور اُس درخت کی چوٹی پر ایک چڑیا ہے جس کا نام الصلوٰۃ ہے اور اس درخت کے نیچے ایک

چشمہ ہے جسکا نام طیبہ ہے جب کوئی شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے تو وہ چڑیا پھڑپھڑانے لگتی ہے اور اُس کے ہزار بدن ہیں اور ہر بدن میں ہزار "سر" ہیں اور ہر سر میں ہزار "چہرے" ہیں اور ہر چہرے میں ہزار "منھ" ہیں اور ہر منھ میں ہزار "زبانیں" ہیں اور ہر زبان میں ہزار "لغت" ہیں اور ہر ایک لغت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے اور دو بازو میں ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں ہر ایک بازو موتی اور یاقوت سے جڑا ہوا ہے اور اس کا سر موتی کا ہے پھر وہ چڑیا اس درخت سے اُڑتی ہے اور اسی چشمہ میں غوطہ لگا جاتی ہے پھر نکلکر اُسی درخت پر بیٹھتی ہے اور بازوؤں کو پھٹپھٹاتی ہے جس سے کثرت کے ساتھ قطرے ٹپکتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ہر ایک قطرے سے ایک بڑا فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اُس کی تسبیح و تقدیس میں قیامت تک مصروف رہتا ہے۔

کہتے ہیں کہ سب سے پہلے جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا وہ لوح محفوظ ہے اسکے بعد قلم کو پیدا کیا اور اُسکو حکم دیا کہ لکھ قلم نے پوچھا کہ اے پروردگار کیا لکھوں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ قیامت تک ہونیوالا ہے اُن سب کو لکھ پھر دوسری مرتبہ حکم دیا گیا کہ اے قلم لکھ قلم نے عرض کی کہ اے میرے پروردگار کیا لکھوں۔ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا لکھ لا الہ الا اللہ قلم نے اس کلمے کو ستر ہزار سال میں لکھ کر تمام کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے قلم لکھ قلم نے عرض کی کہ اے پروردگار اب کیا لکھوں فرمایا لکھ محمد رسول اللہ جب قلم نے لکھنا شروع کیا اور محمد رسول اللہ کے نام پاک پر پہونچا تو اس نام کی ہیبت سے شق ہو گیا اور سات ہزار برس تک بیہوش پڑا رہا۔ پھر جب ہوش آیا تو سات ہزار برس تک تھرتھراتا رہا۔ پھر سجدے میں گرا اور سات ہزار برس کے بعد سجدے سے سر اُٹھایا۔ جناب باری تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ اے قلم لکھ محمد رسول اللہ قلم نے عرض کی کہ اے پروردگار کیا تیرے نام پاک کے سوا کوئی دوسرا نام بھی ہے جو اسی درجے کا عظیم الشان اور بزرگ و برتر ہو؟ حکم ہوا کہ اے قلم ادب اختیار کر، کیونکہ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے تو میں آسمان و زمین عرش و کرسی لوح و قلم کچھ بھی نہ پیدا کرتا بلکہ اپنی ربوبیت کو بالکل ظاہر نہ کرتا میں نے یہ تمام مخلوقات اُس کے طفیل اُسی کے نور سے پیدا کیے ہیں۔ پس قلم نے ستر ہزار برس میں یہ کلمہ لکھا۔ اس طور سے گویا قلم نے لوح محفوظ پر ایک لاکھ چوبیس ہزار برس میں پورا کلمۂ طیبہ تحریر کیا اور کمال ہیبت سے قلم شق ہو گیا تھا شگاف پر اللہ تعالیٰ نے استبرق کی ستر ہزار پٹیاں باندھیں ہر پٹی کے درمیان ستر ہزار برس کی

کا فاصلہ تھا۔ جب قلم یہ کلمہ لکھ چکا تو حکم الٰہی پہونچا کہ اب لکھ السلام علیک یا نبی اللہ ابھی قلم نے یہ کلمہ لکھا بھی نہ تھا کہ روح پاک محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا وعلیک السلام جناب باری عز اسمہ نے غلبہ محبت کے ساتھ فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضور نبی علیہ السلام کی روح مبارک سے آواز آئی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین جس کا مطلب یہ ہے کہ حضور اقدس علیہ التحیۃ والتسلیم کو جو اللہ تعالیٰ نے سلام وبرکات کے ساتھ مخصوص فرمایا تھا آپنے اُس روحانی عالم مین بھی اپنی اُمت کو فراموش نہین فرمایا بلکہ اُس انعام الٰہی اور رحمت وشفقت مین تمام مومنین اُمت کو شامل فرمالیا۔ اسی مقام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے لوگونپر ایکدوسرے پر سلام کہنا سنت ہوا۔ الغرض قلم کی ضخامت بہت بڑی ہے یہان تک کہ اگر بالفرض آسمان وزمین کو چھیل کر باریک کاغذ کی طرح بھیلایا جائے اور بھر وہ کاغذ قلم پر رکھا جائے تو قلم کے مقابلہ مین وہ کاغذ ایسا ہوگا جیسے ایک انار کا دانہ جنگل مین یا کوئی رائی کا دانہ کسی میدان مین پڑا ہو۔ اُس وقت قلم نے عرض کی کہ اے پروردگار تونے مجھے نہایت عظیم الشان مخلوق بنایا ہے اور اپنی رحمت سے یہ عزت بخشی کہ اس کلمہ پاک کے لکھنے کا حکم دیا، اور مین نے تیرے حکم سے دو کلمے ایک عرصہ دراز مین جس کی مدت ایک لاکھ چالیس ہزار برس ہوتی ہے تحریر کیے اور وہ دو کلمے یہ ہین لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بس تیرے بندون مین سے کون سا بندہ اس قدر مدت دراز تک زندہ رہیگا جو اس کلمہ پاک کو پورا کر سکیگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ اے قلم! مین آخری زمانے مین اپنا ایک حبیب پاک پیدا کرونگا جس کا نام محمدؐ ہوگا۔ مین نے اُس کو اور اُس کی اُمت والون کو نہایت عزت اور عظمت دی ہے لیکن اُن کی عمرین بمقابلے اُن سے پہلی اُمتون کے بہت کم رکھی ہین۔ مین نے اُس اُمت والون کو اس قدر شرف بخشا ہے کہ ایکدن مین ستر ہزار بار یہ کلمہ پاک زبان پر لاسکینگے۔ افسوس ہے اُس شخص پر جو اپنی تھوڑی سی زندگی مین سستی اور کاہلی سے اس کلمہ پاک کا ورد نہ رکھے یہ کلمہ پکارتا ہے کہ مبارک ہے وہ شخص جو ہر وقت مجھے زبان پر لائے اور اس کلمے کے ثواب کو ذوالقرنین کی سلطنت بھی نہین پہونچ سکتی پس اے اُمتیان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم لوگ ہر وقت کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو پڑھا کرو کیونکہ بہت سے فرشتے ہر وقت اس کلمہ طیبہ کو پڑھتے ہین اور اُس کا ثواب اُمتیان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخشدیتے ہین۔ جو شخص اپنی عمر مین ایک مرتبہ بھی اس کلمہ پاک کو پڑھ لیگا اُسکے لئے جنت

واجب ہوجائے گی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
جنت کی کنجی ہے۔ جو شخص دن اور رات مین دس ہزار مرتبہ اس کلمۂ طیبہ کو پڑھ لیا کرے اللہ تعالیٰ قیامت
کے روز اُس کے واسطے جنت کے آٹھون دروازے کھولدیگا کہ جسمین سے جی چاہے وہ جنت مین جائے
اور جب بندۂ مومن لا الہ الا اللہ کے ساتھ ملاکر محمد رسول اللہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے
تمام گناہ بخشدیتا ہے اگرچہ اُس کے گناہ سمندر کے پھین کے برابر ہون اور اُس پر دوزخ کے دروازے
بندکردیے جاتے ہین اور اُس کو بہشت مین ستر ہزار حورین اور ستر ہزار دربان ملین گے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کی شفاعت فرمائینگے اور دیدار الٰہی اُس کو نصیب ہوگا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص ہر روز بعد نماز فرض کے تین بار لا الہ الا اللہ کہے اللہ تعالیٰ
اُس کے تمام گناہ بخشدیگا اور جو شخص بعد نماز فجر کے سات مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسپر دوزخ کے
ساتون طبقے حرام کردیگا اور جو آٹھ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لئے بہشت کے آٹھون دروازے
کھولدیگا اور جو ستر بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کو نگاہ رحمت سے ستر بار دیکھیگا اور جو سو بار پڑھے تو
اللہ تعالیٰ اُس کو اور اُس کے ماں باپ کو بخشدیگا۔ اور جو ہزار بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کو پل صراط
کے ہزار عذابون سے دور رکھیگا اور جو شخص ایک لاکھ بار پڑھ کر میت کو اُس کا ثواب بخشے تو اللہ تعالیٰ
اُس میت کے تمام گناہ معاف فرمائے گا۔ اور اُس کی مغفرت کرے گا اگرچہ وہ مستحق عذاب ہی کیون نہ ہو۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات میرا گذر
ساتوین آسمان پر ہوا اور مین نے بہشت اور دوزخ کو دیکھا اور مین نے بہشت کے پھاٹکون کو دیکھا کہ
ہر پھاٹک پر چار باتین لکھی ہوئی ہین۔ پہلے پھاٹک پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اور اُس کے نیچے یہ عبارت لکھی ہے کہ ہر شے کے لئے ایک حیلہ ہوتا ہے اور دنیا اور آخرت مین عیش
وآرام سے زندگی بسر کرنے کا حیلہ یہ چار عادتین ہین (۱) قناعت (۲) ترک عداوت (۳) ترک حسد (۴)
نیکون کی صحبت مین بیٹھنا اور نیک لوگ علماء اور صلحاء اور فقراء اور مساکین ہین۔ دوسرے پھاٹک پر
لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اس کے نیچے یہ عبارت تحریر ہے کہ ہر شے کا ایک حیلہ
ہوتا ہے اور دنیا اور آخرت کی خوشی کا حیلہ یہ چار خصلتین ہین (۱) یتیمون کے سر پہ ہاتھ پھیرنا (۲) بیوہ عورتون
کے ساتھ سلوک کرنا (۳) مسلمانون کی حاجت برآری مین کوشش کرنا (۴) فقراء اور مساکین کی صحبت

میں رہنا۔ تیسرے پھاٹک پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اسکے نیچے لکھا ہوا ہے کہ ہر چیز کے لئے ایک حیلہ ہوتا ہے اور تندرستی کے حیلہ کی یہ چار خصلتیں ہیں (۱) غذا میں کمی کرنا (۲) گفتگو کم کرنا (۳) عورت کے ساتھ جماع میں کمی کرنا (۴) کم سونا۔ چوتھے پھاٹک پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اس کلمے کے نیچے چار نصیحتیں لکھی ہیں (۱) جو شخص ایمان لایا اللہ پر اور قیامت کے دن پر اُس کو اپنے والدین کی تعظیم کرنا چاہیئے (۲) جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اُس کو اپنے ہمسایہ کی تعظیم کرنی چاہیئے (۳) جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اُس کو اپنے مہمان کی تعظیم کرنی چاہیئے (۴) جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان لایا ہو اُس کو اچھی باتیں کرنی چاہئیں ورنہ خاموش رہنا چاہیئے پانچویں پھاٹک پر لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اس کے نیچے یہ چار چیزیں لکھی ہوئی ہیں (۱) جو شخص کسی دوسرے پر ظلم نہ کریگا اُس پر بھی ظلم نہ کیا جائے گا (۲) جو شخص کسی کو گالیاں نہ دیگا اُس پر بھی گالیاں نہ دی جائیں گی۔ (۳) جو شخص کسی دوسرے کی تحقیر نہ کریگا اُسکی بھی تحقیر نہ کیجائے گی (۴) جو شخص دنیا اور آخرت میں اپنی سلامتی چاہتا ہو اُسکو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا وظیفہ اپنے اوپر لازم کرلینا چاہیئے اور چھٹے دروازے پر لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو شخص چاہتا ہے کہ جان کنی عمدہ طور سے ہو اُس کو عمدہ گفتگو کرنی چاہیئے۔ جو شخص چاہتا ہے کہ اُس کی قبر پاک صاف رہے اور اُس کے جسم کو کیڑے مکوڑے نہ کھائیں اُس کو مسجد میں جھاڑو دینا چاہیئے۔ جو شخص چاہتا ہے کہ وہ زمین کے نیچے تر و تازہ رہے اور اُس کا جسم بوسیدہ نہ ہو اُس کو مسجدوں کے لئے فرش خرید دینا چاہیئے۔ جو شخص مظالم قبر سے اور سانپ بچھوؤں کی نیش زنی سے محفوظ رہنا چاہتا ہے اُس کو چاہیئے کہ مسجدوں کو چراغوں سے روشن رکھے اور ساتویں پھاٹک پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اُس کے نیچے لکھا ہے کہ چار خصلتوں کے سبب دل منور رہتا ہے (۱) بیماروں کی عیادت کرنی (۲) جنازے کی نماز پڑھنی (۳) میت کے لئے کفن خریدنا (۴) دنیاوی شہوات سے نفس کو روکنا۔ آٹھویں پھاٹک پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نیچے لکھا ہے کہ جو شخص اس گھر میں داخل ہونا چاہے اُسے چار عادتیں اختیار کرنی چاہئیں (۱) سچ بولنا (۲) سخاوت کرنا (۳) خوش خلقی سے پیش آنا (۴) لوگوں سے مصیبت کو دور کرنا۔ فی الحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو کچھ فرمایا سچ فرمایا۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ ہر ایک عمل نیک جس کو انسان کرتا ہے قیامت کے روز تولا جائیگا۔

مگر کلمہ لا الہ الا اللہ میزان عمل مین نہ رکھا جائے گا کیونکہ اگر ایک پلے مین ساتون آسمان اور ساتون زمین اور جو کچھ آسمان و زمین مین مخلوق ہے رکھدیا جائے اور دوسرے پلے مین کلمہ لا الہ الا اللہ رکھدیا جائے تو ان سب پر کلمہ لا الہ الا اللہ بھاری رہے گا۔

سبحان اللہ والحمد للہ کی فضیلت اور دعا کے ثواب کا بیان

عبداللہ بن وافی سے مروی ہے کہ ایک اعرابی جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مجھے کوئی ایسی بات بتلا دیجیے جس کے بعد پھر قرآن شریف پڑھنے کی حاجت نہ ہو کیونکہ قرآن شریف مجھے بالکل نہین یاد ہے آپنے ارشاد فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھ لیا کرو اُس نے اپنی اُنگلیون پر گن کر پانچ مرتبہ اُس کو پڑھا اور خوش خوش چلا گیا پھر لوٹ آیا اور عرض کی کہ یا حبیب اللہ یہ تمام تعریف اور توصیف تو خدا کی ہین میری مغفرت کے لئے کیا دعا ہے آپ نے فرمایا کہو اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے عرش کو پیدا کیا اور حاملان عرش کو اُس کے اُٹھانیکا حکم دیا تو اُن کو بڑی دشواری محسوس ہوئی ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہو تم لوگ سبحان اللہ پس اس کلمہ طیبہ کے پڑھتے ہی نہایت آسانی کے ساتھ اُٹھا لیا اور مدتون سبحان اللہ پڑھتے رہے یہان تک کہ جب آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور اُن کو چھینک آئی تو خدا کی طرف سے کلمہ الحمد للہ اُن کے دل مین ڈالا گیا اور کہا گیا کہ اے آدمؑ اسیواسطے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے۔ فرشتون مین سے (باہم ایک نے دوسرے سے) کہا کہ یہ دوسرا کلمہ بھی تو بہت معزز اور برتر ہے ہم لوگون کو بھی اس سے غافل نہ رہنا چاہیئے اور دونون کو ملا لینا چاہیئے چنانچہ وہ لوگ مدتون سبحان اللہ والحمد للہ پڑھتے رہے۔ یہان تک کہ حضرت نوحؑ کو خدا نے (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور سب سے پہلے حضرت نوحؑ ہی کی قوم نے بت بنایا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے پاس وحی بھیجی اور فرمایا اپنی قوم کو لا الہ الا اللہ پڑھنے کا حکم دو چنانچہ آپنے خدا کے حکم کو تمام قوم کے سامنے ظاہر کیا پھر فرشتون نے کہا کہ یہ تیسرا کلمہ بھی بہت عمدہ اور اعلیٰ ہے اُس کو بھی اُن دو کلمون کے

ملالینا چاہیے۔ چنانچہ ایک زمانہ دراز تک وہ لوگ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ پڑھتے رہے یہان تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اُن کو قربانی کرنیکا حکم دیا اور ایک مینڈھا اپنی طرف سے ہدیہ کیا جسے دیکھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام بے اختیار خوش ہوکر اللہ اکبر کہہ اُٹھے۔ پھر فرشتون نے کہا کہ یہ کلمہ بھی بہت بزرگ و برتر ہے اُس کو بھی اُن کلمون کے ساتھ ملالینا چاہیے پس ایک مدت تک وہ لوگ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھتے رہے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یہ باتین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کین تو آپنے متعجب ہوکر لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ان کلمون کو بھی سابق والے کلمون سے ملا لیجیے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمے ایسے ہین جو زبان پر تو بہت ہی خفیف ہین لیکن میزان عمل مین بہت ہی بھاری ہین اور یہی دونون کلمے خدا کو بہت محبوب ہین۔ وہ یہ ہین سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جو شخص تین مرتبہ بعد نماز کے استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ پڑھ لیا کرے اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ دوسو مرتبہ بخشدیگا اگرچہ وہ دریا کے جھین کے برابر ہی کیون نہون۔

فقیہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ استغفار امت قلب سے ہونا چاہیے۔

حضرت امر باہلی روایت کرتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو اُٹھتے ہی اللھم لک لا الہ الا انت ربی وانا عبدک امنت بک مخلصا لک دینی اصبحت علی عھدک ووعدک ما استطعت واتوب الیک من سوء عملی واستغفرک لذنوبی ناغفرلی انہ لایغفر الذنوب الا انت پڑھ لے تو اگر وہ اُس روز مرجائے پس اُس کے واسطے جنت واجب ہوجائے گی۔

مالک تحیٰی ابن سعید سے روایت کرتے ہین کہ خالد ابن ولید نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین عرض کی کہ یا حبیب اللہ مین خواب کی حالت مین ڈرجاتا ہون آپنے فرمایا

کر سوتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرو اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ھمزات الشیطان واعوذ بک رب ان یحضرون۔

حضرت نافع ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ مین ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اُس وقت ایک اور شخص حاضر خدمت تھا جس نے عرض کی یا رسول اللہ مین بہت تنگدست ہون کیا کرون حضور نے فرمایا کہ کیا تو فرشتون کی نماز نہین جانتا اور مخلوقات الٰہی کی تسبیح سے ناواقف ہے جس کے طفیل مین تمام دنیا کو رزق ملتا ہے اُس شخص نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کیا ہے آپنے فرمایا سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ ربی من کل ذنب وخطیئۃ واتوب الیہ یہ دعا طلوع صبح اور نماز فجر کے درمیان سو مرتبہ پڑھا کرو اس کی برکت سے دنیا تمھاری طرف غلامون کی طرح جھک پڑے گی۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان پہلی رات اپنی بیوی کے پاس خلوت مین جائے تو چاہیئے کہ اپنی بی بی کو دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دے پھر اُس کا سر پکڑ کر یہ دعا پڑھے اللھم بارک لی فی اھلی فی ارزاقھم منی وارزقنی منھم واجمع بیننا ما جمعت فی خیر وفرق بیننا ما فرقت من شیء۔

(باب ۱۸) زکوٰۃ ادا کرنے کا ثواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ بروایت حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر روز دوزخ کے دربان اُس کے ساتون طبقون پر آواز دیتے ہین۔ پہلے طبقے کے دربان کہتے ہین اور اُس کا نام جہنم ہے ویل یومئذ للمکذبین یعنی قیامت کے دن جھوٹ بولنے والے کے لیے وبال ہے۔ دوسرا طبقہ جس کا نام لظیٰ ہے اُسکے دربان پکارتے ہین ویل للمصلین الذین ھم عن صلوٰتھم ساھون یعنی ہلاکی ہے اُن نماز پڑھنے والون کے لیے جو اپنی نماز سے غافل ہین۔ تیسرا طبقہ جس کا نام سقر ہے اُسکے دربان کہتے ہین ویل لکل ھمزۃ لمزۃ۔ چوتھا طبقہ جسے حطمہ کہتے ہین اُس کے دربان آواز دیتے ہین فویل لھم مما کتبت ایدیھم یعنی افسوس ہے اُن علماء پر جو کلام الٰہی بگاڑ کر لکھتے ہین۔ پانچوان طبقہ جسکا نام سعیر ہے اُسکے

دربان پکارتے ہین ویل للقاسیۃ قلوبھم من ذکر اللہ یعنی وائے ہے اُن سنگ دلون پر جو ذکر الٰہی سے بیخبر ہین۔ چھٹا طبقہ جسے جحیم کہتے ہین اُس کے دربان ندا کرتے ہین ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون یعنی ویل ہے اُن کم تولنے والون کے لئے جو خود دیتے ہین تو کمی سے اگر کچھ لیتے ہین تو خوب پورا تول کر لیتے ہین۔ ساتوان طبقہ جسکا نام ہاویہ ہے اُسکے دربان پکارتے ہین فویل للذین لا یؤتون الزکوٰۃ وھو حق اللہ یعنی ہلاکی ہے اُن لوگون کے لئے جو اپنے مال کی زکوٰۃ نہین ادا کرتے حالانکہ وہ خدا کا حق ہے۔

بعض حکمار نے بیان کیا ہے کہ قارون کی ہلاکت کے تین سبب تھے (۱) دنیا کی محبت (۲) فاحشہ عورت کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام پر بہتان باندھنا (۳) زکوٰۃ کا نہ ادا کرنا پس اے دنیا دارو! اور اے بہتان لگانے والو اور اے زکوٰۃ نہ دینے والو! قارون کی حالت دیکھکر غور کرو اور عبرت حاصل کرو اور بھول کر بھی کسی پر بہتان نہ لگاؤ اور قارون کے زمین مین دھنس جانے سے نصیحت پکڑو۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ دس مصیبتین نہایت سخت ہین۔ پانچ دنیا مین پانچ آخرت مین۔ دنیا کی پانچ مصیبتین یہ ہین (۱) کسی پیارے دوست کا مرجانا (۲) خراب حالت دیکھکر دشمنون کا خوش ہونا (۳) دائمی مرض مین مبتلا ہونا (۴) بُری عورت (۵) مال و دولت کا زائل ہوجانا۔ اور آخرت کی پانچ مصیبتین یہ ہین (۱) امام کے ساتھ نماز یا جماعت فوت ہوجانا (۲) علم دین کے عالم کا مرجانا (۳) محتاج سائل کو جواب دینا (۴) مان باپ کی نافرمانی کرنا (۵) مال کی زکوٰۃ نہ نکالنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی قوم عہد شکنی اختیار کرلیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُن کو قتل دخون کے وبال مین مبتلا فرماتا ہے اور جس قوم مین فحش اور بدکاری پھیل جاتی ہے اُنپر اللہ تعالیٰ وبائے عام نازل فرماتا ہے اور جب کوئی قوم مال کی زکوٰۃ نکالنا چھوڑ دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُنپر بارش کو بند کردیتا ہے۔

بزرگون کا قول ہے کہ جو شخص پانچ باتون سے باز رہیگا تو اللہ تعالیٰ اُس سے پانچ فضیلتین دور رکھیگا (۱) جو شخص زکوٰۃ ادا کرنے سے باز رہیگا اللہ تعالیٰ اُس سے صحت اور عافیت دور رکھیگا (۲) جو شخص حفظ قرآن سے باز رہیگا اللہ تعالیٰ اُس سے قبر کی روشنی دور رکھے گا (۳) جو شخص دعا سے باز رہیگا اللہ تعالیٰ اُس سے مقبولیت اور حاجت برآری کو دور رکھیگا (۴) جو شخص نماز مین سستی

کریگا اللہ تعالیٰ اُس کو موت کے وقت کلمۂ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو اُس کی زبان سے دور رکھیگا (۵) جو شخص ادائے زکوٰۃ سے باز رہیگا اللہ تعالیٰ اُس سے نفس کی پاکیزگی اور اُسکے مال کی محافظت کو دور رکھیگا۔

منقول ہے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت اور افسوس تین قسم کے آدمیون کے لئے ہے (۱) غلام نیک بخت جس کو اُسکے اعمال کی وجہ سے قیامت کے دن بہشت مین داخل کیا جائے گا اور اُس کے بداعمال آقا کو جہنم مین پھینکا جائے گا۔ اُس وقت اپنی دولت پر اُس کو سخت حسرت ہوگی (۲) وہ علم دین کا عالم جو خود بے عمل ہو اور لوگون کو حدیث اور قرآن کی باتین سُنائے وہ لوگ اُسکی باتون کی وجہ سے قیامت کے دن نجات پا جائینگے اور خود عالم بے عمل داخل جہنم ہوگا۔ (۳) وہ شخص جس نے بڑی محنت سے جھوٹ بول بول کر اور زکوٰۃ اور خیرات کو روک کر مال و دولت جمع کی اور مرگیا۔ پھر اُس کے وارثون نے اُس مال و دولت کو خدا کی طاعت مین صرف کیا جسکی وجہ سے قیامت کے دن نجات پاکر بہشت مین جائینگے اور مال جمع کرنے والا دوزخ مین پھینکا جائے گا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ زکوٰۃ دینے مین مال کی نگاہداشت ہے اور وبال سے نجات ہے اور زوال سے حفاظت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے مسلمانو! زکوٰۃ نکال کر اپنے مالون کو ضائع ہونے سے محفوظ رکھو۔ جو شخص مال کی زکوٰۃ ادا نہین کرتا اُس کا ایمان مقبول نہین، آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ ہر شے کے لئے ایک آفت ہوتی ہے علم کی آفت طمع ہے اور گفتگو کی آفت جھوٹ اور تجارت کی آفت خیانت اور خیرات اور صدقے کی آفت نمائش اور مال کی آفت زکوٰۃ نہ دینا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مال کی زکوٰۃ دینا چھوڑ دیگا اُس کا مال گیارہ مصیبتون مین سے کسی مصیبت کے ساتھ تباہ ہوجائے گا (۱) یا یہ کہ اُس کے مال مین جہان مال رکھا ہے وہان آگ لگ جائے اور وہ تمام مال جلجائے (۲) یا یہ کہ تجارت کی غرض سے کشتی مین مال رکھ کر دریا کا سفر کرے، اور وہ کشتی مال اور صاحب مال دونون کو لے کر ڈوب جائے (۳) یا اپنے شہر سے دوسرے شہر مین سفر کرے اور مسافرانہ کسی مقام پر اُترے، جب رات کو سوجائے تو چور آکے اُس کا مال چُرا لیجائین (۴) یا اللہ تعالیٰ

اُس پر کسی ظالم و جابر کو مسلط کر دے ۔ جو زبردستی اُس سے وہ مال چھین لے (۵) یا اُس کا کوئی دشمن ایسا ظالم ہو کر اُس کو قتل کر کے اُس کے مال پر قابض ہو جائے (۶) یا اُس کے مال کا کوئی حصہ خطرے مین پڑ جائے یا اُس کے گھر والے اور عزیز و اقربا سخت تکلیف مین مبتلا ہو جائین ۔ یا یکایک مر جائین ، اور ایسی حالت مین مجبوراً وہ اپنا مال صرف کرے اور اُس کے پاس کچھ نہ رہے (۷) یا اُس کے مکان کی کوئی دیوار شق ہو جائے یا محل کا کوئی حصہ گر پڑے جس کی مرمت مین وہ اُس مال کو صرف کر ڈالے (۸) یا زمین مین کہین مال دفن کر دے اور پھر وہ جگہ یاد نہ رہے (۹) یا کسی دائمی مرض مین مبتلا ہو جائے اور شفا نہ پائے اور وہ مال اُس کے تمام علاج مین صرف ہو جائے (۱۰) یا نزع کی حالت مین جان کنی کی سختی ایسی شدید ہو یہان تک کہ اُس حالت مین اپنے مال کو صرف کر ڈالے (۱۱) یا ناگہانی موت سے کہین گر کر یا دبکر مر جائے اور اُسکے مال پر اُس کا دشمن اور اُس کے اعزا و اقربا قبضہ کر کے اُس مال کو معصیت اور سیہ کاری شراب اور زنا اور ناچ و رنگ مین خرچ کرین ۔ غرض زکوٰۃ نہ دینے والے کا مال انھین صورتون مین سے کسی شکل پر ضائع ہو جاتا ہے اور اُس جمع کرنے والے سے قبر مین ایک ایک دمڑی کا حساب لیا جائے گا اور قیامت مین بھی اُسپر بہت سخت عذاب ہون گے ۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ صدقہ اور خیرات اور زکوٰۃ کا مال محتاجون اور فقیرون کا حق ہے ۔ جو شخص اُس مین سے کوئی چیز سونگھے گا وہ بیمار ہو جائے گا اور جو شخص کھائے گا وہ جان کنی کی شدت کے عالم مین مرے گا ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الصدقات للفقراء یعنے صدقہ فقیرون کے لئے ہے یہ نہین فرمایا کہ امیرون کے لئے ہے ۔

زواجر مین منقول ہے کہ تابعین مین سے کچھ حضرات حضرت ابو سنان رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوئے جب وہان جا کر بیٹھے تو اُنھون نے فرمایا کہ آؤ ہم سب اپنے ایک ہمسائے کے پاس چلین جس کا بھائی مر گیا ہے ، وہان جا کر رسم تعزیت ادا کرین ۔ محمد ابن یوسف غربانی کہتے ہین کہ ہم سب لوگ اُن کے ساتھ چلے اور اُس شخص کے مکان پر آئے کیا دیکھتے ہین کہ وہ شخص اپنے بھائی کے غم مین بیحد رو رہا ہے اور نہایت بیقرار ہے ہم لوگ اُس کو تسلی و تشفی دینے لگے لیکن اُس کو کسی بات سے قرار نہ آتا تھا ۔ آخر ہمنے کہا کہ کیا تم نہین جانتے ہو کہ موت گویا کہ راہ ہے جس پر سے ہر متنفس ضرور گذریگا اُس نے جواب دیا کہ یہ سب کچھ صحیح ہے ، لیکن میری گریہ و زاری کا سبب وہ عذاب دائمی ہے

جسمین میرا بھائی گرفتار ہے ہم نے پوچھا کر کیا تجھ کو خدا نے غیب کی خبر دی ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ نہین بلکہ واقعہ یہ ہے کہ مین نے اپنے بھائی کو قبر مین رکھا اور مٹی ڈال کر قبر کو برابر کر دیا۔ دفن کر چکنے کے بعد سب ساتھ والے واپس چلے آئے اور مین تنہا اُس کی قبر کے پاس بیٹھا رہا، اتنے مین قبر سے مجھے آواز آئی کہ وہ کہتا ہے ہائے افسوس سب لوگ مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے اور مین عذاب کی سختیان اٹھا رہا ہون حالانکہ مین روزے رکھتا تھا اور نمازین پڑھتا تھا یہ آواز سنکر مین رو پڑا اور بے اختیار ہو کر اُس کی حالت دیکھنے کے لئے مین نے قبر کو کھولا کیا دیکھتا ہون کہ قبر مین آگ دہک رہی ہے اور اُس کی گردن مین آگ کا طوق پڑا ہے مجھے برادرانہ شفقت کے جوش نے مجبور کیا ہاتھ بڑھا کر چاہا کہ وہ طوق اُسکے گلے سے دور کر دون میرا ہاتھ اور انگلیان جل گیئن یہ کہکر اُس نے اپنا ہاتھ دکھایا جو بالکل سیاہ اور جلا ہوا تھا۔ پھر کہا کہ مین مٹی ڈال کر وہ قبر اُسی طرح بند کر کے چلا آیا۔ پس کیونکر اپنے بھائی کے حال پر نہ روؤن اور کیونکر غم نہ کرون ہم نے پوچھا کہ دنیا مین تیرا بھائی کیا عمل کیا کرتا تھا جس کی سزا یہ ملی جواب دیا کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہین ادا کیا کرتا تھا ہم نے کہا کہ اس واقعہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول پاک کی تصدیق ہوتی ہے۔ ولا یحسبن الذین یبخلون بما اٰتٰھم اللہ من فضلہ ھو خیرا لھم بل ھو شر لھم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیٰمۃ یعنی جو لوگ اُس مال و دولت کو جو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے اُنھین دے رکھا ہے بخل اور خست کی وجہ سے جمع کرتے ہین وہ ہرگز یہ خیال نہ کرین کہ ایسا مال اُن کے حق مین مفید ہوگا۔ بلکہ وہ اُنکے لئے وبال ہو جائے گا وہ بخل سے جمع کی ہوئی دولت عنقریب قیامت کے روز اُن کے گلے کا طوق ہو جائے گی اور اُس شخص کو یہ عذاب اُس کی قبر مین شروع ہو گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ہم لوگ وہان سے اُٹھے اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہو کر تمام قصہ نقل کیا اور اُن سے پوچھا کہ یا حضرت ہم دیکھتے ہین کہ یہود اور نصاریٰ بخل وغیرہ کی حالت مین مر جاتے ہین اور اُنپر اس طور سے کھلم کھلا عذاب نہین ہوتا۔ اُنھون نے فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ جو کافر ہین اُن کے دوزخی ہونے مین شک نہین صرف مسلمان کے متعلق اس طرح کے کرشمے تم کو اللہ اس لئے دکھلاتا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو قال اللہ تعالیٰ فمن ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیہا وما انا علیکم بحفیظ یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہدو کہ قدرت الٰہی کے کرشمون سے جو شخص بصیرت حاصل کریگا تو اُس مین اُسی کی ذات کا نفع ہے اور جو دیکھ کر آنکھین بند کر لیگا تو اُس کا وبال اُسی پر

مین تپر کوئی نگہبان نہین۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت پر ایک زمانہ آنیوالا ہے جس مین لوگون کو چھ چیزون سے محبت ہوگی اور چھ چیزین بھول جائین گے (۱) مخلوق سے محبت رکھین گے خالق کو بھول جائین گے (۲) بڑے بڑے محلون سے محبت رکھین گے اور قبرون کو بھول جائینگے (۳) گناہون سے محبت رکھین گے اور توبہ کو بھول جائینگے (۴) دنیا سے محبت رکھین گے اور آخرت کو بھول جائین گے (۵) زندگی سے محبت رکھین گے اور موت کو بھول جائین گے ایسے لوگون سے قیامت کے دن اللہ تعالےٰ بیزار ہوگا۔ (۶) مال سے محبت رکھین گے اور زکوٰۃ کو بھول جائینگے۔

حضرت فضیل ابن عیاض رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ کلام الٰہی کی ایک آیت جس کو مین دل سے پڑھون اور اُس پر عمل کرون مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ ہزار بار پورا قرآن ختم کر ڈالون اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق نہ ہو اور مومن کے دل کو خوش کرنا اور اُس کی حاجت بر لانا میرے نزدیک عمر بھر عبادت کرنے سے پسندیدہ تر ہے اور دو رکعت نماز مسجد مین باجماعت ادا کرنا مجھے اُن ہزار رکعتون سے زیادہ پسند ہین جو گھر مین تنہا ادا کرون۔ اور کسب حرام کی ایک دمڑی سے پرہیز کرنا میرے نزدیک ایسے سیکڑون حج سے افضل ہے جو مال حلال سے ادا کیا جائے اور ایام بیض یعنے ہر مہینے کی تیرھوین چودھوین پندرھوین تاریخ کے تین روزے میرے نزدیک ہزار نفلی روزون سے افضل ہین اور طاعت الٰہی کے ساتھ دوزخ مین جانا مجھے زیادہ مرغوب ہے اس سے کہ عصیان الٰہی کے ساتھ بہشت مین جاؤن اور مال کی زکوٰۃ ادا کرنا مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ ستر برس نفل روزے رکھون۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے ابوہریرہ جب تم ایسے گروہ کو دیکھو جو کہ جماعت کے ساتھ نماز نہین پڑھتے اور اپنے مال کی زکوٰۃ نہین دیتے تو سمجھ لو کہ اللہ تعالےٰ اُن پر آٹھ بلائین نازل فرمائے گا وہ بلائین کسی مخلوق پر نہ آئی ہون گی (۱) اُن کے رزق سے برکت اُٹھ جائے گی (۲) خشک سالی کی وجہ سے بے موت مرین گے (۳) فتنہ اور فساد اور قحط اور بیکاری کی اُن مین کثرت ہوگی۔ اُن کی اولاد اور اُن کے گھر والون پر اللہ تعالیٰ مرض کو مسلط کر دیگا (۵) آپس مین ایک دوسرے پر ظلم کرین گے (۶) ظالم اور جابر بادشاہ کو اللہ تعالیٰ اُن پر مسلط کر دے گا (۷) خدا کے یہان کوئی عمل نیک اُن کا مقبول نہ ہوگا (۸) اُن کی دعا بھی مقبول نہ ہوگی۔

باب ۱۹ خدمت مہمان کی فضیلت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ جو شخص مہمان کی عزت کریگا، تو اُس کے لئے نو فضیلتیں ہین (۱) جس وقت مہمان گھر مین آتا ہے تو اُس کے ساتھ گھر مین دس لاکھ برکتین اور دس لاکھ رحمتین داخل ہوتی ہین (۲) جو کچھ مہمان کھاتا ہے اُس کے ہر لقمے کے بدلے میزبان کو اس قدر ثواب ملتا ہے کہ گویا اُس نے خدا کی راہ مین ہزار گھوڑے دیے (۳) اللہ تعالےٰ اُسکے لئے بہشت مین ایک شہر تیار کرتا ہے (۴) ہزار شہیدون کا ثواب اُس کو ملتا ہے (۵) اُس کے مان باپ اگر مسلمان ہون تو خدا اُن کو بخشدیگا اور اگر کافر ہون تو اُنپر عذاب مین تخفیف فرمائے گا (۶) اُس کے نامۂ اعمال مین ستر حج اور ستر عمرون کا ثواب لکھا جائے گا (۷) اُس گھر والون کے تمام گناہ بخشدیے جائینگے اگرچہ وہ شمار مین جنگل کی ریت کے برابر ہون (۸) اُس کی قبر ستر ہزار گز تک فراخ کردیجائے گی (۹) ہر لقمہ کے عوض اُس کو قیامت کے دن ایک پر ملیگا جس کے ذریعہ سے وہ پل صراط پر بجلی کی طرح گذرجائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مہمان کو کھانا کھلانے مین پانچ خوبیان ہین۔ (۱) مال و رزق کی ترقی ہوتی ہے (۲) اُس گھر سے مرض دور ہوجاتا ہے (۳) اللہ تعالیٰ اُس گھر والون پر سے مصیبت اُٹھالیتا ہے (۴) قیامت تک اُس میزبان کی قبر روشن رہے گی (۵) قیامت مین اُس کو اللہ تعالیٰ کا دیدار اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اپنے مہمان پر ایک درم خرچ کرے تو گویا اُس نے خدا کی راہ مین فقیرون اور محتاجون پر دس ہزار درم خیرات کیے اور جس شخص نے مہمان کو پیٹ بھر کھانا کھلایا تو گویا اُس نے بنی اسرائیل کے ساٹھ پیغمبرون کو کھانا کھلاکر آسودہ کیا جس نے مہمان کو ایک گھونٹ پانی پلایا وہ دنیا سے اُٹھ جانے سے پہلے انشاء اللہ حوض کوثر کے پانی سے سیراب ہوگا۔ مہمان کی عزت اور خاطرداری اللہ کے نزدیک ستر ہزار رکعت نفل سے زیادہ پسند ہے جس نے مہمان کو کوئی کپڑا دیا خواہ وہ چھوٹا سا ٹکڑا کیون نہ ہو تو اُس کو بہشت مین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمسائیگی حاصل ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن عرش الٰہی کے نیچے ایک منادی ندا کریگا کہ جس شخص کو کوئی حق اللہ تعالیٰ پر ہو تو وہ آگے بڑھکر بیان کرے یہ آواز سُنکر کچھ لوگ نکلکر کہینگے اللہ تعالیٰ پر ہملوگ حق رکھتے ہین کیونکہ ہم دنیا مین اپنے مہمان بھائیون کو عزت سے کھلاتے پلاتے تھے اُسوقت اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیگا کہ یہ میرے نیک بندے سچ کہتے ہین اور مین آج ان کو بلا حساب وکتاب اور بغیر عذاب وعتاب بہشت مین داخل کرونگا۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی کے گھر مین مہمان آتا ہے اور وہ شخص اپنے مقدور کے موافق اُسکی خدمت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے بہشت کا دروازہ کھولدیتا ہے اور اُس کو بہشت مین ستر حورین اور یاقوت سُرخ کے ستر محل عطا فرماتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مہمان کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اُسنے اپنے اوپر بہشت کو واجب کرلیا اور جو شخص مہمان سے کھانا دور رکھیگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو اپنے فضل وکرم سے محروم رکھیگا اور دہکتی ہوئی آگ مین اُسپر عذاب سخت کریگا۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے مہمان کو کھانا کھلائیگا تو اُس کو جنت کی تمام نعمتین اور وہ راحتین ملین گی جن کو نہ کبھی اُسنے آنکھونسے دیکھا اور نہ کانون نے سُنا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اُس کی دنیا اور آخرت کی ستر حاجتین برلائیگا اور بہشت مین ہر روز ستر مرتبہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اُس کو اللہ تعالیٰ کا دیدار حاصل ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مہمان کی عزت کی تو گویا اُسنے ستر اولیاء اللہ اور ستر شہیدون کی خدمت کی جو خدا کی راہ مین شہید ہوئے اور پشت نہین پھیری۔

ادمر ابن نواس روایت کرتے ہین کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن آئیگا تو دوزخ کی ایک گردن بڑھکر نکل آئے گی جس کا نام لہب ہوگا اور وہ ہاویہ کا ایک شعلہ ہے جس کا سر عرش الٰہی تک بلند اور دونون کنارے مشرق اور مغرب مین اور نیچے کا حصہ تحت الثریٰ تک ہوگا۔ اُس جہنم کی گردن سے میدان حشر مین سات بار نہایت ہیبتناک لہجے مین آواز بلند ہوگی کہ کہان ہین خدائے رحمان کے مخالف کہان ہین خدائے دیان کے دشمن کہان ہین شیطان کے دوست یہ سُنکر دوزخ کے دربان کہینگے کہ اے لہب تجھے کن لوگون کی خواہش ہے وہ کہیگی کہ مین امت

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے تیرہ گروہ کا طلبگار ہون۔ دربان دوزخ پوچھینگے کہ وہ کون لوگ ہین لہب آواز آئیگی (١) کہان ہین وہ لوگ جو نماز مین سستی کرتے تھے (٢) کہان ہین وہ لوگ جو مال کی زکوٰۃ نہین دیتے تھے (٣) کہان ہین وہ لوگ جو ہمیشہ شراب کے نشے مین مست رہا کرتے تھے (۴) کہان ہین وہ لوگ جو سود کھاتے تھے یا سود دیتے تھے (۵) کہان ہین وہ لوگ جو اپنے ہمسایون کو تکلیف پہونچاتے تھے (٦) کہان ہین وہ لوگ جو آزاد مرد اور آزاد عورت کو مال دنیا کی طمع مین غلام بناکر بیچڈالا کرتے تھے (٧) کہان ہین زنا کرنیوالے (٨) کہان ہین ماں باپ کی نافرمانی کرنیوالے (٩) کہان ہین توبہ کرکے توڑ ڈالنے والے (١٠) کہان ہین وہ لوگ جو ارزانی کے دنون مین غلہ روک رکھتے تھے تاکہ قحط کے زمانے مین مہنگا بیچین۔ (١١) کہان ہین وہ لوگ جو ایمان اور اسلام کی نعمت پر شکر الٰہی چھوڑ بیٹھے تھے۔ مرنیکا خوف نہ تھا (١٢) کہان ہین وہ جو بندگان خدا پر ظلم کیا کرتے تھے (١٣) کہان ہین وہ لوگ جن کے بخل اور بدخوئی کیوجہ سے کبھی اُن کے گھر مین کوئی مہمان نہین آیا۔ ان تمام گروہون کو لہب کا شعلہ بال پکڑکر اپنی طرف کھینچ لے گا اور اس طرح جلاڈالے گا جیسے آگ سوکھی ہوئی گھانس کو جلاتی ہے پھر اُدیہ کیطرف لوٹ جائے گا۔

حضرت اعمشؓ سے مروی ہی کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے پوچھا کہ اے باپ کون سے عمل نے آپکو اللہ تعالیٰ کا خلیل بنادیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ اے بیٹے تین باتون کی وجہ سے مجھے یہ شرف حاصل ہوا (١) مین نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو ہر ایک کے حکم پر ترجیح دی اور اُسی کی اطاعت کی (٢) مین نے اپنے تمام کام اللہ کی کفالت پر چھوڑ دیے (٣) مین نے بغیر مہمان کے کبھی دن کو یا رات کو کھانا نہین کھایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص وہ ہین جن کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سایے مین رکھے گا۔ اس قیامت کے دن مین جبکہ سایہ الٰہی کے سوا کوئی سایہ کام آنیوالا نہین (١) گرمی مین روزہ رکھنے والا (٢) اندھیری رات مین نماز کے لئے مسجد کی طرف پاپیادہ جانے والا (٣) بھوکے کو کھانا کھلانے والا۔

حضرت محمد ابن سیرینؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اے انسؓ! آپ مجھے کوئی الیسا عمل نیک بتایئے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل ہو اور مجھ کو خدا نے مال

بہت کچھ دے رکھا ہے۔ حضرت انس رضؓ نے فرمایا کہ اے شخص! اگر تم اپنے خزانے کو ایسی جگہ رکھنا چاہتے ہو جہاں نہ اسکو زمین کے کیڑے کھائیں اور نہ چور لیجائیں تو اُس اپنے مال کو نیک کامون مین لگا دو۔ کیونکہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے مروی ہے کہ جس شخص نے مال کی زکوٰۃ دی اور امانت ادا کی اور مہمان کی عزت اور توقیر کی تو اُسنے اپنے آپکو بخل اور خست سے بچا لیا۔

منقول ہے کہ ایک سائل کسی مسجد مین داخل ہوا اُس کو محلے کے رہنے والون نے باوجود اسکے حاجتمند ہونے کے اُسے کچھ کھانے پینے کو نہ دیا۔ اتفاق سے وہ شخص مرگیا دوسرے دن لوگون نے اُس کی تجہیز وتکفین کی اور قبرستان مین دفن کر آئے جب دفن کر کے لوٹے اور مسجد مین آئے تو کیا دیکھتے ہین کہ جو کفن اُس کو دیا گیا تھا وہ اُسی طرح رکھا ہے اور اُسکے ایک گوشے پر لکھا ہے کہ یہ کفن تمہارا تم کو واپس کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ تم سے سخت ناخوش ہے اور تم بہت بُرے لوگ ہو اللہ تعالیٰ ارشاد فرما چکا ہے واما السائل فلا تنھر یعنے سوال کرنوالے کو محروم نہ پھیرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے سائل کو جھڑک کر محروم واپس کیا تو قیامت کے دن پروردگار کے سامنے اُس شخص کو فرشتے جھڑکیان دین گے۔

حضرت حسن رضؓ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین ایک شخص نے روزہ رکھا جب شام ہوئی تو روزہ کھولنے کے لئے اُس کو پانی کے سوا کچھ میسر نہ ہوا اُسی سے روزہ افطار کیا اور رات فاقہ سے بسر کر کے دوسرے دن پھر روزہ رکھا اُس روز بھی افطار کے لئے پانی کے سوا اُسکے پاس کچھ نہ تھا اسی حالت مین تیسرے دن بھی اُس نے روزے کی نیت کی مگر اُس روز بھوک اور فاقہ کی شدت سے اُس کو سخت تکلیف پہونچی جب بھی اُسنے روزہ رکھا ایک انصاری صحابی کو اُس کی یہ حالت قرینے سے معلوم ہوئی اُس روز شام کو وہ اُنھین لے کر اپنے گھر آئے اور گھر والون سے کہا کہ آج کی رات ہمارے یہان ایک مہمان آگیا ہے۔ پس کیا تمھارے پاس کچھ کھانا ہوگا اُسکی بی بی نے جواب دیا کہ آج ہمارے گھر مین صرف اس قدر کھانا ہے کہ ایک آدمی پیٹ بھر کے کھا سکے۔ اتفاق سے اُس روز وہ انصاری صحابی اور اُن کی بی بی بھی روزے سے تھے اور اُن کا ایک بچہ تھا اُنھون نے اپنی بی بی سے کہا بہتر ہوگا کہ ہم اپنے مہمان کو وہ کھانا کھلا دین اور خود آج کی رات صبر سے کام لین تم سویرے سے بچے کو بہلا کے سلا دو اور جب کھانے کا وقت آئے تو چراغ گل کر دینا تاکہ اندھیرے مین مہمان یہ خیال کرے

کہ ہم بھی دستر خوان پر اُس کے ساتھ کھا رہے ہین اور وہ اچھی طرح پیٹ بھر کر کھانا کھالے۔ الغرض وہ نیک بی بی کھانا لائی اور مہمان اور میزبان کے سامنے رکھدیا پھر چراغ کے سامنے گئی جسے مہمان سمجھا کہ اُسکی بتی درست کرنا چاہتی ہے اس طور سے چراغ کو گل کر دیا اندھیرے مین وہ انصاری کھانے کے طرف پر ہاتھ رکھے رہے اور مہمان کو اس شبہہ مین رکھا کہ اس کے ساتھ وہ بھی کھانا کھا رہے ہین۔ مہمان نے خوب آسودہ ہو کر کھانا کھایا۔ یہانتک کہ جو ظرف مین تھا وہ ختم ہو گیا اگلے دن وہ انصاری صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز فجر کی جماعت مین شریک ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز سے فراغت پاکر اُن انصاری کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ رات تم دونون میان بی بی کی مہمان داری سے اللہ تعالیٰ بیحد خوشنود اور رضامند ہوا اُسکے بعد حضور نے یہ آیت پڑھی ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ فاولٓئک ھم المفلحون یعنی جو لوگ اپنے اوپر تکلیف اُٹھاکر باوجود خود حاجتمند ہونے کے دوسرون کی حاجت پوری کرتے ہین اور جو لوگ نفسانی طمع اور بخل سے محفوظ ہین وہ فلاح پانیوالے یعنی عذاب سے محفوظ رہنے والے ہین۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دنیا مین سب سے زیادہ محبوب و مرغوب مجھ کو تین چیزین ہین (۱) قرآن مجید کی تلاوت (۲) بھوکے کو کھانا کھلانا (۳) ننگے کو کپڑا پہنانا۔ حضرت عثمانؓ غنی کا یہ قول جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سُنا تو فرمایا کہ عثمانؓ سچ کہتے ہین اور مجھ کو دنیا مین سب سے زیادہ پسند اور مرغوب تین چیزین ہین (۱) گرمی مین روزہ رکھنا (۲) خدا کی راہ مین تلوار چلانا (۳) مہمان کی خدمت کرنا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ بہشت مین پانچ چیزین بہشت سے بھی اچھی ہین (۱) ہمیشہ بہشت مین رہنا بہشت سے اچھا ہے (۲) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمسائگی بہشت مین بہشت سے اچھی ہے (۳) حوران جنت کی صحبت بہشت مین بہشت سے اچھی ہے (۴) اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بہشت مین بہشت سے بہتر ہے (۵) مہمان کی خاطر داری کا ثواب بہشت مین بہشت سے افضل ہے

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ سات باتون مین جلدی کرنا سنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے (۱) قرض ادا کرنے مین جب قدرت حاصل ہو (۲) میت کی تجہیز و تکفین مین (۳) لڑکی جب بالغ ہو جائے تو اُس کی شادی کرنے مین (۴) اذان سُنکر نماز ادا کرنے مین (۵) گناہ جب سے گزرجائین

تو توبہ کرنے مین (۶) روزے کے ضروری مسائل سیکھنے مین (۷) مہمان جب آئے تو اُس کو کھانا کھلانے مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر مین مہمان داخل ہوتا ہے تو اُس کے ساتھ رحمت الٰہی کے فرشتے اُس گھر مین آتے ہین۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس شخص کے یہان مہمان آئے اور وہ مہمان کو اپنے ساتھ کھلائے تو اللہ تعالیٰ ہر لقمہ کے بدلے مین اُس کو دس نیکیان عطا فرماتا ہے اور اُس کی دس برائیان دور فرماتا ہے اور اس کے لئے بہشت مین دس رتبے بلند فرماتا ہے۔

(باب ۲۷) توکل کی فضیلت اور کسب ورزق کا شرف اور کم کھانے کا اجر

حضرت اعمش رضؓ سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اولیا راللہ کی صفت یہ ہے کہ اُکین اکیس خصلتین پائی جاتی ہین (۱) اُن کی حلاوت اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے (۲) اُنکی گفتگو اللہ تعالیٰ کی محبت ہے (۳) اللہ تعالیٰ کی حفاظت پر اُنھین بھروسا ہے۔ (۴) اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُن کا معاملہ ہے (۵) اللہ تعالیٰ کی ذات پر اُن کو فخر وناز ہے (۶) خدا کے ذکر سے اُن کو اُلفت ہے (۷) وجدان الٰہی اُنکا ارشاد ہے۔ (۸) خوشخوئی اُن کا لباس ہے (۹) تازہ روئی اُن کا زیور ہے (۱۰) شکر خدا اُن کی آرائش ہے (۱۱) ذکر الٰہی اُنکا مقصود ہے (۱۲) خوف خدا اُنکا رفیق ہے (۱۳) رات کو وہ خیال خدا مین رہتے ہین (۱۴) دن کے واقعات سے وہ عبرت حاصل کرتے ہین (۱۵) ذاتی سخاوت اُنکا پیشہ ہے (۱۶) خوش معاملگی اُن کا شیوہ ہے (۱۷) اُنکی تمام حاجتین اللہ تعالیٰ کے سپرد ہین (۱۸) فقر و درویشی اُنکے لئے عزت ہے (۱۹) فاقہ اُن کی غذا ہے (۲۰) خدا پر اُنکا توکل ہے (۲۱) اُنکا قول وفعل مجاہدہ اور مراقبہ اور شغل و ذکر سب کچھ خدا کے متعلق ہے۔

بعض حکما کا قول ہے جو شخص دو باتین یعنی خوف وامن کو اپنے اوپر لازم کرے یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کو سنکر جب تک اُسے پورے طور سے بجا نہ لائے ڈرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو بندون کا رزق اپنے ذمہ لے لیا ہے اُسپر بھروسا کر کے امن کے ساتھ زندگی بسر کرے جو شخص ایسے خوف وامن کے ساتھ زندگی بسر کریگا اللہ تعالیٰ اُس کو دو نعمتین عطا فرمائیگا۔ اول عبادت کی حلاوت دوسرے جو کچھ خدا نے دیا ہے اُسپر قناعت۔

حضرت شفیق ابن ابراہیم کا قول ہے کہ چار چیزین ایسی ہین کہ اگر انسان دو سو برس تک زندہ رہے اور اُن چار چیزون کو نہ پہچانے اُس شخص سے زیادہ عذاب جہنم کا کوئی مستحق نہ ہوگا۔ وہ چار چیزین یہ ہین (۱) اللہ رب العزت کی معرفت (۲) ایسے عمل کی شناخت جسکو اللہ تعالیٰ پسند فرمائے (۳) خدا کے دشمن کو پہچاننا (۴) اپنی ذات کی معرفت۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت یہ ہے کہ ظاہر و باطن مین اعتقاد کامل کے ساتھ یقین کرے کہ رزق دینے والا اور تنگدست کرنیوالا اُس ذات پاک کے سوا کوئی نہین اور عمل پسندیدہ کی شناخت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص نیت اور سچے دل مین اُسکی خوشنودی کے لئے کیا جائے اور خدا کے دشمن کی پہچان یہ ہے کہ اپنے نفس کا بندہ ہو اور خدا کے اوامر و نواہی کی پرواہ نہ کرے اور اپنی ذات کی معرفت یہ ہے کہ اپنے آپ کو بالکل کمزور ناتوان یقین کرے کیونکہ اُسمین ہرگز یہ طاقت نہین کہ قضائے الٰہی کو واپس کر سکے۔ پس چاہیئے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اُسکے لئے مقدر فرمادیا ہے اُسپر رضامند رہے۔

احادیث مین آیا ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے اللہ رب العزت سے سوال کیا کہ اے پروردگار تیرے نزدیک سب سے افضل و برتر کون سا عمل ہے ارشاد ہوا کہ اے محمد (صلعم) میری بارگاہ مین توکل اور رضا و تسلیم سے بڑھ کر کوئی عمل نہین کیونکہ وہ لوگ جو فقط میرے لئے آپسمین محبت رکھتے ہین اُن سے مین ضرور محبت رکھتا ہون اور جو لوگ صرف میرے لئے ایکدوسرے سے ترک تعلق رکھتے ہین اُنسے مین ضرور محبت رکھتا ہون اور جو فقط میرے لئے عجز و تواضع اختیار کرتے ہین مین اُنسے ضرور محبت رکھتا ہون اور جو لوگ صرف میرے لئے ایکدوسرے سے ملتے ہین مین اُنسے ضرور ملتا ہون اور جو لوگ پورے طور سے مجھپر توکل کرتے ہین اُنسے مین غایت درجہ کی محبت کرتا ہون کیونکہ وہ لوگ علماء اور شہداء کے برابر ہین۔

بیان کرتے ہین کہ چار پیغمبرون نے چارون آسمانی کتابون مین سے چار جملے اختیار کیے ہین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے توراۃ سے یہ فقرہ لیا من قنع شبع یعنے جس نے قناعت کی وہ آسودہ ہے حضرت حضرت داؤد علیہ السلام نے زبور سے یہ فقرہ لیا من ترک اللذات صار مسلما من الآفات یعنی جس شخص نے دنیا کی لذتین ترک کردین وہ تمام آفتون سے محفوظ رہا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل سے یہ فقرہ لیا من صمت نجا یعنے جسنے خاموشی اختیار کی اُسنے نجات پائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن پاک سے اس آیت کو اختیار فرمایا ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ یعنے جسنے اللہ

توکل کیا تو وہی اُس کے لئے کافی ہے۔

حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سوال کرنا یعنی بھیک مانگنا ایک خراش ہے جس سے سائل کا چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے پس جس کے جی مین آئے وہ اس ذلت کو اپنے چہرے پر باقی رکھے اور جو شخص چاہے وہ اس ننگ وعار سے اپنے کو بچائے۔ ہان البتہ ایسی حالت مین قباحت نہین کہ انسان کسی شخص سے سوال کرے جس کو خدا نے سلطنت اور حکومت عطا کی ہے یا ایسی صورت مین سوال کرے کہ بغیر سوال کے کام نہین چل سکتا۔ یہ حدیث ابوداؤد ترمذی و نسائی مین ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی اُمت سے فرمایا کہ تم ذخیرے کے طور پر کل کے لئے کھانا چھپا کر نہ رکھو کیونکہ جب کل کا دن آئے گا تو اُس کے ساتھ اُس کا رزق بھی ہوگا اُسی ذات پاک کی طرف اپنی نگاہ بھی رکھو جسنے زندگی بھر کے رزق کی ذمہ داری کرلی ہے وہ پتھر کے کیڑون اور گولر کے بھنگون کو بھی رزق پہونچاتا ہے اور پرندون کی طرف غور کرو کہ کیونکر رزق پاتے ہین اگر تم کھو کہ پرندون کے پر و بازو ہین جن کے ذریعہ سے اڑکر وہ رزق حاصل کرتے ہین تو وحوش اور چوپاون کیطرف خیال کرو کہ خدا نے اُن کو کیسا قوی بدن کیا ہے وہ نہ آسمان مین اُڑتے ہین اور نہ زمین مین کھیت بوتے اور کاٹتے ہین پھر بھی زمین و آسمان کا خدا اُن کو رزق پہونچاتا ہے تم کو چاہیئے کہ مسجدون کو اپنی خلوت کے کمرے بناؤ اور قبرون کو اپنا اصلی گھر جانو اور دنیا مین مہمانون کی طرح زندگی گذارو اور جو کچھ خدا اپنے فضل و رحمت سے جو کی روٹی کا ٹکڑا یا زمین کا ساگ پات کھانے کو پہونچائے اُس پر شکر بجالاؤ اور قناعت کرو۔

حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے ارشاد فرمایا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکل کرو جیسا کہ توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمھین بھی اسی طرح رزق پہونچائے گا جس طرح پرندون کو روزی دیتا ہے کہ وہ صبح کو بھوکے ہوتے ہین اور شام کو آسودہ شکم ہوکر بسیرا لیتے ہین۔

حضرت محمد ابن فضل سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے مجھ کو اپنے اوامر سے عمل کرنے کا حکم دیا تھا وہ تمام احکام مین نے تمکو سُنا کر عمل کرنے کا حکم دیا۔ اور جن باتون کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نواہی سے منع فرمایا تھا وہ سب ممنوع باتین تم سے بیان کرکے تم کو اُن سے

باز رہنے کی ہدایت کی۔ یاد رکھو کہ حضرت روح الامین جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ سے مجھ کو یہ وحی پہونچی ہے کہ ہر ایک متنفس اپنے مرنے سے پہلے اُن تمام اعمال کا پورے طور پر ضرور مرتکب ہوگا جو اُس کی تقدیر میں لکھدیے گئے ہیں۔ جس شخص کے مقدر میں اعمال خیر لکھے ہیں اور اُنمیں سے کسی عمل کے ظاہر ہونے میں تاخیر ہو تو انسان کو چاہیے کہ اُس کے حاصل کرنے میں کوشش کرے۔ اب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُسکی عبادت اور فرمانبرداری سے بڑھکر کوئی عمل خیر نہیں جسے تم طلب کرو۔

حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دنیا کے بکھیڑوں میں ہر وقت سرگردان اور غمناک رہتا ہے وہ شخص گویا اللہ تعالیٰ سے ناخوش ہے اور جو شخص کسی مالدار کی تعظیم اور اُسکے سامنے اپنی فروتنی کا اظہار فقط اُس کی تونگری کیوجہ سے کریگا تو گویا اپنا دو تہائی ایمان ضائع کر دیا اور جو شخص رزق کی تنگی سے تنگ آکر شکایت کرتا ہے گویا وہ اپنے پروردگار کا شاکی ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص رزق کی کمی پر شاکر اور راضی برضا رہے تو اللہ تعالیٰ بھی اُس کے تھوڑے سے عمل خیر کو خوشنودی کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور جو شخص تھوڑی روزی پر رضامند نہیں اُس کے قلب میں گرانی پیدا ہو جاتی ہے اور آخرت میں نامۂ اعمال کا وزن ہونے اور پل صراط پر گذرنے کے وقت اُس کو بےچینی اور بےتابی لاحق ہوگی۔

حدیث قدسی میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ؏ سے فرمایا کہ اے موسیٰ؏! میں نے چار چیزوں کو چار خاص مقاموں پر رکھا ہے، اور لوگ وہ چیزیں دوسرے مقاموں میں طلب کرتے ہیں پس کیونکر اُن چیزوں کو پاسکتے ہیں (۱) میں نے عزت کو خالق کی خدمت میں رکھا ہے اور لوگ بادشاہوں کے دروازوں پر عزت کو ڈھونڈھتے ہیں پس کیونکر پاسکتے ہیں (۲) میں نے راحت کو جنت میں رکھا ہے اور لوگ دنیا میں طلب کرتے ہیں پس کسطرح پاسکتے ہیں (۳) مینے علم کو فاقہ کشی میں رکھا اور لوگ شکم سیری میں ڈھونڈھتے ہیں پس کیونکر پاسکتے ہیں۔ (۴) میں نے بےنیازی کو قناعت میں رکھا ہے اور لوگ اُس کو حرص میں ڈھونڈھتے ہیں پس کیونکر پاسکتے ہیں۔ اے آدم کے بیٹے! سخت تعجب کا مقام ہے کہ جس کو مرنے کا یقین ہے اُس کا دل کیونکر خوش ہونے کو چاہتا ہے۔ اے محمد صلعم! تعجب ہے اُس شخص پر جس کو قیامت کے حساب کا یقین ہو وہ کیونکر اطمینان سے زندگی گذارتا ہے۔ اور تعجب ہے اُس شخص پر جسکو قبر میں جانیکا یقین ہو وہ کیونکر عبادت الٰہی میں سستی کرتا ہے اور تعجب ہے اُس شخص پر جسے روز آخرت اور وہاں کی نعمتوں کا یقین

چاہیے کہ پانچ باتین یاد رکھے (۱) کسب معاش مین مشغول رہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فرائض ادا کرنے مین تاخیر نہ کرے اور نہ کسی فرض کے بجالانے مین کمی روا رکھے (۲) کسب کیوجہ سے کسی مخلوق خدا کو تکلیف نہ پہونچائے (۳) کسب معاش سے مقصود صرف یہ ہو کہ کمانیوالا خود اور اُس کے اہل وعیال عزّت وآبرو کے ساتھ زندگی بسر کرین نہ یہ کہ روپیہ کثرت سے آئے اور دولت جمع کی جائے (۴) کسب معاش مین اپنی طاقت اور قدرت سے زیادہ تکلیف نہ اُٹھائے (۵) روزی کا دارومدار اپنے کسب پر نہ سمجھے بلکہ اصل روزی پہونچانے والا اللہ تعالیٰ کو جانے اور کسب وہنر کو واسطہ سمجھے۔

حضرت یحییٰ ابن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جس شخص کا پیٹ غذا سے زیادہ بھرا ہوگا اُس کے جسم مین گوشت زیادہ ہوگا اور جس کے جسم مین گوشت زیادہ ہوگا اُس کی نفسانی خواہشین زیادہ ہونگی۔ اور جس شخص کی نفسانی خواہشین زیادہ ہونگی اُس کے گناہ زیادہ ہونگے اور جسکے گناہ زیادہ ہون گے اُس کا دل سخت ہوگا اور جسکا دل سخت ہوگا وہ صرف دنیا کی لذتون مین ڈوبا رہیگا اور آخرت مین اُس کا کوئی حصہ نہین۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تین شخصون سے بغیر کسی جرم وگناہ کے نفرت اور بغض رکھتا ہے (۱) بخیل (۲) مغرور (۳) زیادہ کھانیوالا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ تین شخصون سے اللہ تعالیٰ کو محبّت ہے (۱) کم سونیوالا (۲) کم آرام لینے والا (۳) کم کھانے والا۔

حامد لفاف رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین ایک شخص آیا اور عرض کی کہ آپ مجھے کچھ وصیت کیجیے حامد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے شخص جس طرح تو قرآن مجید کے لئے غلاف بناتا ہے اُسیطرح اپنے دین کی محافظت کے لئے غلاف بنا۔ اُسنے پوچھا کہ دین کا غلاف کیا ہے۔ فرمایا کہ ضرورت سے زیادہ کلام نہ کرنا۔ ضرورت سے زیادہ لوگون سے میل جول نہ رکھنا۔ ضرورت سے زیادہ غذا نہ کھانا کیونکہ اگر تم لوگون کو معلوم ہوجائے کہ بہشت مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم کے ساتھ اہل ایمان کی کیسی مہمانی ہوگی تو اس دنیا کی چند روزہ زندگی مین کبھی پیٹ بھر کھانا نہ کھاؤ۔

ابن سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ دنیا وآخرت مین تمام نیکیون کی جڑ خوف الٰہی ہے اور دنیا کی کنجی شکم سیری ہے اور آخرت کی کنجی فاقہ۔

حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ کسی حکیم نے ایک لاکھ حکیمانہ اقوال جمع کیے پھر انہیں سے چار ہزار مقولے منتخب کیے پھر اس مین سے چار سو اقوال نکالے پھر اُن مین سے چالیس مقولے اختیار کیے پھر ان مین سے چار قول رکھے جو یہ ہین (۱) کسی حالت مین عورت پر بھروسہ نہ رکھو (۲) کسی وقت مال و دولت پر نہ بھولو (۳) جو علم کچھ نفع نہ دے اُسے اختیار نہ کرو (۴) اپنے معدے کو ناجائز اور ممنوع غذا سے گران بار نہ کرو۔

(باب ۲۱) اکل حلال کی فضیلت حرام چیزونکی مذمت تقویٰ اور پرہیزگاری کے بیان مین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چالیس دن تک حلال روزی کھائیگا تو اُسکا دل روشن ہوجائے گا اور حکمت کے چشمے اُس کے دل سے جاری ہون گے اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ حلال روزی طلب کرنا گویا جہاد ہے۔

حکایت ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام کا گذر ایک شخص پر ہوا جو سجدے مین پڑا ہوا مناجات وزاری کر رہا تھا اور اُس کی آنکھون سے آنسو جاری تھے اُسکی حالت دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب باری تعالیٰ کے حضور مین عرض کیا کہ یا الٰہ العالمین اپنے اس بندے پر رحم کر اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ مین اس شخص پر کبھی رحم نہ کرون گا اگرچہ یہ اسیطرح روتے روتے مرجائے کیونکہ اسکا پیٹ غذائے حرام سے بھرا ہے اور اس کا جسم لباس حرام سے آراستہ ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت اس قدر بجالائے کہ اُسکی کمر کمان کے گوشون کی طرح جھک جائے اور اسقدر روزے رکھے کہ فاقون کے مارے مثل کمان ہوجائے تو خدا کی قسم یہ بات اُس کو کچھ نفع نہ دے گی جبتک غذائے حلال اور پرہیزگاری کو اپنا شعار نہ بنائے۔

تنبیہ الغافلین مین ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرزند آدم پر ہر روز دس باتین فرض کی ہین (۱) اپنی نقل و حرکت مین یاد الٰہی بجالائے کیونکہ ارشاد الٰہی ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا یعنی اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کیا کرو (۲) ناف سے گھٹنون تک

اپنے جسم کو چھپائے رکھنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے خذوا زینتکم عند کل مسجد یعنی ہر ایک مقام نماز مین اپنی زینت کو اختیار کرو۔ زینت سے مراد وہ کپڑا ہے جس سے ستر عورت کیا جائے (۳) اوقات نماز مین پورے طور پر وضو کرنا چنانچہ ارشاد ہوا ہے یایھا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین یعنی اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کا قصد کرو تو پیشتر اپنے منھ اور کہنیون تک ہاتھ دھوؤ اور سر کا مسح کرو اور گھٹنون تک پاؤن دھوؤ (۴) نماز کو اُس کے وقت پر پورے طور سے ادا کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا یعنی تمام ایمان والون پر پابندی وقت کے ساتھ نماز فرض ہے (۵) روزی ملنے مین اللہ تعالیٰ نے جو رزق دینے کا وعدہ فرمایا ہے اُس پر یقین رکھنا چنانچہ ارشاد باری ہے ومامن دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا یعنی زمین پر جسقدر ذی روح ہین سب کے رزق کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے (۶) جو کچھ مقسوم کے موافق اللہ رزق ہو بجائے اُسپر قناعت کرنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نحن قسمنا بینھم معیشتھم یعنی لوگون مین اُن کی روزی ہمنے تقسیم کردی ہے (۷) اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنا جیسا کہ ارشاد ہوا ہے وتوکل علی الحی الذی لایموت یعنی اُسی ایک ذات پاک پر بھروسا کرو جو کہ زندہ جاوید ہے (۸) حکم خدا اور قضائے الٰہی پر رضا بر رہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاصبر لحکم ربک یعنی اپنے پروردگار کے حکم پر صبر اختیار کرو (۹) اللہ تعالیٰ کی نعمتون کا شکر بجالانا۔ کیونکہ ارشاد الٰہی ہے واشکروا اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر کرو اُسکی پہلی نعمت تندرستی ہے اور سب سے بڑی نعمت دین اسلام اور دوسری نعمتین بیشمار ہین چنانچہ خود فرمایا ہے کہ وان تعدوا نعمۃ اللہ لاتحصوھا یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتون کا شمار کرنا چاہو تو کبھی شمار نہ کرسکو گے (۱۰) حلال کمائی سے روزی کھانا کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کلوا من طیبات ما رزقنٰکم یعنی جو کچھ ہم نے لمتین روزی بخشی ہے اُسے پاکیزہ طریقے سے حاصل کر کے کھاؤ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بیان فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مین نے پوچھا کہ یا رسول اللہ مومن کی کیا پہچان ہے آپنے فرمایا کہ اُس مین چار خوبیان ہونا چاہئین (۱) اپنے دل کو حسد اور غرور سے پاک رکھے (۲) اپنی زبان کو جھوٹ اور غیبت سے دور رکھے (۳) اپنے عمل نیک کو نمائش اور شہرت سے محفوظ رکھے (۴) اپنے پیٹ کو مشتبہ اور حرام غذا سے بچائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ میری اولاد یعنی سادات ہون گے اُن کی شناخت یہ ہے کہ سات وصف اُن مین پائے جاوینگے (۱) عالم باعمل ہون گے (۲) حلیم اور بردبار ہونگے (۳) سخی ہون گے (۴) امر دین مین دلیر اور بہادر ہون گے (۵) فقرا کے دوستدار اور شریعت کے تابع ہون گے (۶) موت کو یاد کرنے والے ہون گے (۷) حلال روزی کھانے والے ہون گے۔

حدیث شریف مین وارد ہے کہ جو شخص حلال روزی کھائیگا وہ داخل بہشت ہوگا۔

حضرت ابوہرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے تمھاری صورتون اور تمھارے ظاہری اعمال کو نہین دیکھتا بلکہ تمھارے دلون اور تمھاری نیتون کو دیکھتا ہے اور تمھارے اکل حلال پر نگاہ رکھتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نو سوال کیے جنکا آپنے مجھے جواب دیا (۱) مین نے پوچھا یا رسول اللہ وفا کیا چیز ہے فرمایا توحید اور کلمہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ (۲) مین نے پوچھا فساد کیا چیز ہے فرمایا کفر و شرک (۳) مین نے پوچھا حق کیا ہے فرمایا اسلام اور قرآن اور وہ سلسلۂ ولایت جو تم تک پہونچے (۴) مین نے پوچھا تدبیر اور حیلہ کیا ہے فرمایا تدبیر اور حیلہ سے دست کش ہونا (۵) مین نے پوچھا مجھپر فرض کیا ہے فرمایا خدا اور رسول کی اطاعت (۶) مین نے پوچھا کسطرح اللہ تعالیٰ سے دعا مانگون فرمایا سچائی اور یقین کے ساتھ (۷) مین نے پوچھا اللہ سے کیا چیز طلب کرون ۔ فرمایا ہر حال مین امن و عافیت (۸) مین نے پوچھا اپنی نجات کے لئے مجھے کیا اختیار کرنا چاہیے ۔ فرمایا سچ بولنا (۹) مین نے پوچھا اللہ تعالیٰ کس چیز سے خوشنود ہوتا ہے فرمایا اکل حلال سے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ مومن وہ ہے جو حدود الٰہی کی محافظت کرے ہمیشہ آثار قدرت مین فکر کرتا رہے عقل مین کامل ہو۔ قلب سلیم رکھتا ہو زبان پاکیزہ ہو۔ اخلاق اچھے ہون کم ہنستا ہو بہت روتا ہو کثرت سے ذکر الٰہی کرے حرص وہوا کو مار ڈالے ۔ ہمیشہ غمناک ہو نفسانی خواہشون کو ترک کرے شیطان کا مخالف ہو رحمٰن کا موافق ہو اور دنیا سے جدا رہے امور آخرت مین راغب رہے اپنے نفس کے عیب ڈھونڈھنے مین مشغول ہو دوسرون کی عیب جوئی سے کام نہ رکھے ۔ قرآن اُس کی باتین ہون نیک بندے اُس کے ہم صحبت ہون راتون کو جاگتا ہو ہمیشہ باوضو رہے

جب تھوڑا سا فراغت کا وقت ملے تو فوراً دو رکعت نماز نفل پڑھے اپنے انجام کا ہر وقت اُسکے دل مین کھٹکا ہو۔ یاد الٰہی سے مانوس ہو درود شریف اُسکا وظیفہ ہو اکل حلال اُسکی روزی ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شریعت مثل کشتی ہے اور طریقت مثل دریا اور حقیقت مثل صدف اور معرفت گویا موتی ہے پس جو شخص موتی حاصل کرنا چاہے اُسکے لئے ضرور ہوگا کہ کشتی مین سوار ہو کر دریا مین چلے اور صدف تک پہونچے جو شخص یہ ترکیب چھوڑ دیگا اُس کی رسائی ہرگز موتی تک نہین ہوسکتی اور اس صورت پر عمل کرنا ممکن نہین جبتک اکل حلال نہ اختیار کرے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ قیامت کے دن عرش الٰہی کے نیچے ایک منادی ندا کریگا کہ دوستان خدا کہان ہین یہ آواز سنکر کچھ لوگ سامنے آئینگے اُن سے فرشتے پوچھینگے کہ کیا دوستان الٰہی تمھین ہو۔ وہ کہینگے کہ ہان پس اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ اے میرے بندو تم سچ کہتے ہو تم میرے دوست ہو تم میری زیارت کرنیوالے ہو تم مجھ سے خوف رکھنے والے ہو تم میرے دیدار کے مشتاق ہو آج تمھارے لئے خوشی ہے شوق سے میرے پاس آؤ۔

حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہوا کہ اے داؤد عاقل آدمی اپنے اوقات کو چار بانون پر تقسیم کردیتا ہے ایک وقت مین اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے۔ دوسرے وقت مین اپنے نفس کا حساب لیتا ہے۔ تیسرے وقت مین اپنے اُن بھائیون سے ملتا ہے جو اُس کو اُس کے عیب بتاتے ہین اور چوتھے وقت مین اپنے نفس اور اُس کی لذات کا خیال رکھتا ہے جو بطریق حلال ہے۔ جو شخص اس صورت سے زندگی بسر کرے وہ بہت بابرکت ہے۔

کنز العباد مین ہے کہ انسان کے لئے غذائے حرام سے بڑھکر کوئی شے خطرناک نہین کیونکہ آدم علیہ السلام نے جب بہشت مین اُس درخت کا پھل کھالیا جس سے منع فرمایا گیا تھا اور بعد کھانے کے انھین ندامت ہوئی تو قے کرڈالی وہ قے زہر قاتل ہوگئی اور قیامت تک جو کچھ دنیا مین زہر ہوگا اُسکی اصل وہی قے ہے تاہم اُس پھل کی قوت حضرت آدم علیہ السلام کے بدن مین باقی رہی اور بعد توبہ قبول ہونے کے جب حضرت حوا علیہا السلام سے مقاربت کی تو قابیل پیدا ہوا جس نے اپنے بھائی ہابیل کو مار ڈالا یہ اُسی پھل کی قوت کا اثر تھا پس غور کرنے کا مقام ہے کہ جب غذائے ممنوع کی تھوڑی سی مقدار کا ایسا ضرر ہو تو اُن لوگون کا کیا حال ہوگا جن کی تمام غذا حرام اور مشتبہ ہے ایسی

غذا سے پرہیز کرنا چاہیئے تاکہ بہشت مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ غذا کھانا نصیب ہو اور خوف کی نگاہداشت کرنا چاہیئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کی سخت مصیبتین چار ہین (۱) سفر کرنا اگرچہ ایک ہی میل ہو (۲) قرض لینا اگرچہ ایک ہی درم ہو (۳) صاحب دختر ہونا اگرچہ ایک ہی لڑکی ہو (۴) سوال کرنا اگرچہ اپنے ماں باپ ہی سے کیون نہ ہو۔ پس جو شخص اکل حلال طلب کریگا اُسکے لئے اللہ تعالیٰ یہ چار دن سختیان آسان کردیگا یعنی اکل حلال کا پابند اگر کوئی طول وطویل اور اپنی قوت سے باہر سفر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے سامان آسانی سے بہم پہونچا دیگا۔ اور اگر وہ شخص قرضدار مرا اور مرتے دم تک اُسے ادا کرنے کی توفیق نہ ہوئی حالانکہ اُس کی نیت قرض ادا کرنے کی تھی تو اللہ تعالیٰ غیب سے اُس کا قرض ادا کرے گا اور قیامت کے دن اُس قرض کی نسبت اُس سے مواخذہ نہ ہوگا اور اُس کی اولاد مین کوئی لڑکی ہوگی جو امر الٰہی کی مطیع اور نماز روزے کی پابند رہیگی صالحہ عورتون مین اُسکا شمار ہوگا اسکے لئے اللہ تعالیٰ ایک شوہر صالح نیک اعمال بہم پہونچا دیگا اور اُس کی زندگی اپنے شوہر کے ساتھ عیش وآرام مین بسر ہوگی۔ جسے دیکھ کر اُس لڑکی کا باپ خوش ہوگا اور اگر وہ تنگدست ہون گے تو اللہ تعالیٰ غیب سے اُن کے رزق مین کشایش بخشیگا۔ اور دنیا مین کسی مخلوق کا محتاج نہ رکھیگا۔ یہ سب اکل حلال کی برکت ہے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ اُس شخص پر تعجب ہے جو قناعت کا دعویٰ کرے اور اکل حرام اُسکی کمائی ہو حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بغیر اکل حلال کے کسی عمل نیک کو قبول نہین فرماتا۔

امام عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ شام مین چند روز کے لئے مقیم ہوئے وہان رہ کر حدیث لکھتے رہے ایک بار اُن کا قلم ٹوٹ گیا اور لکھنے کے لئے عاریۃً کسی سے دوسرا قلم مانگ لیا اور اُس سے کتابت حدیث کرتے رہے جب وہان سے اپنے وطن کو چلنے لگے تو بھولے سے وہ مانگا ہوا قلم بھی اُن کے قلمدان مین رہگیا۔ جب اپ شہر مین پہونچے اور اسباب کھولا تو قلمدان مین وہ قلم بھی نکلا انھون نے اُسے پہچانا فوراً اپنے وطن سے پھر ملک شام جانے کی تیاری کی تاکہ مالک قلم کو اُس کا قلم واپس دین۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری سے مروی ہے کہ ہر ایک شے کی حد ہوتی ہے اور اسلام کی حدین چار

ہین۔ تواضع ۔صبر۔شکر۔ پرہیزگاری۔ پس تواضع سے عزت اور سربلندی حاصل ہوتی ہے اور صبر کی بدولت آتش دوزخ سے نجات ملتی ہے اور شکر کی وجہ سے بہشت کی نعمت حاصل ہوتی ہے اور پرہیزگاری پرامن واماں کا دارو مدار ہے۔

بعض حکمار کا قول ہے کہ تقوی کے گرد پانچ سختیاں ہین جو شخص اُن سختیون کو جھیلکر آگے بڑھ سکتا ہے وہ تقویٰ اور پرہیزگاری کی طرف مائل ہوگا وہ پانچ سختیاں یہ ہین (۱) خوشحالی چھوڑکر تنگ حالی اختیار کرنا (۲) آرام چھوڑکر تکلیف اختیار کرنا (۳) عزت چھوڑکر ذلت اختیار کرنا (۴) قوت چھوڑکر ضعف اختیار کرنا (۵) زندگی چھوڑکر موت اختیار کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سات چیزین ایسی ہین جن کے آرزومند تمام لوگ ہین مگر اُن سے کامیاب ہونے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے صرف اہل پرہیز وتقویٰ ہی سے کیا ہے۔ (۱) ہر شخص آرزو کرتا ہے کہ اُس کی برائیاں معاف کردی جائین مگر اللہ تعالےٰ نے اس فضیلت کا وعدہ فقط اہل تقویٰ سے فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ومن یتق اللہ یکفر عنہ سیاٰتہ یعنی جو شخص خوف خدا اور تقویٰ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کی برائیان اُس سے دور کردیگا (۲) ہر شخص کی آرزو ہے کہ عذاب دوزخ سے نجات پائے مگر اللہ تعالیٰ نے اس کا وعدہ صرف متقیون سے فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہے ینجی اللہ الذین اتقوا بمفازتھم یعنی جو لوگ اہل تقویٰ ہین اُن کو اللہ تعالیٰ نجات بخشیگا اور کامیاب فرمائیگا (۳) ہر شخص کی خواہش ہے کہ اُسے انجام نیک اور اچھی عافیت حاصل ہو لیکن یہ وعدہ صرف اتقیا کے لئے ہے قال اللہ تعالےٰ والعاقبۃ للمتقین یعنی عاقبت کی خیر و نیکی فقط اہل تقویٰ کے واسطے ہے (۴) ہر شخص کی تمنا یہ ہے کہ وہ بہشت کا وارث ہو مگر یہ وعدہ صرف پرہیزگارون کے لئے ہے قولہ تعالےٰ وتلک الجنۃ التی نورث من عبادنا من کان تقیاً یعنی بہشت پاک کا وارث اپنے بندون مین سے ہم انھین کو بنائینگے جو پرہیزگار ہین (۵) ہر شخص چاہتا ہے کہ وہ اپنے ارادے مین کامیاب ہو اور خدا کی مدد اُس کے شامل حال رہے مگر اُس کا وعدہ صرف پرہیزگارون کے لئے ہے قال اللہ تعالیٰ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون یعنی اللہ تعالےٰ ان لوگون کا ساتھ دیتا ہے جو تقویٰ اختیار کیے ہوئے ہین اور جن کا شیوہ نیکی و احسان کا ہے (۶) ہر شخص خواہشمند ہے کہ اُس سے اللہ تعالیٰ محبت رکھے مگر یہ وعدہ صرف پرہیزگارون کیواسطے ہے۔ قولہ تعالیٰ ان اللہ یحب المتقین یعنی اللہ تعالیٰ کو اہل تقویٰ سے محبت ہے (۷) ہر

شخص متمنی ہے کہ اُس کی عبادت اور طاعت درجۂ قبول کو ہونچے مگر اس کا وعدہ صرف اہل اتقا سے ہے قولہ تعالیٰ انما یتقبل اللّٰہ من المتقین یعنی اللّٰہ تعالیٰ صرف پرہیزگاروں ہی کے اعمال نیک کو قبول فرماتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے کہ مین نے مومن کو دو چیزین عطا کی ہین ایک نفس دوسری عقل لہذا نفس کا میلان طلب دنیا کی طرف ہے اور عقل کا رجحان عقبیٰ کی جانب۔ اُس کے بعد مین نے اُسکو دین اسلام کی دولت عطا فرمائی اور محبت دنیا کی خوشنمائی بھی اُس کے سامنے کی اور دین و دنیا کے درمیان ایک پردہ ڈالدیا جس کی وجہ سے اُس بندۂ مومن کو دنیا کی محبت کوئی ضرر نہین پہونچاتی۔ اور میرے فضل و کرم سے وہ دین پر ثابت قدم رہتا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہین کہ متقی کی علامتین پانچ ہین (۱) وہ ہمیشہ ایسی صحبت مین بیٹھے گا جس سے اُس کا دین درست ہو (۲) اپنی زبان اور شرمگاہ پر غالب رہیگا (۳) اگر اُس کو دنیا کی بہت بڑی ثروت اور عزت ملے گی تو اُس کو اپنے لئے وبال جانے گا۔ اور اگر دنیا کا کم حصہ اُسکے ہاتھ آئے گا تو اُسے غنیمت سمجھیگا (۴) اپنے پیٹ کو غذائے حلال سے بھی اچھی طرح نہ بھرے گا اس خوف سے کہ کہین اُسمین کوئی جزو مشتبہ اور حرام شامل نہ ہو (۵) سب لوگون کی نسبت اُسکا خیال ہوگا کہ نجات پا جائینگے اور اپنی ذات کی نسبت ڈرتا رہیگا کہ مواخذہ سے نجات نہین پس ہر مسلمان کا فرض ہے کہ ان باتون کو یاد رکھے۔

(باب ۲۲) فقرا کی فضیلت اور مالدارونکی مذمت کے بیان مین

حضرت انس ابن مالک رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ایک بار مدینے کے فقرا نے ایک قاصد بھیجا وہ حاضر خدمت ہوا حضور رسالتمآب نے اُسے عزت سے بٹھایا اور دریافت فرمایا کہ تم کہان سے آئے ہو اُس نے عرض کیا کہ یا رسول اللّٰہ مین آپکی خدمت مین غریبون کا پیغام لایا ہون آپ نے فرمایا مجھے فقرا اور مساکین سے محبت ہے تم بیان کرو اُن کا کیا پیام ہے اُس نے عرض کی یا رسول اللّٰہ فقرا کہتے ہین کہ مالدار لوگ تمام نیکیان اور ثواب لوٹے جا رہے ہین وہ حج وعمرہ کرتے ہین زکوٰۃ وصدقہ دیتے ہین اور ہم مین قدرت

نہین - وہ سخاوت کرتے ہین اپنے رشتہ دارون کی مدد کرتے ہین صلہ رحم کرتے ہین اور ہم عاجز ہین وہ جب بیمار ہوتے ہین تو بہت کچھ مال و دولت خدا کی راہ مین خیرات کر دیتے ہین اور ہم کو اتنی مقدرت نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے قاصد تم اُن فقراے اہل ایمان کو یہ خوشخبری سُنا دو کہ تم مین سے جو شخص اپنی تنگدستی پر ثابت و شاکر رہیگا اُسکے لیے تین فضیلتین ہین جو صرف غریبون ہی کے واسطے مخصوص ہین اور مالدارون کا اُنمین کچھ حصہ نہین (۱) جنت مین ایک بالاخانہ یاقوت سرخ کا ہے جو اسقدر بلند ہے کہ بہشت مین رہنے والے بھی اُس کو اسطرح دیکھتے ہین جیسے زمین کے رہنے والے ستارون کو۔ اُس بالاخانہ مین فقرا ہی داخل ہون گے اور وہ فقیر یا نبی ہونگے یا شہید یا فقرا مومنین (۲) اہل ایمان فقرا قیامت کے دن امیرون سے آدھا دن پیشتر بہشت مین داخل ہونگے اور اُس آدھے دن کی مدت دنیا کے حساب سے پانچسو برس کی ہوگی۔ بعض روایت مین یہانتک آیا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام اور ذوالقرنین علیہ السلام جن کو اللہ تعالی نے دنیا مین ملک و مال عطا فرمایا تھا باوجود نبی ہونے کے دوسرے انبیا علیہم السلام سے چالیس برس بعد داخل بہشت ہون گے (۳) جب مومن غریب صدق دل سے کہتا ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور یہی کلمے مالدار کے منھ سے نکلتے ہین تو جسقدر ثواب اُس فقیر کو ملتا ہے اُسکو مالدار ہرگز نہین پاتا۔ اگرچہ اس وظیفے کے ساتھ وہ دس ہزار درم بھی خیرات کر ڈالے اور یہی حال تمام اعمال نیک کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد سنکر قاصد اُن فقرا کے پاس آیا اور تینون فضیلتین اُن سے بیان کین وہ سب یہ سُنکر بہت خوش ہوئے اور ایک بان ہوکر بولے ہم راضی ہین ہم خوشنود ہین۔ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ فضائل و مراتب اُن فقرا مومنین کے لیے ہین جو فقر و فاقہ اور تنگدستی پر راضی برضاے الٰہی ہین اور جو شخص ایسی حالت کو صبر نہ کرے اُس کا فقر اُسکے لیے دنیا اور آخرت مین روسیاہی کا ذریعہ ہے۔

کہتے ہین کہ کسی شخص نے کسی مرد عاقل سے اپنی محتاجی اور تنگدستی کی شکایت کی اور نہایت رنج و غم کا اظہار کیا اُس مرد دانا نے اُس سے کہا کہ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ دس ہزار درم تم کو دیے جائین اور اُسکے بدلے مین تمھاری آنکھین پھوڑ کر تمھین اندھا کر دیا جائے اُس نے کہا نہین پھر کہا کہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمھاری گویائی جاتی رہے اور تم کو اُسکے بدلے مین بیس ہزار درم ملجائین۔ اُس نے کہا نہ

پھر کہا کہ کیا تم اس بات پر رضامند ہو کہ تمھاری سماعت زائل ہو جائے اور اُسکے بدلے مین تم کو تیس ہزار
درم دیدیے جائین اُس نے کہا نہین۔ پھر کہا کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمھاری عقل جاتی رہے اور
اُسکے بدلے تم کو چالیس ہزار درم ملجائین۔ کہا نہین۔ پھر کہا کہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمھارے دونون
ہاتھ کاٹ ڈالے جائین اور پچاس ہزار درم تم کو دیدیے جائین اُسنے کہا نہین پھر کہا کہ کیا تمھاری
خوشی ہے کہ تمھارے پاؤن کاٹ لیے جائین اور ساٹھ ہزار درم تم کو دیدیے جائین۔ اُسنے کہا
نہین۔ پھر کہا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمھارے دونون کان کاٹ لے جائین اور اس کے عوض ستر ہزار
درم تم کو ملجائین۔ اُس نے کہا نہین اسوقت مرد عاقل نے اُس سے کہا کہ سن اے کمزور طبیعت
والے تجھ کو شرم نہین آتی اور اپنے مولیٰ کا شکر یہ نہین ادا کرتا کہ دو لاکھ اسی ہزار درم سے زیادہ قیمت
کی دولت اُس نے تجھ کو عطا کر رکھی ہے یہ سُنکر اُس شخص نے کہا کہ مین اپنے فقر و فاقہ پر راضی ہون
اور کبھی مجھے مال و دولت کی خواہش نہ ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے تنگدست بندون سے
فرمائے گا کہ اے میرے بندو تم بمنزلہ انبیا کے ہو اور تم آج میرے سامنے مخلوق کی شفاعت
کرو گے اے میرے بندو جو تمھارا جی چاہے مجھ سے مانگو مین تم کو دونگا مین تم سے راضی ہون او
آج تمھارے لئے کوئی عذاب اور تنگی نہین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کے پانچ صفات ہین (۱) اُنکو کسی مخلوق کا
ڈر نہین ہوتا۔ صرف اپنے خالق سے ڈرتے ہین (۲) اُن کو بھوک اور فقر و فاقہ کا اندیشہ نہین ہو
(۳) اُن کو مرنے کا خوف نہین (۴) اُنکو مرض کی پروا نہین (۵) اُن کو فقر کا اندیشہ نہین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مین چار باتین اچھی ہین (۱) عالمون کا علم (۲) ما
کی سخاوت (۴) حاکمون کا انصاف (۵) فقیرون کی دعا۔ بعض علما نے کہا ہے فقیر کیلئے دس شرف ہین (۱) اُس
مین اخلاص ہوگا (۲) مخلوق سے اُسے خلوت حاصل ہوگی (۳) فقر کی برکت سے اُس ظلم اُٹھا لیا جائیگا (۴) مال کی تلاش
اُس کا نفس راحت مین رہیگا (۵) رہزن اور چور کے کھٹکے سے بیخوف رہیگا (۶) علما کی صحبت
اُسے حاصل ہوگی (۷) بخل کی آفت سے محفوظ رہیگا (۸) جو کچھ پائیگا اُسپر قناعت کریگا (۹) خدا کے
فضل و کرم پر اُس کو بھروسہ ہوگا۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے معہ کر وقت روانہ فرمایا مین تجارت کیا کرتا تھا مین نے چاہا کہ تجارت کے ساتھ عبادت مین بھی مشغول رہون مگر ان دونون کا جمع کرنا ممکن نہ ہوسکا لہذا مین نے تجارت کو ترک کر دیا اور صرف عبادت ہی کو اختیار کرلیا پس قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے کہ اب عبادت سے بڑھ کر مجھے کوئی چیز مرغوب نہین مین نہین چاہتا کہ مسجد کے دروازے پر کوئی دُکان رکھ لون اور مسجد مین نماز پڑھا کرون اور اُس دُکان سے ہر روز چالیس دینار کا نفع ہو اور اُس رقم کو خدا کی راہ مین خیرات کردون کیونکہ مال و دولت کے ساتھ کسی حالت مین امن نہین کسی نے اُس سے پوچھا کہ اے ابو درداء آپ کیون عبادت کے ساتھ تجارت کو بُرا جانتے ہین جواب دیا کہ اس مین قیامت کے دن حساب کتاب کی دشواری ہے۔

حضرت حسن بصری نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جب فقیر مومن بارگاہ الٰہی مین حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اُس سے اس طرح معذرت کریگا جسطرح ایک آدمی دوسرے آدمی سے عذر کرتا ہے اور فرمائے گا کہ اے میرے بندے اپنی عزت وجلال کی قسم مین نے تجھ سے دنیاوی مال و ثروت کو اس لئے نہین دور رکھا کہ میری نظرون مین تو حقیر تھا بلکہ اُس کی وجہ یہ ہے کہ مین نے تیرے لئے اپنی بارگاہ مین بہت سی فضیلت اور بزرگی رکھ چھوڑی ہے پس اے میرے بندے آج میدان قیامت مین تو آگے بڑھ اور گنہگارون کی صفون کو دیکھ اُن مین سے جن جن لوگون نے دنیا کی تیری تنگدستی دیکھ کر میری رضامندی کے لئے خالص نیت سے تجھ کو کھانا کھلایا یا کپڑا پہنایا یا پانی پلایا اُن کے ہاتھ پکڑ اور اپنے ساتھ بہشت مین لیجا اُس روز لوگ پسینے مین نہائے ہوئے میدان قیامت مین صف بستہ کھڑے ہون گے وہ شخص یہ ارشاد باری سُنکر صفون مین آئیگا اور اپنے ساتھ سلوک کرنیوالے کو پہچان کر نکالے گا اور اپنے ساتھ بہشت مین لیجائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تم فقیرون اور محتاجون سے بہت جان پہچان پیدا کرو اور اُن کی دستگیری کرتے رہو کیونکہ وہ صاحب اقبال و دولت ہین صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ فقرا کا اقبال و دولت کیا ہے فرمایا قیامت کے دن اُنسے کہا جائیگا کہ جس شخص نے دنیا مین تم کو ایک روٹی کا ٹکڑا کھلایا تھا یا پانی کا گھونٹ پلایا تھا یا کپڑا پہنایا تھا اُسکا

ہاتھ پکڑو اور اپنے ساتھ بہشت مین لیجاؤ۔

حضرت انس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندون سے فضائل علم کے متعلق بھی سوال فرمائے گا۔ جس طرح اپنے اور انعامات کی نسبت حساب لے گا چنانچہ سب سے پہلے میدان قیامت مین علوم دین اور قرآن پڑھنے والے اور راہ خدا مین جہاد کرنیوالے اور کثرت سے مال و دولت رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی حضور مین پیش ہونگے۔ اللہ تعالیٰ پیشتر عالم اور قاری کو مخاطب کر کے فرمائیگا کہ کیا مین نے تجھکو اپنے اُس کلام پاک کا علم نہین دیا تھا جسکو اپنے رسولؐ برحق پر نازل کیا تھا وہ عرض کریگا اے پروردگار بے شک تو نے مجھے علم دیا تھا ارشاد ہوگا کہ پھر تو نے اس نعمت کے شکریے مین کیا عمل نیک کیا وہ عرض کریگا کہ اے پروردگار مین تیری رضامندی کے لئے راتون کو اُٹھکر تیرے کلام پاک کی تلاوت کرتا تھا دن کو اُس کی ہدایتون پر عمل کرتا تھا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ تو جھوٹ کہتا ہے فرشتے بھی کہینگے کہ تو جھوٹا ہے اُس عمل سے تیری نیت صرف یہ تھی کہ لوگون مین عالم و قاری مشہور ہو۔ فوراً فرشتۂ عذاب کو حکم ہوگا اور وہ اُسکو کھینچکر جہنم مین ڈالدیگا۔ پھر راہ خدا مین جہاد کرنیوالے سے اسیطرح ارشاد ہوگا کہ ہمنے تجھ کو قوت و شجاعت عطا کی تھی تو نے اسکے بدلے مین کیا کیا وہ عرض کریگا اے پروردگار مین نے تیری راہ مین جہاد کیا اور کفار سے جنگ کی یہان تک کہ شہید ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تو جھوٹ کہتا ہے فرشتے بھی کہینگے کہ تو جھوٹا ہے بلکہ تیری مراد صرف یہ تھی کہ دنیا مین بہادر اور جوان مرد مشہور ہو چنانچہ دنیا مین شہرت ہو چکی فرشتون کو حکم ہوگا وہ اُس کو کھینچکر دوزخ مین ڈالدین گے پھر مالدار سے خطاب فرمائیگا کہ کیا مین نے تجھ کو دنیا مین خوشحال اور فارغ البال نہین کیا تھا وہ عرض کریگا کہ اے پروردگار بیشک تو نے دولت اور ثروت عطا کی تھی ارشاد ہوگا کہ پھر تو نے اس نعمت کے شکریے مین کون سا نیک کام کیا وہ عرض کریگا کہ خداوندا مین نے تیری راہ مین صدقے دیئے اور صلہ رحم کیا۔ ارشاد ہوگا کہ تو جھوٹ کہتا ہے اور فرشتے بھی کہینگے کہ تو جھوٹا ہے بلکہ تیرا مقصد یہ تھا کہ دنیا مین سخی مشہور ہو چنانچہ تیری سخاوت کا شہرہ ہو چکا فرشتۂ عذاب کو حکم ہوگا کہ وہ اُسے کھینچکر دوزخ مین ڈالدینگے۔

بعض علماء کا قول ہے کہ جس شخص مین چار خصلتین ہون گی وہ ہر قسم کی خیر و نیکی سے محروم رہیگا

کی صلاحیت نہین (۱۴) اجر و ثواب کے ہزار حصے ہین جنمین عورت کے لئے صرف ایک ہے اور باقی مردون کے لئے ہے (۱۵) بدکار عورتون مین سے ہر ایک کو قیامت کے دن آدھی اُمّت کے برابر عذاب ہوگا (۱۶) شوہر کے مرنے اور طلاق پانے کے بعد بغیر عدت کی مدت پورا کیے عورت نکاح نہین کرسکتی۔

منقول ہے کہ حضرت آدمؑ کی توبہ پانچ باتون کی وجہ سے قبول ہوئی (۱) حضرت آدم علیہ السّلام نے گناہ کو اپنی ذات سے نسبت کیا اور گناہ کا اقرار کیا (۲) گناہ کرکے شرمندہ ہوئے (۳) اپنے نفس کو ملامت کی (۴) توبہ کرنے مین جلدی کی (۵) خدا کی رحمت سے نااُمید نہین ہوئے اسیطرح شیطان کی گردن مین پانچ باتون کی وجہ سے طوق لعنت پڑا۔ (۱) شیطان نے اپنے گناہ کا اقرار نہین کیا (۲) گناہ کرکے شرمندہ نہین ہوا (۳) اپنے نفس کو ملامت نہین کی (۴) توبہ کی طرف مائل نہین ہوا (۵) خدا کی رحمت سے نااُمید ہوگیا پس جس شخص کی حالت حضرت آدم علیہ السلام کے مانند ہوگی اُس کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا اور جس کی کیفیت شیطان کے مشابہ ہوگی اُس کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندۂ مومن جب گناہ کرتا ہی اُس کے دل مین ایک سیاہ نقطہ پڑجاتا ہے۔ پس اگر اُسنے اُس گناہ سے توبہ کرلی اور استغفار کی تو وہ نقطہ صاف ہوجاتا ہے اور قلب مین روشنی آجاتی ہے۔ اور اگر پھر گناہ مین مبتلا ہوتا ہے تو وہ سیاہی بڑھ جاتی ہے یہان تک کہ گناہون کی کثرت سے تمام دل پر سیاہی چھا جاتی ہے اور کوئی گناہ ایسا نہین جس کی سزا مقرر نہ ہو۔

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جو شخص بغیر چار چیزون کے چار باتوں کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے اور اُسکا دعویٰ غلط ہے (۱) جو شخص خدا کی محبت کا مدعی ہو اور جن باتوں کو خدا نے حرام کردیا ہے اُنسے باز نہ رہے وہ جھوٹا ہے (۲) جو شخص بہشت کے طلب کرنے کا دعویٰ کرے اور صدقہ و خیرات سے باز رہے اُس کا دعویٰ غلط ہے (۳) جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا مدعی ہو اور فقراء اور مساکین سے نفرت رکھے اُسکا دعویٰ جھوٹ ہے (۴) جو شخص دوزخ سے خوف رکھنے کا دعویٰ کرے

حضرت ابراہیم ادہم فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ داخل دوزخ ہونا میرے نزدیک زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ خدا کی نافرمانی مین زندگی بسر کرکے بہشت پاؤن مطلب اُس قول کا یہ ہے کہ گناہ اور سیہ کاری مین مبتلا رہنے پر اگر داخل بہشت کربھی دیا جائے تو گنہگار کو اپنے گناہون سے ہر وقت شرم وندامت ضرور لاحق رہیگی اور اطاعت الٰہی کی حالت مین زندگی کاٹنے سے اگر انسان کو دوزخ مین بھیجدیا جائے تو وہان اُس کو کوئی ندامت اور شرمندگی نہ ہوگی اور خدا کی رحمت سے اُمیدوار رہیگا کہ کبھی دوزخ سے اُس کو نکال لیا جائے۔

بعض روایتون مین آیا ہے کہ اے لوگو چھوٹے چھوٹے گناہون کو چھوٹا اور حقیر نہ جانو کیونکہ اُن ذرا ذرا سے گناہون کی مثال ایسی ہے جیسے ایک جماعت کسی جنگل مین اُتری اور سب ملکر ایک ایک دو دو چھوٹی چھوٹی لکڑیان اُٹھا لائے یہان تک کہ وہ لکڑیان اسقدر جمع ہوگئین کہ سب کا کھانا فراغت سے پک گیا۔ اِنھین چھوٹے چھوٹے گناہون پر جب اللہ تعالیٰ مواخذہ کریگا تو آدمی تباہ و برباد ہو جائے گا۔

منقول ہے کہ حضرت حوا علیہا السلام نے بہشت مین جب منع کیے ہوئے درخت کو کھا لیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی نسل سے تمام عورتون پر سو تکلیفین مسلط فرمائین (۱) ماہواری حیض (۲) پیدائش کے وقت دردزہ (۳) اپنے مان باپ سے جدا ہونا اور ایک اجنبی مرد کے ساتھ زوجیت کا تعلق رکھ کر زندگی بسر کرنا (۴) نفاس یعنی وہ خون جو بچہ جننے کے بعد جاری رہتا ہی (۵) عورت کو اپنی ذات کا کوئی اختیار نہین بلکہ وہ مرد کے قبضے مین ہے (۶) میراث مین عورت کا حصہ مرد سے کم ہے (۷) طلاق کا اختیار ہر وقت مرد کو ہے (۸) مرد کے لئے جائز ہے کہ ایکساتھ چار عورتین اپنے نکاح مین رکھے اور عورت صرف ایک ہی مرد اپنے نکاح مین رکھ سکتی ہے (۹) عورت کا اعتکاف صرف اپنے گھر مین ہو سکتا ہے مسجد مین نہین (۱۰) دو عورتون کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے (۱۱) عورت کے لئے جائز نہین کہ بغیر کسی رشتہ دار محرم کو ساتھ لیے سفر کرے (۱۲) جمعہ اور عیدین اور جنازے کی نماز مردون پر فرض ہے اور وہ کافرون سے جہاد کرتے ہین مگر عورتون کے لئے اُن مین سے کوئی بات ضروری نہین (۱۳) عورتون مین امیر اور حاکم اور قاضی بننے

ہین (۵) مال و دولت کے مالک ہوتے ہین اور آخرت کے لئے کچھ توشہ نہین لیتے۔ (۶) گناہ کرتے چلے جاتے ہین اور توبہ نہین کرتے ہین۔

بعض اہل معرفت کا قول ہے کہ چار چیزون کو چار چیزون سے دھو کر پاک اور صاف کرنا چاہیئے (۱) چہرے کو آنکھ کے آنسوؤن سے (۲) زبان کو ذکر الٰہی سے (۳) دل کو خوف خدا سے (۴) گناہون کو توبہ سے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ کا قول ہے کہ اپنے آپ کو چار قسم کے پانی سے دھو کر صاف کرنا چاہیئے (۱) چہرے کو شرم کے پانی سے (۲) زبان کو معذرت کے پانی سے (۳) جسم کو حرمت دین کے پانی سے (۴) دل کو گناہون کی شرمندگی اور ندامت کے پانی سے۔ جس شخص مین یہ خوبی ہوگی وہ بندہ صالح اور پرہیزگار ہے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ تین قسم کی آنکھون پر آتش دوزخ حرام ہے (۱) وہ آنکھ جو خدا کی رضامندی کے لئے راتون کو بیدار رہے (۲) وہ آنکھ جو حرام چیزون پر نظر ڈالنے سے بند رہے (۳) وہ آنکھ جو اپنے گناہون پر خوف الٰہی سے روتی رہے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص اپنے پروردگار کے شوق مین روئیگا اُس کا مقام جنت الماویٰ ہے۔ جو شخص اپنے گناہون کو یاد کر کے خوف خدا سے آنسو بہائے گا اُس پر اللہ تعالیٰ دوزخ کی آنچ حرام کردیگا۔

حضرت شیخ منیری رح نے اپنے ارشاد مین تحریر فرمایا ہے کہ مین نے چار لاکھ کتابون کا مطالعہ کر کے اُن مین سے چار باتین اختیار کین (۱) اپنے نفس سے کہتا ہون کہ اے نفس اگر تو عبادت کرتا ہے تو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے عبادت کر ورنہ اُس کا دیا ہوا رزق کھانا چھوڑ دے (۲) اے نفس جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے تجھ کو منع فرمادیا ہے اُس سے باز رہ ورنہ اُس کے ملک سے نکل جا (۳) اے نفس جو کچھ اللہ تعالیٰ نے قسمت مین لکھدیا ہے اُس پر راضی ہو ورنہ اللہ کو چھوڑ کر کوئی دوسرا پروردگار ڈھونڈھ لے (۴) اے نفس اگر تو کسی گناہ کا ارادہ کرے تو پہلے ایسی جگہ تجویز کر جہان تجھکو خدائے پاک نہ دیکھے ورنہ اگر نجات کی خواہش ہے تو ہرگز گناہ کا نام نہ لے۔

یا ایک رستے سے گذرنے والا ہے۔ اے لوگو! اپنے آپ کو قبروں کا باشندہ جانو اور غفلت میں زندگی بسر نہ کرو۔

(باب ۲۶) گناہ سے پرہیز کرنے کا بیان

کتاب تنبیہ الرجال میں بزرگوں کا قول لکھا ہے کہ ایک بدی کرنے میں دس عیب ہیں۔ (۱) جب بندہ کوئی بدی یا گناہ کرتا ہے تو اپنے سے اُس خدائے خالق برتر کو ناراض کرتا ہے جس کو ہر وقت اُس پر قدرت حاصل ہے (۲) ایسے شخص کو خوش کرتا ہے جو خدا کے نزدیک سب سے زیادہ ذلیل اور قابل نفرت ہے یعنی شیطان لعین جو اُس کا بھی دشمن ہے اور خدا کا بھی (۳) نہایت اچھے مقام یعنی بہشت پاک سے دور جا پڑتا ہے (۴) بہت بُرے مقام یعنی دوزخ کے قریب ہو جاتا ہے (۵) اُس نے ایسے شخص پر ظلم کیا جو اُس کو سب سے زیادہ پیارا ہے یعنی خود اپنے آپ پر (۶) اپنے آپکو اُسنے ناپاک کر لیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو پاک وصاف پیدا کیا تھا (۷) اپنے ایسے ساتھیوں کو ایذا پہونچائی جو اُس کو کبھی تکلیف نہیں دیتے یعنی وہ فرشتے جو اُسکے محافظ ہیں (۸) اپنی گنہگاری پر زمین اور آسمان رات اور دن کو گواہ بنایا اور اُنھیں تکلیف پہونچائی (۹) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی روح پاک کو قبر مبارک میں غمگین کیا۔ (۱۰) اُس نے تمام مخلوقات الٰہی کی خواہ انسان ہوں یا غیر انسان خیانت کی۔ انسانوں کی خیانت یہ ہے کہ اگر کسی معاملہ میں اُس سے گواہی لینے کی ضرورت پڑے تو اُس گناہ کی وجہ سے اُس کی گواہی قبول نہ کی جاوے گی اور دیگر مخلوقات کی خیانت یہ ہے کہ آدمی کی سیہ کاری کی وجہ سے تمام مخلوق پر آسمان سے بارش بند ہو جاتی ہے۔ پس انسان کو گناہ اور بدی سے بچنا چاہیئے کیونکہ گناہ کرنے سے اپنی ہی جان پر ظلم ہوتا ہے جو کہ نہایت عزیز ہے۔

حضرت یحیٰی بن معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر توفیق خیر دروازہ چھ باتوں کی وجہ سے بند کر لیتا ہے (۱) جبکہ لوگ علم حاصل کرتے ہیں اور اُس پر عمل نہیں کرتے (۲) خدا کی نعمتیں کھاتے ہیں اور شکر نہیں بجا لاتے (۳) نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھتے ہیں اور اُن کے طریقے پر نہیں چلتے ہیں (۴) مرنے والوں کو دفن کرتے ہیں اور نصیحت نہیں پکڑتے

آلہ وسلم سے عداوت تھی اور اُن کے قتل پر آمادہ تھا کسقدر مصیبت کا سامنا ہوتا اگر خدانخواستہ اُس حالت مین موت آجاتی۔ پھر فضل الٰہی میرے شامل حال ہوا اور خدا نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت فرمائی اُس وقت سب سے زیادہ محبت مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدس سے تھی اور میرا ظاہر و باطن حضور کے قبضے مین تھا کیا اچھا ہوتا اگر اُس وقت مجھ کو موت آجاتی تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی زبان پاک سے دعائے خیر مغفرت میرے لئے ہوتی اور حضور میرے جنازے کی نماز پڑھتے اس کے بعد ہم لوگ دنیا کے کاروبار مین مصروف ہوگئے اور اسی حالت مین میرا خاتمہ ہو رہا ہے۔ مین نہین جانتا کہ خدا کے حضور مین مجھپر کیا گذرے۔ یہی باتین کرتے کرتے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے وفات پائی۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ تم بنی اسرائیل کے حالات بیان کیا کرو کہ اس مین کوئی قباحت نہین اور اُن کے حالات عجیب اور غریب ہین پھر آپ ایک واقعہ بیان فرمانے لگے کہ ایک بار بنی اسرائیل کی ایک جماعت کسی قبرستان مین پہنچکر آپسمین کہنے لگی بہتر ہوگا کہ ہملوگ نماز پڑھکر بارگاہ الٰہی مین دعا مانگین کہ اس قبرستان کا کوئی مردہ زندہ ہوکر ہم سے موت کی حقیقت بیان کرے یہ آپسمین قرار دے کر سب نے ملکر نماز پڑھی اور دعا مانگی۔ یکایک ایک قبر سے مردے نے سر نکالا وہ سیاہ چہرہ تھا سر نکالتے ہی کہنے لگا کہ اے لوگو خدا کے واسطے مجھے تکلیف دینے سے تمہارا کیا مطلب ہے خدا کی قسم مجھ کو مرے ہوئے ستر یا سو برس گذر چکے لیکن ابھی تک موت کی تلخی میرے دل سے نہین گئی اور معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت جان نکلی ہے۔ جلدی دعا کرو کہ پھر اللہ تعالیٰ میرے مقام پر مجھے بھیجدے اُن لوگون نے دعا کی اور وہ مردہ پھر اپنی جگہ چلا گیا اس شخص کی پیشانی پر سجدہ کا بھی نشان تھا۔

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ آلہ وسلم فرماتے ہین کہ ہر روز صبح اور شام کے وقت دو فرشتے آواز دیتے ہین کہ اے دنیا والو تم مرنے کے لئے پیدا ہوئے ہو اور برباد ہونے کے لئے عمارت بناتے ہو۔ تم مال اور دولت جمع کرتے ہو جسپر تمہارے بعد تمہارے دشمن قابض ہوجائینگے اور قیامت کے دن اُس کا حساب تم سے لیا جائے گا اور تمہین پر اُس کا وبال ہوگا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ انسان کو دنیا مین اس طرح رہنا چاہیئے کہ گویا وہ مسافر ہے

داڑھی کے بال بالکل سفید تھے۔ حضرت عیسیٰؑ نے پوچھا کہ یہ بالون کی سفیدی کیسی ہے کیونکہ اُس زمانہ
مین بال سفید نہ ہوا کرتے تھے۔ سام ابن نوحؑ نے جواب دیا کہ اسوقت آواز غیب مجھ کو سنائی دی
جس سے مین سمجھا کہ قیامت برپا ہوگئی جس کے خوف سے اور ہیبت سے میرے تمام بال یکایک
سفید ہوگئے۔ حضرت عیسیٰؑ نے پوچھا کہ آپکو مرے ہوئے کتنا زمانہ گذرا اُنھون نے جواب دیا کہ ہزار
برس گذر چکے لیکن موت کی سختی اور جانکنی کی تکلیف ابھی تک میرے دل سے فراموش نہین ہوئی
مرنے کے بعد ہر بندۂ مومن کے سامنے حیات پیش کی جاتی ہے اور اُس کو دنیا مین پھر واپس
جانے کے لئے کہا جاتا ہے۔ مگر وہ پھر دنیا مین جانا موت کی سختی کے خیال سے پسند نہین کرتا۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ مین فقر اور فاقے کو دوست رکھتا ہون جسکی
وجہ سے خدا کے سامنے اظہار عجز و نیاز ہوتا ہے اور مین بیماری کو پسند کرتا ہون جس کے سبب سے
گناہ معاف ہوتے ہین اور مین موت کو دوست رکھتا ہون جو شوق الٰہی کی دلیل ہے۔

حضرت عمر بن عاص رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بیان کرتے ہین کہ میرے
والد اکثر کہا کرتے تھے کہ مجھے لوگون پر سخت تعجب آتا ہے جبکہ انسان پر موت کی سختی گذرتی ہے اور
اُس کو خدا نے عقل اور زبان دی ہے تو پھر وہ کیونکر اپنے اوپر گذری ہوئی تکلیف کو بیان نہین
کرسکتا۔ حضرت عبداللہ کہتے ہین کہ جب اُنپر جانکنی کی حالت طاری ہوئی تو مین نے کہا اے
باپ اکثر آپ کہا کرتے تھے کہ مجھے لوگون پر تعجب آتا ہے کہ موت کی سختی اُنپر گذرتی ہے اور باوجود
عقل اور زبان کے وہ اُسے کسیطرح لفظون مین ادا نہین کرسکتے۔ پس اس وقت آپ پر نزع کا
عالم طاری ہوا ہے اور آپکے دماغ مین عقل اور منھ مین زبان ہے کچھ موت کا حال بیان کیجئے
تاکہ ہم نصیحت پکڑین۔ اُنھون نے جواب دیا کہ اے بیٹے حقیقت یہ ہے کہ موت کی اصلی تکلیف
ہرگز بیان مین نہین آسکتی لیکن کسیقدر مین تم سے بیان کرتا ہون سنو ابخدائے لایزال ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ جیسے میرے کندھے پر بڑا بھاری پہاڑ رکھا ہوا ہے اور جیسے میری روح سوئی کے
روزن مین سے نکالی جارہی ہے اور گویا میرے پیٹ مین کانٹے دار جھانکڑ بھر دیے ہین
اور گویا کہ آسمان زمین سے آکر ملگیا اور مین بیچ مین پس رہا ہون۔ پھر کہا کہ اے بیٹے میری
زندگی کی حالت مین تین تغیر واقع ہوئے۔ ابتدا مین مجھے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ

رخصت کرتے ہیں اور روح کو نفس کو رخصت کرتی ہے ایسی کشاکش کی حالت میں خدا نہ کرے کہ دل اور زبان سے ایمان اور اسلام اور معرفت الٰہی رخصت ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسے امتحان سے محفوظ رکھے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ مومن کی موت قریب ہوتی ہے تو وہ اپنی حالت کو پانچ حصوں پر تقسیم کر دیتا ہے روح۔ مالؔ۔ اعمالِ نیک۔ گوشتؔ۔ ہڈیاںؔ۔ مطلب اس تقسیم کا یہ ہے کہ روح فرشتۂ موت کے لئے ہے۔ اور مال اُس کے وارثوں کا حصہ ہے اور اُس کے اعمال نیک اُن لوگوں کو دئے جائینگے جن کو اُس کی ذات سے تکلیف پہونچی اور گوشت کو قبر کے کیڑے کھا جائیں گے۔ ہڈیاں بوسیدہ ہو کر خاک میں ملجائیں گی۔ پس اُس شخص کی حالت قابل افسوس ہے جس کا ایمان ضائع ہوجائے ورنہ اگر ایمان سلامت ہے تو ان پانچوں چیزوں کے ضائع ہوجانے کا کوئی غم نہیں کیونکہ مرنے کے بعد تین چیزیں تو قبر میں رہجاتی ہے یعنی روح اور گوشت اور ہڈیاں۔ پھر قیامت کے دن قبر سے اُٹھکر مال کا حساب لیا جائے گا۔ اور اُس کی نیکیاں اُن لوگوں کو دیجائینگی جنکو اُس کی ذات سے تکلیفیں پہونچیں ایسی حالت میں اگر ایمان باقی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اُس کو دولت مغفرت اور نعیم جنت عطا فرمائے گا اور اگر خدانخواستہ ایمان نہ رہا تو پھر سخت مصیبت کا سامنا ہے کیونکہ اب دنیا میں لوٹنا محال ہے اور دائمی عذاب دوزخ سے چارہ نہیں۔

منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو حکم الٰہی سے مردہ زندہ کیا کرتے تھے کسی کافر نے اُنسے کہا کہ آپ فقط اُن لوگوں کو زندہ کرتے ہیں جن کو مرے ہوئے کوئی عرصہ نہیں گذرا جس سے یہ شبہ ہوسکتا ہے کہ وہ مردہ شاید پہلے ہی سے زندہ ہو اگر آپ خدا کے رسول برحق ہیں تو کسی ایسے شخص کو زندہ کرکے دکھائیے جو زمانۂ قدیم میں مرچکا ہو۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ جس شخص کا نام تم بتاؤ اُس کو زندہ کردوں۔ کفار نے کہا کہ آپ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام ابن نوح کو زندہ کیجئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوراً سام ابن نوح کی قبر پر تشریف لائے اور دو رکعت نماز پڑھکر بارگاہ الٰہی میں دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے سام ابن نوح کو زندہ کردیا اُن کے سر اور

مین آنکر رہیگا۔ دوسری بار کہتی ہے کہ اے فرزند آدمؑ تو میری پشت پر مجمع کے ساتھ چلتا ہے یاد رکھ کہ عنقریب میرے پیٹ مین تن تنہا آکر رہیگا۔ تیسری بار کہتی ہے کہ اے فرزند آدم تو میری پشت پر ہنستا ہے عنقریب میرے پیٹ مین آکر رد ئے گا۔ چوتھی بار کہتی ہے کہ اے فرزند آدم تو میری پشت پر طرح طرح کی نعمتین کھاتا ہے یاد رکھ کہ عنقریب میرے پیٹ مین تیرے گوشت کو کیڑے کھائینگے۔ پانچوین بار کہتی ہے کہ اے فرزند آدمؑ تو میری پشت پر روشنی مین چلتا ہے یاد رکھ کہ عنقریب میرے پیٹ مین آکر اندھیرے مین بسر کریگا۔ چھٹی بار کہتی ہے کہ اے فرزند آدم تو میری پشت پر گناہ کرتا ہے لہذا عنقریب میرے پیٹ مین آکر مبتلائے عذاب ہوگا۔ ساتوین بار کہتی ہے کہ اے فرزند آدم تو میری پشت پر مال حرام جمع کرتا ہے پس عنقریب میرے پیٹ مین آکر غم سے گھلا کریگا۔

حضرت شفیق ابن ابراہیم زاہد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگون نے چار چیزوں مین قول کی رو سے تو میرے حکم کی موافقت کی مگر عمل کے لحاظ سے میرے حکم کے بالکل مخالف ہین (۱) زبانی اُن کا قول ہے کہ ہم اللہ کے بندے ہین حالانکہ اگر اُن کے عمل دیکھے جائین تو بالکل خود مختار اور آزاد معلوم ہوتے ہین (۲) وہ زبان سے کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ ہمارے رزق کا کفیل ہے حالانکہ اُن کے دلون کو باوجود بہت کچھ مال و دولت جمع کر لینے کے بھی اطمینان نہین ہوتا ہے (۳) زبان سے کہتے ہین کہ دنیا سے آخرت اچھی ہے حالانکہ وہ صرف دنیا کے لئے مال جمع کرتے ہین اور گناہ سمیٹتے ہین (۴) زبان سے کہتے ہین کہ ہم ایکدن ضرور مرین گے حالانکہ اعمال ایسے کرتے ہین کہ گویا کبھی اُن کو موت نہ آئے گی۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب انسان جانکنی کی تکلیف مین مبتلا ہوتا ہے اور روح تمام جسم سے کھنچنے لگتی ہے تو اُس وقت منادی غیب ندا کرتا ہے کہ اس کو تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ دو تاکہ دم لے لے پھر جب روح سینے تک پہونچتی ہے تو منادی غیب ندا کرتا ہے کہ اس کو دم لے لینے دو۔ پھر جب گلے مین دم آکر اٹکتا ہے تو ندائے غیب آتی ہے کہ ذرا ٹھہر دو۔ تاکہ ہر ایک عضو دوسرے عضو کو رخصت کرے اور خود اُس سے رخصت ہولے۔ پس ایک آنکھ دوسری آنکھ کو اور ایک کان دوسرے کان کو اور اسیطرح ہاتھ پانوٗن اور تمام اعضا ایک دوسرے کو

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ قبر ہر روز دن مین پانچ مرتبہ یہ کلمے کہتی ہے (۱) مین تنہائی اور وحشت کا گھر ہون لہذا میری طرف کوئی مونس اور ہمدم لے کر آؤ۔ (۲) مین اندھیرے کا مقام ہون میری طرف چراغ لے کر آؤ۔ (۳) مین مٹی پتھر اور ڈھیلے کنکر کا مکان ہون لہذا اپنے ساتھ بچھونا لیکر آؤ۔ (۴) مین فقر و حاجت کا مکان ہون میرے پاس خزانہ لے کر آؤ۔ (۵) مین سانپ بچھو اور زہریلے کیڑے والا گھر ہون میرے پاس تریاق لے کر آؤ یہ حدیث پاک سُنکر ایک اعرابی نے عرض کی یا رسول اللہ آپ پر میرے مان و باپ قربان ہون یہ ارشاد فرمایئے کہ قبر مین مونس و ہمدم کیا چیز ہوگی۔ فرمایا کلام اللہ کی تلاوت اُس نے عرض کی کہ قبر کا چراغ کیا ہے۔ ارشاد ہوا پنجوقتہ نماز اور تہجد ادا کرنا۔ اُس نے پوچھا قبر کا بچھونا کیا ہے ارشاد ہوا کہ اعمال نیک اُس نے سوال کیا کہ قبر کے لئے خزانہ کیا ہے فرمایا کہ صدق و اخلاص کے ساتھ یہ کلمہ پاک زبان پر لانا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مرنے کا حال جیسا کہ تم لوگ جانتے ہو اگر چوپائے اس طرح جانتے تو کبھی کوئی چوپایہ تم کو گوشت کھانے کے لئے تازہ فربہ نہ ملتا اور دوسری روایت مین ہے کہ کوئی چوپایہ گھانس نہ کھاتا۔

حضرت حسن رضؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ رضؓ خوب یاد رکھو کہ مومن پر موت کی سختی اور تکلیف اس قدر ہوتی ہے کہ گویا تین سو تلوارین ایک ساتھ جسم پر پڑین۔

ایک بار حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے کعب موت کی سختی کے متعلق ہم سے بیان کرو۔ اُنھون نے کہا کہ یا امیرالمومنین موت کی سختی کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی کانٹے دار جھاڑی کا درخت انسان کے پیٹ مین داخل کیا جائے اور اُس کے کانٹے اُس کے جسم کی رگون مین گڑ جائین پھر اُس درخت کو کوئی مضبوط آدمی پکڑ کر زور سے باہر کھینچے جس سے کچھ حصہ ٹوٹ کر باہر آجائے اور کچھ کانٹے اندر ٹوٹ کر رہجائین

حدیث شریف مین آیا ہے کہ قبر ہر روز دن مین سات سات مرتبہ آواز دیتی ہے۔ پہلی مرتبہ کہتی ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو میری پشت پر مجھ سے کھاتا ہے یاد رکھ کہ عنقریب تو میرے پیٹ

طرف سے آنا چاہتے ہین تو صدقہ کہتا ہے کہ ادھر سے نہ آؤ کیونکہ اسی مقام کے خوف سے یہ شخص خیرات کیا کرتا تھا۔ پھر اُس کے بائین طرف سے آنا چاہتے ہین تو روزہ کہتا ہے کہ ادھر سے نہ آؤ کیونکہ اسی جگہ کے ڈر سے یہ شخص بھوک اور پیاس کی تکلیف اُٹھایا کرتا تھا پھر اُس کے پاؤن کی طرف سے آنا چاہتے ہین تو دونون پاؤن کہتے ہین کہ ادھر سے نہ آؤ کیونکہ یہ شخص انھین پاؤن سے مسجد کیطرف جایا کرتا تھا۔ پھر فرشتے فاصلے سے کھڑے ہو کر ادب سے اُس کو بیدار کرتے ہین اور اُس کے ایمان اور یقین کے متعلق پوچھتے ہین کہ تیرا پروردگار کون ہے۔ تیرا نبی کون ہے۔ تیرا دین کیا ہے۔ تیری پیشوا کیا چیز ہے۔ تیرا قبلہ کونسا ہے۔ وہ جواب دیتا ہے کہ میرا پروردگا اللہ ہے اور میرے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور میرا دین اسلام ہے اور میری پیشوا کتاب اللہ یعنی قرآن پاک ہے اور میرا قبلہ کعبہ شریف ہے۔ یہ جواب سُنکر فرشتے کہتے ہین کہ اے شخص تو دنیا مین سچا مومن تھا اور تیرا خاتمہ بھی ایمان پر ہوا پھر جہان تک اُس کی نگاہ پہونچتی ہے وہان تک اُس کی قبر فراخ کردیجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے انعامات اور رحمتین اُسپر نازل ہوتی ہین اُسکی قبر مین پھولون کا فرش بچھا دیا جاتا ہے۔ اور ریشم کے پردے لگادیے جاتے ہین اگر اُس کو کچھ قرآن پاک یاد ہوتا ہے تو اُس کو نور قرآن کی روشنی کافی ہوتی ہے۔ ورنہ اللہ تعالےٰ اپنی رحمت سے اُس کی قبر کو آفتاب کی طرح روشن کردیتا ہے۔ اُس کی روح کو علیین مین جگہ ملتی ہے اور یہ آواز الٰہی اُس کو پہونچتی ہے یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ یعنے اے اطمینان والی روح اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو کہ تو اُس سے رضامند ہے اور وہ تجھ سے خوشنود ہے۔ پھر غیب سے آواز آتی ہے کہ اس بندۂ مومن کے لئے بہشت کی کھڑکیان کھول دو۔ پس اُس کی قبر مین بہشت کی ہوائین اور خوشبوئین پہونچتی ہین اُس کے بعد اُس کے سامنے ایک نہایت حسین اور خوبصورت انسان آتا ہے جس کے جسم سے بہت خوشبو آتی ہے وہ اُس سے کہتا ہے کہ اے قبر مین آرام کرنے والے خوش ہو مین تجکو خوشخبری دیتا ہون آج وہی دن ہے جسکا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ میت سوال کرتی ہے کہ اے شخص تو کون ہے وہ جواب دیتا ہے کہ مین تیرے اعمال نیک ہون اُس وقت وہ میت کہتی ہے کہ اے پروردگار جلد قیامت برپا کرتا کہ مین اپنے اہل وعیال سے ملون اور اُن کے ساتھ ملکر جنت کے میوے کھاؤن

ہمنشین منکر و نکیر ہین۔
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب میت قبر مین دفن کردیجاتی ہے تو اُس کے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ ہیبتناک شکل والے آتے ہین اُن کی آنکھین نیلی ہوتی ہین اُن کے ہاتھون مین اسقدر بھاری گرز ہوتے ہین کہ جن و انسان ملک بھی اُن کو نہ اُٹھا سکین اُن کی آواز مثل بادل کے گرج کے اور اُن کی نگاہ مثل بجلی کی چمک کے ہوتی ہے اپنے دانتون سے زمین کو کھودتے اور پھاڑتے ہوئے میت کے پاس آتے ہین اور اُس کو بٹھاتے ہین یہ وہ وقت ہوتا ہے جبکہ لوگ اُس کو دفن کرکے واپس جاتے ہین اور وہ اُن کے قدمون کی آواز سنتا ہے پس فرشتے اُس سے پوچھتے ہین کہ تیرا پروردگار کون ہے۔ تیرا دین کیا ہے۔ تیرے نبی کا کیا نام ہے وہ جواب دیتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے۔ میرا دین اسلام ہے۔ میرے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین۔ فرشتے کہتے ہین کہ اے شخص! تجھ کو اللہ تعالیٰ نے عقیدۂ توحید پر ثابت قدم رکھا اب قیامت تک اس قبر مین خوش وخرم اور آرام مین رہیگا۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ مرنے کے بعد میت پر جو تکلیف ہوتی ہے اُس کی وجہ سے ہر ایک میت شور و فریاد کرتی ہے اُس کی آواز کو جن و انسان کے سوا تمام حیوانات سنتے ہین اور اگر انسان وہ آواز سن لے تو فوراً بیہوش ہوکر مرجائے پھر جب اُس کا جنازہ قبر کی طرف لیچلتے ہین اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ اے جنازہ اُٹھانیوالو! جلد مجھے میرے مکان پر پہونچاؤ کاش تم کو معلوم ہوتا کہ مین کیسے عیش و آرام کی طرف جارہا ہون تو بہت جلد تم مجھے وہان پہونچادیتے اور اگر بدکار اور گنہگار ہوتا ہے تو پکارتا ہے کہ اے جنازہ اُٹھانے والو ٹھہرو جلدی نہ کرو کاش تھین معلوم ہوتا کہ تم کس بلا و عذاب کی طرف مجھے لیے جارہے ہو تو ضرور تاخیر کرتے۔ پھر جب اُس کو قبر مین اُتارتے ہین اور دفن کرچکتے ہین تو اُس کے پاس دو فرشتے نہایت بدشکل ہاتھون مین گرز لئے ہوئے غصہ کیے بھرے ہوئے آتے ہین وہ فرشتے اُس کے سر کی طرف سے اُس کے قریب آنا چاہتے ہین تو اُس کی نماز اُس کے آڑے آتی ہے اور کہتی ہے کہ اسطرف سے نہ آؤ کیونکہ اسی خوابگاہ کے خیال سے یہ شخص دنیا مین راتون کو اُٹھ اُٹھ کر نماز پڑھا کرتا تھا۔ پھر فرشتے اُس کے داہنی

جانتا کہ یہ کسکی شبیہ پاک ہے۔ یہ سنکر فرشتے کہتے ہیں کہ اے مردود تیرا ناپاک چہرہ دیکھتے ہی ہم جان گئے تھے کہ تو ایسا جواب دیگا۔ پس زمین کو حکم ہوتا ہے وہ سمٹ جاتی ہے اور اُسکی ہڈیان پسلیان دبکر چورچور ہوجاتی ہین اور قیامت تک اسی عذاب اور مصیبت مین گرفتار رہتا ہے

بعض روایتون مین آیا ہے کہ اہل ایمان مردون اور عورتون کی روحین ہر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن دنیا مین آتی ہین اور اپنے اپنے گھرون کے صحن مین کھڑی ہوکر نہایت غمگین اور دردناک آواز سے پکارتی ہین کہ اے میرے گھر والو اے میرے بال بچو اے میرے رشتہ دارو اے میرے دوستو ہم کو موت نے فنا کر دیا اور ہم مٹی مین ملکر مٹی ہوگئے خدا کے واسطے ہم پر رحم کرو صدقے اور خیرات سے ہماری خبر لو۔ ہم کو یاد رکھو اور بھول نہ جاؤ ہماری غربت پر ترس کھاؤ ہمارے پاس کوئی تدبیر وحیلہ نہین ہم قبر کی تنگی اور جیل خانے مین پڑے ہین سخت تکلیف اٹھاتے ہین رنج وغم مین مبتلا اور سخت حاجتمند ہین یہ مال و دولت جو آج تمھارے قبضے مین ہے کبھی ہم اُس کے مالک تھے اگر ہم اُس کو خدا کی راہ مین خرچ کر ڈالتے تو آج خدا کے سامنے جواب دہ نہ ہوتے ہمارا جمع کیا ہوا مال تم مزے سے کھا پی رہے ہو اور ہم سے حساب لیا جارہا ہے اور روز قیامت تک مبتلائے عذاب رہینگے۔ اسی قسم کے کلمات کہکر وہ روحین روتی ہوئی آزردہ وغمگین واپس ہوتی ہین اور کہتی ہین اے گھرون مین رہنے والو اور اے ہمارے بنائے ہوئے عظیم الشان محلون مین بسنے والو تم جانتے ہو کہ ہم اندھیری قبرون مین رہتے ہین اے ہمارے یتیمون پر سختی کرنے والو کیا تم مین کوئی اتنا نہین کہ گوشت کھائے اور ہڈی پھینکدے۔ اے غفلت کی نیند سونے والو۔ ہوش مین آؤ دیکھو ہمارے نامۂ اعمال تہ کردیئے گئے اور تمھارے دفتر اعمال ابھی کھلے ہُوئے ہین ہماری حالت سے نصیحت پکڑو اور اپنی نجات کی فکر کرو

حضرت سفیانؒ ثوری سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی قبر کو کثرت سے یاد کریگا تو اُسکی قبر اُسکے لئے بہشت کا ایک باغ ہوجائیگی اور جو شخص قبر کی یاد سے غافل رہیگا اُسکی قبر اُسکے لئے ایک گڑھا ہوگی۔ پس اے فرزند آدم۔ بیدار ہو کیونکہ تو بالکل مسکین اور عاجز ہے۔ تیری اولاد یتیم ہے۔ تیرا گھر ویران وبرباد ہے۔ تیرا توشہ تیرے اعمال ہین۔ تیری سواری جنازہ ہے تیرا لباس کفن ہے۔ تیری منزل قبر ہے۔ تیرا بچھونا خاک ہے۔ تیرا تکیہ اینٹ ہے تیرے

نہیں ہوتی ان بزرگ نے جواب دیا کہ اس کی وجہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ تمھارے پاس گویا تمھاری زوجیت میں شیطان ملعون کی بیٹی ہے جسے دنیا کہتے ہیں اور یہ ضرور ہے کہ باپ اپنی بیٹی کے دیکھنے کے لئے اُس کے گھر میں آئے اور وہ گھر تمھارا دل ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اُس گھر میں شیطان کے داخل ہونے سے بجز فساد و خرابی کے کچھ حاصل نہیں۔

ابان ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حسنؓ سے روایت کی ہے کہ دنیا میں پہلے پہل جب چاندی سونا ڈھال کر روپیہ اور اشرفی بنائی گئی تو پہلا سکہ شیطان نے لیکر اپنی آنکھوں پر رکھ لیا اور اُس کو مخاطب کرکے کہا کہ جو تجھ سے محبت رکھیگا وہ میرا بندہ ہے۔

تنبیہ الغافلین میں ہے کہ جس شخص کو دنیا حاصل ہو جائے اور وہ اُس کو پاکر خوش ہو تو اُس نے اپنی حماقت کا ثبوت دیا۔ اور اس سے بڑھ کر احمق وہ شخص ہے کہ دنیا کے فوت ہو جانے پر رنج وغم کرے کیونکہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی پر ایک زہریلا سانپ حملہ کرنے کے لئے دوڑا اور خدا نے اُس کے شر سے اُس شخص کو محفوظ رکھ کر نجات دی اور وہ شخص سانپ کے ضرر نہ پہونچانے پر رنج وغم کرے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم لوگ نہ تو دنیا کو طلب کرتے ہو نہ آخرت کو اُنھوں نے کہا کہ اے خدا کے رسول ہم دنیا میں پیدا ہوئے ہیں اور ہم یہی اب سمجھتے ہیں کہ دنیا یا دین کے ہم طالب ہیں۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ اگر تم دنیا کے طلبگار ہوتے تو ضرور دنیا کے پروردگار کو خوش رکھتے جس کے ہاتھ میں دنیا کے خزانوں کی کنجی ہے۔ پھر وہ تم کو دنیا عطا کرتا اور اگر تم آخرت کے طالب ہوتے تو ضرور خدائے آخرت کو خوش رکھتے۔ جو دنیا و آخرت کا مالک ہے اور وہ تم کو آخرت کی نعمتیں عطا فرماتا لیکن تم لوگ نہ اسکے طالب ہو نہ اُس کے مالک ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آنکھ کے پانی کا خشک ہو جانا یعنی اپنے گناہوں پر آنسو نہ بھرلانا سنگدلی کی وجہ سے ہے اور سنگدلی گناہوں کی کثرت سے اور گناہوں کی کثرت اکل حرام سے اور اکل حرام کا سبب موت کا بھول جانا ہے اور موت کے بھول جانے کا سبب طول امل ہے۔ اور طول امل کا سبب دنیا کی محبت ہے اور دنیا کی محبت تمام

گناہوں کی جڑ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے فقہ اور دینی علوم کے دو سو باب حاصل کیے تھے اور اُنپر اُسے عبور تھا اللہ تعالیٰ نے اُس زمانے کے ایک نبی پر وحی بھیجی کہ اُس فاضل سے کہدیا جائے کہ اگر تو تمام علوم کو حاصل کرے گا تو کوئی نفع حاصل نہ ہوگا صرف ان تین باتوں پر عمل کرلینا کافی ہے اوّل تو بادشاہوں اور امیروں کی صحبت نہ اختیار کرے کیونکہ وہ مومن کے کام آنے والی نہیں۔ دوسرے اہل ایمان کو ایذا نہ پہونچائے کیونکہ یہ حرمت ایمان کے خلاف ہے تیسرے دنیا سے محبت نہ کرے کیونکہ دنیا مومنوں کے لئے نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ رضؓ سنگدل آدمی کی پانچ علامتیں ہیں۔ (۱) علمار سے پرہیز رکھنا (۲) حرام میں قوی ہونا (۳) جماعت چھوڑکر تنہا نماز پڑھنا (۴) جھوٹ بولنا (۵) دل میں دنیا کی محبت کا گھر کرجانا۔

منقول ہے کہ جب ذوالقرنین علیہ السّلام نے مشرق سے مغرب تک تمام دنیا کو فتح کرنے کے لئے نقل وحرکت کا ارادہ کیا تو حکیموں کو جمع کرکے اُن سے مشورہ لیا اور کہا کہ دنیا کا ملک نہایت قلیل فانی اور حقیر زوال پذیر ہے۔ ایسی ذلیل چیز کے لئے سفر کی تکلیف اُٹھانا عالی ہمتی سے بعید ہے حکمار نے جواب دیا کہ ملک دنیا بے شک حقیر ہے اور آپ کی ہمت کے شایان شان نہیں کہ اُس کی طرف توجہ کیجائے لیکن آپ دنیا کے ساتھ آخرت کو بھی شامل کرلیجئے تاکہ دونوں جہان کی بادشاہی حاصل ہو ذوالقرنین نے اس رائے کو بہت پسند کیا اسی بنار پر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ بلند ہمتی اور عالی حوصلگی کو پسند کرتا ہے اور پست خیال لوگوں سے سخت نفرت کرتا ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ آٹھ چیزیں آٹھ چیزوں سے کبھی آسودہ نہیں ہوتیں (۱) زمین بارش سے (۲) آگ لکڑی سے (۳) مادہ نر سے (۴) دریا پانی سے (۵) عالم علم سے (۶) آنکھ دیکھنے سے (۷) کان سننے سے (۸) دل حرص دنیا سے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری اُمّت پر ایک زمانہ آئیگا

جس میں ایمان کا صرف نام رہ جائے گا اور اسلام ایک رسم و رواج ہو جائے گا۔ اور قرآن صرف پڑھ لینے کی ایک کتاب ہوگی چھوٹے بدکار ہوں گے اور بڑے دروغگو۔ اُن کا دین و مذہب روپیہ ہوگا۔ اُن کا قبلہ عورتیں ہوں گی اُن کی ہمت صرف شکم پر ہی تک محدود ہوگی اُن کے افعال مثل شیطان کے ہوں گے اُن کا کلام صرف دنیا کے متعلق ہوگا۔ وہ سب ملعون ہیں اور ہمیشہ اُنپر لعنت رہے گی۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ ہر ایک بندہ دنیا میں ہر وقت بمنزلۂ مہمان کے ہے اور اُس کے قبضے میں جو کچھ مال و دولت ہے وہ گویا عاریت ہے۔ یاد رکھ کہ مہمان اپنے گھر جانے والا ہے اور مانگی ہوئی چیز اُس کے مالک کو واپس دی جائے گی خدا کا حکم ہے کہ اے میرے بندو آپس میں بھائی بن کر رہو ایک دوسرے کے دشمن نہ ہو۔ علما بن کر رہو اور جاہل نہ ہو۔ قضائے الٰہی پر راضی رہو جو کچھ تھوڑی سی دنیا حاصل ہو جائے اُس پر قناعت کرو اور ہمیشہ اپنے آپ کو اعمال نیک کی کثرت سے آرائش دو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو فنا ہونے کے لئے پیدا کیا ہے اور بمنزلۂ ایک پل کے بنایا ہے اُس پل پر سے گذر جاؤ اور اُس پر ڈیرا نہ ڈالو۔

حدیث شریف میں آیا ہے جو شخص دنیا سے قطع تعلق کر کے صرف اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے دنیاوی اُمور کا کفیل ہوگا اور اُس کو ایسے طور سے بلا محنت رزق پہونچائے گا کہ اُسے خبر بھی نہ ہوگی اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کر کے دنیا کیطرف جھک جائے تو اُس کو اللہ تعالیٰ دنیا ہی کے حوالے کر دیتا ہے اور خود اُس سے سروکار نہیں رکھتا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چٹائی پر لیٹتے تھے اور آپ کے جسم مبارک میں چٹائی کے نشان ہو جاتے تھے۔ ایک بار میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ ارشاد فرمائیں تو آپ کے لئے چٹائی پر بچھونا بچھا دیا جائے اور یہ تکلیف آپ کو نہ ہو آپ نے فرمایا مجھے دنیا سے کوئی سروکار نہیں۔ میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے کسی سوار نے کسی سایہ دار درخت کے نیچے دم لیا اور

تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر چل کھڑا ہوا۔

حدیث قدسی مین وارد ہے کہ اگر فرزند آدم کے پاس دو جنگل سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہون تو حرص کی وجہ سے ایک تیسرے جنگل کی ضرورت ہوگی اور فرزند آدم کے پیٹ کو خاک کے سوا کوئی چیز بھرنے والی نہین اور جو شخص خدا کی طرف رجوع کرتا ہے خدا بھی اُس کی طرف متوجہ ہوتا ہے جیسا کہ کسی عربی شاعر نے دو شعر کہے ہین جس کا ترجمہ یہ ہے۔

ترجمہ۔ جب دنیا تجھ پر جھک پڑے تو سخاوت سے اُس کو لوگون پر لٹا دو۔ کیونکہ وہ متغیر ہونے والی ہے یاد رکھو کہ دنیا جب آنے والی ہوتی ہے تو سخاوت سے اُس مین کمی نہیں آتی اور جب جانے والی ہوتی ہے تو بخل سے پاس نہیں رہتی۔

احادیث صحیحہ مین وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس وقت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کی تو صحابہ مین سے حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت اُسامہ حضرت سلمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تجویز فرمایا کہ سامان جہیز اُٹھا کر لے چلین جہیز کی چیزین یہ تھین۔ ایک چکی۔ ایک کمائی ہوئی کھال۔ ایک تکیہ جس میں کھجور کے ریشے بھرے ہوئے تھے۔ درخت پیلو کی ایک مسواک ایک چادر جس مین سات پیوند لگے ہوئے تھے۔ ایک مٹی کا بدھنا۔ ایک مٹی کا کونڈا۔ ایک لاٹھی۔ ایک لکڑی کا تخت۔ ایک کھجور کی جھاڑو۔ ایک سوئی۔ ایک کھجور کی چٹائی۔ ایک لکڑی کا پیالہ۔ ایک مٹی کا بادیا۔ ایک مٹی کی ہانڈی۔ بعض روایتون مین مذکور ہے کہ چھوارون کی گٹھلی کی ایک تسبیح۔ یہ سامان دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیقؓ زرد پڑے اور تعجب سے کہا یہ فاطمہؓ کا جہیز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکرؓ اس قدر سامان اُس شخص کے لئے کافی ہے جو دنیا مین ایک مسافر سوار کی طرح قیام کرے جو کہ تھوڑی دیر دم لینے کے لئے کسی سایہ دار درخت کے نیچے ٹھہر جائے اور فوراً چل کھڑا ہو۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رخصت ہو کر تشریف لے چلین آپ کے سر مبارک پر ایک ادنی چادر تھی جس مین بارہ پیوند لگے ہوے تھے۔ جو لوگ دنیا کی طرف مائل ہین اُنھین اس مقام پر غور کرنا چاہیے کہ تمام عورتون کی سردار حضرت خاتون جنت کی شادی کیسے ساز و سامان کے

ساتھ ہوتی ہے اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علیؓ اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کا شرف کثرت عبادت سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ یہ فضیلت اُن کو اس لیے ملتی ہے کہ اُن کی طبیعت میں سخاوت ہوتی ہے لہذا دنیا کو ذلیل جانتے ہیں۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جو پانی پر چلے اور اُس کے قدم پانی میں تر نہ ہوں صحابہ نے عرض کی کہ ایسا نہیں ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا بس یہی حال دنیادار کا ہے کہ وہ کتنا ہی اعمال نیک میں کوشش کرے گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کچھ جو کی روٹیاں لے کر حاضر ہوئے تاکہ آپ اور آپ کے گھر والے نوش فرمادیں۔ آپ نے فاقہ اختیار کیا اور روٹیوں کو منظور نہ فرمایا۔ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں ایک یہودی کے پاس اپنی زرہ رہن رکھ کر اپنے گھر والوں کے لئے کچھ جو خریدے۔ ایک بار حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آج محمدؐ کے اہل و عیال کے پاس نہ سیر بھر گیہوں ہیں نہ سیر بھر جو ہیں۔ اسوقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات نو تھیں۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں آدم کے بیٹے کا حق صرف اس قدر ہے کہ چار چیزیں اس کو حاصل ہوں (۱) رہنے کے لئے ایک مکان (۲) پردہ پوشی کے لئے ضروری کپڑا (۳) حلال طریقے سے روٹی کمانا تاکہ سوال کی ذلت سے محفوظ رہے اور اپنے اہل وعیال کی کفالت کرے (۴) اپنے ہمسائے کے ساتھ سلوک کرنا۔ جس بندہ مومن میں یہ خوبیاں ہوں گی قیامت کے دن اُس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کے مانند چمکیگا اور جو شخص دنیا میں اگرچہ روزی تو حلال طریقے سے پیدا کرے مگر فخری اور مغرور رہو اور حرص میں مبتلا رہے اور ریاکاری اختیار کرے تو وہ شخص جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہوگا اس وقت اللہ تعالیٰ اُسپر اپنے غضب کا اظہار فرمائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا کو طلب کرے اور حرص دنیا مین مبتلا ہو کر عقبے سے بالکل بیخبر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُس کو چھ عذابون میں گرفتار کردیگا۔ تین عذاب دنیا مین اُس کو ہون گے اور تین آخرت مین۔ دنیا کے تین عذاب یہ ہین (۱) اُس کے دل مین ایسی بڑی آرزوئین ہون گی جن کی انتہا نہ ہو اور اُن کا پورا ہونا محال ہو (۲) اُس پر حرص غالب ہوگی اور قناعت کی توفیق نہ ملے گی (۳) عبادت کی حلاوت اُسکے قلب سے دور ہو جائے گی اور آخرت کے تین عذاب یہ ہین (۱) روز قیامت کی ہولناکی سے وہ بدحواس ہوگا (۲) اُسکے اعمال کا حساب سختی سے لیا جائے گا (۳) قیامت کے دن اُس کو بے انتہا حسرت ہوگی۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ بندۂ مومن کے لئے دنیا قید خانہ ہے اور قبر ایک قلعہ ہے جو اُس کو سختی سے بچائے گا اور بہشت اُس کا اصلی ٹھکانا ہے لیکن کافر کے لئے دنیا بہشت ہے اور قبر اُس کا جیل خانہ ہے اور دوزخ اُس کا ٹھکانا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمھاری دنیا مین سے تین چیزین مجھ کو مرغوب اور دل پسند ہین۔ ایک خوشبو دوسرے عورتین۔ تیسرے میری آنکھون کی ٹھنڈک اور نہایت راحت پہونچانے والی چیز نماز ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے دنیا مین تین چیزین پسند ہین (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال مبارک کی زیارت (۲) حضور اقدس کے سامنے کفار سے جہاد کرنا (۳) آپ کی ذات اقدس پر اپنا مال لٹا دینا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے دنیا مین تین چیزین پسند ہین (۱) نیک باتون کا حکم دینا (۲) بُری باتون سے روکنا (۳) حدود الٰہی کو نگاہ رکھنا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے دنیا مین تین چیزین پسند ہین (۱) بھوکون کو کھانا کھلانا (۲) اخلاص کے ساتھ ظاہر و باطن کو یکسان کرکے باہم سلام و کلام کرنا (۳) رات کو جب سب لوگ سو رہے ہون بستر سے اُٹھ کر نماز پڑھنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے دنیا مین تین چیزین پسند ہین (۱) مجبو

کی امداد کرنا (۲) گمراہون کو ہدایت کرنا (۳) کلام الٰہی کے مطابق عمل کرنا۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے دنیا مین تین چیزین پسند ہین (۱) خدا کے فضل پر پورا بھروسہ کرنا (۲) مخلوق سے پرہیز کرنا (۳) جو کچھ خدا نے دیا ہے اُسپر قناعت کرنا۔
حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا فرمایا کہ مجھے دنیا مین تین چیزین پسند ہین (۱) جس قدر ممکن ہو عبادت کرنا (۲) گناہون سے نادم ہوکر رونا (۳) فقر وفاقہ مین صبر کرنا۔
اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے دنیا مین سے تین چیزین پسند ہین (۱) وہ نوجوان جو کہ جوانی مین گناہون سے توبہ کرکے میری طرف رجوع کرین (۲) وہ دل جو کہ اخلاص سے میرے سامنے عجز ونیاز کا اظہار کرے (۳) وہ آنکھ جو کہ میرے ڈر سے آنسو بہائے۔ اشعار

الا یا ساکن القصر المعلیٰ	ستدفن عن قریب فی التراب
اے بلند محل کے رہنے والے	عنقریب تو زمین مین دفن کیا جائے گا
لہ ملک ینادی کل یوم	لدوا للموت وابنوا للخراب
خدا کا ایک فرشتہ ہر روز منادی کرتا ہے	کہ مرنے کے لئے دنیا مین آؤ اور اُجڑنے کیلئے گھر بناؤ

باب ۲۴) مصیبت اور بلا پر صبر کرنیکی فضیلت اور بیماری کا ثواب

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک صاحبزادہ انتقال کر گیا جس کے مرجانے سے حضرت سلیمان علیہ السلام کو بہت صدمہ اور قلق ہوا ہر وقت آپ مغموم رہا کرتے تھے۔ ایک بار آپکے دربار مین دو فرشتے اہل مقدمہ کی صورت بناکر آئے اُنمین سے ایک نے کہا اے خدا کے نبی مین نے کھیت مین بیج ڈالا تھا وہ اُگا لیکن ابھی اُس کھیت کو کاٹنے نہ پایا تھا کہ یہ شخص اُس کھیت مین گیا اور اُسکو تباہ وبرباد کر دیا۔ حضرت سلیمان اُس شخص کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا تمھارے پاس مدعی کے دعوے کا کیا جواب ہے اُس نے کہا یا نبی اللہ مین عام راستے مین چلا جا رہا تھا۔ چلتے چلتے اُس کھیت پر پہونچا اُس کے داہنے بائین طرف دیکھا کہین راستہ نہ پایا

مجبوراً اُسی کھیت مین سے مین گذر گیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے مدعی سے فرمایا کہ تو نے راستے کو کیون کھیت بنایا تھا کیا تو نہین جانتا تھا کہ راستہ چلنے والے ضرور وہان سے گذرینگے اُس وقت فرشتے نے جواب دیا کہ اے سلیمانؑ پھر تم کیون اپنے بیٹے کے مرجانے کا اسقدر غم کرتے ہو کیا تم نہیں جانتے کہ موت آخرت کا رستہ ہے جسپر سے ہر فرد بشر کو گذرنا ہوگا۔ اسکے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے توبہ کی اور پھر اپنے بیٹے کو یاد کر کے کبھی رنج و غم کا اظہار نہین فرمایا۔

منقول ہے کہ ایک بار حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہین سفر مین تھے۔ اسی مقام پر اُن کو وطن سے اطلاع دی گئی کہ تمھارا بیٹا انتقال کر گیا۔ یہ خبر سُنکر حضرت عبداللہ ابن عباس نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پڑھا اور فرمایا کہ ایک برہنگی تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے پردے میں چھپا دیا اور ایک محنت و مشقت تھی جسکے لئے فضل الٰہی کافی ہوا اور ایک اجر و ثواب ہے جو اللہ تعالیٰ نے غیب سے بھیجدیا یہ کہکر آپنے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا کہ مصیبت کیحالت میں جو کچھ خدا کا حکم تھا وہ مین بجالایا

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہین کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا کرتا تھا اور اُسکے ساتھ اُس کا ایک کمسن لڑکا ہوتا تھا یکایک وہ بچہ قضاء الٰہی سے فوت ہو گیا اُس کے غم کی وجہ سے اُس کا باپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر نہ ہوا۔ حضور رسالت آب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگون سے دریافت فرمایا کہ وہ شخص چند روز سے کیون نہین آیا۔ حاضرین نے عرض کی یا رسول اللہ اُس کا بچہ جو اُس کے ہمراہ خدمت مبارک مین حاضر ہوا کرتا تھا قضا کر گیا آپنے فرمایا تم لوگون نے ابتک اس واقعہ کی مجھ کو اطلاع کیون نہین دی اتنا فرما کر آپ مع حاضرین اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُس شخص کے مکان پر تشریف لائے۔ دیکھا کہ وہ شخص نہایت غمگین اور اندوہناک بیٹھا ہے۔ آپنے اُس کو تشفی دی۔ اُسنے عرض کی یا رسول اللہ وہ لڑکا میری عمر بھر کی کمائی اور میرے بڑھاپے کا سہارا تھا۔ آپنے فرمایا کہ اے شخص خوش ہو کہ قیامت کے دن جب اُس لڑکے سے ارشاد الٰہی ہوگا کہ بہشت مین داخل ہو اور تین بار یہی حکم دیا جائے گا تو وہ ہر بار عرض کریگا کہ اے پروردگار بغیر اپنے مان باپ کے مین ہرگز بہشت مین داخل

نہ ہوگا۔ اسیطرح اصرار کے ساتھ وہ لڑکا شفاعت کریگا اور اپنے ماں باپ کو اپنے ساتھ بہشت مین لیجائے گا۔ یہ حدیث پاک سنکر اُس شخص کا غم جاتا رہا اور قضائے الٰہی پر صبر و شکر بجالایا۔

حضرت امام حسنؑ سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب باری مین سوال کیا کہ اے پروردگار جو شخص بیمار کی مزاج پرسی کو جائے اُس کو کیا ثواب ملیگا۔ ارشاد ہوا کہ وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جائے گا کہ گویا آج ہی اپنی ماں سے پیدا ہوا ہے پھر سوال کیا کہ جنازے کے ساتھ جانے والے کے لئے کیا ثواب ہے ارشاد ہوا کہ جو شخص مومن کے جنازے کے ساتھ چلیگا اُس کے پاس حالت نزع مین رحمت کے فرشتے علم و نشان کے ساتھ آئینگے اور اُس کی قبر تک اُس کے جنازے کے ساتھ جائین گے اور روز قیامت تک اُس کے لئے دعا مغفرت کرین گے اور نیکیون کا ثواب اُس کے لئے لکھتے رہینگے پھر سوال کیا کہ اے پروردگار جس عورت کا بچہ مرگیا ہو اُس کی تشفی دینے والے کے لئے کیا ثواب ہے۔ ارشاد ہوا کہ مین اُس شخص کو اپنے سایے مین جگہ دون گا۔ اُس ہولناک دن مین جبکہ میرے سایے کے سوا کہین سایہ نہ ہوگا یعنی قیامت کے دن وہ شخص عرش الٰہی کے سایے کے نیچے ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نیک بیٹا بندۂ مومن کے لئے خزانہ و ذخیرہ ہے۔ اگر اپنے باپ کے سامنے مرجائے تو قیامت کو وہ اُس کی شفاعت کرے گا۔ اور اگر باپ کے مرنے بعد زندہ رہے اور اُسکے لئے دعا مغفرت کرتا رہے تو جو کچھ وہ اعمال نیک کریگا اُس کے باپ کو بھی اُن نیکیون مین سے حصہ پہونچیگا۔

حضرت انسؓ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ جس مسلمان کے تین یا دو اولاد یا صرف ایک بچہ قبل از بلوغ مرجائے اور وہ اُن کے مرنے پر صبر و رضا سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اُسے اُس اولاد کے ساتھ اپنے فضل و رحمت سے بہشت مین داخل فرمائیگا حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس شخص کا بچہ مرجائے اُس کو ضرور بہشت ملیگا خواہ وہ شخص صبر کرے یا نہ کرے اور رضا و تسلیم سے کام لے یا نہ لے۔ اور یہ بھی حدیث شریف مین ہے

کہ صبر گویا بہشت کے خزانون مین سے ایک خزانہ ہے۔ صبر سے افضل و اعلیٰ کوئی نعمت نہین جو اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو عطا فرماتا ہے۔ پس جو شخص رنج و مصیبت کی حالت مین صبر کریگا اللہ تعالیٰ اُس کو تین سو درجے مرحمت فرمائیگا جن مین ہر ایک درجے سے دوسرے درجے تک کا فاصلہ اتنا ہوگا جس قدر فاصلہ زمین سے آسمان تک ہے پھر اُس ارشاد پاک پر غور کرنا چاہئے جو صبر کی فضیلت ظاہر کرنے کے لئے کلام ربانی مین مذکور ہے۔ قال اللہ تعالیٰ یاایّھا الذین اٰمنوا استعینوا بالصّبر والصّلوٰۃ ان اللہ مع الصّابرین۔ یعنی اے ایمان والو رنج و مصیبت مین صبر و شکر بجالانے اور نماز پڑھنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو یاد رکھو کہ اللہ صبر کرنے والون کا ساتھی ہے۔ اس آیت کی تفسیر مین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ارشاد خداوندی کے مطابق دنیا ایک رنج و بلا اور امتحان اور آزمائش کا گھر ہے اور دنیا مین اللہ تعالیٰ نے اپنے بندون کو آزمائش کے لئے پیدا فرمایا اور اُن کو صبر کا حکم دیا اور دوسری آیت پاک مین صبر کرنے والون کو بشارت دی اور وہ آیت یہ ہے ولنبلونکم بشئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشّر الصّابرین الذیّن اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون یعنی اے لوگو ہم ضرور تمھارا امتحان کرین گے اور خوف اندیشہ اور فقر و فاقہ اور مال وجان اور پھل پھلواری کے نقصان اس قسم کی مصیبتون مین تمھین مبتلا کرین گے اُن لوگون کے لئے بشارت و نوید ہے جو مصیبت مین پڑتے ہی بارگاہ باری تعالیٰ مین رجوع لاتے ہین اور صدق دل سے کہتے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ جب اُن کے یہان کوئی لڑکا پیدا ہوتا تھا تو ساتوین دن اُس کو گود مین لیا کرتے تھے لوگون نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ اُس لڑکے کی محبت میرے دل مین قرار پکڑ جائے تاکہ اگر اتفاق سے وہ بچہ مرجائے اور محبت کی وجہ سے میرے دل کو زیادہ صدمہ ہو جس پر مین صبر و شکر کرون تو اللہ تعالیٰ مجھ کو سب سے زیادہ اجر عظیم عطا فرمائے۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک بار مناجات کی کہ اے پروردگار جو تیرا بندہ تیری

کبھی ہوئی مصیبت پر صبر ورضا اختیار کرنے تو اُس کی کیا جزا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے داؤد میں اُس شخص کو دنیا اور آخرت میں ایمان کا خلعت پہناؤں گا۔
حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس شخص پر کوئی مصیبت آئے اور وہ صبر جمیل بجالائے تو ضرور داخل بہشت ہوگا کسی نے پوچھا کہ صبر جمیل کیا چیز ہے جواب دیا یہ کہ شدت غم سے آنکھیں کھلی رہ جائیں اور خوف الٰہی سے زبان بند ہو جائے۔
مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حالت شیرخوارگی میں وفات پائی تو حضورؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ حضرت عبدالرحمن ابن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم آپ بھی ایسے صدمات سے بیچین ہوکر روتے ہیں حالانکہ آپ نے ہم کو رونے سے منع فرمایا ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ میں نے رونے سے منع نہیں کیا ہے بلکہ نوحہ یعنی بین اور راگ سے منع کیا ہے نوحہ اور راگ کی دو آوازیں سراسر حماقت سے بھری ہوئی اور فسق وفجور کی خبر دیتی ہیں اور ان دونوں آوازوں پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہے۔ راگ کی آواز لہو ولعب اور شیطان کا باجہ ہے اور مصیبت میں بیان کرکے رونا اور منہ پیٹنا اور گریبان چاک کرنا یہ سب شیطانی حرکتیں ہیں لیکن رنج وغم میں آنکھیں بھر لانا ایک رحمت الٰہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے رحیم المزاج بندوں کے دلوں پر نازل فرماتا ہے اور جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کریگا اُس پر کبھی رحم نہیں کیا جائے گا پھر حضورؐ نے فرمایا کہ درد ومصیبت کی حالت میں صرف اتنی بات ہے کہ دل غم کرتا ہے اور آنکھ آنسو بھر لاتی ہے لیکن ہم ایسا کلمہ زبان پر نہیں لاتے جس سے اللہ تعالیٰ ناخوش ہو۔
ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مصیبت ایک ہی ہوتی ہے مگر جب اُس مصیبت پر جزع وفزع کیا جاتا ہے تو وہ دو مصیبتیں ہو جاتی ہیں ایک تو وہی مصیبت جو نازل ہوئی ہے اور دوسری یہ مصیبت کہ بے صبری اور اضطراب کی وجہ سے اُس کا ضائع ہو جاتا ہے۔
اور یہ مصیبت حقیقت میں پہلی اُس مصیبت سے بھی بڑی ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ روزے کا ثواب صبر کے نصف ثواب کے برابر ہے اور صبر ایمان کا نصف حصہ ہے۔
حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوح محفوظ پر قلم نے سب سے

پہلے حکم الٰہی سے یہ لکھا تھا کہ مین اللہ واحد ہون میرے سوا کوئی دوسرا قابل پرستش نہین اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرا رسول برحق ہے جو شخص میرے حکم کے سامنے سر تسلیم جھکائے گا اور میری بھیجی ہوئی بلا پر صبر کرے گا مین اُس کو صدیق کا درجہ عطا کرونگا اور قیامت کے دن اُس کو صدیقین کے ساتھ بہشت مین داخل کرون گا۔ اور جو شخص میرے حکم کے سامنے رضا وتسلیم نہ اختیار کریگا اور میری بلا پر صبر نہ کرے اور میری نعمتوں کا شکر نہ بجالائے اُس کو چاہئے کہ میرے آسمان کے نیچے سے نکل جائے اور میرے سوا کوئی دوسرا پروردگار ڈھونڈھ لے۔

حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت کا مشتاق ہوگا وہ اعمال نیک مین سبقت کریگا اور جس شخص کو دوزخ کا خوف ہوگا وہ نفسانی خواہشون سے باز رہیگا اور جس شخص کے سامنے ہر وقت موت کا خیال ہوگا وہ دنیاوی لذتون کو ترک کردیگا اور جو شخص دنیا سے ترک تعلق کرلیگا اُسپر مصیبتین آسان ہوجائین گی۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صبر کی چار صورتین ہین (۱) عبادت بجالانے مین صبر سے کام لینا (۲) گناہ سے باز رہنے مین صبر اختیار کرنا (۳) مصیبت نازل ہونے پر صابر رہنا (۴) بلا پر صبر کرنا۔ پس جو شخص عبادت بجالانے مین صبر کا پابند ہوگا اُسکے لئے تین سو درجے ہین اور جو شخص گناہ سے باز رہنے کا صبر کرے گا اُس کے لئے چھ سو درجے ہیں اور جو شخص مصیبت پر صبر کرے گا اُسکے لئے نو سو درجے ہین اور جو شخص بلا پر صبر کرے اُس کیلئے ہزار صدیقون کا مرتبہ ہے۔

حضرت محمد ابن فضیلؒ کا قول ہے جب میت قبر مین رکھی جاتی ہے اور نماز اُس کے داہنے طرف اور زکوٰۃ بائین طرف اور صدقہ اور خیرات سامنے اور صبر اُس کے دونون پہلوؤن مین کھڑے ہوتے ہین۔ پس صبر اُن تمام اعمال نیک کو مخاطب کرکے کہتا ہے کہ تم سب اس میت کی حمایت کرو اگر تمھاری حجت غالب رہے اور تم اس کو عذاب سے بچاسکو تو بہتر ہے ورنہ مین تنہا کافی ہون اس میت کیلئے سپر ہوجاؤن گا اور ہر قسم کے عذاب کو ہٹادون گا۔ یہ حدیث شریف اس بات کی دلیل ہے کہ بلا اور مصیبت مین صبر کرنا تمام اعمال نیک سے افضل ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ یعنی صبر کرنے والوں کو اُن کا پورا پورا ثواب بیحد و حساب ملے گا۔

ابن داؤد نے بروایت محمد ابن مسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے آپکی خدمت اقدس مین عرض کی کہ یارسول اللہ میری دولت جاتی رہی اور میرا جسم مبتلائے مرض ہے۔ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ بندہ کبھی نیک نہین ہو سکتا جس کے مال کا نقصان نہ ہوا اور جس کے جسم مین بیماری نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ جس بندے سے محبت رکھتا ہے اُس کا امتحان کرتا ہے وہ بندہ مبتلائے مصیبت ہونے پر صبر کرتا ہے۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک ایسے شخص کو میدان مین لایا جائیگا جس نے تمام اہل دنیا سے زیادہ ناز و نعمت اور عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کی تھی۔ اُس کو دوزخ مین غوطہ دیا جائے گا اور وہان سے جھلسا ہوا سیاہ ہوکر نکلیگا۔ پھر اُس سے پوچھا جائے گا کہ دنیا مین تو نے کبھی عیش و آرام دیکھا تھا وہ جواب دے گا کہ مین نے کبھی آرام نہین پایا بلکہ جب سے دنیا مین پیدا ہوا ہمیشہ ایسی ہی بلا و مصیبت مین گرفتار رہا اُس کے بعد ایسا شخص لایا جائے گا جو دنیا مین سب سے زیادہ مصیبت زدہ اور گرفتار بلا تھا اُس کو تھوڑی دیر بہشت مین داخل کرکے نکالا جائے گا اُس کا چہرہ چودھوین رات کے چاند کی طرح چمک اُٹھیگا اُس سے پوچھا جائیگا کہ کیا تو نے کبھی بلا و مصیبت بھی اُٹھائی ہے وہ عرض کریگا کہ خداوندا مین نے کبھی رنج نہین دیکھا بلکہ جب سے تو نے پیدا کیا ہے ہمیشہ ایسے ہی عیش و آرام مین رہا۔

عبدالحارث نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ پہلے زمانے مین کسی پیغمبر نے اللہ تعالےٰ سے شکایت کی کہ اے پروردگار یہ کیا بات ہے کہ تیرا مومن بندہ تیری فرمانبرداری کرتا ہے اور تیری نافرمانی سے پرہیز رکھتا ہے اس سے دنیا دور ہو جاتی ہے اور بلا و مصیبت اُس پر ٹوٹ پڑتی ہے اور تیرا کافر بندہ تیری اطاعت سے بھاگتا ہے اور تیری نافرمانی مین دلیر ہوتا ہے لیکن اُس سے بلا و مصیبت دور رہتی ہے اور عیش دنیا اُس پر جھک جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے پیغمبر بندے بھی میرے

ہین اور مصیبت اور بلا بھی میری پیدا کی ہوئی ہے اور ہر چیز میری حمد و ثنا بجا لاتی ہے بندۂ مومن کے سر پر کچھ گناہ ہوتے ہین لہذا مین اُس سے دنیا کو دور کر دیتا ہون اور مصیبت مین اُس کو مبتلا کرتا ہون جس پر وہ صبر کرتا ہے اور یہ اُس کے گناہون کا کفارہ ہو جاتا ہے پس جب وہ میرے پاس آتا ہے تو مین اُس کو عقبیٰ مین اُس کی نیکیون کی جزائے خیر دیتا ہون اسیطرح کافر کے اعمال مین کچھ نیکیان ہوتی ہین لہذا مین دنیا مین اُس کے رزق کو فراخ کر دیتا ہون اور رنج و مصیبت کو اُس سے دور رکھتا ہون بس اُس کی نیکیون کا بدلہ اُس کو دنیا ہی مین ملجاتا ہے یہان تک کہ اُسکے مرنے پر عقبےٰ مین اُس کو اُس کی بدیون کا بدلہ دیا جاتا ہے۔

عطا ابن یسار سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندۂ مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے پاس کچھ فرشتے بھیجتا ہے اور اُنھین حکم دیتا ہے کہ دیکھو یہ میرا بندہ اپنے عیادت کرنے والون کے جواب مین کیا کہتا ہے۔ جب وہ فرشتے آتے ہین تو دیکھتے ہین کہ وہ بندہ اُس حالت مین اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر بجا لاتا ہے یہ دیکھکر بارگاہ خداوندی مین حاضر ہوتے ہین اور جو کچھ دیکھا ہے عرض کرتے ہین۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے پس ارشاد ہوتا ہے کہ مین اپنے بندے کو اُس کے صبر کا اجر دون گا اگر اُس مرض مین اُسے دنیا سے اُٹھالون گا تو داخل بہشت کر دون گا اور اگر صحت دون گا تو اُسکے گوشت سے اچھا گوشت اور خون سے اچھا خون بدل دون گا اور اُس کے گناہون کو معاف کر دون گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین مین سے ایک صحابی کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے گئے اور فرمایا کہ مجھ کو حدیث نبوی پہونچی ہے کہ مریض کے لئے حالت مرض مین چار نفع ہین (۱) وہ مرفوع القلم ہو جاتا ہے یعنی تکالیف شرعی اُس پر پورے طور سے نہین رہتین (۲) اُس کو اجر و ثواب اُس طرح ملتا رہتا ہے جیسا کہ حالت صحت مین اعمال نیک بجا لانے پر ملتا تھا (۳) اس کی رگ رگ اور جوڑ جوڑ سے ہر ایک گناہ نکلجاتا ہے (۴) اگر حالت مرض مین مرجائے گا تو اُس کی مغفرت ہو گی اور اگر تندرست

ہوکر زندہ رہیگا تو گناہون سے پاک ہوجائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تپ (یعنی مرض بخار) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک سیاہ رنگ عورت کے بھیس مین نمودار ہوئی۔ آپنے اُس سے پوچھا کہ تو کون اُس نے کہا کہ مین اُم مِلدم ہون آپنے فرمایا کہ اُم مِلدم کیا چیز ہے اُس نے کہا کہ مین گوشت کھاتی ہون اور خون کو خشک کرتی ہون اور میری گرمی دوزخ کی لپٹ ہے۔ اس بیان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ وہ تپ ہے۔ اُس کے بعد اُس نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے آپ اپنی جماعت مین سے ایسے لوگونکے پاس بھیجدیجیے جن سے آپکو سب سے زیادہ محبت ہو۔ حضورؐ نے اُس کو انصار کی طرف بھیجدیا وہ لوگ سات روز تک تپ ولرزہ مین مبتلا رہے یہانتک کہ مجبور ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین فریاد لائے۔ حضور نے اُنکے لئے دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے اُنسے تپ کو دور کیا یہی انصار وہ لوگ تھے کہ جب اُنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تو فرماتے مرحبا اے قوم تم وہ لوگ ہو جنکو اللہ نے گناہونکی آلائش سے پاک صاف کردیا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا پروردگار اپنی عزت وجلال کی قسم کھاکر ارشاد فرماتا ہے کہ مین جس بندۂ مومن پر اپنا فضل وکرم کرنا چاہتا ہون تو اُس کو قبل اسکے کہ دنیا سے اٹھاؤن اُس کے تمام گناہون کو اس طور سے فنا کردیتا ہوں کہ اُس کے جسم مین بیماری یا رزق مین تنگی پیدا ہوجاتی ہے پھر بھی اگر اُسپر کسی خطا کا وبال رہ جاتا ہے تو جانکنی کی سختی اور تکلیف بڑھا دیتا ہون۔ پس وہ دنیا سے میرے پاس ایسا پاک وصاف آتا ہے جیسا کہ اُس روز تھا جبکہ وہ اپنی ماں سے پیدا ہوا۔ اسیطرح جس بندۂ بیدین کو عذاب دینا چاہتا ہون تو اُس کی نیکیون کا پورا پورا بدلہ اُس کو دنیا ہی مین دے دیتا ہون۔ اس طور سے کہ اُس کا جسم تندرست رہتا ہے اور اُس کا رزق فراخ رہتا ہے پھر بھی اگر کسی نیکی کا بدلہ رہ جاتا ہے تو جانکنی کے وقت اُسپر آسانی ہوجاتی ہے پس وہ میرے سامنے ایسی حالت مین آتا ہے کہ اُس کے پاس کوئی بھی نیکی نہین رہتی ہے۔

حدیث صحیح مین آیا ہے کہ مسلمان کسی بیمار مسلمان بھائی کی عیادت کو جاتا ہے تو وہ

اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت مین تیرتا رہتا ہے اور جب اُس مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو گویا دریائے رحمت مین غوطہ لگاتا ہے۔

منقول ہے کہ حضرت ابوالدرداءؓ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین ایک شخص آیا اور شکایت کی کہ میرا دل سخت ہو گیا ہے ایسی تدبیر بتلائیے جس سے نرم دلی حاصل ہو انھون نے فرمایا کہ سخت دلی سے بڑھ کر دنیا مین کوئی بیماری نہین۔ بہتر ہے کہ تم قبرستان مین جایا کرو اور جنازے کے ساتھ چلا کرو اور مریض کی عیادت کیا کرو۔ اُس شخص نے اس رائے پر عمل کیا چند روز مین اُس کی حالت بدل گئی اور خوف الٰہی اُس کے قلب مین پیدا ہو گیا پھر اُن کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اے تمام دنیا کی عورتون سے افضل اور بہتر خدا آپکو جزائے خیر دے کہ آپنے میرے قلب کی حالت درست فرما دی۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو شخص مسلمان کے جنازے کا ساتھ دے تو گویا اُس نے رضاء الٰہی کے لئے ایسے ایک دن کا روزہ رکھا جو سات سو دن کے برابر تھا اور جس نے مریض کی عیادت کی اُس نے گویا دن بھر خدا کے لئے نماز پڑھی اور وہ دن سات سو دن کے برابر تھا۔

(باب ۲۵) میت کا حال حشر و نشر کی کیفیت قبر کی حقیقت

ضحاک سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ سخت حالت میت پر اُسوقت ہوتی ہے جبکہ مردہ شو اُسکو نہلانے لئے آتا ہے اُس کی اُنگلی سے انگوٹھی نکالتا ہے جسم سے لباس اُتارتا ہے سر سے عمامہ جدا کرتا ہے اُس کی روح بچین ہو کر فریاد کرتی ہے جس کی آواز جن و انسان کے سوا سب سنتے ہین اور کہتی ہے کہ اے نہلانے والے تجھکو خدا کی قسم میرے کپڑے بہت نرمی سے اُتارو کیونکہ ملک الموت کے پنجہ کی تکلیف سے ابھی پورے طور پر مجھے آرام نہین ملا پھر جب اُس کو تختے پر لٹا کر اُس پر پانی ڈالا جاتا ہے تو روح چلاتی ہے کہ اے نہلانے والے خدا کے واسطے میرے جسم کو قوت سے ہاتھ نہ لگا کیونکہ وہ جانکنی کی سختی سے زخمی اور چور چور ہو رہا ہے پھر جب نہلا کر اُس کو کفناتے ہین اور

پاؤن کی طرف سے باندھ دیتے ہین تو روح کہتی ہے کہ اے مردہ شو خدا کے لئے ابھی سر کی طرف سے میرے کفن مین گرہ نہ دے تاکہ میرے بی بی دبچے اور تمام رشتہ دار دنیا مین آخری مرتبہ میری صورت دیکھ لین کیونکہ آج مین اُن سے بچھڑتا ہون اور اب قیامت تک یہ میری صورت نہ دیکھینگے۔ پھر جب اس کا جنازہ تیار کرکے گھر سے باہر نکالا جاتا ہے تو روح پکارتی ہے کہ خدا کے واسطے اے جنازہ اُٹھانے والو ابھی جلدی نہ کرو تاکہ مین اپنے بال بچون اور عزیز و اقارب سے رخصت ہولون اے جنازہ اُٹھانے والو مین آج اپنی اولاد کو یتیم اور بی بی کو بیوہ چھوڑے جاتا ہون خدا کے لئے میرے بعد اُن کو تکلیف نہ دینا مین اپنے گھر اور مال و اسباب کو دوسرون کے لئے چھوڑے جاتا ہون اب یہان کبھی واپس نہ آؤن گا اور قیامت تک کسی کی صورت نہ دیکھون گا۔ پھر جب جنازہ اُٹھا کر لیچلتے ہین تو میت کہتی ہے اللہ اللہ اے میرے بھائیو مین نے آجتک جو کچھ مال و اسباب جمع کیا تھا وہ صرف وارثون کے لئے تھا آج اُنہین سے کوئی میرے گناہون کا ذرہ سا بار بھی نہین اُٹھا سکتا۔ ہر چیز کا حساب مجھ سے لیا جائے گا اور میرے وارث کھائین اور اڑائینگے پھر جب نماز جنازے کے بعد دفن سے پہلے کچھ لوگ اپنے اپنے گھر جانے لگتے ہین تو میت کہتی ہے کہ خدا کے واسطے اے میرے بھائیو مرنے والا تم سے مانوس تھا ابھی سے ایسا ظلم نہ کرو کہ دفن سے پہلے لوٹے جاتے ہو پھر جب اُسے قبر مین اُتارتے ہین تو میت کہتی ہے کہ اے میرے وارثو اور ترکہ پانے والو مین نے جو کچھ مال جمع کیا تھا وہ سب تمھارے لئے چھوڑا خدا کے لئے تم مجھ کو دعائے خیر اور فاتحہ سے فراموش نہ کرنا۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡہُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ۔

بزرگون کا قول ہے کہ آخرت کی منزلون مین سے قبر پہلی منزل ہے اگر اس منزل مین نجات پائی تو اُس کے بعد کی منزلین بہت آسان ہین اور اگر یہان گرفتار عذاب ہوا تو آگے چل کر اس سے زیادہ سختی ہوگی۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ مردہ قبر مین ایسا ہے جیسے وہ شخص جو پانی مین ڈوب رہا ہو اور دستگیری کے لئے ہو ہائے کرتا ہو مردہ ہر وقت اپنے ماں باپ یا بھائی بہن یا اولاد اور

دوست وغیرہ اپنے پس ماندون سے دعائے خیر اور فاتحہ کا منتظر و اُمیدوار رہتا ہے جب اُس کو اُس کے پس ماندون کی طرف سے کوئی ثواب پہونچتا ہے تو وہ میت کے نزدیک تمام دنیا و مافیہا سے محبوب و مرغوب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اہل قبور پر اُن کے رشتہ دارون کی دعائے خیر کے ثواب کو پہاڑون کے برابر داخل فرماتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کوئی شخص دوسرا بھی قیامت کے دن شہیدون کے ساتھ محشور ہوگا۔ فرمایا کہ ہان وہ شخص جو دن مین کئی بار موت کو یاد کرتا ہے۔

مصابیح مین منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مردہ قبر مین دفن کیا جاتا ہے تو اُسکے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ نیلی آنکھون والے آتے ہین جنمین ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہین وہ اُس سے پوچھتے ہین کہ اے شخص تیرے سامنے جو یہ صورت ہے تو اُسکے بارے مین کیا کہتا ہے اس موقع پر حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبیہ پاک اُس کے سامنے لائی جاتی ہے اور اُسی کی طرف وہ فرشتے اشارہ کرتے ہین وہ مردہ اگر مومن ہوتا ہے تو فوراً جواب دیتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اور اُس کے سچے رسول ہین اشھد ان لآ الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ یہ جواب سنکر وہ فرشتے کہتے ہین کہ اے بندۂ مومن ہم کو تیرا چہرہ دیکھ کر پہلے ہی یقین ہوگیا تھا کہ تو ایسا ہی شافی جواب دیگا پھر اُس کی قبر چارون طرف سے ستر ستر گز فراخ کر دیجاتی ہے اور اُسمین نور بھر دیا جاتا ہے یہ عیش و آرام کا سامان دیکھ کر وہ کہتا ہے کہ اے خدا کے فرشتو مجھے اجازت دو کہ تھوڑی دیر کے لئے اپنے گھر جاؤن اور گھر والون کو اپنی حالت سے خبر دیدون فرشتے جواب دیتے ہین کہ اب تو یہین آرام کر اور یون راحت سے جسطرح پہلی رات کی دولھن سوتی ہے اور اُس کو وہی شخص آکر جگاتا ہے جسکو وہ اپنے گھر بھر سے زیادہ پیار کرتی ہے۔ غرض وہ مردہ روز قیامت تک اسیطرح عیش و راحت سے قبر مین رہیگا اور اگر وہ شخص منافق ہوتا ہے تو فرشتون کے جواب مین کہتا ہے کہ مین نے لوگون کو کچھ الفاظ کہتے سنا تھا وہی الفاظ مین بھی کہا کرتا تھا جن کے معنے مجھے معلوم نہیں اور مین نہین

اور گناہون سے پرہیز نہ رکھے اُس کا دعویٰ ہرگز صحیح نہیں۔
حضرت فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین نے اپنے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ سے سُنا کہ وہ اسناد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ ہر روز آسمان سے پانچ فرشتے دنیا مین اُترتے ہین ایک مکہ معظمہ مین دوسرا مدینہ منورہ مین تیسرا بیت المقدس مین چوتھا مسلمانون کے قبرستان مین پانچوان مسلمانون کے بازارون مین۔ جو فرشتہ مکہ معظمہ مین نازل ہوتا ہے وہ باآواز بلند پکارتا ہے کہ اے لوگو خوب یاد رکھو کہ جس شخص نے اللہ تعالےٰ کے فرائض مین سے کسی فرض کو ترک کردیا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور جاپڑا۔ مدینہ منورہ کا فرشتہ پکارتا ہے کہ اے لوگو یاد رکھو کہ جس شخص نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتون مین سے کوئی سنت ترک کی وہ حضور کی شفاعت سے محروم رہا بیت المقدس کا فرشتہ ندا کرتا ہے کہ اے لوگو یاد رکھو کہ جس شخص نے مال حرام کمایا اُس کا کوئی عمل بارگاہ الٰہی مین مقبول نہین۔ قبرستان کا فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اے قبرون کے رہنے والو تم کو کس چیز پر رشک آتا ہے اور کس بات پر پشیمان ہوتے ہو وہ جواب دیتے ہین کہ ہم اپنی کھوئی ہوئی عمرون کے ضائع ہوجانے پر پشیمان اور نادم ہین۔ جمعہ اور جماعت کے پابند لوگون پر ہم کو رشک آتا ہے کہ وہ کلام الٰہی پڑھتے ہین آپس مین علم دین کا چرچا رکھتے ہین۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم پر درود بھیجتے ہین اور اپنے گناہون سے استغفار کرتے ہین اور ہم کو ان باتون مین سے ایک پر بھی قدرت نہین۔ بازارون مین اُترنے والا فرشتہ ندا کرتا ہے کہ اے لوگو ٹھہرو ٹھہرو ہوش مین آؤ دیکھو تم سر سے پاؤن تک زخمون سے چور ہو تمھارے زخمون سے خون بہہ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ صاحب ہیبت ہے وہ سب پر غالب ہے اور اُس کا ناخوش ہونا برا ہے پس جو شخص اللہ تعالیٰ کے جلال وجبروت سے ہیبت زدہ اور اُس کی ناخوشی سے ڈرنے والا ہو اُس کو چاہیئے کہ اپنے زخمون کا علاج کرے یعنی اپنے گناہون سے تائب ہو۔ ہم نے تم کو جنت کا شوق دلایا تو تم مشتاق نہ ہوئے اور دوزخ سے خوف دلایا تو اُس سے نہین ڈرے خوب یاد رکھو کہ اگر خدا کے برگزیدہ اور اُس سے ڈرنے والے پاک بندے اور شیرخوار بچے اور گھانس چرنے والے چوپائے اور نماز پڑھنے والے نوجوان دنیا مین نہ ہوتے تو تم پر

موسلا دھار بارش کی طرح عذاب الٰہی آسمان سے برستا۔

حضرت شقیق بلخی رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اے لوگو پانچ باتین اختیار کرو اور دل سے اُنپر کاربند ہو (۱) جسقدر ہو سکے اپنی طاقت کے موافق اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو (۲) دنیا سے اُس قدر حصہ لو جسقدر اُس مین عمل نیک کرو۔ (۳) جس طور سے قبر مین رہنا چاہو اُس کے موافق اعمال نیک کا توشہ ساتھ لے لو (۴) جس طور سے بہشت مین رہنا چاہتے ہو تو اسی اندازے کے موافق دنیا مین اعمال نیک کا ذخیرہ جمع کرو (۵) جسقدر عذاب الٰہی برداشت کرنے کی قدرت ہو اُسیقدر گناہ کرو۔

منقول ہے کہ عرش کے پائے مین ایک مہر لٹکی ہوئی ہے جس وقت کوئی بندہ کسی حرام کا مرتکب ہوتا ہے اور گناہ پر دلیر ہوجاتا ہے تو حکم الٰہی سے وہ مہر اُسکے دل پر لگا دی جاتی ہے جس سے اُسکی عقل مین اُن گناہون کی بُرائی نہین آتی۔

بزرگون کا قول ہے کہ اُس شخص سے بڑھ کر کوئی بخیل نہین جو اپنی ذات کے ساتھ بخل کرے اور اپنے آپکو ایسی چیز سے محروم رکھے جسمین سراسر فلاح وسعادت ہے اور اُس شخص سے بڑھ کر کوئی ظالم نہین جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے اپنی جان پر ظلم کرے اور خود اپنے آپ کو تباہ وبرباد کر ڈالے۔ وہ شخص صاحب کرم نہین جو طاعت وعبادت مین مشغول رہے بلکہ صاحب کرم وہ شخص ہے جو گناہ ومعصیت کو ترک کردے۔

(باب ۲۷) دل کی نرمی۔ زبان کی سچائی۔ اور جھوٹ سے باز رہنے کا بیان۔ غصہ روکنے اور لونڈی وغلام کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنیکا ثواب

بروایت ہشام حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے غلام کو تھپڑ مارے تو اس زیادتی کا کفارہ یہ ہے کہ اُس کو آزاد کردے۔ اور جس شخص نے اپنے غصے کو روکا اُسکو اللہ تعالیٰ عذاب سے بچائیگا اور اپنے پروردگار کے سامنے معذرت اور توبہ کرے اللہ تعالیٰ اُسکی معذرت کو قبول فرمائیگا اور جو شخص اپنی زبان کو قابو مین رکھیگا اللہ تعالیٰ اُسکے عیب کو چھپائیگا۔

.... اور جو شخص خاموش زیادہ رہیگا لوگ اُسکے ہر قسم کے شر سے محفوظ رہینگے اور جو شخص باتین زیادہ کریگا اُس کے گناہ زیادہ ہون گے۔ اور جس کے گناہ زیادہ ہون گے اُس کا دل مرجائے گا اور جس کا دل مرجائے گا وہ داخل جہنم ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُس کو چاہیئے کہ اپنے ہمسائے کو عزیز رکھے اور اپنے مہمان کی عزت کرے اور جب بات کرے تو نیک کلمہ زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ عقلمند کی زبان اُسکے دل کے تابع ہوتی ہے جب وہ کوئی بات کرنا چاہتا ہے تو پہلے اپنے دل کی طرف رجوع کرتا ہے اگر دل اجازت دیتا ہے تو بولتا ہے اور اگر بولنے سے کچھ ضرر پاتا ہے تو باز رہتا ہے اور جاہل کا دل اُس کی نوک زبان پر ہے وہ کبھی اپنے دل سے مشورہ نہین لیتا ہے بلکہ جو کچھ زبان پر آتا ہے کہہ ڈالتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ پانچ چیزون کے مجموعے کو علم کہتے ہین علم کی بات کا سننا (۲) اُس کو یاد رکھنا (۳) اُسپر عمل کرنا (۴) اُس کو لوگون مین پھیلانا (۵) خاموشی اختیار کرنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان مین زبان سے بڑھ کر کوئی چیز پیدا نہین فرمائی اسی سے انسان بہشت مین داخل ہوتا ہے اور اسی سے دوزخ مین داخل ہوتا ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ اے علیؓ زبان کو قید مین رکھو کیونکہ وہ ایک سگ دیوانہ ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ عبادت کے دس حصے ہین جنمین سے نو حصے خاموشی مین ہین اور ایک حصہ یہ ہے کہ جاہلون کی صحبت سے انسان دور رہے۔

بعض حکمار کا قول ہے کہ خاموشی مین سات خوبیان ہین جن مین سے ہر ایک خوبی ہزار نیکیون کے برابر ہے (۱) خاموشی ایسی عبادت ہے جسمین جسم کو کوئی تکلیف نہین (۲) خاموشی

ایک آرائش ہے جسمین کوئی تکلف نہین (۳) خاموشی ایک قسم کی ہیبت ہے جو بغیر دلیل اور محبت کے ظاہر ہوتی ہے (۴) خاموشی ایک قلعہ ہے جس مین کسی نگہبان کی ضرورت نہین (۵) خاموشی ایک ایسی بے نیازی ہے جس مین کسی سے عذر کرنے کی ضرورت نہین (۶) خاموشی کی وجہ سے کراماً کاتبین آرام مین رہتے ہین (۷) خاموشی انسان کے تمام عیبون کا پردہ ہے۔

بعض حکمار کا قول ہے کہ خاموشی جاہل کے لئے رازدار اور عالم کے لئے زینت ہے۔

کہتے ہین کہ حضرت حکیم لقمان سیاہ فام تھے۔ کسی نے اُن کو اپنے غلام حبشی کے دھوکے مین خدمتگار بنا لیا اور وہ اُس کی خدمت مین غلامون کی طرح مشغول رہے۔ پہلے پہل دہان اُن سے جو حکمت کی بات ظاہر ہوئی وہ یہ تھی کہ ایک بار اُن کے آقا نے اُن سے کہا کہ اے غلام! آج بکری ذبح کرکے اُس کے گوشت مین سے دو ٹکڑے جو نہایت عمدہ ہون میرے لئے تیار کرکے لا۔ حضرت لقمان نے بکری ذبح کی اور دل اور زبان تیار کرکے لائے اُنکے آقا نے اسکا سبب پوچھا جواب دیا کہ جسم مین یہی دو ٹکڑے ہین کہ اگر اچھی حالت پر رہین تو اُنسے بہتر کوئی ٹکڑا نہین اور اگر خباثت کے ساتھ زندگی گذرے تو ان سے بدتر جسم کا کوئی ٹکڑا نہین۔

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ہر روز صبح کو جسم کے تمام اعضا زبان کی طرف متوجہ ہوکر اُس سے کہتے ہین کہ خدا کے واسطے تو راستی اختیار کیے رہنا کیونکہ اگر تو سیدھی رہی تو ہم سب سیدھے رہینگے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوجائینگے۔ پس معلوم ہوا کہ زبان گو بہت چھوٹی چیز ہے مگر اُس کا بڑا گناہ ہے۔

بعض حکمار کا قول ہے کہ انسان کے جسم مین اعلیٰ درجے کے جزو تین ہین (۱) دل (۲) ہاتھ پاؤن (۳) زبان۔ اللہ تعالیٰ نے اُن مین سے ہر ایک جزو کے لیے ایک خاص کرامت اور عزت رکھی ہے۔ دل کی عزت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور توحید حاصل ہو اور ہاتھ پاؤن کا شرف یہ ہے کہ نماز روزہ اور ہر قسم کی عبادت کے لیے کوشش کیجائے اور زبان کی کرامت یہ ہے کہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھے اور تلاوت کلام الٰہی مین مشغول رہے۔ ان تینون مین سے ہر ایک جزو پر ایک نگہبان اور محافظ مقرر فرمایا دل کی نگہبانی اللہ پاک بذات خود فرماتا ہے چنانچہ انسان کے دل کی بات بجز اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ اور ہاتھ

پاؤن پر اپنے اوامر ونواہی کو مسلط فرمایا ہے اور زبان کی نگہداشت کے لئے فرشتے مقرر فرمائے
قال اللہ تعالیٰ ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید یعنی انسان کی زبان سے کوئی ایسا
کلمہ نہین نکلتا جسکے لکھنے کے لئے اس پر ایک نگہبان فرشتہ موکل نہ ہو۔ پس دل کی وفاداری یہ ہے
کہ عقیدہ ایمان و توحید پر قائم رہے اور حسد اور دشمنی اور مکر و فریب سے دور رہے ہاتھ پاؤن کی
وفاداری یہ ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے اور کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہونچائے اور
زبان کی وفاداری یہ ہے کہ غیبت نہ کرے اور جھوٹ نہ بولے اور بیہودہ باتین زبان پر نہ لائے
یاد رکھنا چاہیئے کہ جو شخص ہاتھ پاؤں کو وفادار نہ رکھے گا وہ گنہگار ہے جو
دل کو اس کے فرض سے جدا کرے گا وہ منافق ہے۔ اور جو زبان کو قابو
مین نہ رکھے گا وہ کافر ہے۔

کسی عاقل نے کہا ہے کہ بعض اوقات زبان کی لغزش آدمی کی موت کا سبب ہو جاتی
ہے حالانکہ پاؤن کی لغزش سے نہین مرتا۔ کیونکہ زبان کی لغزش اس کے سر کو تن سے جدا
کر دیتی ہے اور پاؤن کے پھسلنے سے فقط تھوڑی جسمانی تکلیف پہونچتی ہے۔

سچ [illegible]

مشارق الانوار مین حضرت [illegible] ابن مسعود [illegible]
انسان کو نیکی کی طرف ہدایت کرتی ہے [illegible] بہشت [illegible]
جب ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا نام صدیق [illegible]
جھوٹ آدمی کو بدکاری کی طرف لیجاتا ہے اور بدکاری دوزخ مین پہونچاتی [illegible]
آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے یہان اس کا نام کذاب [illegible]
لکھ لیا جاتا ہے۔

حضرت ابن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ اے لوگو تم اپنی ذات کے لئے میرے سامنے چھ باتون کی ذمہ داری کرو تو مین تمہارے لئے
بہشت کا ذمہ لیتا ہون (۱) جب وعدہ کرو تو پورا کرو (۲) اگر تمہارے پاس کوئی امانت رکھے تو

ایمان والو ...سے اُسے ادا کرو (۳) اپنی شرمگاہوں کو حرام سے محفوظ رکھو (۴) اپنی نگاہوں کو بُری ...سے بند رکھو (۵) اپنے ہاتھ پاؤں کو قابو مین رکھو (۶) جب بات کرو تو سچ بولو۔

بروایت ابو جعفر حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ سب سے زیادہ سچا کلام اللہ تعالیٰ کا کلام پاک ہے۔ اور سب باتون مین اشرف و اعلیٰ ذکر الٰہی ہے۔ بہت بُرا اندھاپن دل کی نابینائی ہے اور تھوڑا سا رزق جو کہ ضروریات کے لئے کافی ہو بہتر ہے اُس زیادہ دولت سے جو انسان کو غافل اور بیخبر بنا دے۔ بہت بڑی ندامت یہ ہے کہ قیامت کے دن انسان کے پاس حسرت کے سوا اور کچھ نہ ہو۔ اعلیٰ درجہ کا غنی وہ ہے جو دل کا غنی ہے اور دنیا سے ساتھ لیجانے کے لئے سب سے بڑھ کر توشہ تقوی اور پرہیز گاری ہے تمام گناہون کا مجموعہ شراب مین ہے۔ عورتین شیطان کا جال ہین۔ جوانی جنون کی ایک شاخ ہے۔ نہایت بد ترکمائی سود کی کمائی ہے اور بہت بڑا گناہ جھوٹ بولنا ہے۔ حضرت لقمان علیہ السلام سے پوچھا کہ جس درجے پر ہم آپ کو دیکھتے ہین اس رتبے پر آپ کو کس چیز نے پہنچایا جواب دیا کہ تین باتون سے یہ رتبہ ملا (۱) سچ بولنا (۲) امانت کا ادا کرنا (۳) بیفائدہ امور کو ترک کردینا۔

کہتے ہین کہ ایک بار مشہور امیر ظالم حجاج ابن یوسف نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے قتل کا ارادہ کیا چنانچہ کچھ سپاہی اُن کے گرفتار کرنے کے لئے بھیجے۔ حضرت حسنؒ کو اس بات کی خبر ہوگئی تو اپنے مکان سے بھاگ کر حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے۔ حضرت حبیبؒ نے پوچھا کہ اے مسلمانون کے امام اسوقت آپ ایسے پریشان کیون ہین؟ حضرت حسنؒ نے کیفیت بیان کی اور کہا کہ آپ مجھ کو کسی جگہ چھپائیے جہان وہ لوگ نہ پہونچ سکین۔ حضرت حبیبؒ نے کہا کہ آپ جسطرح مجھ سے پناہ طلب کرتے ہین اُسیطرح خود اللہ تعالیٰ سے اُنکے دفعیہ کی دعا کیون نہیں فرماتے؟ میرے عبادت خانہ میں جائیے اور نماز میں مشغول ہوجائیے حضرت حسن بصریؒ نے ایسا ہی کیا اتنے میں حجاج کے فرستادہ سپاہی آئے اور حضرت حبیبؒ سے پوچھا کہ آپنے حسن بصریؒ کو دیکھا ہے انھوں نے کہا کہ ہان پوچھا کہ وہ کہاں ہیں؟ جواب دیا کہ میرے عبادت خانے مین وہ لوگ اندر گئے مگر کسی کو وہان نہ دیکھا باہر نکل کے کہنے لگے کہ اے حبیبؒ تم اتنے بڑے درویش اور زاہد ہو کر جھوٹ بولتے ہو۔ اُنھوں نے کہا کہ مین جھوٹا نہین بولتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمھاری آنکھون کو اندھا کر دیا۔ پھر وہ لوگ کئی بار اندر گئے اور باہر آئے

مگر حضرت حسنؓ کو وہاں نہ پایا اور ناکام واپس چلے گئے۔ پھر حضرت حسنؓ وہاں سے نکلے اور بولے کہ اے حبیبؒ تم نے اُن لوگوں کو میرا ٹھکانا کیوں بتایا جبکہ تم جانتے تھے کہ وہ میرے قتل کے درپے ہیں۔ حضرت حبیبؒ نے جواب دیا کہ میرے سچ بولنے ہی سے آپ نے نجات پائی اور اگر جھوٹ بولتا تو میں اور آپ دونوں ہلاک ہو جاتے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹ بولنا مصلحۃً تین جگہ جائز ہے (۱) کفار سے جنگ کی حالت میں (۲) دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے (۳) اپنی بی بی کو راہ راست پر لانے کے لئے صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

غصّہ کی مذمّت اور اُس کے روکنے کا علاج

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے غصے کو روکے حالانکہ وہ اُس غصہ کے موافق اپنی خواہش پوری کرنے پر قدرت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے دل کو اپنی رضا و رحمت سے بھر دے گا۔

حکایت۔ کسی بزرگ کا ذکر ہے کہ اُن کے پاس ایک گھوڑا تھا جس کو وہ بہت چاہتے تھے ایک روز گھوڑے کے پاس گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کا ایک پاؤں کاٹ ڈالا گیا ہے اپنے غلام سے پوچھا کہ گھوڑے کا یہ حال کس نے کیا۔ اُس نے جواب دیا کہ میں نے۔ پوچھا کہ کیوں تو اس نے کہا تاکہ آپ کو صدمہ پہونچے اور غصہ بھڑکے۔ انھوں نے کہا کہ یہ واقعہ بڑا رنج دینے والا ہے اور غصہ بھڑکانے والا ہے۔ مگر میں اس سے بالکل بے تعلق ہوا جاتا ہوں۔ جا تجھکو خدا کی راہ میں آزاد کیا اور گھوڑا بھی تجھی کو بخشا۔

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اے لوگو! غصہ کو ضبط کرنے میں کوشش کرو اور غصہ لانے میں جلدی کرنے سے بچو۔ کیونکہ غصہ میں جلدی کرنے سے تین خراب نتیجے ہیں (۱) اپنے دل میں شرمندہ ہونا (۲) لوگوں کی ملامت سننا (۳) عذاب الٰہی کا سزاوار ہونا اور غصہ روکنے میں تین خوبیاں ہیں (۱) اپنے دل میں خوش ہونا (۲) لوگوں سے اپنی تعریف سننا (۳) اللہ تعالیٰ سے ثواب

پانا۔ چنانچہ کسی نے کہا ہے کہ بردباری اور تحمل کا مزا ابتدا میں کڑوا ہوتا ہے۔ لیکن آخر میں شہد سے زیادہ میٹھا معلوم ہوتا ہے۔

بعض حکمار کا قول ہے کہ زہد و اتقا پانچ چیزوں کا نام ہے (۱) جو کچھ اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت کے متعلق وعدے فرمائے ہیں اُن پر پورا یقین رکھنا (۲) لوگوں کی زبانی اپنی تعریف اور مذمت کو یکساں سمجھنا (۳) اعمال خیر میں صدق و اخلاص سے کام لینا (۴) ظلم اور بے انصافی سے دور رہنا (۵) کمزور اور مملوک پر غصہ نہ ہونا بلکہ ہر حالت میں حلم اور صبر اختیار کرنا اور ہر ایک سے نرم زبانی سے پیش آنا۔

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن منادی ندا کریگا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جنکا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ یہ سنکر وہ لوگ سامنے آئینگے جو دنیا میں عاجزوں اور اپنے زیر دستوں کی خطائیں معاف کر دیا کرتے تھے۔ اور سیدھے داخل بہشت ہو جائینگے

حضرت احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ انسانیت کیا چیز ہے؟ اُنھوں نے فرمایا کہ دولت اور حشمت کے ساتھ تواضع و انکسار اختیار کرنا اور بغیر احسان رکھے بخشش کرنا اور باوجود بدلہ لینے کی قدرت کے مجرم کا قصور معاف کر دینا۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنے اپنے ظلم کرنوالے پر دعویٰ کیا اور اس سے بدلہ لیا تو اُس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیار علیہم السلام اور شہدار اور صالحین کو صدمہ پہونچایا اور ابلیس لعین اور کفار و شیاطین کو خوش کیا اور جس شخص نے ظلم کرنوالے کا قصور معاف کیا اُسنے ابلیس لعین اور کفار و شیاطین کو رنج دیا۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیار علیہم السلام اور شہدار اور صالحین کو مسرور کیا۔

مذکور ہے کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹے تین چیزیں تین حالتوں میں پہچانی جاتی ہیں (۱) بہادری لڑائی کے وقت (۲) بھائی حاجت کے وقت (۳) حلم اور بردباری آدمی کی غصہ کے وقت۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ دوزخ کی آگ کا ایک انگارہ ہے پس جس شخص کو اُسکی گرمی معلوم ہونے لگے اُسوقت

وہ شخص گر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھا ہو تو لیٹ جائے اور اگر لیٹا ہی ہو تو مٹی میں لوٹ جائے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو غصہ سے پرہیز رکھو کیونکہ غصہ فرزند آدم کے دلمین آگ روشن کر دیتا ہے کیا تم نہین دیکھتے کہ جب انسان غصہ مین آتا ہے تو اُسکی دونون آنکھین کیسی سُرخ ہو جاتی ہین اور اُس کی گردن کی رگین پھول جاتی ہین پا جب تم مین سے کوئی شخص اپنے اندر غصہ پائے تو اُسکو چاہیئے کہ لیٹ جائے اور اپنا بدن زمین سے چمٹائے۔ نیز فرمایا کہ تم مین بعض لوگ ایسے ہین جنکو غصہ جلد آتا ہے اور جلد زائل ہو جاتا ہے ایسی صورت میں تو ایک حالت دوسری حالت کا بدلہ ہو جاتی ہے اور بعض ایسے ہیں جنکو غصہ دیر میں آتا ہے اور جلد زائل ہو جاتا ہے۔ اکیں ایک حالت دوسری کا بدل ہے۔ اچھا وہی شخص ہے جسکو غصہ دیر میں آئے اور جلد ٹھنڈا ہو جائے اور بدتر وہ ہے جسکو غصہ جلد آئے اور دیر مین ٹھنڈا ہو۔

علما کہتے ہیں کہ انجیل میں لکھا ہے کہ اے فرزند آدم جب تجکو غصہ آئے تو وہ وقت یاد کر جبکہ میں قہر و غضب مین ہونگا اور اس بات پر رضامند ہو کہ مین تیری مدد کردن۔ میری امداد تیرے حق مین اس سے بہتر ہے کہ تو خود اپنی مدد کرے۔

(باب ۲۸) غیبت کی برائی اور کینہ اور حسد کی رسوائی کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی عمر مین ایکبار بھی کسی کی غیبت کریگا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسپر دس عذاب نازل ہونگے (۱) خدا کی رحمت سے دور ہو جائیگا (۲) اعمال لکھنے والے فرشتے اُس سے نفرت کرینگے (۳) جانکنی کے وقت اُسکو سخت تکلیف ہوگی (۴) وہ دوزخ کے قریب ہو جائیگا (۵) جنت سے دور جا پڑیگا (۶) عذاب قبر کی سختیاں اُٹھائیگا (۷) اُسکے اعمال نیک کا ثواب ضائع ہو جائیگا (۸) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کو قبر مین اُس سے تکلیف پہونچیگی (۹) اللہ تعالیٰ اُسپر ناراض ہوگا (۱۰) قیامت کے دن اعمال تولنے کے وقت وہ شخص مفلس ہوگا۔

تفسیر زاہدی مین منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن غیبت کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کے حضور مین کھڑا کیا جائیگا اور اُسکا نامہ اعمال اُسکے سامنے کھولا جائیگا جسمیں کوئی عمل نیک لکھا ہوگا۔ وہ شخص کہیگا کہ یہ میرا نامۂ اعمال نہیں ہے۔ مین نے دنیا میں بہت کچھ نیک عمل کیے ہیں۔ اور اس نامۂ اعمال میں ایک بھی نیکی نہین۔ اُس شخص سے کہا جائیگا کہ تو دنیا میں لوگونکی غیبت کیا کرتا تھا جسکی وجہ سے تیری تمام نیکیاں جاتی رہین اور اُن لوگوں کو دیدی گئیں۔ اسیطرح ایک دوسرا شخص حضور الٰہی میں حاضر کیا جائے گا اور اُسکے سامنے نامۂ اعمال کھولا جائیگا جسمین ایسی نیکیان درج ہونگی جو اُس سے کبھی سرزد نہین ہوئین وہ کہیگا کہ یہ میرا نامۂ اعمال نہین اور یہ نیکیان مجھ سے کبھی ظہور مین نہین آئین۔ اُس سے کہا جائیگا کہ فلان شخص تمھاری غیبت کیا کرتا تھا اُسکی نیکیان تمھارے نامۂ اعمال مین درج کردی گیئن۔

بعض علمار سے منقول ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ ایک بار طواف کعبہ مین مشغول تھے اتنے مین ایک شخص اُنکے پاس آیا اور کہنے لگا یا حضرت میری آپ سے ایک التجا ہے اُنھوں نے فرمایا کہو کیا کہتے ہو۔ وہ عرض کرنے لگا کہ سنئے آپ جسوقت شب کو اپنے پروردگار سے مناجات کرین تو میری عرضداشت کو میرے خالق کے حضور مین پہونچا دین اور عرض کردین کہ اے بے نیاز تیرا بندۂ عاجز تجھ سے عرض کرتا ہے کہ اے میرے مولا اور اے میرے آقا میرے گناہ بخشدے۔ حضرت عبداللہ نے پوچھا کہ اے نوجوان تو نے ایسا کونسا گناہ کیا جسکی وجہ سے اتنا بیچین ہے اُسنے کہا کہ مجھ سے بہت بڑا گناہ سرزد ہوا ہے اور مین آپکی خدمتمین حاضر ہوا ہون اور آپسے سوال کرتا ہون کہ میری توبہ قبول ہوسکتی ہے یا نہیں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ تیرا گناہ بڑا ہے یا عرش وکرسی؟ اُسنے کہا کہ میرا گناہ بہت بڑا ہے دریافت کیا کہ تیرا گناہ بڑا ہے یا خدا کی رحمت یہ سنکر وہ شخص خاموش ہوگیا پھر حضرت عبداللہ نے اُس سے فرمایا کہ بیان کر تو نے کونسا گناہ کیا اُسنے کہا کہ میں ایک اجنبی غیر عورت کے ساتھ زنا کی بلا مین مبتلا ہوا ہون۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ اے شخص خاطر جمع رکھ مجکو تیرے بیان سے یہ کھٹکا تھا کہ شاید تو نے کسی کی غیبت کی ہوگی اب اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو اور صدق دل سے توبہ کرتا کہ اللہ تعالیٰ تیرا گناہ بخشدے

فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جس شخص میں سات بُری خصلتیں ہونگی اُسپر کبھی

اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول نہ ہوگا (۱) مال جمع کرنے کی طمع (۲) کثرت سے ہنسنا (۳) لوگوں کو بغیر کسی سبب کے تہمت لگانا (۴) غیر محرم عورت کو دیکھنا (۵) نفسانی خواہشوں اور شہوتوں میں مبتلا رہنا (۶) نماز جماعت کی تکبیر اولیٰ فوت ہوجانا (۷) لوگوں کی غیبت کرنا۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے اُستاد کو حقیر جانے اُس شخص کو اللہ تعالیٰ بارہ بلاؤں میں مبتلا فرماتا ہے (۱) وہ شخص جو کچھ علم حاصل کریگا بھول جائیگا (۲) اُسکا رزق جاتا رہیگا (۳) اُسکی عمر کم ہوگی (۴) اُسکے چہرے سے نیکی اور سعادت کی رونق دور ہوجائیگی (۵) عبادت الٰہی کی اُسکو توفیق نہ ہوگی (۶) شیطان کے مکروفریب مین ہمیشہ مبتلا رہیگا (۷) معرفت الٰہی کے لئے اُسکا دل حاضر نہ ہوگا (۸) جانکنی کے وقت اُسکی زبان کلمۂ شہادت کیلئے گونگی ہوجائیگی (۹) دنیا سے بغیر ایمان اُٹھیگا (۱۰) اُس کی قبر اسقدر تنگ ہوگی کہ اُسکی ہڈیاں پسلیاں چور ہوجائینگی (۱۱) فاسقوں اور بدکاروں کے زمرے مین اُسکا حشر ہوگا (۱۲) ہمیشہ دوزخ مین رہیگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرزند آدم کی ذات مین چار جوہر ہین جنکو چار چیزین زائل کردیتی ہین (۱) عقل جسکو غصہ زائل کردیتا ہے (۲) دین وایمان جو کہ فرائض چھوڑنے سے زائل ہوجاتے ہیں (۳) شرم وحیا جسکو طمع کھودیتی ہے (۴) اعمال نیک جو کہ غیبت کرنیسے ملیامیٹ ہوجاتے ہیں۔

حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو غیبت سے بچو کیونکہ غیبت کرنیوالے پر پانچ عذاب ہوتے ہین (۱) اُسکے چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے (۲) اُسکی دعا مقبول نہین ہوتی (۳) اُسکی عبادت اُسکے مُنھ پر ماردیجاتی ہے (۴) قیامت کے دن اُسکا مُنھ اُسکی پشت کی طرف ہوگا (۵) وہ شخص فرعون وشداد کے ساتھ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غیبت کرنے سے دنیا مین کوئی مزہ نہیں ملتا اور آخرت مین غیبت کرنیوالا عذاب دوزخ کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک بار کسی شخص نے کہا کہ فلاں آدمی نے آپکی غیبت

کی ہے یہ سنکر اُنھون نے اُس غیبت کرنیوالے کے پاس ایک طشت بھر کر کھجورین بھیجین اور کہلا بھیجا کہ ہمنے سنا ہے کہ تم نے اپنی نیکیان مجھے بخشدی ہین لہذا اُنکے بدلے مین یہ ہدیہ تمھارے پاس بھیجا جاتا ہے۔

بروایت ابن ابی نجیح منقول ہے کہ ایکبار ایک پستہ قد عورت کسی ضرورت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت میں حاضر ہوئی جب وہ اُٹھکر چلی گئی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہنے لگین کہ یہ عورت کسقدر ٹھنگنی تھی یہ سُنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ تمنے اُسکی غیبت کی حضرت عائشہ بولین کہ مین نے تو وہی وصف بیان کیا ہے جو اُسمین موجود ہے ارشاد فرمایا کہ تمنے برائی کی راہ سے یہ وصف بیان کیا ہے اسیکا نام غیبت ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات جب مین آسمان پر گیا تو وہان مین نے کچھ آدمیون کو دیکھا کہ فرشتے اُنکے پہلوؤں سے اُنکا گوشت کاٹتے تھے اور اُنھین کو کھلاتے تھے اور اُنسے کہتے تھے کہ جس طرح تم لوگ دنیا مین اپنے بھائیون کا گوشت کھایا کرتے تھے اُسیطرح اب یہان اپنا گوشت کھاؤ۔ مین نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہین؟ عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپ کی اُمت کے وہ لوگ ہین جو دوسرون کا عیب تلاش کرتے تھے اور مسلمانوں کی غیبت کرتے تھے۔

منقول ہے کہ حضرت ابراہیم ابن ادہم رحمۃ اللہ علیہ ایکبار کسی دعوت مین تشریف لیگئے جب سب لوگ کھانے کیلئے بیٹھے تو آپسمین ذکر آیا کہ فلان شخص کیون دعوت مین شریک نہین ہوا کسی نے کہا کہ وہ بہت بھاری آدمی ہے فربہی کے مارے چل پھر نہین سکتا یہ باتین سُنکر حضرت ابراہیم ابن ادہم نے اپنے دل مین کہا کہ میری شکم پروری نے مجھے ڈبو دیا۔ اس پیٹ کیوجہ سے مین ایسے کھانے مین شریک ہوا جہان مسلمان کی غیبت کیجاتی ہے پھر فوراً وہانسے اُٹھ کھڑے ہوئے اور سات دن تک کھانا نہ کھایا

حضرت کعب احبار فرماتے ہین کہ مین نے اگلے انبیاء علیہم السلام کی کتابون مین پڑھا ہے کہ جو شخص غیبت کرتا رہیگا مگر مرنے سے پہلے صدق دل سے توبہ کرلیگا تو وہ قیامت کے دن سب کے بعد بہشت مین داخل ہوگا۔ اور جو غیبت کرنیوالا بغیر توبہ مریگا وہ سب سے پہلے دوزخ مین جائیگا۔

حسد اور کینے کی مذمت

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کینہ اور حسد اعمال نیک کو ایسا فنا کر دیتے ہین جیسا کہ خشک لکڑی کو آگ جلا دیتی ہے۔

بزرگون کا قول ہے کہ حسد سے بڑھ کر انسان کے لئے کوئی شے ضرر ناک ہنین کیونکہ حسد کرنیوالا پانچ مصیبتون کا مستحق ہے جنکا محسود پر کوئی اثر ہنین ہوتا (۱) بے انتہا غم (۲) وہ مصیبت جسکا کوئی اجر و ثواب ہنین (۳) مذمت جسکے ساتھ کوئی تعریف ہنیں (۴) اُس سے خدا ناخوش ہوتا ہے (۵) اُسپر توبہ کا دروازہ بند رہتا ہے اور نہ اُسکو توبہ کی توفیق رہتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ چھ قسم کے لوگ چھ باتون کی وجہ سے قیامت کے دن بلا حساب وکتاب دوزخ مین پھینکے جائینگے لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون ہین فرمایا (۱) حکومت کرنیوالے ظلم کیوجہ سے (۲) عرب لوگ تعصب کیوجہ سے (۳) رئیس اور زمیندار لوگ تکبر اور غرور کیوجہ سے (۴) سوداگر لوگ خیانت کی وجہ سے (۵) گاؤن والے جہالت کیوجہ سے (۶) علماء لوگ حسد کیوجہ سے یعنی وہ علماء جو دنیا کی طمع مین مبتلا ہین اور آپس مین ایکدوسرے پر حسد کرتے ہین۔

حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مین نے کسی دنیاوی چیز پر کبھی کسی کو حسد کی آنکھ سے ہنین دیکھا۔ کیونکہ آخرت مین اگر کوئی شخص داخل بہشت ہونیوالا ہے تو اُسپر حسد کرنے سے کچھ حاصل ہنیں کیونکہ وہ ضرور داخل بہشت ہوگا اور اگر بہشت مین جانیوالا نہیں ہے تو اُسپر حسد کرنے سے کیا نفع کیونکہ وہ ضرور دوزخ مین جائیگا۔

بعض حکماء کا قول ہے کہ انسان کو خیانت اور حسد سے بچنا چاہیے کیونکہ حسد ہی وہ پہلا گناہ ہے جسکی وجہ سے آسمان پر اللہ تعالی کی نافرمانی ہوئی اور حسد ہی وہ پہلا جرم ہے جس نے زمین پر گناہون کا بیج بویا آسمان پر اسکی وجہ سے جو گناہ سرزد ہوا وہ یہ ہے کہ ابلیس لعین نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور از راہ حسد یہ کہا کہ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ یعنی اسے خدا مین آدم سے افضل ہون کیونکہ تو نے مجھکو آگ سے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے

لہذا آگ مٹی کو سجدہ نہین کر سکتی ہے۔ اس حسد اور نافرمانی کے خیال نے شیطان کو ہمیشہ کیلئے ملعون کر دیا۔ دوسرا گناہ جو حسد کی وجہ سے پہلے پہل زمین پر سرزد ہوا حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل کا واقعہ ہے۔ جسنے اپنے بھائی ہابیل کو حسد کی وجہ سے قتل کر دیا اور دنیا مین خونریزی کی بنیاد ڈالی جس طرح گناہ کی بنیاد حسد سے پڑی ہے۔ اسیطرح خیانت کا ظہور پہلے پہل قارون سے ہوا جسکو اللہ تعالیٰ نے بیحد و بیشمار مال عطا فرمایا تھا اور اُسنے حق اللہ یعنی زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا جسکی وجہ سے اپنے مال و دولت سمیت زمین مین دھنس گیا۔

بعض علمار کا قول ہے کہ حسد کرنیوالا گویا پانچ طریقے سے اپنے پروردگار کے ساتھ لڑتا ہے (۱) اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو نعمت عطا کر رکھی ہے اور حسد کرنیوالے کو یہ ناگوار گذرتا ہے پس وہ اللہ تعالیٰ کا مخالف ہے (۲) اللہ تعالیٰ نے جس طور سے اپنی نعمت کو تقسیم فرمایا ہے حسد کرنیوالا اُس سے ناخوش ہے (۳) اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایک شخص کو نعمت عطا فرماتا ہے اور حسد کرنیوالا چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بخیل ہوجائے (۴) اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو اپنی نعمت عطا کی ہے اور حسد کرنے والے کی خواہش ہے کہ وہ نعمت اُس سے چھین لے (۵) حسد کرنیوالا خدا کے دشمن یعنی شیطان لعین کا معین و مددگار ہے

باب (۲۹) زنا کا عذاب۔ غرور کی مذمت۔ تواضع کا ثواب ادائے قرض کی تاکید

مروی ہے کہ حضرت جعفر ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے پہلے بھی کبھی زنا کے مرتکب نہین ہوئے۔ فرمایا کرتے تھے کہ مین اپنی عزت و حرمت مین بٹا لگانا نہین چاہتا اور نہ دوسرون کی پردہ دری کرنا چاہتا ہون۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو عذاب الٰہی سے نجات نہین ملسکتی تاوقتیکہ وہ پانچ باتون کو نہ چھوڑدے (۱) جھوٹ بولنا (۲) کبر و غرور (۳) بخل و تنگدلی (۴) بدگمانی (۵) زنا

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو زنا سے بچو۔ کیونکہ زنا کے چھ وبال ہین۔ تین دنیا مین نازل ہوتے ہین اور تین آخرت مین۔ دنیا کے تین وبال یہ ہین (۱) شرافت خاندانی مٹ جاتی ہے (۲) رزق جاتا رہتا ہے (۳) دولت زائل ہوجاتی ہے۔ آخرت کے

تین وبال یہ ہین (۱) اللہ تعالیٰ کا قہر وغضب (۲) حساب کی سختی (۳) دائمی عذاب دوزخ۔

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت مین سے جو نیک بندہ دنیاوی خواہشون مین سے کسی خواہش کو خوف خدا کے خیال سے ترک کردیگا اُسکو اللہ تعالیٰ قیامت کی ہولناکی سے امن مین رکھکر داخل بہشت فرمائیگا جیساکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى یعنی جو شخص اپنے پروردگار کے حضور مین جانے کا خوف رکھتا ہو اور اپنے نفس کو خواہش سے باز رکھے اُسکا ٹھکانہ بہشت پاک ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتون کو پیدا فرماکر اُنکی ترکیب مین عقل رکھی اور چوپایون کو پیدا فرماکر اُنکی ترکیب مین شہوت رکھی اور بنی آدم کو پیدا فرماکر اُنکی ترکیب مین عقل اور شہوت دونون کو داخل کیا۔ پس جس شخص کی عقل اُسکی شہوت پر غالب آجائے وہ فرشتون سے بھی اعلیٰ وافضل ہے۔ اور جسکی شہوت اُسکی عقل پر غالب آجائے وہ حیوان اور چوپائے سے بھی بدتر ہے۔

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ مین ایک میدان ہے جسکے عذاب کی شدت سے دوزخ والے بھی ہر روز ستر ہزار بار پناہ مانگتے ہین۔ اُس میدان مین آگ کا ایک مکان ہے اور اُس مکان مین ایک گڑھا ہے اور اُس گڑھے مین آگ کا ایک صندوق ہے اور اُس صندوق مین ایک اژدہا ہے جسکے ہزار سر ہین اور ہر سر مین ہزار مُنھ ہین اور ہر ایک مُنھ مین ہزار دانت ہین اور ہر ایک دانت میں ہزار رطل (تقریبًا بارہ من) زہر ہے اور ہر ایک دانت ایک ہزار گز کا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ یہ سانپ کن کن لوگون پر عذاب کرنے کے لئے ہے۔ آپنے فرمایا اے انسؓ یہ اُن لوگون کے لئے ہے جو کہ شراب پیتے ہین نماز نہین پڑھتے بغیر کسی عذر کے روزہ نہین رکھتے اور زنا کرتے ہین حالانکہ اپنے آپکو مسلمان کہتے ہین۔ عمر بھر توبہ نہین کرتے اور انھیں گناہوں کے ساتھ مرجاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو زنا سے بچو کیونکہ اُسمین نو وبال ہین (۱) دین کی کمی (۲) رزق کی کمی (۳) عزیزون سے جدا ہونیکا صدمہ (۴) غم وغصہ (۵) نسیان کا غلبہ (۶) اہل ایمان کی ناراضی (۷) چہرے کی رونق کا زوال (۸) دعا کا قبول نہ ہونا (۹) عبادت

کا مردود ہونا۔

حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعبؓ احبار کو سنا ہے کہ وہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ وغیرہ سے فرماتے تھے کہ جب تم دیکھو کہ دنیا میں تلواریں ننگی ہو گئیں اور خون بہائے جارہے ہیں تو سمجھ لیناکہ بندوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کو ضائع کردیا ہے اسیکا بدلہ اس صورت میں اللہ تعالیٰ نے اُنسے لیا ہے اور جب تم دیکھو کہ بارش موقوف ہوگئی اور قحط پڑ گیا تو جان لیناکہ لوگوں نے اپنے مال کی زکوٰۃ کا دینا موقوف کردیا جسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے باران رحمت کو بھی اُنپر بند کردیا اور جب تم دیکھو وبا اور طاعون نے پھیل کر دنیا کو ہلاک کر ڈالا تو یقین کرلیناکہ زنا کی گرم بازاری اور کسی کا یہ وبال ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرزند آدمؑ کے اندر نوقسم کی آگ موجود ہے جسکے بجھانے کیلئے نوقسم کے پانی درکار ہیں (۱) شہوت ایک آگ ہے جسکو صرف روزہ بجھاتا ہے۔ (۲) حرص ایک آگ ہے جو موت کی آگ نے بجھتی ہے (۳) نگاہ کی آگ کیلئے دلمیں خوف خدا کی ضرورت ہے (۴) غفلت کی آگ کیلئے ذکر الٰہی درکار ہے (۵) جہالت کی آگ کے واسطے علم کی باتیں سننے کی ضرورت ہے (۶) پیٹ کی آگ کو حلال روزی کی حاجت ہے (۷) زبان کی آگ کیلئے تلاوت قرآن ضروری ہے (۸) گناہ کی آگ کو توبہ کا پانی بجھاتا ہے (۹) شرمگاہ کی آگ کیلئے نکاح حلال چاہیئے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت آئی جسنے اپنے زنا کا اقرار کیا وہ حاملہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو حکم دیا کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد آئے۔ وہ چلی گئی اور وضع حمل کے بعد پھر حاضر ہوئی آپنے فرمایا اس بچے کے دودھ پلانے کی مدت کے ختم ہونے کے بعد آنا وہ چلی گئی اور مدت رضاعت پوری ہونے کے بعد پھر آئی اُسوقت آپکے ارشاد کے موافق حد زنا جاری کی گئی اور اُس عورت کو سنگسار کیا گیا یہی زنا کی حد ہے۔ جس شخص پر دنیا میں حد زنا جاری کر دیگئی اُسپر انشاءاللہ تعالیٰ آخرت میں اس گناہ کا وبال نہ آئیگا اور اسمیں شک نہیں کہ آخرت کا عذاب نہایت سخت ہے ہر ایک شخص کو زنا سے پرہیز رکھنا چاہیئے کیونکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا یعنی زنا کے نزدیک نہ جاؤ کیونکہ زنا ... بافعل اور خدا کی ناخوشی کا سبب ہے۔

[illegible]

دوزخ سے ایک بہت بڑا بچھو نکلیگا جسکا نام حریش ہے اُسکا سر ساتوین آسمان پر ہوگا اور دُم زمین کے سب سے نیچے والے طبقے تک پہونچی ہوگی اور دونون ہونٹھ مشرق و مغرب تک پھیلے ہونگے میدان قیامت مین آکر نہایت کرخت اور اونچی آواز سے تین بار پکاریگا کہ کہان ہین دشمنان خدا حضرت جبرئیل علیہ السلام پوچھینگے کہ اے حریش دشمنان خدا سے تمھاری کیا مراد ہے۔ وہ جواب دیگا کہ مین اُمت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین سے دس گروہون کا طالب ہون حضرت جبرئیلؑ پوچھینگے وہ کون ہین؟ وہ کہیگا (۱) کہان ہین نماز ترک کرنیوالے (۲) کہان ہین زکوٰۃ روکنے والے (۳) کہان ہین شراب پینے والے (۴) کہان ہین سود کھانیوالے (۵) کہان ہین خون ناحق کرنیوالے (۶) کہان ہین دنیا کی باتین مسجد مین کرنیوالے (۷) کہان ہین ماں باپ کی نافرمانی کرنیوالے (۸) کہان ہین توبہ کرکے توڑ دینے والے (۹) کہان ہین اناج کو (قحط کے زمانے مین مہنگا بیچنے کے لئے) روک رکھنے والے (۱۰) کہان ہین زنا کرنے کے بعد بغیر توبہ کیے مرنیوالے۔ ان دس جماعتون کو وہ بچھو اس طرح لقمہ بنالیگا جیسے کہ سانپ مینڈھک کو نگل جاتا ہے۔ اور پھر دوزخ کی طرف لوٹا جائیگا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ زنا کرنیوالا مرد قیامت کے دن قبر سے اُٹھیگا اور اُسکی دونون آنکھون کے درمیان عورتون کے مانند شرمگاہ ہوگی اور زنا کرنیوالی عورت قبر سے اُٹھیگی اور اُسکے دونون آنکھون کے درمیان مردون کے مانند عضو خاص ہوگا اور اُسکی شرمگاہ سے پیپ اور خون بہیگا اگر اُسکا ایک قطرہ زمین پر گر پڑے تو تمام دنیا گرمی کے مارے جلنے لگے۔

تکبر اور تواضع کا بیان

حضرت کعب احبارؓ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن تکبر کرنیوالے لوگ چیونٹیوں کیطرح حقیر حالت مین آئینگے اور چارون طرف سے عذاب اُنکو گھیرے ہوگا اور آتے ہی دوزخ مین اُنکو پھینکا جائیگا اور دوزخیون کا پیپ اور زرد آب اُنکو پلایا جائے گا۔

بعض حکمار کا قول ہے کہ قناعت کا پھل راحت ہے اور تواضع کا پھل محبت ہے اور تکبر کا پھل عداوت ہے۔

حکایت کہتے ہیں کہ مہلب بن ابی صفقر جو کہ حجاج ابن یوسف کے لشکر کا سپہ سالار تھا ایکبار اُس زمانے کے ایک بزرگ مطرف بن شخیرؒ کیطرف اپنے ریشمی لباس مین مغرورانہ چال سے اکڑتا ہوا نکلا۔ مطرف نے اُس سے کہا کہ اے بندۂ خدا تو جس طور سے چلتا ہے اس قسم کی چال سے اللہ و رسولؐ نفرت کرتے ہین۔ مہلب نے جواب دیا کہ کیا تم مجھے نہین پہچانتے کہ مین کون ہون مطرف نے کہا کہ مین تجھے خوب جانتا ہون کہ شروع مین تو ایک ناپاک نطفہ تھا اور آخر مین ایک سڑا ہوا مردار ہوگا اور تیرے اندر جو کچھ نجاست بھری ہوئی ہے اُسکو سب جانتے ہین مہلب نے شرماکر وہ چال چھوڑ دی۔

منقول ہے کہ ایکبار موسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا کہ اے پروردگار تو نے میری کس بات سے خوش ہوکر مجکو نبوت عطا کی اور اپنی ہمکلامی سے شرف بخشا۔ ارشاد ہوا کہ اے موسیٰؑ تیری تواضع اور رحمدلی کی وجہ سے تجھپر اپنا انعام کیا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم تواضع کرنے والون کے ساتھ ملو تو اُنکے ساتھ تواضع سے ملو اور جب تکبر کرنیوالون کو دیکھو تو اُنکے سامنے مغرور ہوجاؤ۔ کیونکہ مغرورون کے ساتھ غرور کرنا اُنکے لئے ذلت اور حقارت ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور مین تکبر کریگا وہ ذلیل و پست ہوجائیگا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دنیا سے اُٹھ جائے اور اپنی آخر عمر تک غرور اور خیانت اور قرض سے دور رہے وہ داخل بہشت ہوگا۔ پس ہر مسلمان کو لازم ہے کہ ان تینون باتون سے پرہیز رکھے تاکہ بہشت کا حقدار ہوسکے اور جس شخص کے ذمے کسی کا قرض ہو اگر وہ زندگی مین ادا کریگا تو عذاب الٰہی سے نجات پائیگا۔ اور اگر اُسکی نیت خراب ہوئی اور باوجود مال و دولت پاس ہونے کے قرض نہ ادا کیا تو اُسکے لئے دوزخ ہے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین ایک شخص کا انتقال ہوگیا اور اُسکے ذمے دو دینار قرض تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے جنازے کی نماز پڑھنے سے انکار فرمایا۔ حضرت ابو قتادہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ دو دینار مین ادا کر دونگا یہ سنکر حضورؐ نے اُسکے جنازے کی نماز پڑھی۔ اُسکے بعد حضرت ابو قتادہؓ تیسرے دن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کی یا رسول اللہ مین نے وہ دو نون دینار ادا کر دیے۔ حضور نے فرمایا اب اُس مرنے والے کو ٹھنڈک پہونچی۔

حضرت اکثم بن صیفی سے منقول ہے کہ چار قسم کے لوگ نہایت ذلیل ہیں (۱) لگائی بجھائی کرنے والا (۲) جھوٹ بولنے والا (۳) بیمار رہنے والا (۴) قرض دار۔

فقیہ ابو اللیث نے بروایت ثابت بنانی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بندۂ مومن جو قرض لیتا ہے تو تین صورتون مین اللہ تعالیٰ اُسکے قرض کا ذمہ دار ہوجاتا ہے (۱) فسق وفجور مین پڑجانے کے خوف سے نکاح کرنے کے لئے کوئی شخص قرض لے اور پھر اُسکے ادا کرنے کی مقدرت حاصل نہ ہو یہانتک کہ مرجائے تو اللہ تعالیٰ کفیل ہوکر قیامت کے دن اُسکے قرض کو ادا کردیگا (۲) اس غرض سے قرض لیا جائے کہ مسلمانون کو امداد پہونچے تاکہ سامان درست کرکے کافرون سے جہاد کرین (۳) کسی مسلمان میت کو کفن دینے کیلئے قرض لے تو اس تین قسم کے قرض لینے والون سے قیامت کے دن اُنکے قرضخواہون کو خدا تعالیٰ راضی کردیگا۔

یہ حدیث سننے کے بعد حضرت ثابت بنانی ایک روز حضرت حسن بصریؒ سے ملے اور جو حدیث حضرت انس سے سنی تھی وہ اُنسے بیان کی۔ حضرت حسنؓ نے فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بہت بوڑھے اور کمزور ہوگئے ہیں اور حافظہ قوی نہین رہا۔ ان تینوں سے افضل ایک چوتھی قسم کے قرض کو بھول گئے۔ اللہ تعالیٰ اُس قرض کا بھی کفیل ہوگا جو کہ اپنے بال بچون کی پرورش کے لئے کوئی شخص قرض لے اور اُسکے ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن مرتے دم تک ادا کرنے کا مقدور نہ ہو تو اُسکے قرضخواہون کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ رضامند کردیگا۔

حضرت میمون بن مہرانؒ سے منقول ہے کہ پانچ باتون پر مسلمان اور کافر دونون کو برابر عمل کرنا چاہیئے۔ (۱) اگر تمھارے پاس کوئی شخص کچھ امانت رکھے تو اُسے ادا کردو (۲) جو شخص تمھارا عزیز و رشتے دار ہے اُسکے ساتھ سلوک و احسان کرو خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر (۳) جس شخص سے کوئی عہد و پیمان کرو اُسے پورا کرو (۴) اگر تمھارے ماں باپ زندہ ہوں تو اُنکی خدمت کرو (۵) جس شخص کا تمھارے ذمہ قرض ہو اُسے جلد ادا کردو خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی بی بی بیان کرتی ہین کہ جب حضرت ابوذرؓ کی وفات کا وقت قریب

آیا تو میں رونے لگی انھوں نے پوچھا کیوں روتی ہو؟ میں نے کہا کہ یہ آپکی زندگی کا آخری وقت ہے اور قرضخواہ لوگ اپنے قرضوں کا تقاضا کرنے کے لئے دروازے پر موجود ہیں۔ اب یہ قرض کہاں سے ادا کیا جائیگا؟ حضرت ابوذر رضی کی عادت تھی کہ مالداروں سے قرض لیا کرتے تھے اور محتاجوں پر تقسیم کیا کرتے تھے پھر جب کہیں سے روپیہ آتا تھا تو قرض ادا کر دیا کرتے تھے۔ جب وفات پانے لگے تو اسوقت ستر ہزار دینار کے قرضدار تھے۔ جب اپنی بی بی کی باتیں سنیں تو نہایت مغموم ہوکر بارگاہ الٰہی کیطرف متوجہ ہوئے اور دعا مانگی کہ یا الٰہ العالمین اپنے ذلیل وحقیر بندے پر رحم کر یہ میرا آخری وقت ہے اور قرضخواہ اپنے قرض کا تقاضا کرتے ہیں۔ میرے جسم بے جان سے وہ کیونکر قرض وصول کرسکینگے۔ اے پروردگار قرض ادا ہونے سے پیشتر میری رُوح کو جسم سے جدا نہ کرنا کیونکہ پھر قیامت کے روز یہ سب لوگ میرے دامنگیر ہونگے اور اُسوقت میری کوئی تدبیر پیش نہ چلے گی۔ اے بختیون کے دور کرنیوالے میری مشکل آسان کر۔ اُنکی یہ دعا مقبول ہوئی اور آسمان سے دو فرشتے انسان کی صورت میں اُترے اور اُس شہر کے کنارے ایک مکان کرایہ پر لیکر قیام کیا پھر اُن میں سے ایک فرشتہ شہر میں آیا اور بلند آواز سے پکار کے کہا کہ اے مسلمانو! جسکا جسقدر قرضہ حضرت ابوذر کے ذمے ہو وہ ہمارے پاس آئے اور اپنا قرض لیجائے۔ سب لوگوں کو تعجب ہوا اور اُسطرف آئے اور اپنے قرضوں کے محضر پیش کیے اُس فرشتے نے ہر ایک سے وہ قرضے کا کاغذ لیا اور روپیہ ادا کر دیا۔ جب تمام قرض ادا ہو گیا اُسوقت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روح قبض کی گئی۔ بعد کچھ روز کے اُن کی بی بی نے اُنکو خواب میں دیکھا اور حال پوچھا؟ جواب دیا کہ اب میرے پروردگار نے اپنے فضل وکرم سے مجھے بخشدیا لیکن عتاب کے طور پر اسقدر مجھے فرمایا کہ اے ابوذر تو صرف اتنی حقیر رقم قرض کی لیکر میری بارگاہ میں آیا اگر تمام دنیا کا مال قرض لیکر میری خوشنودی کے لئے مساکین اور محتاجوں کو دے ڈالتا تو اُسکو بھی میں ادا کر دیتا۔ اسکے بعد تیری روح قبض کیجاتی۔

(باب ۳۳) شراب اور بھنگ وغیرہ پینے کا گناہ۔ پیاز ولہسن کی بدبو سے نفرت۔ گانے بجانے کی بُرائی

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اے لوگو شراب سے پرہیز کرو کیونکہ وہ تمام

برائیون کی جڑ ہے۔ خدا کی قسم کہ ایمان اور شراب کی محبت جس دل مین جمع ہونگی تو دونون مین سے ایک کو غلبہ ہوگا۔ یعنی شراب پینے والا جب مستی کے عالم مین بیخود ہوگا تو ممکن ہے کہ اُسکی زبان سے کفر کا کلمہ نکلجائے۔ اگرچہ ایسی حالت مین اُسکے مرتد ہونے کا حکم نہ لگایا جائیگا کیونکہ قصد اور اعتقاد سے اُسنے یہ کلمہ نہیں کہا لیکن ایسا کفر بکنے کی اُسکو عادت ہوجاتی ہے تو تعجب نہین کہ مرنے کے وقت بھی اُسکی زبان پر کلمۂ کفر جاری ہوجائے اور دنیا سے کفر کی حالت مین اُٹھے کیونکہ مرنے کے وقت جس بندے کا ایمان سلب کیا جاتا ہے وہ اُنھین گناہون کا وبال ہوتا ہے جنین وہ عمر بھر مبتلا رہا پس ہمیشہ کے لئے دوزخ مین جائیگا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ شراب حرام ہے اور اُسکے ساتھ دس قسم کے لوگ ملعون ہیں (۱) شراب کھینچنے والا (۲) جسکے لئے شراب تیار کیجائے (۳) شراب پینے والا (۴) شراب لیکر جانیوالا (۵) جسکے لئے شراب لیجائے (۶) شراب بیچنے والا (۷) شراب کی تجارت مین حصہ لینے والا (۸) شراب خریدنے والا (۹) جسکے لئے شراب خریدی جائے (۱۰) شراب بنانے کی نیت سے انگور اور مہوا وغیرہ کے درخت لگانے والا۔ پس جو شخص شراب کا ایک پیالہ پیتا ہے وہ جہنم کے سانپون کا زہر پئے گا اور جسکو نشہ کی حالت مین موت آئے گی وہ قیامت کے دن قبر سے متوالا اُٹھیگا اور قبر مین اُسپر قیامت تک دو فرشتے لعنت کرتے رہینگے اور رحمت الٰہی کے فرشتے اُس سے دوری اختیار کرینگے اور شیطان اُس سے قریب ہوگا اور جب قبر سے اُٹھیگا تو اُس کی صورت سر سے ناف تک کتے کی ہوگی اور باقی جسم گدھے کا ہوگا اور میدان قیامت مین وہ پیاس کی شدت سے ہزار برس تک پیاس پیاس پکاریگا اُسوقت اُسکو نہر کا پانی پلایا جائیگا اور اُسکے گلے مین طوق اور پاؤن مین زنجیرین ڈالی جائینگی اور ہزار برس تک پہاڑ کے برابر اژدہے اور خچر کے برابر بچھو اُسکو کاٹتے رہینگے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ اگر شراب کا ایک قطرہ سمندر مین گر پڑے اور اُسکا پانی اُبل کر زمین مین پھیل جائے جس سے زمین پر سبزہ اُگے اور اُس سبزے کو کوئی بکری کھائے تو مین کبھی اُس بکری کا گوشت نہ کھاؤن اور نہ اُسکا دودھ پیون......

اور اگر شراب ....

کا ایک قطرہ کسی میدان مین گر پڑے اور اس مقام پر کچھ گھانس پیدا ہو تو مین کبھی اُسکے قریب نہ جاؤن اور اگر شراب کا ایک قطرہ کسی دریا مین گر پڑے پھر وہ دریا خشک ہو کر وہان سبزہ اُگے تو مین ہرگز جانورون کو سبزے کے چرنے کی اجازت نہ دون۔ پھر یاد رکھو کہ شراب سے کسی مرض مین دوا کا کام لینا جائز نہین اور جو شخص شراب بنانے والے کو شراب کی تیاری میں مدد دے وہ بھی گویا شراب بنانے والا ہے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ زنا کرتے وقت اور کسی مسلمان کا خون کرنے کی صورت مین اور شراب پینے کیحالت مین دل سے نور ایمان نکل کر مثل سایے کے سر پر آجاتا ہے۔ پھر اگر وہ شخص بغیر توبہ کیئے مرجائے تو بے ایمان مریگا۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ شراب پینے مین کسقدر ذلت و رسوائی ہے اور یہ شیطانی عمل کسقدر ناپاک ہے۔ مسلمانون کو اللہ تعالیٰ کیطرف رجوع کرنا چاہیے اور ایسی حرکت سے توبہ کرنا چاہیے۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن شراب پینے والا جو اپنی قبر سے اُٹھیگا تو اُس کے جسم سے سڑے ہوے مردار کی ایسی بو آئیگی۔ اُسکے ہاتھ مین شراب کا پیالہ ہوگا۔ بہت سے سانپ اور بچھو اُسکے جسم سے لپٹے ہونگے۔ اُسکے پاؤن مین آگ کا جوتا پہنایا جائیگا جس سے اُسکا دماغ جوش ماریگا۔ اُسکی قبر ایک جہنم کا گڑھا ہوگی اور دوزخ مین فرعون شداد ہامان کے ساتھ رہیگا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شراب پینے والے کو ایک لقمہ روٹی کا کھلائیگا یا ایک گھونٹ پانی پلائیگا یا کوئی کپڑا پہنائیگا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسکے جسم پر سانپ بچھو مسلط کریگا اور جس شخص نے شراب پینے والے کی کوئی حاجت پوری کی اُسنے گویا اسلام کی بنیاد ڈھانے مین کوشش کی اور جس نے شرابی کو قرض دیا اُسنے گویا ایک مسلمان کو قتل کیا اور جو شخص شرابیوں سے صحبت رکھیگا وہ قیامت کے دن قبر سے اندھا اُٹھیگا اور اُسکے پاس نجات کا کوئی وسیلہ نہ ہوگا۔ جو شخص شراب پیئے اُسکے ساتھ شادی بیاہ کا تعلق نہ رکھو اور اگر بیمار ہوجائے تو اُسکی عیادت کو نہ جاؤ اور اگر مرجائے تو اُسکے

جنازے کے ساتھ نہ جاؤ اور نہ اُس پر نماز پڑھو۔ قسم ہے اُس ذات پاک کی جسنے مجھے سچا نبی بنا کر بھیجا ہے کہ شراب پینے والے پر توراۃ و انجیل اور زبور اور قرآن مین لعنت آئی ہے اور جس شخص نے شراب پی اُسنے گویا تمام آسمانی کتابون کا انکار کیا۔ شراب کو حلال سمجھنے والا کافر ہے اور مین ایسے شخص سے دنیا اور آخرت مین بیزار ہون۔

تنبیہ الغافلین مین حضرت سعید ابن مسیب رضی اللہ عنہ کا قول درج ہے کہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی جو مار ڈالی گئی اُسکا سبب مے نوشی ہوئی۔ ہاروت و ماروت جو امتحان و بلا مین مبتلا ہوئے ہین اُسکا سبب مے نوشی تھی۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل کا سبب مینوشی تھی بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی کا سبب مے نوشی تھی۔ حضرت نوح علیہ السلام کو اُنکی امت نے جو تکلیف دی اس سنگدلی کا سبب مے نوشی تھی۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا سبب مے نوشی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شراب تمام خباثتون کی جڑ ہے اور جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اُسکی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔ یاد رکھو کہ ہمیشہ شراب پینے والا اور قطع رحم کرنیوالا اور جادو پر یقین رکھنے والا بہشت مین داخل نہ ہوگا۔

بروایت ظاہری منقول ہے کہ ایکبار حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا جسمین فرمایا کہ اے لوگو! شراب سے پرہیز رکھو کیونکہ وہ تمام برائیون اور گناہون کی جڑ ہے۔ چنانچہ پہلے زمانے مین ایک شخص عابد و زاہد تھا اور نماز کیلئے مسجد مین آیا جایا کرتے تھے ایک دن ایک آوارہ عورت نے اُسکو دیکھا اور اپنی لونڈی کو بھیجکر اپنے گھر بلایا جب وہ شخص گھر مین داخل ہوا تو عورت نے دروازہ بند کرلیا وہان شراب کے برتن رکھے ہوئے تھے اور عورت کی گود میں ایک چھوٹا سا بچہ تھا عورت نے اُس شخص سے کہا کہ اب تم اس گھر سے باہر نہین نکل سکتے مگر اس شرط پر کہ تین باتون مین ایک بات کرو یا اس شراب مین سے ایک پیالہ پیو یا میری ناجائز خواہش پوری کرو یا اس بچے کو قتل کر ڈالو۔ اگر تم اس شرط کے منظور کرنے مین تامل کروگے تو مین ابھی شور مچا کر کہونگی کہ یہ شخص میرے گھر مین گھس آیا ہے اور مجھ سے ناپاک ارادہ پورا کرنا چاہتا ہے اُسوقت کسی کو سچا نہ جانیگا۔ یہ سنکر وہ شخص ڈر گیا اور گھبرا کر بولا کہ زنا فعل ناپاک ہے جو مجھ سے نہ ہوگا اور معصوم بچہ کا قتل ناحق مین نہ کرونگا۔ البتہ شراب پینے مین مضائقہ نہین ایک پیالہ بھر کر وہ پی گیا اور دوسرا پیالہ مانگا عورت نے دوسرا پیالہ دیا

یہان تک کہ وہ نشہ مین مخمور ہو گیا اور پھر بیخودی کے عالم مین اُس سے زنا کا بھی ارتکاب ہوا اور اس بچہ کو بھی مار ڈالا جسکی خبر شہر کے کوتوال کو ہوئی وہ اپنے سپاہی لیکر وہان پہونچا اور اُس شخص کی مشکین کسکر عدالت مین لے گیا پھر سر بازار اُسکی گردن ماردی اور دنیا سے بغیر توبہ کیے بے ایمان اُٹھ گیا۔

حضرت اسمار بنت زید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پیٹ مین شراب ہو گی اُسکا کوئی عمل نیک اللہ تعالیٰ قبول نہ فرمائیگا اور اگر اسی حالت مین مرگیا تو کافر مریگا۔ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جس شخص نے ایک بار شراب پی تو اللہ تعالیٰ اُسکی نماز اُسکا روزہ اور کوئی عمل نیک چالیس دن تک قبول نہین کرتا۔ اور جب دوبارہ پیتا ہے تو اسّی دن تک کوئی عمل نیک قبول نہین ہوتا۔ پھر اگر تیسری بار پیے گا تو ایکسو بیس دن تک اُسکے اعمال نیک قبول نہ ہون گے۔ اور اگر چوتھی بار شراب پیئے تو اُس کو قتل کر ڈالو کیونکہ وہ کافر ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کے دن اہل دوزخ کا پیپ اور لہو پلائیگا۔

لطیفہ حضرت ابودردار رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہین کہ مین نے ایکدن بغداد کے کوچے مین ایک شرابی کو دیکھا جو نشہ مین متوالا تھا اُسی بیخودی کے عالم مین پیشاب کرنے لگا اور اپنے پیشاب کو ہاتھ مین لے کر منھ پر پھیرتا تھا اور یہ دعا پڑھتا تھا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔

لطیفہ۔ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ نے مدائن مین ایک شخص کو دیکھا جو کہ شراب کے نشہ مین پیشاب کرتا تھا اور پیشاب کو ہاتھ مین لیکر منھ پر ملتا تھا اور کہتا تھا اللھم بیض وجھی۔

لطیفہ۔ ایک شرابی نے نشہ کیحالت مین قے کی اور وہین راستے میں گر پڑا اتنے مین ایک کتا آیا اور اُسکا منھ چاٹنے لگا شرابی کہنے لگا کہ اے میرے آقا آپ تکلیف نہ کرین آپکا رومال خراب ہوجائیگا اور دوسرا رومال خریدنا پڑیگا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب شراب پینے والا مرجائے تو اُسکو اُسیطرح کسی مقام مین دفن کردو اور چند گھنٹون کے بعد اُسکی قبر کھود کر دیکھو اگر قبلے سے اُسکا منھ نہ پھرا ہو تو باقاعدہ اُس کو مسلمانون کے قبرستان مین دفن کرو۔

بھنگ پینے کی بُرائی

ابوشکور سلمی کا قول ہے کہ نشے والی گھانس سے بچو اُسکے استعمال سے آنکھوں کی حیا جاتی رہتی ہے اور مرتے وقت ایمان سلب ہوجاتا ہے۔ جسکی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے وَالشَّجَرَۃَ الْمَلْعُوْنَۃَ فِی الْقُرْاٰنِ یعنی وہ درخت جس پر قرآن مین لعنت کی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس اور ابن رمان کی تفسیر مین شجرۂ ملعونہ سے مراد بھنگ ہے خواہ سبز ہو خواہ سیاہ اس سے گانجہ چرس تاڑی وغیرہ کی حرمت نکلتی ہے یہ سب اشیا حرام ہین۔ خواہ میٹھا مزہ ہو یا کڑوا۔ ایک حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس چیز کی ۱۶ رطل مقدار سے نشہ پیدا ہو اُس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پیاز و لہسن و گندنا کھائے اُسکو چاہیئے کہ مسجد مین نہ آئے کیونکہ جس چیز کی بو سے آدمیون کو نفرت ہوتی ہے فرشتون کو بھی تکلیف ہوتی ہے نیز فرمایا کہ جو شخص لہسن یا پیاز کھائے اُسکو چاہیئے کہ مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر مین بیٹھا رہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد مین جب کسی شخص کے منھ سے پیاز یا لہسن کی بو آتی تھی تو آپ حکم فرماتے تھے کہ وہ شخص بقیع کی طرف چلا جائے ہر چند ان احادیث مین مسجد کا ذکر ہے لیکن یہ حکم ہر ایک دینی مجمع کیلئے ہے خواہ علمی مذاکرے اور وعظ کی مجلس ہو یا عیدگاہ یا نماز جنازہ وغیرہ کے لئے لوگ جمع ہوئے ہون۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے وسیلۂ ہدایت اور تمام دنیا کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا کہ کھیل کود کے سامان اور گانے بجانے کے آلات کو مٹا دون۔ جاہلیت کی باتین اور بت پرستی دنیا سے اُٹھا دون کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیگا کہان ہین وہ لوگ جو کہ دنیا مین اپنی طبیعتون اور اپنے کانون کو راگ رنگ اور گانے بجانے کی نجاست سے پاک رکھا کرتے تھے آج اُنکو بہشت پاک مین داخل کر دون۔

ابو وائل کہتے ہین کہ مین نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ گانے بجانے سے دل مین کفر و نفاق اسطرح پیدا ہوجاتا ہے جیسے پانی سے سبزہ اور توراۃ

مین لکھا ہے کہ ہم نے اپنا کلام حق اسلیئے نازل فرمایا ہے کہ لغو و باطل کو مٹا دے۔ پس اُس سے کھیل تماشے کے سامان اور گانے بجانے کے آلات باطل ہوجاتے ہین لہذا ہر ایک باجا حرام ہے جس گھر مین کسی قسم کا باجا ہوگا اُس سے رحمت کے فرشتے بہت دور رہو جائینگے اور وہان شیطان دخل پائے گا۔

فتاوی مسعودی سے منقول ہے کہ جو شخص کسی گویے وغیرہ سے گانا سنے یا کسی حرام شے کو دیکھ کر اُس کو اچھا جانے تو فوراً دین سے خارج و مرتد ہوجائیگا کیونکہ گویا اُس شخص نے شریعت کے حکم کو باطل کردیا اور جو شخص شریعت کو باطل کرے وہ کسی مجتہد کے نزدیک مومن نہین اور اللہ تعالیٰ اُسکی کوئی اطاعت قبول نہیں فرمائیگا اور اُسکی تمام نیکیان اکارت ہوجائینگی اور اُسکی بی بی پر طلاق بائن پڑجائیگی پس اگر وہ اپنے خیال سے توبہ کرے تو اسکا قتل واجب نہین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمادیا ہے اُس سے باز رہنا تمام دنیا کی عبادت سے افضل ہے۔ پس گانے بجانے کی تمام چیزین بالاتفاق حرام ہین جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے اور گانے بجانے کی محفل مین بیٹھنا فسق ہے اور اس سے مزہ لینا کفر ہے پس یہ جو بعض لوگ خیال کرتے ہین کہ عید کے دن دف بجانا اور گانا جائز ہے اور سند مین یہ حدیث پیش کرتے ہین کہ ایکبار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے وہان اُسوقت دو لڑکیان دف بجا بجا کر گا رہی تھین حضرت ابوبکرؓ نے اُنکو جھڑکا حضور نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکرؓ اِن لڑکیون کو گانے دو کیونکہ آج عید کا دن ہے۔ یہ حدیث متروک ہے کیونکہ قرآن پاک مین گانے کی برائی پر یہ لفظ صریح دلالت کرتی ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ الْاٰيَةِ یعنی بہت سے لوگ ایسے ہین جو راہ راست سے گمراہ کرنے کے لئے کھیل کود کی باتین مول لیتے ہین۔

منقول ہے کہ ایک روز حضرت امام ابوحنیفہ ایک باغ مین تشریف لیگئے جب وہان سے اپنے ہمراہیون کی طرف لوٹے تو دیکھا کہ حضرت ابن ابی لیلیٰ خچر پر سوار تشریف لے جا رہے ہین حضرت امام بھی ساتھ ہوگئے رستے مین کچھ عورتین گا بجا رہی تھین جب یہ دونون بزرگ اُنکے قریب آئے تو خاموش ہوگئین۔ حضرت امام کی زبان سے بیساختہ نکل گیا کہ کیا خوب۔ حضرت

حضرت ابن ابی لیلیٰ نے اُسوقت حضرت امام کی صورت دیکھی اور خاموش ہورہے چند روز کے بعد کوئی مقدمہ پیش آیا جسمین امام موصوف کی شہادت تھی جب وہ شہادت کیلیئے پیش ہوئے تو حضرت ابن ابی لیلیٰ نے کہا کہ آپنے اُس روز گانے والیون کی تعریف کی تھی اور لفظ کیا خوب زبان پر لائے تھے جواب دیا کہ مین نے ضرور یہ کلمہ کہا تھا لیکن گانے بجانے کی حالت مین نہین کہا تھا بلکہ اُنکے خاموش ہونے پر کہا تھا۔ جسکا مطلب یہ تھا کہ تمنے جو گانا موقوف کردیا تو خوب کیا۔ یہ سُنکر امام کی شہادت نافذ کی گئی۔

(باب ۱۳۱) زیادہ ہنسنے کی اور چغلخورون کی مذمّت

حضرت امام حسن بصریؒ کا قول ہے کہ مجھے تعجب آتا ہے اُس ہنسنے والے پر جسکے پیچھے دوزخ کی آگ بھڑک رہی ہے اور اُس خوش ہونیوالے پر جسکے پیچھے موت لگی ہے۔ آپ ایک روز ایک نوجوان پر گذرے جو کہ بہت قہقہے لگا کر ہنس رہا تھا۔ اُس سے فرمایا کہ اے بھائی اے میرے بیٹے کیا تم قیامت کے حساب اور میزان عمل سے بیخوف ہو اُسنے کہا نہین۔ فرمایا کہ کیا تم پل صراط پر سے گذر چکے ہو وہ بولا کہ نہین۔ فرمایا کہ کیا تمھین معلوم ہے کہ تم بہشت مین جاؤگے یا دوزخ مین اُسنے جواب دیا نہیں۔ آپنے فرمایا کہ پھر کس بات پر یون بیدھڑک ہنس رہے ہو ان باتون کا اتنا اثر ہوا کہ پھر آخر عمر تک اُس نوجوان کو کسی نے ہنستے ہوئے نہ دیکھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کثرت سے ہنسے گا وہ دس عذابون مین مبتلا ہوگا (۱) اُسکا دل مرجائیگا (۲) اُسکے چہرے کی رونق جاتی رہیگی (۳) شیطان اُس سے خوش ہوگا۔ (۴) قیامت کے دن اُس سے اللہ تعالیٰ کو نفرت ہوگی (۵) میدان قیامت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سے مُنھ پھیر لینگے (۶) فرشتے اُسپر لعنت کرینگے (۷) زمین وآسمان کے رہنے والے اُس سے بغض رکھینگے (۸) اُسکی بدکاریون سے میزان عمل وزنی ہوجائیگی (۹) پل صراط پر چالیس برس تک کھڑا رہیگا (۱۰) قیامت مین تمام انبیاء و اولیاء و شہداء کے سامنے ذلیل و رسوا ہوگا

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص سات مقامون مین دنیا کی باتین کریگا اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کے دن سور یا کتے یا بندر کی صورت مین اُٹھائیگا اور وہ شخص دنیا سے بے ایمان جائیگا

وہ سات مقام یہ ہین (۱) مسجد مین (۲) قرآن کی تلاوت کے وقت (۳) نماز پڑھنے کیحالت مین۔ (۴) اذان کے درمیان (۵) قبرستان مین (۶) جنازے کے ساتھ چلنے مین (۷) علمار کی مجلس مین۔

حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا ہے کہ مین ایک بار بےموقع ہنس پڑا تھا جسپر آجتک شرمندہ ہون۔ واقعہ یہ ہوا کہ فرقہ معتزلہ کے امام ابن عبیدؒ سے ایکبار مین مناظرہ کر رہا تھا اثنار مناظرہ مین مین نے اُس کو کچھ مغلوب اور اپنے آپ کو غالب پایا اُسوقت دل مین مجھے اپنی کامیابی پر خوشی ہوئی اور میرے لبون پر مسکراہٹ کے آثار ظاہر ہوئے یہ دیکھکر ابن عبید نے کہا کہ اے ابوحنیفہؒ یہ کیا بات ہے کہ تم صاحب علم وفضل ہوکر علمی گفتگو کرنے مین ہنستے ہو۔ جاؤ مین تم سے اب بھی بات نہ کرونگا۔ امام صاحب فرماتے ہین کہ مین اپنی اُس بیجا حرکت پر اب تک شرمندہ ہون اگر اسوقت مجھے ہنسی نہ آتی تو ابن عبید کو اُسکے عقائد اور خیالات سے ہٹا دیتا اور اُسکے راہ راست پر آجانے مین ایک بہت بڑی جماعت کی اصلاح تھی۔

بروایت یونسؒ منقول ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدائے پاک کی قسم مومن آدمی صبح وشام غمگین رہا کرتا ہے۔ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت ایسی حالت مین رہتے تھے جیسے کسی پر سخت مصیبت ٹوٹ پڑی ہے اُنکے چہرے سے ایسا رنج وغم پایا جاتا تھا کہ گویا ابھی اپنے مان کو دفن کیے ہوئے چلے آرہے ہین۔

حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس قول باری تعالیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے کہا ہے لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَّلَا كَبِيرَةً اِلَّآ اَحْصَاهَا یعنی انسان کے نامۂ اعمال مین ہر ایک گناہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ضرور درج ہوگا۔ چھوٹے گناہ سے مراد تبسم یعنی بغیر آواز کے ہنسنا اور بڑے گناہ سے مراد قہقہہ ہے۔ جسکا یہ مطلب ہوا کہ قہقہہ مار کے ہنسنا گناہ کبیرہ ہے پس افسوس ہے اُن لوگون پر جو دوسرون کو خوش کرنے اور ہنسانے کے لئے جھوٹ بولتے ہین۔

علمار کا قول ہے کہ زندگی مین انسان کو چار چیزون کا غم ہونا چاہیے (۱) اپنے پچھلے گناہون کو یاد کرکے غمگین ہونا چاہیے جنکی نسبت اُسے معلوم نہین کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائیگا یا نہیں (۲) اُسے معلوم ہے کہ اُسکی پچھلی زندگی کیونکر گذری لیکن اُسے کچھ خبر نہین کہ آئندہ زندگی کیونکر بسر ہوگی یہ غمگینی اُسکے دل مین ہونا چاہیے (۳) اُسکو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہان بہشت اور دوزخ

دو ہی ٹھکانے ہین لیکن اُسے کچھ معلوم نہین کہ آخرت مین اُسکا ٹھکانا کہان ہوگا (۴) وہ نہین جانتا کہ اللہ تعالیٰ اُس سے خوش ہے یا ناخوش۔ پس جو شخص اپنی زندگی بھر ان چار چیزون کے غم مین مشغول رہیگا تو کبھی اُسکے ہونٹون پر ہنسی نہ آئیگی اور جس شخص کو ان باتون کا تردد اور غم نہ ہوگا تو مرنے کے بعد یہ سب باتین اُسکو پیش آئینگی۔

بعض علماء کا قول ہے کہ مرنے والے کو مرنے کے بعد پانچ باتون کا غم اور صدمہ ہوتا ہے (۱) اُس مال و دولت کی حسرت جسے اُسنے زندگی بھر حرام اور حلال طریقے سے جمع کرکے وارثون کے لئے ترکہ چھوڑا (۲) اس بات کا افسوس کہ تمام عمر اعمال نیک بجا لانے کو دوسرے وقت پر ٹالتا رہا اور کبھی نیکی کی توفیق نہ ہوئی۔ اپنے نامۂ اعمال مین بہت تھوڑی نیکیان دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے التجا کرتا ہے کہ پھر اُسکو دنیا مین جانے کی اجازت ملے تاکہ توبہ کرکے عبادت اور بندگی مین مشغول ہو (۳) اپنے گناہون پر شرمندہ ہوتا ہے جنکی بے شمار تعداد اپنے نامۂ اعمال مین پاتا ہے۔ اُسوقت توبہ کرتا ہے جبکہ توبہ کچھ کارآمد نہین (۴) بہت سے لوگون کو وہ پاتا ہے جو خدا کے سامنے اُس پر دعویٰ کرینگے اور وہ اُس موقع پر صرف اپنی نیکیان دیکھکر اپنے مدعیون کو راضی کر سکتا ہے (۵) وہ اللہ تعالیٰ کو اپنے سے ناخوش پاتا ہے جس کے رضامند کرنے کی اُسوقت کوئی سبیل نہیں۔ پس یہ پانچون باتین دنیا مین جس شخص کے پیش نظر رہینگی تو ایسے غمون کو یاد کرکے اُسے کبھی ہنسی نہ آئیگی۔

فقیہ ابو اللیث فرماتے ہین کہ انسان کو ہنسنے اور قہقہہ لگانے سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ اُسمین آٹھ آفتین ہین (۱) علماء اور عقلمند لوگ ایسے شخص کو بُرا کہتے ہین (۲) جاہل اور بیوقوف لوگ اُس شخص پر دلیر ہوجاتے ہین (۳) اگر ہنسنے والا جاہل ہے تو اُسکی جہالت بڑھ جاتی ہے اور اگر ذی علم ہے تو اُسکے علم مین نقصان آجاتا ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ عالم آدمی جب ایک بار ہنستا ہے تو گویا علم کا ایک حصہ اپنے منہ سے اُگل دیتا ہے (۴) ہنسنے سے انسان پچھلے گناہون کو بھول جاتا ہے (۵) آئندہ گناہ کرنے پر دلیر ہوتا ہے کیونکہ ہنسنے والے کا دل سخت ہوجاتا ہے (۶) آخرت کا خوف دل سے جاتا رہتا ہے (۷) بڑا گناہ اُسکے نامۂ اعمال مین لکھا ہے (۸) تھوڑے سے ہنسنے پر بعد مرنے کے بہت رونا پڑیگا۔ قال اللہ تعالیٰ فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَّلْيَبْكُوا كَثِيرًا۔

چغلخوری کی مذمت

بروایت طاؤس حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو تازہ قبرون پر گذرے اور فرمایا کہ ان دونون قبر والون پر عذاب ہورہا ہے اور یہ عذاب کسی ایسے گناہ کی وجہ سے نہین جس سے باز رہنا غیر ممکن تھا۔ ان مین سے ایک شخص تو پیشاب کی نجاست سے پرہیز اور احتیاط نہ رکھتا تھا اور دوسرے کو چغلخوری کی عادت تھی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور کی ایک سبز شاخ لیکر اسکو بیچ مین سے چیر کر دو ٹکڑے کیئے اور ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے ایسا کیون کیا۔ ارشاد فرمایا کہ شائد ان شاخون کے خشک ہونے تک انپر عذاب مین تخفیف رہے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بندگان الٰہی مین سب سے بُرے وہ لوگ ہین جنکو طعنہ دینے اور لعنت کرنے اور چغلی کھانے کی عادت ہے۔ اور نیز مروی ہے کہ عذاب قبر کے تین حصے ہین ایک حصہ غیبت کی وجہ سے اور ایک حصہ پیشاب کرنے مین بے احتیاطی کی وجہ سے اور ایک حصہ چغلخوری کی وجہ سے نازل ہوگا۔

علمار کا قول ہے کہ چغلخور آدمی کی حرکت شیطان کی حرکت سے بڑھ کر ہے کیونکہ شیطان کا عمل خیال اور وسوسے سے تعلق رکھتا ہے اور چغلخور کا عمل منھ در منھ اور کھلم کھلا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ابولہب کی بی بی کے متعلق حمالۃ الحطب فرمایا ہے یعنی لکڑیان اٹھانے والی عورت ہے۔ اکثر مفسرین فرماتے ہین کہ یہان لکڑیون سے مراد نمیمہ یعنی چغلخوری ہے۔ جس طرح لکڑیون سے آگ جلائی جاتی ہے اسیطرح چغلخوری سے عداوت اور لڑائی کی آگ بھڑکتی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے بہشت عدن کو پیدا کیا اور اُسمین وہ نعمتین رکھین جنکو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی دل پر اُنکا خیال گذرا اُسوقت ارشاد فرمایا کہ اے بہشت کلام کر بہشت نے تین بار کہا قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ یعنی خیر وفلاح ایمان والون کے لیئے ہے پھر کہا کہ مین حرام ہر ایک بخیل اور ریاکار اور مغرور اور چغلخور پر۔

حکایت۔ حماد بن سلمہ بیان کرتے ہین کہ ایک شخص نے کسی کے ہاتھ اپنا ایک غلام فروخت کیا اور خریدار سے کہدیا کہ اس غلام مین کوئی عیب نہین البتہ چغلخوری کی عادت ہے۔ خریدار نے اس عیب کو حقیر جانکر اُسے خرید لیا وہ غلام اُس شخص کی خدمت مین رہنے لگا۔ ایک روز اپنے آقا کی بی بی کے پاس گیا اور کہا کہ اے بیگم مجھے افسوس ہے کہ آپ کے میان کو آپ سے کچھ محبت نہین اب اُن کا ارادہ ہے کہ کوئی لونڈی خرید کر اُسکے ساتھ عیش منائین اور آپکو بالکل چھوڑ دین۔ اگر آپ کی خواہش ہو تو مین آپ کو ایسی ترکیب بتاؤن جس سے اُنکا دل آپ پر مائل ہو جائے اور آپسے محبت کرنے لگین۔ بی بی نے کہا کہ وہ کیا ترکیب ہے غلام بولا کہ آج رات کو جب میان سو جائین تو اُسترہ لیکر گلے کے پاس سے اُنکی داڑھی کے کچھ بال مونڈ لینا اور اُن بالون کو اپنے پاس رکھنا پھر مین ترکیب بتادونگا اُسکے بعد غلام اپنے میان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ حضور مین نے آج بی بی کو ایک غیر شخص کے ساتھ اختلاط کرتے ہوئے دیکھا ہے اور وہ آپ کو قتل کر ڈالنے کی فکر مین ہے۔ اگر آپ میرے قول کی تصدیق چاہتے ہین تو آج رات کو آنکھین بند کر کے لیٹے رہیے اور اپنے آپکو سوتا ہوا بنا لیجئے غلام کی بات سے اُسکے دل مین شک پیدا ہو گیا۔ رات کو اُسنے ویسا ہی کیا۔ عورت سمجھی کہ سو رہا ہے۔ اُسترہ لیکر داڑھی کے بال مونڈنے کے لئے بڑھی۔ شوہر کا خیال پختہ ہو گیا کہ واقعی وہ عورت اُسے قتل کرنا چاہتی ہے فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور استرہ چھین کر عورت کو مار ڈالا۔ عورت کے عزیز و اقارب کو معلوم ہوا تو دوڑے آئے اور اُس شخص کو قتل کر دیا۔ پھر دونون کے عزیز و اقربا مین باہم لڑائی ہوئی اور ستّو کے قریب آدمی مارے گئے۔ ان تمام فتنہ و فساد کا سبب نمیمہ ہوا۔

یحییٰ ابن اکثم کا قول ہے کہ چغلخور آدمی جادوگر سے بھی بدتر ہے جو کام جادوگر ایک مہینہ مین کریگا وہ کام چغلخور ایک گھڑی مین کر دیتا ہے۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے مین ایکبار قحط عظیم پڑا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر دعائے استسقا کے لئے نکلے تین دن تک دعا مانگی مگر بارش نہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے موسیٰؑ مین ایسے لوگون کی دعا کبھی قبول نہ کرونگا جن مین چغلخور ہون۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کی کہ اے پروردگار وہ چغلخور کون شخص ہے تاکہ ہم اُس کو اپنی جماعت سے نکال دین۔ ارشاد ہوا کہ اے موسیٰؑ مین اپنے بندون کو

چغلخوری سے منع کرتا ہون پس اگر چغلخور کو ظاہر کردون تو یہ بھی چغلخوری ہوگی۔ اُسوقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ سب کے سب چغلخوری سے توبہ کرین سب نے دل سے توبہ کی اور اللہ تعالیٰ نے باران رحمت نازل فرمایا۔

بروایت نافع حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے بہشت کو پیدا کیا تو اُس سے ارشاد فرمایا کہ کلام کر بہشت نے کہا خوش نصیب ہے وہ شخص جو مجھ مین داخل ہو۔ جناب باریتعالیٰ نے فرمایا قسم ہے مجھ کو اپنے عزت اور جلال کی کہ آٹھ قسم کے لوگ تجھ مین داخل نہین ہوسکتے (۱) ہمیشہ شراب پینے والا (۲) زنا پر اصرار کرنیوالا (۳) قلتبان اور دیوث (۴) ظالم کوتوال اور حاکم (۵) مخنث جو فعل شنیع اور گانے بجانے وغیرہ کا پیشہ رکھتا ہو (۶) رشتے ناتے کا قطع کرنیوالا (۷) جھوٹی قسم کھانیوالا (۸) چغلخور۔

بعض حکمار کا قول ہے کہ جو شخص تم سے آکر کہے کہ تمھارے فلان بھائی نے تم کو گالیان دین۔ تو در اصل گالی دینے والا یہی شخص ہے اور جو شخص تمھاری تعریف ایسی کرے کہ وہ وصف تم مین نہ ہو تو بہت ممکن ہے کہ ایسا شخص تم کو بلاوجہ تکلیف پہونچائے۔

حکایت عمر بن دینار سے منقول ہے کہ ایک شخص مدینہ منورہ مین رہتا تھا اُسکی ایک بہن اور مان بھی تھین اتفاقاً بہن بیمار ہوگئی اُس شخص نے تیمارداری کی پھر وہ مرگئی اُسنے تجہیز وتکفین کرکے اُسے قبر مین رکھا اور دفنا کر اپنے گھر واپس آیا گھر آکر اُسکو یاد آیا کہ اپنی بہن کو دفن کرتے وقت روپئون کی تھیلی وہان بھول گیا ہے فوراً ایک شخص کو ساتھ لے کر قبر پر آیا اور اُسکو کھودا وہ تھیلی ملگئی اپنے ساتھی سے اُس شخص نے کہا کہ تم ذرا ہٹ جاؤ مین دیکھنا چاہتا ہون کہ میری بہن کس حال مین ہے جیسے ہی لحد کا تختہ اُٹھایا گیا دیکھتا ہے کہ قبر مین آگ کے شعلے بھڑک رہے ہین فوراً تختہ ڈھک دیا اور قبر کو برابر کرکے اپنی مان کے پاس گیا اور کہا اے مان میری بہن کی کیفیت بیان کر کہ اس کی زندگی کس حالت مین گذری مان نے کہا کہ بیٹا تمھاری بہن مرگئی اب اُسکا حال کیا پوچھتے ہو اُسنے کہا کہ ضرور بیان کرو مان نے جواب دیا کہ سنو بیٹا تمھاری بہن نماز کو وقت سے دیر کرکے پڑھا کرتی تھی۔ نماز پڑھنے مین طہارت اور پاکی کا خیال نہین رکھتی تھی۔ رات کو ہمسایون مین جاکر اُنکی باتین ادھر اُدھر لگاتی بجھاتی تھی یعنی چغلخوری کرتی تھی۔ پس جو شخص عذاب قبر سے محفوظ رہنا چاہے اور سوال منکر ونکیر کو سہل کر

چاہے اُسکو چاہیئے کہ چغلخوری اور غیبت اور تمام گناہون سے پرہیز رکھے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام آدمیون سے بدتر چغلخور ہین۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ اور رسول کے نزدیک چغلخوری بہت بڑا گناہ ہے۔ فقیہ ابواللیثؒ کا قول ہے کہ جب تمھارے پاس کوئی شخص آ دے اور بیان کرے کہ فلان شخص نے تمھارے ساتھ ایسا کیا اور یہ بُرائی کی تو اُسوقت تپر چھ باتین لازم ہین۔ (۱) اُس شخص کو سچا نہ جانو کیونکہ وہ چغلخور ہے شریعت مین اُسکی گواہی مقبول نہین۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنْ جَاءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا یعنی اگر کوئی فاسق شخص تمھارے پاس کوئی خبر لائے تو اُس خبر دینے والے کو خوب جانچ لو کہین ایسا نہ ہو کہ اُس جھوٹے کی باتون مین آکر تم اپنی نادانی سے کسی قوم کو آزار دے بیٹھو (۲) اُس شخص کو ایسی باتین کرنے سے روکنا چاہیئے کیونکہ بُری باتون سے باز رکھنا قدرت ہونے کی صورت مین واجب ہے (۳) ایسے شخص سے نفرت کرنی چاہیئے کیونکہ وہ شخص خدا کا نافرمان ہے اور خدا کے نافرمان سے محض خوشنودی خدا کیلیئے بغض رکھنا واجب ہے (۴) جس شخص کی تم سے بُرائی کیگئی ہے صرف سنکر اُس سے یقین بدگمان نہ ہونا چاہیئے کیونکہ مسلمان کی طرف سے گمان بد رکھنا حرام ہے قال اللہ تعالیٰ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (۵) یہ زبانی برائی سنکر تمکو اُسکی تحقیق کے درپے نہونا چاہیئے کیونکہ اسکا نام تجسس ہے اور تجسس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے قولہ تعالیٰ وَلَا تَجَسَّسُوْا (۶) چغلخور کی زبان سے سنکر جس بات کو تم ناپسند کرتے ہو اُسے زبان پر نہ لاؤ کیونکہ جب تم کسی کے سامنے وہی بات بیان کروگے تو تم بھی چغلخور ٹھہرے۔ الغرض مسلمان کو نمیمہ غیبت بہتان اور ہر قسم کے بُرے افعال سے پرہیز رکھنا چاہیئے۔

باب ۳۲ پیشہ تجارت کی بھلائی و بُرائی اور جزا۔ سود کھانے کی مذمت۔ ارزانی مین غلہ روک رکھنے کی ممانعت

حدیث شریف مین آیا ہے کہ قیامت کے دن تاجرون کا حشر فاجرون کے ساتھ ہوگا مگر وہ تاجر جس نے تقویٰ اور نیکی اختیار کی اور معاملہ مین سچ بولتا رہا۔ تاجرون کو حدیث شریف مین فاجرون کا لقب اسی بنا پر دیا گیا ہے کہ اکثر اپنی تجارت کو رواج اور فروغ دینے کے لئے اُنکی عادت ہوئی

ہے کہ خریدار کو طرح طرح سے فریب دیتے ہین اپنے بُرے مال کو اچھا ثابت کرتے ہین۔ جھوٹی قسمین کھاتے ہین۔ لہذا حدیث شریف مین یہ بھی وارد ہے کہ قیامت کے دن تاجر اُن لوگون کی جماعت مین اُٹھائے جائینگے جو کثرت سے جھوٹ بولتے رہے لیکن وہ تاجر اس وعید مین شامل نہین جنھے دروغگوئی سے پرہیز رکھا اور سچائی اختیار کی۔ سچے اور نیک تاجرون کا حشر ابرار اور متقیون کے ساتھ ہوگا جیسا کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سوداگر جو کہ سچا اور امانتدار ہو قیامت کے دن انبیا رصدیقین وشہدار کے ساتھ اُٹھایا جائیگا یہان سے معلوم ہوا کہ تاجر کو اپنے معاملات مین سچائی اور ایمانداری اختیار کرنا چاہیئے اور جھوٹ اور خیانت سے بچنا چاہیئے تاکہ متقی اور ابرار کے ساتھ اُس کا حشر ہو اور فاجرون کے گروہ مین شامل نہ کیا جائے۔ بلکہ اُسپر واجب ہے کہ تجارت مین عدل وانصاف کا لحاظ رکھے اور ظلم وزیادتی سے پرہیز کرے۔ اور ظلم سے مراد یہ ہے کہ کسی شخص کو ضرر پہونچایا جائے مثلاً کھوٹا سکہ رائج کرنا ایک ظلم عام ہے جس سے لوگون کو نقصان پہونچتا ہے کیونکہ جو شخص کھوٹا سکہ کسی کے ہاتھ چلا دیتا ہے پس اگر وہ لینے والا نہین جانتا کہ کھوٹا ہے تو اُسکو نقصان پہونچتا ہے اور اگر اُسپر وہ کھونٹ ظاہر ہوگیا تو وہ کسی دوسرے کے ہاتھ اُسے چلائیگا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص پہلے پہل کوئی بُرا طریقہ جاری کریگا تو قیامت تک جسقدر لوگ اُس طریقے پر عمل کرین گے اُن سب کا گناہ اُس شخص کے نامۂ اعمال مین لکھا جائیگا اسی بنار پر بعض سلف کا قول ہے کہ ایک کھوٹا روپیہ فریب سے چلا دینا بدتر ہے اس سے کہ سَو کھرے روپیون کی چوری کی جائے کیونکہ سَو روپئے کی چوری ایک ہی گناہ ہے جو کہ چرانے والے کی ذات تک محدود رہتا ہے لیکن کھوٹے روپیہ کا چلا دینا ایک دائمی گناہ ہے جو اسوقت تک جاری رہتا ہے جبتک یہ کھوٹا روپیہ لوگون کے ہاتھون مین آتا جاتا رہیگا۔ پس اُس رواج دینے والے کی زندگی مین اور اُسکے مرنے کے بعد جو کچھ لوگون کا نقصان اس کھوٹے روپیہ کی وجہ سے ہوا وہ سب گناہ اس شخص کے نامۂ اعمال مین درج ہوتے رہینگے یہانتک کہ وہ کھوٹا روپیہ فنا ہو جائے۔ اچھے ہین وہ جنکے مرنے پر اُنکے گناہ بھی مرجاتے ہین اور افسوس ہے اس شخص پر جو کہ خود مرجائے اور اُسکے گناہ کا سلسلہ مرنے کے بعد بھی جاری رہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ہدایت تھی کہ جو شخص علم دین سے بے بہرہ ہو وہ ہمارے بازار مین تجارت نہ کرنے پائے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ تم بازار والون کی ظاہری وضع پر نہ جاؤ کیونکہ وہ انسانون کے لباس مین بھیڑیے ہین اور امیرون کی ہمسائگی سے بچتے رہو۔ اور بازاری قرآن خوانون سے پرہیز رکھو اور اُن علمار سے علحدہ رہو جو امیرون کے ہمنشین ہین۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سچ بولنے والا سوداگر قیامت کے دن عرش الٰہی کے سائے مین امن وامان سے رہیگا۔

بعض حکمار کا قول ہے کہ جس تاجر مین تین خوبیان نہ ہونگی وہ دین ودنیا مین محتاج رہیگا (۱) تین چیزون سے زبان کو صاف رکھنا۔ جھوٹ۔ لغو۔ قسم (۲) تین باتون سے دل کو صاف رکھنا کھوٹ۔ خیانت۔ حسد (۳) اپنے نفس کو تین چیزون کی محافظت پر مجبور رکھنا نماز باجماعت۔ نماز جمعہ بعض اوقات طلب علم اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی مین مشغول رہنا۔

حضرت حمزہ رحمۃ اللہ علیہ نے بعض علمار اُمت سے نقل کی ہے کہ دین اور دنیا کا قیام فقط چار گروہون سے وابستہ ہے۔ علمار۔ امرار۔ غازی۔ پیشہ ور۔ چنانچہ علمار کی جماعت وہ ہے جسکو انبیار علیہم السلام کی میراث پہونچی ہے۔ یہ لوگ بندگان الٰہی کو آخرت کی راہ بتاتے ہین اور مخلوق خدا اُنکی پیروی کرتی ہے۔ اور امرا گویا مخلوق کے پاسبان ہین جو کہ خلق خدا کی نگہبانی کرتے ہین۔ اور غازی لوگ زمین پر اللہ تعالیٰ کا لشکر ہین جو کہ مسلمانون کے محافظ اور کفر کو دنیا سے مٹانیوالے ہین اور تاجر اور پیشہ ور لوگ بندگان خدا کی مصلحت کے لیے گویا اللہ تعالیٰ کے امانتدار ہین اسکے بعد بیان کیا کہ علمار اگر علم وعمل چھوڑ کر دنیا کے بکھیڑون مین پھنس جائینگے تو مخلوق کا پیشوا کون ہوگا اور پاسبانی کرنیوالے جبکہ خود بھیڑیے بنجائینگے تو بکریون کے گلہ کی کون نگہبانی کریگا اور جہاد کرنیوالے جبکہ فخر وغرور اختیار کرینگے اور حرص وطمع کی راہ سے کفار پر چڑھائی کرینگے تو دشمن پر فتحیابی کیونکر ممکن ہے اور تجارت پیشہ لوگ جبکہ اہل معاملہ کے ساتھ خیانت روا رکھینگے تو لوگ اُنپر کیونکر بھروسہ کرسکینگے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سود۔ رشوت۔ خیانت۔ کھوٹ۔ اور چوری کے مال سے کبھی اللہ تعالیٰ کوئی حج۔ عمرہ۔ جہاد۔ صدقہ۔ اور غلام کا آزاد کردینا قبول نہین فرماتا۔

گویا پانچ چیزون کے مقابلے مین پانچ چیزین ضائع ہوتی ہین۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ تجارت کرنیوالا شخص جبکہ علم دین سے بالکل بے بہرہ ہوگا تو سود کی آفت مین مبتلا ہوگا اور خوب مبتلا ہوگا۔

سود کھانے کی مذمت

بروایت حارث حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی سود کھانیوالے پر اور اُسکی وکالت کرنیوالے پر اور اُسکے گواہون پر اور اُسکا تمسک لکھنے والے پر۔ اور گدنا گودنے والی عورت پر اور گدنا گدانے والی پر اور دوسرے شخص کے لیے حلالہ کی نیت سے نکاح کرنیوالے پر اور صدقہ اور خیرات سے روکنے والے پر۔
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چاندی کے بدلے چاندی برابر برابر ہے اور گیہون کے بدلے گیہون برابر برابر ہے۔ اسی طرح جو۔ چھوہارے۔ منقے اور نمک کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص زیادہ دے یا زیادہ لے وہ سود خوار ہے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جس شہر مین زنا کی کثرت ہوگی۔ اور سود کھایا جائے گا وہ ضرور تباہ وبرباد ہوجائے گا۔
لیث ابن عبدالرحمٰن سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جناب سے کسی بربادی کا حکم اُسوقت ہوتا ہے جبکہ وہان کے رہنے والے چار چیزون کو حلال اور جائز کرلیتے ہین (۱) جبکہ پیمانے مین کمی کرتے ہین (۲) تولنے مین دھوکا دیتے ہین (۳) زنا مین آلودہ ہوجاتے ہین (۴) سود کھانے لگتے ہین پس جبکہ زنا کی کثرت ہوتی ہے تو اُنپر وبا وطاعون کی بلا آتی ہے اور جب ناپ وتول مین کمی کرنے لگتے ہیں تو بارش موقوف ہوکر قحط پڑجاتا ہے۔ اور جب سود کھانا اختیار کرتے ہین تو اُنمین تلوار چلجاتی ہے۔
ابوعبید مخازنی بیان کرتے ہین کہ مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ بازار مین جایا کرتا تھا اور آپکے ہاتھ مین ایک کوڑا ہوتا تھا۔ جب آپ کسی شخص کو دیکھتے تھے کہ ناپ وتول مین کمی کرتا ہے تو اُسے کوڑا لگاتے اور فرماتے کہ ایمانداری سے ناپ وتول کو پورا رکھو ورنہ ہمارے بازار سے نکل جاؤ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگون پر ایک زمانہ آنیوالا ہے۔ جبکہ کوئی شخص سودخواری کی بلا سے محفوظ نہ رہیگا۔ صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہ کیا سب کے سب سود کھانا اختیار کرلینگے ارشاد فرمایا کہ اُس فتنے کے زمانے مین جو شخص سود نہ کھائیگا اُسپر بھی کچھ نہ کچھ اُسکا چھینٹا پڑ جائیگا یعنی کسی قدر اس گناہ مین وہ بھی مبتلا ہوگا۔ کیونکہ سود کے لین دین مین گواہی دینا یا کاغذ لکھنا یا اُسپر اپنی رضامندی ظاہر کرنا غرض ہر قسم کی اعانت سے سود کا گناہ لکھا جاتا ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زیادہ دینے والا اور زیادہ لینے والا دونون دوزخی ہین۔ پس تجارت پیشہ آدمی کے لئے لازم ہے کہ بقدر ضرورت علم دین حاصل کرے تاکہ تجارت مین سودخواری سے محفوظ رہے اور ناپ و تول مین کبھی کمی نہ کرے کیونکہ اسکے متعلق اللہ تعالیٰ نے سخت وعید فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ہوا ہے ویل للمطففین یعنی عذاب شدید ہے اُن لوگون کے لئے جو خیانت کی راہ سے ناپ تول مین کمی کرتے ہین اس آیت شریف مین جو لفظ ویل آیا ہے اسکے معنی عذاب شدید کے ہین اور بعض روایتون مین ہے کہ دوزخ مین ایک بہت بڑا جنگل ہے جسکا نام ھاویہ ہے۔ اُسمین طرح طرح کے عذاب اور دہکتی ہوئی آگ اور سخت تاریکیون کے سوا کچھ نہین۔ اُس جنگل کے عذاب سے خود دوزخ بھی سوبار پناہ مانگتا ہے۔ اُسمین ایک کنوان ہے جسکو ویل کہتے ہین۔ اس کنوئین مین نہایت درجہ کا عذاب سخت ہے۔ یہانتک کہ وہ جنگل بھی ہر روز دوسو مرتبہ اُس سے پناہ مانگتا ہے اور اُس کنوئین مین ایک آگ کا صندوق ہے اور اُس صندق مین ایک قسم کا روغن ہے کہ اگر اُسکا ایک قطرہ دنیا مین ٹپک پڑے تو تمام پہاڑ پگھل جائین اور دنیا ہلاک ہوجائے۔ اس صندوق کے عذاب سے خود ویل کنوان بھی ہر روز تین سو بار پناہ مانگتا ہے۔ پھر اُس صندوق مین ایک کالا سانپ ہے جسکے ایک لاکھ چہرے ہیں۔ اور ہر ایک چہرے مین ایک لاکھ منھ ہین اور ہر ایک منھ مین ایک لاکھ زبانین ہین۔ جس سے وہ صندوق بھی ہر روز چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ اُس زہریلے سانپ کے ہر ایک منھ مین بہت بڑے بڑے دانت ہین۔ اُن دانتون سے وہ نماز ترک کرنیوالون اور رمضان کے روزے بلا عذر توڑنیوالون۔ اور جھوٹی قسم کھانیوالون اور زناکارون اور سودخوارون پر حملہ کریگا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عدل اور حق شناسی دنیا مین اللہ تعالیٰ کی ترازو ہے جسنے اُسے

اختیار کیا اُسنے بہشت کو پالیا اور جس نے اُسے چھوڑ دیا وہ سیدھا جہنم مین گیا۔

ارزانی مین غلہ روک رکھنا تاکہ گرانی مین زیادہ نفع سے فروخت ہو

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گرانی کے موقع پر زیادہ نفع اُٹھانے کے خیال سے وہی شخص ارزانی کے زمانے مین غلہ روکیگا جو کہ خدا کا نافرمان اور بدکار ہوگا۔ جس شخص نے اس نیت سے چالیس روز تک اناج روک رکھا تو وہ خدا و رسول سے بیزار ہے اور خدا و رسول اُس سے بیزار ہین۔

بروایت سعید حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جالب رزق پائیگا اور محتکر ملعون ہے۔ جالب اُس سوداگر کو کہتے ہین جو ایک مقام سے غلہ خرید کر اپنے شہر مین لائے اور اُسکو فروخت کر ڈالے۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ رزق دیگا کیونکہ لوگ اُسکی ذات سے فائدہ اُٹھائینگے اور اُسکو مسلمانوں کی دعا سے برکت ملیگی۔ اور محتکر وہ شخص ہے جو کہ شہر کا غلہ خرید کر اپنے گھر مین بھرلے اور باوجودیکہ لوگون کو غلے کی حاجت ہو لیکن وہ اُسوقت فروخت کرنے سے باز رہ کر اس بات کا منتظر رہے کہ گرانی آجائے تو زیادہ نفع ہو۔ اسی فعل کا نام احتکار ہے جس سے شریعت نے منع فرمایا ہے لیکن اگر اپنے استعمال کے لئے ذخیرے کے طور پر اپنے شہر سے خرید کر یا دوسرے شہر سے لاکر غلہ جمع کرے تو یہ احتکار نہ ہوگا۔ البتہ اگر ایسا موقع پیش آئے کہ لوگون کو اُس سے اناج خریدنے کی حاجت ہے تو ایسی صورت مین افضل یہی ہے کہ وہ اناج بیچ ڈالے اگر ایسا نہ کریگا تو بوجہ اسکے کہ اُسنے مسلمانون کے حال پر رحم نہ کیا گنہگار ہوگا پس حاکم وقت کو چاہیئے کہ جو تجارت پیشہ باوجود حاجت خلق کے اناج کے فروخت کرنیسے باز رہے تو اُسکو فروخت کرنے پر مجبور کرے اور اگر نہ مانے تو سختی اور تنبیہ سے کام لے لیکن حاکم اُس غلے کے لئے کوئی نرخ مقرر نہ کرے بلکہ یہ حکم دے کہ جس طرح سب لوگ بیچ رہے ہین وہ بھی بیچے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم نرخ نہ مقرر کرو کیونکہ نرخ کا مقرر ہونا خدا کی طرف سے ہے۔

حکایت۔ کہتے ہین کہ کسی بزرگ کے گھر مین بڑی مقدار گیہون کی جمع تھی اتفاق سے قحط پڑا اُن بزرگ نے وہ تمام گیہوں بیچ ڈالے۔ پھر جب اُن کو اناج کی ضرورت ہوئی تو خود بھی بازار سے

خرید نے لگے۔ کسی نے اُن سے کہا کہ آپکے پاس جو اناج تھا اُسے آپنے کیون نہ روک رکھا۔ جواب دیا کہ مین سب لوگون کے ساتھ اُنکے غم اور اُنکی تکلیف ومصیبت مین شریک رہکر زندگی بسر کرنا چاہتا ہون۔

شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنے بیٹے کو کوئی کام سیکھنے کے لئے کسی دُکاندار کے سپرد کرنا چاہتا تھا مشورہ لینے کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا حضور نے ارشاد فرمایا کہ درزی۔ قصائی اور درخت کاٹنے والے اور بردہ فروش اور کفن بیچنے والے دُکاندار کے سپرد نہ کرے۔ کیونکہ درزی جو کہ خیانت کرتا ہے وہ قیامت کے دن زانیون اور شرابیون کے زمرے مین اُٹھیگا وہ اُس شخص سے بھی بدتر ہے جو کہ چالیس دن تک باوجود لوگون کی احتیاج کے فروخت کرنیسے غلہ روکے رہے اور سبز درخت کاٹنے والا جو کہ ہری شاخون کو کاٹتا ہے حالانکہ اُنکی پتیان ذکر الٰہی مین مشغول ہوتی ہین وہ بھی اس شخص سے بدتر ہے جو گرانی کے لئے اناج روک رکھے اگر بغیر توبہ کیے مریگا تو اُسکی زبان کلمۂ توحید ادا کرنے سے بند ہوجائیگی اور بردہ فروش یعنے انسان کی تجارت کرنیوالا سود خوار سے بھی بدتر ہے۔ کیونکہ سود کھانیوالا اور سبز درخت کاٹنے والا اگر مرنیسے پہلے توبہ کرلین تو اُن کی توبہ قبول ہوگی۔ لیکن انسانون کے بیچنے والے کی توبہ قبول نہین ہوتی کیونکہ وہ مخلوق خدا پر ظلم کرتا ہے اور سود کھانے والا اور درخت کاٹنے والا فقط اپنی ذات پر ظلم کرتے ہین۔ اور قصائی چونکہ ہمیشہ جانورون کو ذبح کرتا رہتا ہے اسلیئے اُسکے قلب سے نرمی اور رحمت اُٹھ جاتی ہے اور کفن بیچنے والا یا مردہ نہلانے والا ہر وقت لوگون کے مرنے کا آرزومند رہتا ہے۔ حالانکہ مجھے اپنی اُمت کا ایک ایک بندہ تمام دنیا ومافیہا سے زیادہ پیارا ہے۔

منقول ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے کچھ وصیت فرمایئے۔ اُنھون نے فرمایا کہ مین تم کو سات باتون کی وصیت فرماتا ہون (۱) جن چیزون کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے اُسکا دل سے یقین کرو (۲) آخرت کا ہر وقت خیال رکھو (۳) فرضون کو اُنکے وقت پر ادا کرلو (۴) زبان کو ذکر الٰہی سے تر رکھو (۵) شیطان کا ساتھ نہ دو کیونکہ اُسکو مخلوق سے حسد ہے (۶) اور دنیا کو آباد کرنے کی فکر نہ کرو کیونکہ دنیا کے آباد کرنے سے آخرت برباد ہوتی ہے (۷) ہمیشہ مسلمانون کے خیرخواہ اور رحمدل رہو اور کثرت سے موت کو یاد کیا کرو اس ساتوین وصیت کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اپنی موت کو پیش نظر رکھیگا اور رحمدلی اختیار کریگا

تو کبھی گرانی کے خیال سے تجارتی غلے کو روک نہ رکھیگا۔

(باب ۳۲) ماں باپ کا حق اولاد پر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص آنحضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ مین جہاد کرنے کے لئے جانا چاہتا ہون۔ حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تیرے ماں باپ زندہ ہین؟ اُسنے عرض کی ہان۔ ارشاد ہوا کہ اُنکی خدمت سے بڑھ کر تیرے لئے کوئی جہاد نہین۔ پس عاقل آدمی کو لازم ہے کہ ماں باپ کا مرتبہ پہچانے اور اُنکا حق ادا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے توراۃ و انجیل و زبور اور قرآن مجید اور تمام آسمانی کتابون مین تاکید فرمائی ہے اور تمام پیغمبرون کو وحی بھیجی ہے کہ اپنے ماں باپ کی عزت کرین اور اُنکی ناخوشی کو اپنی ناخوشی فرمایا ہے۔

بعض علماء فرماتے ہین کہ قرآن پاک کی تین آیتین دو دو حکمون پر شامل ہوئی ہین جن مین کسی ایک پر عمل کرنا فائدہ مند نہیں جبتک کہ دوسرے حکم پر بھی عمل نہ کیا جائے (۱) قولہ تعالیٰ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ یعنی نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو پس جو شخص نماز کا پابند ہو مگر مال کی زکوٰۃ نہ ادا کرے تو اُسکی نماز بھی قبول نہ ہوگی (۲) قولہ تعالیٰ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ یعنی خدا اور رسولؐ کی اطاعت کرو پس جو شخص خدا کی اطاعت کا دعویٰ کرے اور رسولؐ کی اطاعت کا منکر ہو تو اُسکی اطاعت کبھی خدا قبول نہ کریگا۔ (۳) قولہ تعالیٰ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ یعنی اللہ کا اور اپنے ماں باپ کا شکر ادا کرو۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے لیکن ماں باپ کا شکریہ نہ بجالائے تو خدا کی جناب مین اُسکی شکر گذاری مقبول نہین۔

بعض علماء فرماتے ہین کہ اگر کوئی سوال کرے کہ ماں باپ اگر بیٹے سے ناخوش مرجائین تو اُنکے مرنے کے بعد کسی طور سے بیٹا اُنکو خوش کرسکتا ہے یا نہین۔ اسکا جواب یہ ہے کہ تین طرح سے البتہ خوش کرسکتا ہے (۱) یہ کہ بیٹا اپنی ذات سے نیک اور صالح ہو کیونکہ ماں باپ کے نزدیک اس سے زیادہ کوئی شے محبوب نہین کہ اُنکی اولاد نیک ہو (۲) ماں باپ کے رشتہ دارون کے ساتھ اچھا سلوک کرے (۳) ماں باپ کے لئے استغفار اور دعائے خیر کرتا رہے اور اُنکے نام سے صدقہ اور خیرات دیتا رہے۔

علماء کا قول ہے کہ اولاد پر ماں باپ کے دس حق ہیں (۱) جب ماں باپ کو کھانا کھانے کی حاجت پڑے تو اُنکے کھانیکا انتظام کرے (۲) اُنکو کپڑے کی ضرورت ہو تو مقدور کے موافق اُنکے لیے کپڑا بہم پہونچائے (۳) جب اُنکو کوئی خدمت لینے کی ضرورت ہو تو اُنکی خدمت کرے (۴) ماں باپ جب بلائے فوراً حاضر ہو (۵) جب کسی بات کا حکم دے تو اُسکا حکم بجالائے بشرطیکہ کسی معصیت کا حکم نہ ہو (۶) ماں باپ کے ساتھ نرمی سے گفتگو کرے کبھی سخت کلمہ زبان پر نہ لائے (۷) ماں باپ کو اُنکا نام لیکر نہ پکارے (۸) اگر باپ کے ساتھ کہین چلنے کا اتفاق ہو تو ادب سے اُسکے پیچھے چلے (۹) جو بات اپنے لئے پسند کرے وہی ماں باپ کے لیے روا رکھے۔ اور جو بات اپنے آپ کو ناگوار ہو اُسے اُنکے لئے بھی جائز نہ رکھے (۱۰) جس طرح اپنے لئے خدا سے دعائے خیر کرتا ہے ماں باپ کے لئے بھی دعائے مغفرت کیا کرے۔

منقول ہے کہ ایکبار حضرت حسن بصریؒ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے ایک شخص کو دیکھا کاندھے پر ایک زنبیل ڈالے ہوئے طواف مین مشغول ہے۔ حضرت حسنؒ نے اُس سے فرمایا کہ اے شخص یہ زنبیل اُتار کر رکھدے۔ اُسنے جوابدیا کہ یا حضرت اس زنبیل مین میری والدہ ضعیفہ ہے مین نے اُنکو اسطرح زنبیل مین بٹھاکر اور اپنے کاندھے پر اُٹھاکر ملک شام کی آخری سرحد سے یہان لاکر حج کرایا ہے۔ اسی طور سے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور تمام ارکان حج ادا کیے اور اسیطرح مین اُنکو سات حج کراچکا ہون۔ پس اب آپ یہ فرمائیے کہ مین نے ماں کا حق ادا کردیا یا نہیں؟ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ اے شخص! اگر تو اپنی ماں کو اسیطرح کاندھے پر اُٹھاکر دنیا کے آخری کنارے سے لاکر ستر مرتبہ بھی حج کرائے تو یاد رکھ کہ اُسکے پیٹ مین تونے اپنی ایک بار جنبش کرنے کا حق ادا نہین کیا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بہشت ماں کے قدمون کے نیچے ہے۔

منقول ہے کہ ایک صحابی جنکا نام حارث تھا بیمار ہوئے۔ اور نزع کیحالت اُنپر طاری ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیادت کے لئے تشریف لیگئے اور اُنکو کلمۂ شہادت تلقین فرمایا۔ اُنھون نے کلمہ نہ پڑھا حضورؐ نے فرمایا کہ کلمہ کیون نہین پڑھتے ہو؟ جواب دیا کہ یا رسول اللہ میرے سامنے ایک آگ کا پہاڑ ہے جب مین کلمۂ لا الہ الا اللہ کہنا چاہتا ہون تو وحشت سے میری زبان بند ہوجاتی ہے۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ تم سے کونسا ایسا عمل سرزد ہوا؟ جوابدیا کہ مین نے اپنی ماں سے

کلام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکی مان کو بلوایا اور فرمایا کہ اپنے بیٹے کا قصور معاف کردو ورنہ اُس کی روح کو دوزخ کے فرشتے لیجائینگے۔ مان نے معافی سے انکار کیا حضورؐ نے فرمایا کہ اچھا دعا کرو کہ تمھارے بیٹے کی زبان سے کلمۂ شہادت ادا ہو۔ اُسوقت حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ آپ کو اللہ تعالیٰ بعد سلام کے فرماتا ہے کہ آپ میری جناب مین تمام مخلوق سے افضل و برتر ہین۔ اپنی عزت وجلال کی قسم کہ مین ہرگز حارث سے راضی نہ ہونگا جبتک کہ اُسکی مان اُسکی خطا معاف نہ کریگی یہ ارشاد باری سُنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکی مان سے سفارش کی یہانتک کہ وہ اپنے بیٹے سے خوش ہوگئین اور فوراً حضرت حارث کی زبان پر کلمۂ شہادت جاری ہوا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنَّکَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ

مروی ہے کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذرؓ غفاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ چلو غربا اور پڑوسیون کی زیارت کرین۔ حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ غربا کون لوگ ہین؟ فرمایا کہ وہ لوگ جنسے کوئی ملنے نہین جاتا۔ عرض کی کہ شاید آپ کی مراد اہل قبور ہین؟ فرمایا ہان۔ پس حضرت ابوذرؓ ساتھ ہولیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت البقیع مین تشریف لیگئے اور وہان ایک قبر پر کھڑے ہوکر رونے لگے۔ حضرت ابوذرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کیون روتے ہین؟ فرمایا کہ اس قبر مین میری اُمت کا ایک شخص ہے جسپر سخت عذاب ہورہا ہے اتنے مین حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے رونے سے آسمان کے سب فرشتے رو رہے ہین۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اے جبرئیلؑ اس قبر سے میت کے رونے کی آواز نوجوان کی آواز معلوم ہوتی ہے اور اُسکی فریاد غریبون کی فریاد سے ملتی ہے۔ یہ مردہ کون ہے؟ عرض کی کہ یہ شخص انصار مین سے ہے۔ دریافت فرمایا کہ کس بات سے اسقدر عذاب کا مستحق ہوا؟ حضرت جبرئیلؑ نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگون کو آپکی امت کا گناہ معلوم نہین آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ یہ مردہ زندہ ہوکر اپنا وہ گناہ ظاہر کرے۔ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اور قبر سے اُس نوجوان کی آواز بلند ہوئی کہ یا رسول اللہ صلعم الامان الامان میری فریاد کو پہونچیے۔ میرے اوپر آگ ہے نیچے آگ ہے داہنے آگ ہے بائین آگ ہے اور یہ تمام وبال اس گناہ کا ہے کہ مین زندگی مین اپنی مان کو تکلیف دیا کرتا

تھا۔ یہ فریاد سُنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا کہ مدینے میں ندا کردو کہ یہ قبر جس شخص کے عزیز کی ہو وہ یہاں آئے اور قبر کے سرھانے کھڑا ہو۔ چنانچہ ندا کی گئی اور کچھ لوگ وہاں آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس نوجوان کی ماں مرچکی ہے تو قیامت تک اسیطرح مبتلا رعذاب رہیگا۔ تھوڑی دیر میں ایک ضعیف بڑھیا لاٹھی ٹیکتی ہوئی اور قبر دیکھنے گذرتی ہوئی آئی اور اُسی قبر کے سرھانے آکر کھڑی ہوگئی حضور نے اُس ضعیفہ سے دریافت فرمایا کہ اس قبر کا مردہ تجھ سے کیا رشتہ رکھتا ہے؟ اُسنے عرض کی کہ وہ میرا بیٹا میری آنکھوں کا تارا میرے دل کا ٹکڑا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کیا تو اس سے راضی ہے؟ اُسنے جواب دیا کہ نہیں فرمایا کہ ناخوشی کی کیا وجہ ہے اُسنے عرض کی کہ ایک روز میں محراب نماز میں مشغول عبادت تھی اور یہ میرا بیٹا شراب کے نشے میں چور گھر میں داخل ہوا اور اس زور سے مجھے لکڑی پھینک کر ماری کہ میرا ہاتھ ٹوٹ گیا میں نے اُسوقت بددعا کی کہ خدا کرے تجھے رضائے الٰہی حاصل نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ضعیفہ اپنے بیٹے پر رحم کر کیونکہ جس شخص کے دل میں رحم نہیں اُسپر اللہ تعالیٰ رحم نہیں کرتا۔ بڑھیا نے جواب دیا کہ میں اپنے بیٹے کے لئے اپنے دل میں رحم نہیں پاتی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اچھا اپنے کان قبر سے لگا کر اُس کی آواز سُن۔ بڑھیا نے قبر سے کان لگائے اور اپنے بیٹے کی فریاد سنی کہ وہ کہرہا ہے اے میری ماں اے میرے باپ میری بیکسی کی حالت پر رحم کرو اگر تم مجھپر رحم نہ کروگے تو قیامت تک آگ میں جلتا رہوں گا۔ یہ دردناک آواز سُنکر وہ ضعیفہ روپڑی اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے بیٹے سے راضی ہوگئی۔ ابھی اُسکی زبان سے یہ بات نہ نکلی تھی کہ اُس نوجوان پر سے قبر کا عذاب موقوف ہوگیا اور بہشت کی ہوائیں آنے لگیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے ماں باپ زندہ ہوں اور وہ رات دن اُن کو خوش رکھے تو اُس کے لئے بہشت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور اگر اُنمیں سے ایک زندہ ہو تو ایک دروازہ کھلا رہیگا اور جو شخص اپنے ماں باپ کو ہمیشہ ناراض رکھے اُسکے لئے دوزخ کے دو دروازے کھلے رہینگے اور اگر ایک کو ناخوش رکھے تو ایک دروازہ کھلا رہیگا۔ یہ حدیث سُنکر ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ اگر ماں باپ ظلم کریں تو کیا جب بھی اُنکی اطاعت کرنا چاہیئے۔ حضور نے تین بار ارشاد فرمایا کہ ہاں اگرچہ

مان باپ ظلم کرین۔
حدیثون مین آیا ہے کہ سات قسم کے لوگون کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے نہین دیکھتا۔ (۱) آوارہ عورتون کے گھر مین سونے والے (۲) چاشت کے وقت غافل رہنے والے (۳) پانسہ کھیلنے والے (۴) قہوہ پینے والے (۵) پردہ نشین عورتون کو جھانکنے والے (۶) امانت مین خیانت کرنیوالے (۷) مان باپ کو بُرا کہنے والے۔
منقول ہے کہ جناب موسیٰ علیہ السلام نے ایک بار جناب باری مین عرض کی۔ کہ اے خدا مجھے اُس شخص کو دکھادے جو بہشت مین میرا ہمنشین ہوگا۔ ارشاد ہوا کہ فلان شہر مین جاؤ اُسکے فلان بازار مین تم کو ایک قصائی ملیگا جسکی یہ شکل صورت اور یہ قد و قامت ہے وہی تمھارے ساتھ بہشت مین رہیگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اُس شہر مین گئے۔ اور اُس بازار مین جاکر اُسکی دُکان پر کھڑے ہوئے دیکھا کہ ایک نوجوان شخص بیٹھا ہے جسکے چہرے سے عیاری اور چالاکی ٹپکتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اُس کی حالت دیکھنے کے لیے وہان ٹھہرے اُس شخص کو دیکھا کہ گاہک سے قیمت پوری لیتا تھا اور گوشت کم دیتا تھا۔ اپنے جی مین کہنے لگے کہ شاید مین نے غلطی کی وہ کوئی اور شخص ہوگا اتنے مین حضرت جبرئیل علیہ السلام نظر آئے اور کہا کہ یہی وہ شخص ہے کہ جسکا آپکو پتہ دیا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام تمام دن وہان ٹھہرے رہے۔ شام کو قصائی نے گوشت کا بچا ہوا ٹکڑا اُٹھا کے زنبیل مین ڈالا اور دُکان بند کرکے اپنے گھر جانے لگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُس سے کہا کہ اے نوجوان کیا تم مجھے مہمان رکھ سکتے ہو؟ اُسنے کہا کہ آپ شوق سے میرے مہمان رہ سکتے ہین۔ حضرت موسیٰؑ اُسکے ساتھ ہولیئے اور اُسکے مکان پر پہونچے تھوڑی دیر کے بعد اُس شخص نے اُنکے سامنے کھانا پیش کیا اور کہا کہ اگر آپ کھانا چاہین تو ابھی کھائیے یا تھوڑی دیر ٹھہریے تاکہ مین ایک ضروری کام سے فارغ ہوجاؤن۔ حضرت موسیٰؑ نے اُنکے فرمایا کہ مین ابھی توقف کرتا ہون تم اپنے کام سے فراغت کرلو۔ اُس جوان نے وہ گوشت کا ٹکڑا جو دُکان سے ساتھ لایا تھا پکنے کے لئے چولھے پر رکھا اور نہایت عمدہ یخنی پکائی پھر اندر گھر مین گیا اور کھونٹی پر سے ایک زنبیل اُتار کر لایا جسمین ایک بالکل کمزور اور ناتوان بڑھیا تھی اُس بڑھیا کو زنبیل سے نکالا اور چمچے سے وہ یخنی اُسے پلائی یہانتک کہ بڑھیا آسودہ ہوگئی اور کچھ دیر تک لبون کو حرکت دیتی رہی۔ نوجوان نے پھر اُسیطرح بڑھیا کو زنبیل مین رکھ کر اپنے مقام پر

لٹکا دیا اور حضرت موسیٰؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب کھانا کھانے کا ارادہ کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُس سے اُس زنبیل کا واقعہ پوچھا؟ نوجوان نے بیان کیا کہ یہ بڑھیا میری ماں ہے جو کہ بہت ضعیف ہوگئی ہے اور اُٹھنے بیٹھنے پر قادر نہیں ہے۔ جب میں بازار سے دُکان بند کر کے آتا ہوں تو پیشتر اُسکو پیٹ بھر کر کھلا پلا دیتا ہوں پھر خود کھاتا ہوں۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کہ یخنی پینے کے بعد اُس ضعیفہ کے ہونٹھوں کو میں نے حرکت کرتے دیکھا یہ کیا بات تھی؟ نوجوان بولا جو وقت یہ ضعیفہ آسودہ ہوجاتی ہے تو یہ دعا مانگا کرتی ہے کہ اے پروردگار میرے بیٹے کو بہشت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہمنشین بنانا حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کہ اے نوجوان میں تجھے خوشخبری دیتا ہوں کہ میں موسیٰؑ ہوں اور تو بہشت میں ضرور میرا ہمنشین ہوگا۔

مروی ہے کہ جو شخص اپنی بی بی کو اپنے اوپر غالب کرلیتا ہے اُسپر خدا اور فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ اور جو شخص اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرتا ہے اُسکے لیے بارہ عذاب ہیں۔ چھ زندگی میں اور چھ مرنے کے بعد۔ زندگی کے چھ عذاب یہ ہیں (۱) اُس کا نامۂ اعمال نیکیوں سے بالکل خالی ہوگا (۲) اُسکا نماز روزہ اور کوئی عبادت مقبول نہیں (۳) اطاعت الٰہی کی اُسکو توفیق نہ ہوگی (۴) بغیر توبہ کیے مرگا (۵) دنیا سے بے ایمان اُٹھیگا (۶) بدکاروں کے گروہوں میں اسکا حشر ہوگا۔ مرنے کے بعد چھ عذاب یہ ہیں (۱) جانکنی کے وقت کلمۂ شہادت کو وہ بھول جائیگا (۲) منکر و نکیر کو کافی جواب نہ دے سکے گا (۳) اُسکی قبر تنگ ہوجائیگی (۴) اللہ تعالیٰ اُسکو نظر رحمت سے نہ دیکھیگا (۵) عذاب قبر کی سختی اُٹھائیگا (۶) ہمیشہ دوزخ میں رہیگا۔

اہل وعیال پر شفقت کرنے کا بیان

حضرت انسؓ ابن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ ایک روٹی خدا کی راہ میں صدقہ دینا افضل ہے یا سو رکعت نماز نفل پڑھنا۔ فرمایا ایک روٹی صدقہ دینا میرے نزدیک دو سو رکعت نفل پڑھنے سے افضل ہے۔ میں نے عرض کی یا حبیب اللہ مسلمانوں کی حاجت روا کرنا آپ زیادہ پسند فرماتے ہیں یا دو سو رکعت نفل ادا کرنا؟ فرمایا کہ مسلمان کی حاجت برلانا میرے نزدیک ہزار رکعت نماز نفل سے بہتر ہے۔ میں نے

عرض کی یا رسول اللہ حرام کا ایک لقمہ ترک کر دینا آپکو زیادہ پسند ہے یا ہزار رکعت نماز نفل۔ فرمایا کہ حرام لقمہ کا ترک کر دینا مجھے پانچہزار رکعت نماز نفل سے زیادہ پسند ہے۔ مین نے عرض کی یا نبی اللہ غیبت سے باز رہنا آپ بہتر خیال فرماتے ہین یا دو ہزار رکعت نماز نفل؟ فرمایا کہ غیبت سے بچنا میرے نزدیک دس ہزار رکعت نماز نفل سے زیادہ عمدہ ہے۔ مین نے عرض کی یا حبیب اللہ بیوہ عورت کی حاجت روائی کرنا آپکو زیادہ پسند ہے یا دس ہزار رکعت نماز نفل؟ فرمایا کہ بیوہ عورت کی حاجت برلانا میرے نزدیک تیس ہزار رکعت نماز نفل سے زیادہ افضل و بہتر ہے۔ مین نے عرض کی یا رسول اللہ بال بچون مین محبت کی راہ سے بیٹھنا آپ زیادہ پسند فرماتے ہین یا مسجد مین بیٹھنا۔ فرمایا کہ بال بچون مین بیٹھنا مجھے اس اعتکاف سے بھی زیادہ پسند ہے جو خاص میری مسجد مین ادا کیا جائے۔ مین نے عرض کی یا رسول اللہ اپنے بال بچون مین خرچ کرنا آپکے نزدیک زیادہ عمدہ ہے یا خدا کی راہ مین صرف کرنا فرمایا کہ وہ ایکدرم جسکو مسلمان اپنے بال بچون پر صرف کر دے میرے نزدیک اُس ہزار درم سے افضل ہے جو راہ خدا مین صرف کیے جائین۔ مین نے عرض کی یا رسول اللہ ماں باپ کی اطاعت و فرمانبرداری اور اُنکے ساتھ اچھا سلوک کرنا آپ زیادہ پسند فرماتے ہین یا ہزار برس تک عبادت الٰہی مین مشغول رہنا ارشاد فرمایا کہ ماں باپ کی اطاعت اور خدمتگذاری مجھے دو ہزار برس کی عبادت سے بھی زیادہ پسند ہے

(باب ۳۴) اولاد کا حق ماں باپ پر اور عمدہ تربیت اولاد کا بیان

حضرت ابو داؤد طائی سے مروی ہے کہ اے مسلمانو اپنی اولاد کو عزت سے رکھو اور اُنکی عمدہ تربیت کرو کیونکہ اولاد کو اچھی طرح رکھنے سے نو درجے حاصل ہوتے ہیں۔ تین درجے دنیا مین ملتے ہین وہ یہ ہین (۱) رزق کی فراخی حاصل ہوگی اور نہایت فراخی کے ساتھ وہ شخص زندگی بسر کریگا (۲) عبادت الٰہی مین لذت ملیگی اور نماز و روزہ جمعہ اور جماعت مین کبھی اُسکو سستی لاحق نہ ہوگی۔ (۳) تمام دنیاوی حاجتین اُسکی اللہ تعالیٰ پوری کریگا اور تین درجے مرنے پر حاصل ہونگے وہ یہ ہین (۱) جانکنی کی سختی اُسپے آسان ہو جائیگی (۲) نزع کے وقت کلمۂ شہادت اُسکی زبان پر جاری ہوگا (۳) دنیا سے ایمان کے ساتھ اُٹھیگا اور تین مرتبے آخرت مین دیے جائینگے۔ وہ یہ ہین (۱) میزان عمل قائم ہونے کے وقت اُسکے حساب و کتاب مین تخفیف ہوگی (۲) پل صراط پر سے کوندتی ہوئی بجلی کیطرح گذر جائیگا حالانکہ وہ

پینتالیس برس کی راہ ہے (۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اُسکو حاصل ہوگی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم کا بیٹا مرجاتا ہے تو اُسکے تمام اعمال ختم ہوجاتے ہین لیکن تین امور ایسے ہین جنکی وجہ سے قیامت تک اعمال نیک کا سلسلہ نہین ٹوٹتا (۱) صدقہ جاریہ (۲) وہ علم جس سے اُسکے مرنے کے بعد بھی لوگ فائدہ اُٹھائین (۳) ایسی اولاد نیک جو اُسکے لئے دعائے خیر کرتی رہے۔

شعبی کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اُس باپ پر جو اپنے بیٹے کو عمدہ تربیت کی وجہ سے ایسا موقع نہ دے کہ وہ اُسکا نافرمان ہوسکے۔ مطلب یہ ہے کہ اپنی اولاد کو ایسے امور پر مجبور نہ کرے جو اُنکو ناگوار ہون اور نافرمانی کر گذرین۔ چنانچہ کسی بزرگ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو کسی بات کا حکم نہ دیتے تھے جب اُنسے وجہ پوچھی گئی تو جواب دیا کہ مین ڈرتا ہون کہین ایسا نہ ہو کہ میرا کوئی حکم اُسکو بُرا معلوم ہو اور وہ اُسمین میری نافرمانی کرجائے اور عذاب الٰہی کا مستحق ٹھہرے مین نہین چاہتا کہ اپنے بیٹے کو دوزخ کی آگ مین جلاؤن۔

یزید رقاشیؒ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سات چیزونکا ثواب مرنے کے بعد بھی مسلمان کو ملتا رہتا ہے۔ (۱) جو شخص کوئی مسجد بنائیگا تو جبتک ایک شخص بھی اُسمین نماز پڑھیگا تو اُس بنانے والے کو ثواب پہونچتا رہیگا (۲) جس شخص نے کوئی نہر کھدوائی تو جبتک اُسمین پانی بہا کریگا اور لوگ پیتے رہینگے اُسکو ثواب ملتا رہیگا (۳) جو شخص کوئی قرآن مجید لکھے تو جبتک لوگ اُسکو پڑھتے رہینگے لکھنے والے کو اُسکا ثواب ملتا رہیگا (۴) جو شخص پہاڑ سے کوئی چشمہ نکالے تو جبتک لوگ اُسکے پانی سے نفع اُٹھائینگے ثواب پاتا رہیگا (۵) جو شخص کچھ درخت لگائیگا تو جبتک اُسکے پھل اور سایہ سے انسان وحیوان وغیرہ نفع پائینگے اُسکو ثواب ملتا رہیگا (۶) جو شخص محض خدا کے واسطے لوگون کو علم دین کی بات بتائیگا تو جبتک لوگ اُسپر عمل کیا کرینگے وہ ثواب پاتا رہیگا (۷) جو شخص نیک بخت بیٹا چھوڑ کر مرجائے جو کہ اُسکے لئے استغفار اور دعائے خیر کرتا رہے یعنی جس بیٹے کو باپ نے علم دین اور قرآن کی تعلیم دی ہو اور اُس تعلیم کی وجہ سے وہ لڑکا متقی اور صالح ثابت ہو تو اُسکی عبادت اور نیک بختی کا ثواب اُسکے ماں باپ کو بھی ملتا رہیگا اور جس بیٹے کو ماں باپ نے اچھی تعلیم نہین دی بلکہ بُری راہ پر لگایا تو ایسی اولاد کی بداعمالی کا وبال ماں باپ کی گردن پر بھی ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ماں باپ پر اولاد کے حق چار ہین (۱) جب اولاد پیدا ہو تو عمدہ اسلامی نام رکھے (۲) بچپن مین اچھی طرح سے غور اور پرداخت کرے (۳) جب سن تمیز کو پہونچے تو علم دین اور قرآن وحدیث کی تعلیم دے (۴) بالغ ہوجانے پر شادی کردے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین ایک شخص اپنے بیٹے کو لیکر حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے امیرالمومنین یہ میرا بیٹا میری نافرمانی کرتا ہے اور مجھے تکلیف دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس لڑکے سے فرمایا کہ اے نوجوان تو خوف خدا نہین رکھتا اور ماں باپ کی ناراضی کے وبال سے نہین ڈرتا کیا تو نہین جانتا کہ ماں باپ کا حق اولاد پر کسقدر ہے؟ لڑکے نے عرض کی کہ اے امیرالمومنین کیا ماں باپ پر اولاد کا حق کوئی نہین؟ آپنے فرمایا اولاد کے حقوق بیشک ماں باپ کے اوپر ہین چنانچہ باپ کا فرض ہے کہ اپنے نکاح مین کسی عورت بدکار کو نہ لائے تاکہ اُسکی اولاد کے لئے ننگ و عار کا سبب نہ ہو اور اولاد کا نام اچھا رکھین اور قرآن اور علم دین کی تعلیم دین یہ سنکر نوجوان نے کہا کہ اے امیرالمومنین مین قسم کھاکر عرض کرتا ہون کہ میرے باپنے اپنے نکاح کیلئے اچھی عورت نہ بہم پہونچائی کیونکہ میری ماں ایک سندھی لونڈی ہے جسکو اُسنے چارسو درم کو خریدا تھا اور میرے لیے اچھا نام بھی تجویز نہین کیا۔ چنانچہ میرا نام اُسنے جعل رکھا ہے اور جعل نجاست کے کیڑے کو کہتے ہین اور مجھے کلام الٰہی مین سے ایک آیت کی بھی تعلیم نہین دی یہ سُنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُسکے باپ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے شخص تو اپنے بیٹے کی شکایت کرتا ہے کہ وہ تیرے ساتھ بدسلوکی سے پیش آتا ہے حالانکہ پیشتر خود اُسکے ساتھ بدسلوکی کی ہے۔ چل اُٹھ اور میرے سامنے سے دور ہو۔

حکایت۔ فقیہ ابواللیثؒ سے مروی ہے کہ ابوحفص اسکندری علمار سمرقند سے تھے۔ اُنکے پاس ایک شخص نے آکر شکایت کی کہ میرے بیٹے نے مجھے مارا اور ایذا دی۔ اُنھون نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہین بیٹا بھی باپ کو مارتا ہے۔ اُسنے کہا کہ واقعی میرے بیٹے نے مجھے مارا اور تکلیف دی اُنھون نے پوچھا کہ کیا تونے اپنے بیٹے کو آداب اور علم دین کی تعلیم دی ہے؟ جواب دیا کہ نہین۔ پوچھا کہ وہ کیا کام کرتا ہے؟ جواب دیا کہ کھیتی باڑی۔ اُنھون نے فرمایا کہ پھر تم جانتے ہو کہ اُسنے کیون تمھید مارا؟ کہا کہ نہین۔ اُنھون نے فرمایا کہ غالبًا وجہ یہ ہے کہ جب تمھارا بیٹا صبح کو اپنے کھیت پر جانے

تو وہ اپنے ٹٹو پر سوار تھا اور اُسکے سامنے بیل اور مویشی تھے اور پیچھے کتا تھا چونکہ وہ قرآن اور علم دین سے بے بہرہ ہے پس ایسی حالت میں تم اُسکے سامنے آ گئے اُسکو تم پر گا ئے بیل کا دھوکا ہوا اسلئے مار بیٹھا خدا کا شکر کرو کہ تمھارا سر ٹوٹنے سے بچ گیا۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ پوری مروت اور جوانمردی یہ ہے کہ انسان اپنے مان باپ سے اچھا سلوک کرے اپنے رشتہ دارون پر احسان کرے اپنے بھائیون کی عزت کرے۔ اپنی اولاد اور خدمتگارون کے ساتھ خوش اخلاقی برتے۔ اپنے دین کی محافظت کرے اپنے مال کو حرام اور شبہ سے بچائے۔ خدا کی راہ مین خیرات کرے اپنی زبان کو جھوٹ وغیبت وغیرہ سے محفوظ رکھے۔ اپنے گوشۂ خلوت کو لازم پکڑے یعنے تنہائی مین اعمال نیک بجالاتا رہے اور لوگون کے ساتھ فضول وقت ضائع کرنے کے لئے بیٹھنے اُٹھنے سے پرہیز رکھے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس شخص کو چار باتین حاصل ہون وہ اعلیٰ درجے کا خوش نصیب ہے (۱) بی بی طبیعت کے موافق ملے (۲) اُسکے بھائی نیک ہون (۳) اپنے ہی شہر مین معاش کا سامان بہم پہونچے (۴) اولاد فرمانبردار ہو۔

عوف ابن مالک اشجعی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کے تین بیٹیان ہون اور وہ اُن کو اچھی طرح ادب وسلیقہ سکھائے اور اُنکی خبرگیری کرے پھر اچھی جگہ اُنکی شادی کردے تو مرنے کے بعد وہ لڑکیان اُسکے لئے دوزخ کی آڑ ہو جائینگی۔ یہ سُنکر انصار مین سے ایک عورت نے عرض کی یارسول اللہ اگر کسی کے دو یا ایک ہی بیٹی ہو اُسکے لئے کیا ہوگا؟ فرمایا کہ وہ اور وہ مان باپ جو اولاد کے ساتھ اچھا سلوک کرین بہشت مین اس طرح قریب ہونگے جیسے ہاتھ کی اُنگلیان۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے چار بیٹیان ہون اور وہ اُن کو عمدہ آداب سکھائے اور اُنکی تربیت مین روپیہ صرف کرے تو اُسپر ہر روز آسمان سے اللہ تعالیٰ کی چار سو رحمتین نازل ہوتی ہین۔ اور محمد رسول اللہ کیطرف سے ہر روز چار ہزار سلام اُسپر پہنچتے ہین۔ یہ سُنکر ایک عورت نے سوال کیا کہ یارسول اللہ اگر تین لڑکیان ہون؟ آپنے فرمایا اگر تین لڑکیان ہین تو اُنھین تین کے موافق اگر دو ہین تو دو

کے برابر اور اگر ایک ہے تو ایک کے مطابق یہ ثواب پہونچیگا اور ہر روز اُس گھر مین ستر فرشتے رحمت کے آتے رہینگے اور اللہ تعالی اُنکے مان باپ کو ایک ایک دن کا ثواب سال سال کے برابر عطا فرمائیگا جو عزیز قریب ازراہ ہمدردی اُن لڑکیون مین سے کسی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائیگا تو گویا اُسنے بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر کو پیٹ بھر کھانا کھلایا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس عورت کا شوہر مرجائے اور اُسکے کچھ بیٹیان ہون جنکی وجہ سے وہ اپنا دوسرا نکاح نہ کرے بلکہ اُنھین کی پرورش مین زندگی گذار دے تو مرنے کے بعد وہ ضرور داخل بہشت ہوگی۔

یزید رقاشیؒ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بازار سے اناج اور کھانے کا سامان اپنی اولاد کیلئے خرید کر لائے تو وہ گویا راہ خدا مین خیرات کرنے کیلئے ایک مقبول صدقہ لیجا رہا ہے۔ یہانتک کہ اپنی اولاد پر اُسے صرف کرے اور چاہیئے کہ لڑکیون کی پرورش مقدم سمجھی جائے کیونکہ اس کمزور جماعت پر اللہ تعالی نے بھی نرمی فرمائی ہے۔ پس جو شخص لڑکیون پر نرمی اور رحمدلی اختیار کریگا وہ گویا خوف خدا سے روپڑا اور جو شخص خوف خدا سے روئیگا وہ ضرور بخشا جائیگا جسنے لڑکیون کو خوش رکھا اُسکو قیامت کے رنج وغم کے وقت اللہ تعالی خوش کریگا اور جسنے لڑکیون کو کپڑا پہنایا اُسکو قیامت کے دن اللہ تعالی بہشت کے حلّے عطا فرمائیگا اور جو شخص لڑکیون کی شادی نیک بخت اور صالحین سے کریگا اُسکو قیامت کے دن اللہ تعالی نیک لوگون کی جماعت مین اُٹھائیگا۔

لیلیٰ بنتِ سلام سے منقول ہے کہ جب قیامت کے دن تمام لوگ حساب وکتاب کیلئے اللہ تعالی کی حضور مین پیش ہونگے اُسوقت مسلمانون کے نابالغ بچے حاضر ہونگے جبرئیل علیہ السلام کو ارشاد ہوگا کہ ان لڑکون کو بہشت مین لیجاؤ۔ جب اُنکو لے چلین گے تو وہ بہشت کے دروازے پر جاکر کھڑے ہوجائینگے اور اپنے مان باپ کی نسبت سوال کرینگے۔ بہشت کے دربان جواب دینگے کہ تمھارے مان باپ تمھارے برابر نہین۔ اُنکے گناہ اور اعمال بد بہت ہین۔ جنکا اُنسے حساب لیا جارہا ہے یہ سُنکر وہ لڑکے چیخ کے روئینگے۔ اللہ تعالی جو کہ عالم الغیب ہے دریافت فرمائیگا کہ اے جبرئیل یہ بچے کیا چاہتے ہین؟ حضرت جبرئیلؑ عرض کرینگے کہ الٰہ العالمین تو خوب جانتا

ہے یہ مسلمانون کے بچے کہہ رہے ہین کہ ہم بغیر اپنے ماں باپ کے داخل بہشت نہ ہونگے۔ ارشاد الٰہی ہوگا کہ اے جبرئیلؑ ایک حیلہ کر جس سے ان کی دلجمعی ہو جائے۔ چنانچہ حکم خدا سے دو دو فرشتے اُن کے ماں باپون کی شکلین اختیار کرکے اُنکے سامنے نمودار ہونگے انھین دیکھ کر سب لڑکے بیتابانہ دوڑینگے اور اپنے ماں باپ کے دھوکے مین گلے سے لپٹ جائینگے اور پھر سینے سے لگتے ہی الگ ہوکر دور بھاگین گے اور شور مچائینگے کہ یہ ہمارے ماں باپ نہین فرشتے پوچھین گے کہ اے لڑکو تم اپنے ماں باپ کو کس علامت سے پہچانتے ہو؟ وہ جواب دینگے کہ جب ہم بچپن مین مرگئے تھے تو کثرت غم سے ہمارے ماں باپ کے کلیجون مین آگ لگ گئی تھی اور دلونین ناسور پڑ گئے تھے اور یہان جو ہمارے ماں باپ نظر آتے ہین اُنسے محبت کی بو نہین آتی۔ ہم اپنے ماں باپ کو ہمراہ لیے بغیر کبھی بہشت مین قدم نہ رکھینگے۔ پس حکم الٰہی ہوگا کہ اے جبرئیلؑ انکے اصل ماں باپ کو لاؤ اور انکے ساتھ بہشت مین داخل کردو۔ یہی مطلب اُس حدیث شریف کا ہے کہ قیامت کے دن بچہ اپنے ماں باپ کو کھینچکر بہشت مین لیجائیگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت کے ایک پھاٹک کا نام باب الفرح ہے اُس پھاٹک سے وہی لوگ داخل ہونگے جو اپنی اولاد کو خوش وخرم رکھتے ہین اور بعض حدیثون مین آیا ہے کہ جو شخص اپنی اولاد کو عزت سے رکھیگا اللہ تعالیٰ اُس کو بہشت مین پہونچائے گا۔ بہشت کے ایک دروازے کا نام ریان ہے جو انھین لوگون کے لئے کھُلے گا جو اپنی اولاد کو خوش رکھے۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کی پرورش اچھی کرو کیونکہ اولاد کی عزت کرنا دوزخ کی آڑ ہے اور اُنکے ساتھ کھانا کھانا دوزخ سے نجات دلائیگا اور اُن سے اچھا سلوک کرنا پل صراط سے گذرنے مین مدد دیگا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ اپنی اولاد کو مفید تعلیم دینا اور عمدہ آداب سکھلانا اس سے بہتر ہے کہ ہر روز بہت زیادہ صدقہ اور خیرات دے جو شخص اپنے دشمن اور حاسد کو ذلیل اور رسوا کرنا چاہتا ہے اُس کو چاہیئے کہ اپنی اولاد کو عمدہ آداب اور اخلاق سے آراستہ کرے اولاد کی طرف محبت کی نظر سے دیکھنا ایسا ہے جیسے اپنے پیغمبر کی زیارت کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم اپنی اولاد کو پیار کیا کرو۔ اور اُن کا

بوسہ تو کیونکہ تمھارے لئے ہر پیار کے بدلے ایک درجہ ہے لڑکا ہو تو سات برس کے سن تک اور لڑکی ہو تو پانچ برس کے سن تک اُنکا منھ چومنا جائز ہے اور بوسہ پانچ قسم کا ہوتا ہے (۱) بوسۂ رحمت جیسے کہ اولاد اپنے ماں باپ کے سر کو بوسہ دین (۲) بوسۂ شہوت جیسے کہ باہم میاں بی بی مین ہوتا ہے (۳) بوسۂ شفقت جس طرح اپنے بھائی یا بہن کو پیار کیا جاتا ہے (۴) بوسۂ تحیت جیسے کہ مسلمان ایکدوسرے کا ہاتھ چومے (۵) بوسۂ مودت جیسے کہ ماں باپ اپنی اولاد کو پیار کرین۔

تربیتِ اولاد

مفتاح الفتوح مین لکھا ہے کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے عقیقے کے گوشت کا مسئلہ پوچھا فرمایا کہ وہ قربانی کے مانند ہے۔غریبون کو کھلا دینا چاہیئے۔

شرعۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ جب مسلمان کے گھر بچہ پیدا ہو تو اُسکے کان مین اذان کہنا چاہیئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے موقع پر پہلے دن ایسا ہی کیا تھا اور عمدہ نام رکھنا چاہیئے اور ساتوین دن عقیقہ کرنا چاہیئے اگر لڑکا ہو تو دو بکریان۔ اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنا عقیقہ نبی ہو جانے کے بعد کیا۔عقیقہ کا جانور ذبح ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا چاہیئے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ...... اگر لڑکا ہو تو یہ کہے اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ ابْنِیْ دَمُھَا بِدَمِہٖ لَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لِابْنِیْ فُلَانٍ مِنَ النَّارِ اور لڑکی ہو تو یہ کہے ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ ابْنَتِیْ فَاجْعَلْھَا فِدَاءً لَھَا مِنَ النَّارِ۔ بہتر یہ ہے کہ عقیقہ مین گوشت درست کرنے کے وقت ہڈیان نہ توڑی جائین اور جانور کی ران دایہ کو دیجائے اور گوشت پکا کر مساکین اور غربا کو کھلا دیا جائے۔عقیقہ کا دن پیدائش سے ساتوان دن ہے ورنہ چودھوین یا اکیسوین دن عقیقہ کر دیا جائے اور بچے کے سر کے بال مونڈکر اُنکے برابر سونا یا چاندی تول کر صدقہ دیا جائے اور بچے کے سر پر صندل یا زعفران کی قسم سے کوئی خوشبو مل دیجائے۔

شرح الاوراد مین ہے کہ ہر بچہ پر عقیقہ بمنزلہ ایکبار کے ہے تا وقتیکہ اُسکے ماں باپ اُسکو اُس بارے

سکبدوش نہ کرین۔ لہذا ہر مومن کا فرض ہے کہ اپنی اولاد کا عقیقہ کر دیا کرے اور بچے کو بدکار عورت کا دودھ نہ پلوائے تاکہ اُس کی خبیث عادت کا اثر بچے کی طبیعت پر نہ پہونچے اور اُسکا اچھا اسلامی نام رکھے اور جب چار مہینے چار دن کا ہو جائے تو از قسم غذا کوئی چیز اُسکو چٹائی جائے اور جب اُسکی زبان بات کے لئے حرکت کرنے لگے تو کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سکھایا جائے ...... اور یہ آیت پڑھائی جائے فَتَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ اور جب اُسکی عمر چار برس چار مہینے چار دن کی ہو تو اُسکو مسجد مین بھیجے اور وہان عالم اُسکو سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص ور اقرا باسم ربک الذی خلق پڑھائے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو اسی سن مین ایک متقی معلم یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تھا۔ اور جب سات برس کا ہو جائے تو اُسکو نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے اور نو برس کے سن تک تاکید کیجائے اور جب دس برس کا ہو جائے تو نماز مین سستی کرنے پر مارنا چاہیئے۔ چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ اے مسلمانو اپنے بچون کو جب وہ سات برس کے ہو جائین نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائین تو مار کر نماز پڑھاؤ۔ پس سات برس کے بچے کو جائز نہین کہ اپنے مان باپ بہن کے ساتھ سوئے۔ البتہ اپنی مملوکہ لونڈی یا بی بی کے ساتھ سو سکتا ہے

شرح ہدایہ مین ہے کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ بچے کو شریعت کے آداب اور دین اسلام کی تعلیم دے تاکہ اُسکی توجہ توحید اور رسالت کیطرف ثابت ہو اور اس فضیلت کیوجہ سے اللہ تعالیٰ اُسکو دنیا اور آخرت کی آفتون سے محفوظ رکھے۔ چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص اپنے بچے کو دنیا کی آفتون سے محفوظ اور آخرت کی نعمتون سے مسرور کرنا چاہتا ہے تو چاہیئے کہ اُسے توحید اور اسلام کی تعلیم دے اور بالغ ہونے سے پہلے اُسکا مال ومتاع اُسکے سپرد نہ کیا جائے۔ جب پندرہ برس کا ہو جائے تو کسی خوبصورت نیک اور شریف خاندان کی لڑکی سے شریعت کے موافق اُسکا نکاح کر دیا جائے اور رسم شادی کو بدعات اور ممنوعات سے پاک رکھے تاکہ اُسکا وبال مان باپ اور خود بچے پر بھی نہ پڑے بعد شادی کے دعوت ولیمہ سنت ہے۔ یعنی علماء اور مساکین کو کھانا کھلایا جائے۔ اور لڑکے کو پابندی شریعت کی تاکید کیجائے کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص اپنے بچے کو شریعت کی بیحرمتی پر دلیر کرے وہ دنیا اور آخرت مین ملعون ہے اُسکی کوئی عبادت اور دعا اللہ تعالیٰ قبول نہین فرماتا اور اس کے نامۂ اعمال مین اُسکا کوئی عمل نیک درج نہین ہوتا بلکہ اسقدر برائیان ہوتی ہین جتنے اُس کے

سر پر بال ہین۔

(باب ۵۳) میان کا حق بی بی پر۔ اور عورت کو قبرستان وغیرہ مین جانے کی ممانعت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایمان توحید کے بعد کسی بندۂ مومن کیلئے اس سے بڑھکر اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت نہین کہ اُسکی بی بی نیک اور پاکدامن ہو۔ اور عورت پر شوہر کا اسقدر حق ہے کہ اگر شوہر کے جسم پر سر سے پاؤن تک زخم ہون اور اُنسے سڑکر پیپ اور خون بہے اور عورت اُسکو اپنی زبان سے چاٹے جب بھی شوہر کا حق ادا نہین کرسکتی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت ناراض ہوکر اپنے شوہر سے یہ کہے کہ خدا شاہد ہے تونے آجتک میرے ساتھ کوئی بھلائی نہین کی تو اُس عورت کے عمر بھر کے اعمال نیک اللہ تعالیٰ اکارت کردیتا ہے۔ اور اگر کوئی عورت تمام دنیا کا سونا چاندی اپنے شوہر کے گھر لیکر آئے اور پھر کسی وقت غصے مین شوہر پر زبان درازی کرے اور اُس سے کہے کہ تو کون ہوتا ہے اس تمام مال و دولت کی مالک مین ہون تو اللہ تعالیٰ اُسکی تمام نیکیان برباد کردیگا۔ اور وہ بغیر حساب و کتاب کے دوزخ مین جائے گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کے لیۓ اپنے شوہر کو پیالہ بھر پانی پلانا سال بھر کی عبادت سے افضل ہے۔ اور قیامت کے دن عورتون سے پہلے پہل نماز کا سوال ہوگا پھر شوہر کا حق ادا کرنا پوچھا جائیگا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت بلا اجازت اپنے شوہر کے گھر سے باہر چلی جائے اُسکی نماز قبول نہین ہوتی۔ یہان تک کہ واپس آکر اپنے آپ کو شوہر کے حوالے کردے اور کہے کہ مین قصوروار ہون جو تیرا جی چاہے سزا دے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکبار حج کے موقع پر مقام منیٰ مین خطبے مین ارشاد فرمایا کہ اے لوگو تم لوگون کا اپنی عورتون پر حق ہے اور تمھاری عورتون کا بھی تم پر حق ہے۔ تمھارا حق اُنپر یہ ہے کہ وہ تمھارے بسترون کی حفاظت کرین اور تمھارے

گھر مین کسی ایسے شخص کو نہ آنے دین جس سے تم کو نفرت ہے۔ اور کسی بدکاری کی مرتکب نہ ہون اگر وہ ایسا کرین تو خدا نے تمھین اجازت دی ہے کہ اُنھین مارو مگر ایسا مارو کہ اُن کا کوئی عضو بیکار نہ ہونے پائے اور عورتون کا حق تم پر ہے کہ تم اُنکو مقدور کے موافق کھانا کپڑا دو۔

علما کا قول ہے کہ شوہر کے لیئے چار باتون پر اپنی بی بی کو مارنا جائز ہے (۱) جبکہ شوہر بی بی سے آرائش کا خواہشمند ہو اور وہ اُسکا حکم نہ مانے اور آرائش ترک کردے (۲) شوہر اُسکو بستر پر بلائے اور وہ باوجودیکہ حیض و نفاس سے طاہر ہو اور کوئی عذر شرعی نہ رکھتی ہو انکار کرے (۳) بلا اجازت شوہر کے گھر سے باہر قدم رکھے حالانکہ کوئی ضرورت شدید نہ ہو (۴) نماز ترک کرنے پر۔ ہان البتہ یہ جائز ہے کہ مہر معجل ادا ہونے سے پہلے عورت بلا اجازت گھر سے باہر جاسکتی ہے۔ یا کسی اور مجبوری کے سبب سے بھی بلا اجازت باہر جاسکتی ہے۔ مثلاً عورت دایہ ہو یا مردہ شو ہو اور نیز ہفتے مین ایکبار اپنے مان باپ کے دیکھنے کے لئے اور سال مین ایکدفعہ اپنے محرم رشتہ دارون سے ملنے کے لئے بلا اجازت جاسکتی ہے اور اسکے علاوہ غیر محرمون کے گھر دعوت شادی یا بیمار پرسی وغیرہ کے لیئے شوہر کی اجازت کے بغیر جانا جائز نہین اور اجازت لیکر بھی اگر جائیگی تو میان بی بی دونون گنہگار ہونگے اور نہانے کے لئے حمام مین اور ہمسایے کے گھر جانے مین اختلاف ہے۔ لیکن اس شرط سے جائز ہے کہ خوشبو لگا کر اور بناؤ سنگار کر کے نجائے۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو عورت پانچون وقت کی نماز پڑھے اور رمضان مین مہینہ بھر کے روزے رکھے اور خانۂ کعبہ کا حج کرے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرمانبردار رہے وہ بہشت مین جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے۔

بروایت عطا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین عرض کیا کہ یارسول اللہ صلعم شوہر کا حق عورت پر کیا ہے ارشاد فرمایا کہ اگر عورت اونٹ کے کجاوے پر ہو اور شوہر اُسے بلائے تو اُسکا فرض ہے کہ انکار نہ کرے اور رمضان شریف کے علاوہ شوہر کی بلا اجازت نفل کا کوئی روزہ نہ رکھے اگر بلا اجازت نفل کا روزہ رکھیگی تو اُسکو گناہ ہوگا اور شوہر کو روزے کا ثواب ہوگا اور شوہر کے بلا اجازت گھر سے باہر جائے اگر جائیگی تو گھر واپس آنے تک تمام فرشتے رحمت وعذاب کے اُسپر لعنت کرتے رہینگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار قسم کے لوگون کو جنت کی خوشبو پانسو برس کی

سے آئیگی (۱) وہ شخص جسکے بال بچے زیادہ ہون اور وہ رات دن محنت و مشقت کرکے اُنکے لئے کسب حلال سے روٹی کمائے (۲) وہ شخص جو ایک عرصہ تک گناہ کرتا رہے پھر سچے دل سے توبہ کرلے اور توبہ کیحالت مین مرجائے (۳) وہ شخص جو اپنے مان باپ کا فرمانبردار اور خدمتگذار ہو (۴) وہ عورت جو شوہر کو حق مہر معاف کردے۔

فقیہ ابو اللیث کی روایت ہے کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوا اور کہا کہ مین اسلام لانا چاہتا ہون کوئی ایسا معجزہ دکھایئے جس سے میرا یقین قوی ہوجائے حضورؐ نے فرمایا کہ کس قسم کا معجزہ طلب کرتا ہے۔ اُسنے کہا کہ فلان درخت کو بلایئے وہ آپکے پاس چلا آئے آپنے فرمایا کہ اچھا اُس درخت کے پاس جا اور اُسکو میرے پاس بلا لا۔ وہ گیا اور درخت سے کہا کہ چل تجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بلاتے ہین۔ یہ سنکر اس درخت مین جنبش پیدا ہوئی اور اُسکی جڑون کے ریشے زمین سے اُکھڑے اور وہان سے حرکت کرکے درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوا۔ یہ معجزہ دیکھکر اعرابی پکار اُٹھا کہ بس کافی ہے یا رسول اللہ کافی ہے۔ حضورؐ نے پھر اُس درخت کو واپسی کا حکم دیا اور وہ اپنے مقام پر آکے اُسیطرح قائم ہوگیا۔ اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ اجازت دیجئے کہ مین آپ کے سر اقدس اور پائے مبارک کو بوسہ دون۔ حضور نے اجازت عنایت فرمائی پھر اُسنے کہا کہ کیا حضور اجازت دیتے ہین کہ مین حضور کو سجدہ کرون؟ ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کے لئے کسی مخلوق کو سجدہ کرنا جائز نہین اور اگر ایسا ہوتا تو مین عورتون کو حکم دیتا کہ اپنے شوہرون کو سجدہ کیا کرین۔ کیونکہ شوہر کا بڑا حق ہے۔

علماء کا قول ہے کہ اگر عورت نماز پڑھے اور بعد نماز اپنے شوہر کے لئے دعائے خیر نہ کرے تو وہ نماز رد کردیجائیگی اور جبتک شوہر کیلئے دعائے خیر نہ مانگے قبول نہ ہوگی پس ہر عورت کا فرض ہے کہ اپنے شوہر کے لئے دعائے خیر کرتی رہے۔

منقول ہے کہ جس عورت مین بارہ خصلتین ہون اُسنے اپنے شوہر کا حق ادا کردیا (۱) سچے دل سے خدا اور رسول پر ایمان رکھے اور کسی کو خدا کا شریک نہ کرے (۲) پنجوقتہ نماز ادا کرنے مین سستی نہ کرے (۳) رمضان شریف کے روزے رکھے (۴) اگر مالک نصاب ہو تو زکوٰۃ ادا کرے (۵) ہر دم پاک اور صاف ستھری رہے (۶) اپنے شوہر کے گھر سے باہر قدم نہ رکھے (۷) اپنی اولاد کی پرورش عمدگی

اور خوش اخلاقی سے کرے (۸) شوہر کے گھر سے کوئی چیز نہ چرائے (۹) شوہر کے مال مین خیانت نہ کرے اور سائل اور محتاج یا کسی بیوہ کی اعانت کے سوا کسی کو بلا اجازت کچھ نہ دے (۱۰) اگر شوہر کا حکم موافق شریعت ہو تو خوشی اُسے بجا لائے (۱۱) شوہر کے مان باپ کی تعظیم کرے اور اُس کے رشتہ دارون کو بُرا نہ کہے (۱۲) اگر طاہر ہو تو بلا عذر شرعی اپنے شوہر کی خواہش پر عذر نہ کرے۔

بعض علماء کا قول ہے کہ جس عورت مین گیارہ عادتین ہون وہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگی (۱) شوہر کی بلا اجازت گھر سے باہر جائے (۲) کھانے کپڑے پر شوہر سے جھگڑا کرے اور اُس کی مقدرت سے زیادہ مانگے (۳) شوہر کی عزت مین نقصان لانے کی کوشش کرے (۴) شوہر کے طلب کرنے پر حاضر نہ ہو (۵) شوہر کی مان کو تکلیف دے اور بُرا کہے (۶) بزرگون اور شہدا کے مزار کی زیارت کو جائے (۷) شوہر کا مال بلا اجازت اپنے مان باپ کو دے (۸) ہر وقت اپنے شوہر سے ترشروئی کے ساتھ پیش آئے (۹) شرک مین مبتلا ہو یعنی نجوم اور فال وغیرہ کا اعتقاد رکھے (۱۰) غیر محرمون کو دیکھنے کے لئے مکان مین کھڑکی رکھے (۱۱) گانے بجانے مین مشغول ہو۔

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر کی نافرمان اور بدچلن عورت ہمیشہ کے لئے نہایت ذلت اور رسوائی کے ساتھ اوندھے منھ وادی الجبل مین پھینکی جائے گی۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ وادی الجبل کیا ہے؟ فرمایا کہ جہنم مین ایک گڑھا ہے جسمین دوزخیون کے جسم سے پیپ اور لہو بہکر جمع ہوا ہے اُس گڑھے مین اُس عورت کی آنتین کٹ کٹکر گرینگی۔ اگر اُسکا ایک قطرہ دنیا مین ٹپک پڑے تو تمام پہاڑ پگھل جائین۔ اور قیامت تک سبزہ زمین پر نہ اُگے۔

امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ شہداء اور اولیاء اللہ کے مزارات کی زیارت صرف مردون کے لئے سنت ہے لیکن عورتون کیلئے اپنے گھرون مین رہنا واجب ہے جو عورت گھر سے باہر نکلے اور کسی بزرگ کی قبر پر جا کے سجدہ کرے اور اپنے بچون سے سجدہ کرائے وہ کافرہ ہے۔ پس ہر مسلمان عورت کو چاہیے کہ اپنے گھر سے باہر قدم نہ رکھے تاکہ اُسکی عبادت اور نیکیون کا ثواب ضائع نہ ہو۔

اوس بن اوس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو عورت اپنا سر کھول کر اپنے گھر مین بیٹھے تو جبتک سر سے ڈوپٹہ نہ اوڑھیگی اُس گھر مین رحمت کے فرشتے نہ داخل ہونگے اور اگر کسی غیر محرم رشتہ دار یا اجنبی شخص کی نگاہ اُس عورت پر پڑجائیگی تو ہزار برس تک اُس عورت کو دوزخ

مین غوطے دیے جائینگے اور جو عورت خوشبو لگا کر اپنے گھر سے باہر گلیون مین پھرے اور اجنبی مردون کو اُسکے لباس کی خوشبو جائے اُس عورت کو اللہ تعالیٰ زناکارون کے زمرے مین داخل فرماتا ہے اور گھر واپس آنے تک تمام مخلوق خدا کی لعنت ہوتی رہتی ہے اور اگر اس طریق سے باہر جانے کیلئے شوہر اجازت دے تو دونون پر لعنت برستی ہے اور سال بھر کی نیکیان برباد ہوجاتی ہین۔

حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو عورت اولیاء اللہ اور شہیدون کے مزارون پر یا باغ کی سیر کو باہر جائے اُسپر زمین و آسمان۔ پہاڑ۔ پتھر۔ کنکر۔ مٹی۔ ریت۔ اور تمام مخلوق لعنت کرتے ہین۔ اور اگر قبر پر سجدہ کرے یا اپنی اولاد سے سجدہ کرنے کیلئے کہے تو فوراً کافرہ ہوجاے گی اور قیامت تک فرشتون اور عرش و کرسی کی لعنت ہوتی رہیگی اور اگر گھر کی دیوار کے روزن یا کھڑکی سے غیر محرم مردون کو دیکھے تو قیامت کے دن اُسکی آنکھون مین میخین ٹھونک کر اُسکو دوزخ مین لیجائینگے اور اُسکی نماز و روزہ اور صدقہ و خیرات اور کوئی عمل نیک مقبول نہ ہوگا۔

(باب ۳۶) بی بی کا حق شوہر پر

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانچ دینارون کے خرچ کرنے پر بندہ مومن کو اجر و ثواب ملتا ہے (۱) وہ دینار جو راہ خدا مین صرف کیا جائے (۲) وہ دینار جو غریبون اور یتیمون کو دیا جائے (۳) وہ دینار جو کسی غلام کو آزاد کرانے کے لئے خرچ کیا جائے (۴) وہ دینار جو مہمان داری مین صرف ہو (۵) وہ دینار جو اپنی بی بی بچون پر صرف ہوا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی عورت سے حسب حیثیت مہر مقرر کرے اور نیت یہ رکھے کہ مہر مقررہ ادا نہ کریگا تو وہ زانی ہے اور جو شخص کسی سے قرض لے اور ادا کرنے کی نیت نہ رکھے تو وہ چور ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اے مسلمانو تم مین سے ہر ایک شخص محافظ و نگہبان ہے اور جو چیز اُسکی نگہبانی مین ہے اُسکے متعلق خدا کے سامنے وہ جواب دہ ہوگا حاکم وقت رعایا کا پاسبان ہے۔ اُس سے رعایا کے متعلق بازپرس ہوگی۔ اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے وہ اُسکا جواب دہ ہے اور ہر شخص اپنے بال بچون اور گھر والون کا نگہبان ہے

اُنکے متعلق اُس سے سوال کیا جائیگا۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے بارے مین میری وصیت پر عمل کرو اُنکے ساتھ بھلائی کرنا چاہیئے کیونکہ وہ تمھارے قبضہ مین بمنزلہ قیدی کے ہین۔ اپنی ذات کیلیئے وہ کسی چیز کی مالک نہین اللہ کی امانت کے طور پر اُنکو تم اپنے پاس رکھتے ہو اور اللہ اور رسول کے کلمے سے وہ تم پر حلال ہوئی ہین۔

حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مرد پر عورت کے پندرہ حق ہین جنکو ادا کرنا چاہیئے۔ (۱) شریعت کے ضروری احکام مثل وضو اور نماز روزے کے مسائل اُسکو سکھائے (۲) فرض خدا اور سنت رسولؐ کی اُسے تعلیم دے (۳) دنیا کے بکھیڑون مین اُسے مشغول ہونے سے بچائے (۴) آخرت کی ہدایت کرے (۵) اُسکے ساتھ اخلاص ومحبت برتے (۶) لونڈی غلامون کی طرح اُسکو آواز نہ دے (۷) ایسے کام مین اُسے مشغول نہ کرے کہ یاد خدا سے غافل ہوجائے (۸) اُسکے سامنے خود کسی امر نامشروع مین مبتلا نہ ہو تاکہ وہ بھی اُس سے پرہیز رکھے (۹) پابندی شریعت اپنا شعار رکھے تاکہ عورت بھی وہی طریقہ اختیار کرے (۱۰) ہر وقت اُسکو اپنے بستر سے اپنے علٰحدہ نہ رکھے کیونکہ اس سے زیادہ تکلیف دہ امر عورت کیلیئے کوئی نہین (۱۱) اُسکو کوٹھے پر چڑھنے کا حکم نہ دے (۱۲) ایسی زینت وآرائش سے جو خلاف سنت نہ ہو منع نہ کرے (۱۳) ہر شخص کے ساتھ ہنسی مذاق کرنے سے اُسکو سختی روکے (۱۴) غیر عورتون کے ساتھ زیادہ میل جول سے ہٹائے (۱۵) مالدار شخص کے گھر جانے کی اُسے اجازت نہ دے خواہ وہ ہمسایہ ہی کیون نہ ہو۔ پس جو عورت اپنے شوہر سے ان عادات کو حاصل کریگی اللہ تعالیٰ ضرور اُسکو داخل بہشت کریگا۔ اور قیامت مین دیدار خدا اور شفاعت رسولؐ اُسکو میسر ہوگی۔

بروایت ذاذان حضرت ابواحمد حلوائی سے منقول ہے کہ مرد اپنی عورت کو پندرہ باتین تعلیم کرے تاکہ عورت کو اعلیٰ درجہ ملے اور پاک بیبیون مین اُسکا شمار ہو (۱) عورت کے متعلق وہی خدمتین ہون جو پردے مین گھر کے اندر انجام دیجائین۔ پس ایسے کام پر اُسکو مجبور نہ کرنا چاہیئے جو اُسکو پردے سے باہر نکالدے۔ کیونکہ عورت کا پردے سے باہر نکلنا بمنزلہ کشف عورت کے ہے اور سراسر خلاف مروت (۲) حلال روزی سے اُس کو غذا پہونچائے۔ کیونکہ غذائے حرام سے جو گوشت پیدا ہوتا ہے وہ

دوزخ کی آگ سے جلایا جائیگا اور قیامت تک اُسکا تمام وبال شوہر ہی کے سر رہیگا (۳) عورت کو اچھے لقب اور نام سے یاد کرے (۴) اگر عورت پکارے تو نرمی سے اُسکی طرف متوجہ ہو (۵) عورت کو ایمان اور اسلام کے ارکان کی تعلیم دے تاکہ اُسکی آخرت درست ہو (۶) عورت کے عزیز واقارب سے محبت اور سلوک کا برتاؤ رکھے (۷) اگر عورت سے کوئی نیک کام سرزد ہو تو اُسکے اور اپنے خویش و اقارب پر اسکا اظہار اور تعریف کرے (۸) اگر عورت سے کوئی خطا سرزد ہو تو اُسے پوشیدہ رکھے اُسکا عیب ظاہر نہ کرے۔ کیونکہ عورتین سر سے پانوٗن تک عیبون سے بھری ہین (۹) عورت کے رہنے کیلئے اچھی جگہ مکان لے جہان کہ ہمسایہ شریف ہون (۱۰) اکثر معاملات مین جن کو عورت سمجھ سکے اُس سے مشورہ لیا کرے (۱۱) عورت کو تاکید کرے کہ سائل کو دروازے سے محروم نہ پھیرے بلکہ خیرات دے یا نرمی سے جواب دے دے (۱۲) عورت کو ہر وقت باوضو رہنے کیلئے حکم دے (۱۳) جو کچھ روپیہ پیسہ رکھتا ہو عورت کے حوالے کر دے بشرطیکہ امانتدار ہو (۱۴) شریعت کی پابندی پر اُسے مجبور کرے (۱۵) عورت پر ظلم نہ کرے کیونکہ عورت اُسکے پاس بمنزلہ امانت کے ہے۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار قسم کے خرچ کا حساب وکتاب قیامت مین نہین لیا جائیگا (۱) وہ خرچ جو مان باپ کے کام آوے (۲) وہ خرچ جو بیوہ عورتون اور محتاجون کو دیا جائے۔

(۳) وہ خرچ جو اپنے تنگدست سُسرال والون کو دیا جائے (۴) وہ خرچ جو اپنے بال بچون پر کیا جائے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک شخص اپنی بی بی کی شکایت لیکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ جب آپکے دروازے پر پہونچا تو گھر کے اندر سے سنا کہ آپ کی بی بی اُم کلثوم آپکے ساتھ کچھ زبان درازی کر رہی ہین اُس شخص نے اپنے دل مین سوچا کہ مین تو یہان اپنے گھر کی شکایت لیکر آیا تھا مگر یہ خود میری طرح بلا مین گرفتار ہین۔ یہ سوچکر وہ شخص واپس چلا گیا اور کچھ بات نہین کی۔ حضرت عمر رض کو اُسکے آنے کا حال معلوم ہوا تو فوراً اُسکو بلوایا اور کیفیت پوچھی ؟ اُس شخص نے کہا کہ اے امیر المومنین مین اپنی بی بی کی کچھ شکایت لیکر آپکی خدمت مین آیا تھا۔ جب دروازے پر آکر آپکی بی بی کی باتین سنین تو واپس لوٹ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے شخص مین اپنی بی بی کی زیادتی سے اکثر

درگذر کر جاتا ہون کیونکہ اُسکے مجھپر بہت حقوق ہین۔ اُس شخص نے پوچھا کہ اے امیرالمومنین وہ حقوق کیا ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ہین (۱) مجھے دوزخ سے بچانے کیلئے میری بی بی ایک آڑ ہے کیونکہ اُسکی بدولت میرا دل حرام کی طرف مائل نہین ہوتا۔ (۲) وہ میری خزانچی ہے کہ جب مین گھر سے باہر چلا جاتا ہون تو میرے مال کی محافظت کرتی ہے (۳) وہ میری دھوبن ہے کہ میرے کپڑے دھویا کرتی ہے (۴) وہ میرے بچے کی دایہ ہے کہ اُسے دودھ پلایا کرتی ہے (۵) وہ میری باورچن ہے کہ میرے لئے کھانا پکایا کرتی ہے (۶) وہ خاندان قریش مین سب سے زیادہ شریف و نجیب اور حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرۃ العین ہے (۷) وہ رات دن مین پانچسو رکعت نماز نفل اور پانچسو درود شریف پڑھتی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ کون سا مسلمان اپنے ایمان مین کامل ہے؟ فرمایا کہ جو اپنی بی بی اور بال بچون کے ساتھ خوش خلقی اور سلوک کا برتاو کرے وہ میرے ساتھ شانے سے شانہ ملاکر داخل بہشت ہوگا

حضرت تمیم داری سے مروی ہے کہ شوہر پر عورت کے تیرہ ۱۳ حق ہین (۱) اگر عورت کسی وقت زبان درازی کرے تو برداشت کرجائے تاکہ اُسے نصیحت ہو اور ایسے امر مین نہ مبتلا ہو جسکا ضرر اُس زبان درازی سے زیادہ اُٹھانا پڑے (۲) ہر جمعہ کو اور عید کے دن عورت کو غسل وطہارت کی تاکید کرے (۳) نماز کے وقت عورت کو کسی بات کا حکم نہ دے تاکہ اُسکی نماز فوت نہ ہونے پائے (۴) ہر مہینے ایام بیض یعنے تیرھوین چودھوین پندرھوین تاریخون کے تین روزے رکھنے کا عورت کو حکم دے (۵) اگر فراخ دست ہو تو عورت کو عمدہ کھانے اور کپڑے کی فرمائش سے باز رکھے (۶) رشتے دارون اور ہمسایون سے سلوک کرنیکی اُسکو تاکید کرے (۷) اگر عورت جاہل ہو تو اُسکو قرآن ضرور سکھائے جس سے اُسکی نماز اچھی طرح ادا ہو (۸) نوکرون چاکرون پر ظلم کرنیسے عورت کو ہٹائے اور اُسکو تاکید کرے کہ جو کھانا سب کھائین وہی نوکرون کو بھی دیا جائے (۹) بلاضرورت شدید اُسکو ہمسایے کے گھر نہ جانے دے (۱۰) فقہ کے مسئلے اُسکے سامنے بیان کیا کرے (۱۱) ہر وقت اُسکے سامنے سچ بولے تاکہ اُسے سچ بولنے کی عادت رہے (۱۲) عورت کو مکان مین تنہا نہ چھوڑے (۱۳) اُسکو تعلیم دے کہ ہر وقت کوئی تسبیح یا دعا زبان پر جاری رکھنے کی عادت ڈالے۔ مثلاً لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا

باﷲ العلی العظیم استغفر اﷲ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔

(باب ۳۳) حق ہمسایہ کا بیان ۔ لوگون پر رحمت وشفقت اور لونڈی غلامون سے بہ نرمی برتاؤ کا ثواب

حضرت عبداﷲ بن مسعود رضی اﷲ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اﷲ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اُس ذات پاک کی جسکے قبضے مین میری جان ہے کہ کسیکا اسلام کامل نہین ہو سکتا جبتک کہ اُسکے دل اور زبان کی برائی سے لوگ سلامت نہ رہین اور کوئی شخص مومن کامل نہین ہوسکتا جبتک اُسکے پڑوسی اُس کی آفتوں سے امن مین نہ رہین ۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اﷲ وہ آفتین کیا ہین؟ فرمایا کہ خیانت اور ظلم ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اﷲ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اﷲ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمسایے کی عزت وحرمت ہمسایہ پرایسی ہی واجب ہے جیسے اولاد پر مان باپ کی عزت وحرمت

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اﷲ علیہ سے مروی ہے کہ کسی نے حضور سرور کائنات صلی اﷲ علیہ وآلہ وسلم سے ہمسایہ کا حق پوچھا حضور نے فرمایا کہ حقوق ہمسایہ یہ ہین (۱) اگر قرض مانگے تو اُسے قرض دینا (۲) اگر کسی ضرورت سے یا دعوت مین بلائے تو جانا چاہیئے (۳) اگر مدد مانگے تو مدد دینا (۴) مصیبت مین ہمدردی کرنا (۵) خوشی مین مبارکباد دینا (۶) اُسکے جنازے کے ساتھ جانا (۷) اُسکی عدم موجودگی مین اُسکے بال بچون کی خبرگیری اور اُسکے ناموس کی حفاظت (۸) مرض مین اُسکی عیادت (۹) تمھارے گھر مین اگر لذیذ کھانے پکین تو اُنکی خوشبو سے ہمسایہ کے دماغ کو تکلیف نہ دو ۔ بلکہ اُسکے گھر بھی کچھ کھانا بھیجو (۱۰) ہمسایہ کے مکان سے بغیر اُسکی رضامندی کے اونچا مکان نہ بناؤ ۔

منقول ہے کہ حضرت عبداﷲ بن عمرو بن العاص نے اپنے غلام سے فرمایا کہ آج ایک بکری ذبح کرو اور عمدہ گوشت پکا کر ہمارے ہمسایے یہودی کو کھلاؤ ۔ غلام نے کہا کہ حضرت آپکے ہمسایہ نے تو ہمین سخت تکلیف دے رکھی ہے ۔ جوابدیا کہ خاموش رہ حضور رسالتمآب صلی اﷲ علیہ وآلہ وسلم نے ہملوگون کو حق ہمسایہ ادا کرنے کی اسقدر سخت تاکید فرمائی ہے کہ ہملوگ خیال کرتے تھے کہ شاید ہمسایہ کو مرنے کے بعد وارث قرار دیدیا جائے ۔ پس ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ ہمسایہ کا حق بجالائے

تاکہ اللہ تعالیٰ اُسکے رزق مین برکت دے۔

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمسایہ تین قسم کے ہوتے ہین ایک وہ کہ اُسکے تین حق ہین۔ دوسرا وہ کہ اُسکے دو حق ہین۔ تیسرا وہ کہ اُسکا صرف ایک ہی حق ہے جسکے تین حق ہین وہ مسلمان ہمسایہ ہے جو سب سے زیادہ قریب رہتا ہو اور دوسرا حق اُس ہمسایہ کا ہے جو صرف مسلمان ہو اور ایک حق اُس ہمسایہ کا ہے جو غیر مسلم ذمی ہو۔

فقیہ ابو اللیث کا قول ہے کہ ہمسایہ کے ساتھ ایمانداری کا برتاؤ تین طریقے سے ہوتا ہے (۱) ہاتھ سے (۲) زبان سے (۳) شرمگاہ سے۔ ہاتھ کی ایمانداری یہ ہے کہ اگر ہمسایہ کوئی رقم تمھارے گھر مین بھول جائے تو اُسکو یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ رقم گویا خود اُسکے گھر مین رکھی ہے جب جی چاہے لے لے۔ زبان کی ایمانداری یہ ہے کہ ہمسایہ کے سامنے ایسی بات منھ سے نہ نکالے جس سے ہمسایہ شرمندہ ہو یا چیپ ہجائے شرمگاہ کی امانت یہ ہے کہ اگر ہمسایہ سفر مین ہو تو اُسکے اہل وعیال کے ساتھ شریفانہ برتاؤ رکھے اور اُسکی بہو بیٹی کو اپنی بہو بیٹی سمجھے۔

فقیہ موصوف نے بیان کیا ہے کہ پورے طور پر حق ہمسایہ ادا کرنا چار باتون پر منحصر ہے (۱) اپنے مقدور کے موافق اُس سے سلوک کرنا (۲) اُسکے مال مین طمع نہ کرنا (۳) اُسکو کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچائے (۴) اگر اُسکی طرف سے کوئی تکلیف پہونچے تو صبر کرے۔

بعض حدیثون مین آیا ہے جس شخص کے تین ہمسایہ ہون اور تینون اُس سے خوش رہین تو وہ شخص مرنے کے بعد ضرور بخشا جائیگا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن امیر کا غریب ہمسایہ اُسکا دامن پکڑ کر خدا سے فریاد کریگا کہ اے پروردگار تو نے میرے اس بھائی کو خوشحال بنایا تھا اور مجھے تنگ دست۔ مین فاقہ زدہ اور بھوکا رہتا تھا اور یہ اچھی اچھی غذاؤن سے آسودہ شکم۔ پس اس سے پوچھ کہ تو نے اپنے فضل وکرم سے جو کچھ خوشحالی عطا فرمائی تھی تو یہ بخل سے مجھپر اور میرے بال بچون پر دروازہ کیون بند رکھتا تھا۔

حضرت سفیان ثوری سے منقول ہے کہ دس باتین نہایت ظلم ہین۔ (۱) آدمی یا عورت خدا سے محض اپنی ذات کے لئے دعاے خیر کرے اور اپنی دعا مین اپنے ماں باپ اور تمام مسلمان مردون

اور عورتون کو شریک نہ کرے (۲) ایک شخص قرآن شریف پڑھا ہوا ور پھر ہر روز کم سے کم اُسکی سو آیتین تلاوت نہ کیا کرے (۳) ایک شخص مسجد مین داخل ہوا ور اُسیطرح باہر نکلے کم از کم دو رکعت تحیۃ المسجد بھی نہ پڑھے (۴) ایک شخص قبرستان کی طرف سے گذرے اور اہل قبور کو سلام اور دعائے مغفرت سے یاد نہ کرے (۵) کسی شہر مین جمعہ کے دن پہونچے اور بغیر نماز جمعہ پڑھے وہان سے چل کھڑا ہو (۶) محلہ مین کوئی عالم آکر اُترے اور کوئی دینی بات سیکھنے کے لئے اُسکی خدمت مین حاضر نہ ہو۔ (۷) دو آدمی آپسمین ربط و ضبط رکھین اور آپسمین ایکدوسرے کا نام نہ پوچھے (۸) کوئی شخص محبت سے دعوت مین بلائے اور نہ جائے (۹) نوجوان آدمی باوجود فارغ البالی کے اپنی جوانی ضائع کردے اور کچھ علم و ادب نہ حاصل کرے (۱۰) ایک شخص خود آسودہ شکم ہو لیکن اُسکا ہمسایہ بھوکا رہے اور وہ اُسکو اپنے کھانے مین سے نہ کھلائے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زمانۂ جاہلیت کی تین خصلتین ایسی ہین جنکے لیے مسلمان بہت زیادہ موزون ہین (۱) جب اُنکے گھر کوئی مہمان آتا تھا تو اُسکی خاطر مدارات مین بیحد کوشش کرتے تھے (۲) اگر کسی کی بی بی سن رسیدہ ہوجاتی تھی تو اُسکو طلاق نہ دیتا تھا اس لیئے کہ کہین عورت کا حق نہ مارا جائے (۳) اگر کسی کا ہمسایہ مقروض یا مصیبت زدہ ہوتا تھا تو کوشش کرتے تھے کہ اُسکا قرض خود ادا کرین اور اُس کو مصیبت سے بچائین۔

مروی ہے کہ ایک شخص اپنے ہمسایہ کی شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین لایا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ہمسایہ سے اگر تکلیف پہونچے تو صبر کرو اور خود اُسکو تکلیف نہ پہونچاؤ آپسمین جدائی ڈالنے کے لیے موت کافی ہے۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رشتہ دارون سے سلوک کرنا اس کا نام نہین کہ آدمی ملنے والے سے ملے اور ٹوٹنے والے سے ٹوٹے۔ اس کو انصاف کہتے ہین بلکہ صلہ رحم اسکا نام ہے کہ انسان ٹوٹنے والے سے ملے اسی طرح بردباری اسے نہین کہتے کہ انسان ایسے شخص کے ساتھ بردباری کرے جو اس سے بالاتر ہو اور اگر وہ بجہالت پیش آئے تو اُسکے ساتھ جہالت برتے اسکا نام انصاف ہے۔ بلکہ بردبار و حلیم وہ شخص ہے جو کہ اپنے سے ادنیٰ تر کے ساتھ بردباری کا برتاؤ کرے اور اگر وہ بجہالت پیش آئے تو تحمل سے کام لے پس مسلمان کے لیئے ضروری ہے کہ ہمسایہ سے اگر کوئی تکلیف پہونچے تو صبر و تحمل اختیار کرے اور خود اُسکو تکلیف نہ پہونچائے۔ اُسکے ساتھ سلوک کرتا رہے

تاکہ اُس کو امن حاصل ہو۔

حضرت حسن بصری کا قول ہے کہ حق ہمسایہ ادا کرنا اسکا نام نہین کہ خود ہمسایہ کو تکلیف نہ پہونچائے بلکہ حق ہمسایہ یہ ہے کہ اگر ہمسایہ کی طرف سے کوئی تکلیف پہونچے تو اُسپر صبر اختیار کرے۔

مخلوق خدا پر شفقت و رحمت کرنیکا ثواب

منقول ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانے مین ایکبار باہم فرشتون مین اختلاف پیدا ہوا چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت میکائیلؑ سے کہا کہ اے میکائیلؑ بتاؤ دنیا مین کسی فرزند آدم کے دل مین رحم اور شفقت موجود ہے یا نہین۔ حضرت میکائیلؑ نے جواب دیا کہ اے فرشتۂ مقرب رحم و شفقت دنیا سے اُٹھ گئی۔ اس بات پر دونون مین مباحثہ ہوا اور قرار پایا کہ دنیا مین جاکر آزمائش کرین۔ حضرت جبرئیلؑ بیمار کے بھیس مین اور حضرت میکائیلؑ طبیب کی صورت اختیار کرکے شہر مدائن مین اُترے۔ حضرت میکائیلؑ نے تو بازار مین مکان لیا اور حضرت جبرئیلؑ مسلمانون کی ایک مسجد مین آئے اور نمازیون سے کہا کہ بھائی مسلمانون مین غریب الوطن بیمار ہون بہت دور دراز مقام سے چلا آرہا ہون مجھپر رحم کرو اللہ تعالیٰ تمپر رحمت فرمائیگا۔ لوگون نے کہا کہ اے شخص کیا تو روپیہ پیسہ کی امداد چاہتا ہے۔ حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ مجھے روپیہ کی حاجت نہین صرف علاج اور دوا چاہتا ہون۔ لوگون نے کہا کہ اے بزرگ ہمارے شہر مین کوئی طبیب نہین حضرت جبرئیلؑ بولے کہ ایک نووارد طبیب تمھارے شہر مین فلان بازار مین آکر ٹھہرا ہے۔ وہ لوگ حضرت جبرئیلؑ کو ساتھ لیکر اُس بازار مین پہونچے اور حضرت میکائیلؑ کے پاس آکر کہنے لگے اے طبیب یہ غریب الوطن شخص بیمار ہے مہربانی کرکے اُسکو اپنے پاس سے مفید دوا دے ہم لوگ قیمت ادا کرنے کو تیار ہین۔ حضرت میکائیلؑ نے حضرت جبرئیلؑ کی نبض دیکھی اور کہا کہ اس بیمار کا مرض معمولی نہین نہایت مہلک ہے البتہ اگر کوئی ایسا لڑکا ملے جو اپنے مان باپ کے سات لڑکون مین اکیلا رہگیا ہو اور اُسکے چھ بھائی مر چکے ہون اُس لڑکے کو خود اُسکا باپ اپنے ہاتھ سے ذبح کرکے اُسکا خون اس بیمار پر چھڑکے تو فوراً شفا ہو جائیگی۔ سب لوگ یہ سنکر ایسے لڑکے کی تلاش مین نکلے۔ اتفاقاً ایک سوداگر کو سنا کہ سات لڑکون مین اُسکے ایک لڑکا رہگیا ہے اُس سوداگر کے پاس آئے اور سلام کیا سوداگر نے سب کو نہایت عزت و احترام سے

بٹھایا اور آنے کا سبب پوچھا اُنھون نے کہا کہ یہ بیمار غریب الوطن اور دور دراز مقام کا رہنے والا
ہے اور تیری توجہ کی اُسے ضرورت ہے۔ خدا کے واسطے اسپر رحم کر اللہ تعالیٰ تجھپر رحمت فرمائے گا
سوداگر نے کہا کہ میرے گھر مین ستر ہزار اشرفیان موجود ہین اس شخص کے لیئے ایک ہزار اشرفیان
خیرات کرسکتا ہون لوگون نے کہا اس مسافر کو اشرفیان یا روپیہ درکار نہین بلکہ تیرا بیٹا اسکی دوا
ہے سوداگر بولا کہ میرا لڑکا اسکے کیا کام آئیگا لوگون نے کہا کہ طبیب نے اسکے مرض کا صرف یہی علاج
بتایا ہے کہ اپنے لڑکے کو تم خود ذبح کر کے اسکا خون اس بیمار پر چھڑکو فوراً شفا ہوگی۔ یہ سنکر سوداگر تو
گھبرائیو سات بچون مین میرا ایک ہی بچہ ہے جو میری آنکھون کا نور دل کا چین کلیجے کا ٹکڑا ہے اسلیے
وہی ایک میرے بعد دنیا مین میرا نام لیوا اور یادگار رہیگا۔ لوگون نے کہا خدا کے واسطے اس
غریب الوطن بیمار پر رحم کر اللہ تعالیٰ تجھپر رحمت فرمائیگا۔ سوداگر نے جواب دیا کہ مین خدا کی رضا
کے لیئے ہر طرح حاضر ہون یہ تو ایک لڑکا ہے اگر ہزار اولاد ہون تو راہ خدا مین قربان کردون لیکن
تم اُس کی ماں سے اجازت لے لو کیونکہ ماں کو بچہ سے بے انتہا محبت ہوتی ہے سب لوگ وہان سے
لڑکے کی ماں کے پاس آئے اُس نیکدل بی بی نے اُنکو نہایت عزت سے جگہ دی اور آنیکا سبب
پوچھا لوگون نے کہا یہ غریب الوطن بیمار تیری مہربانی اور توجہ کا محتاج ہے عورت نے پوچھا اس
بیمار کی کیا حاجت ہے کہا کہ اسکو تیرا بیٹا درکار ہے پوچھا کہ اُسے کیا کریگا جواب دیا کہ ذبح کر کے اُسکا
خون اس بیمار پر چھڑکا جائیگا۔ یہ سنکر وہ عورت بیتاب ہو کر بولی یہ کیونکر ممکن ہے وہ تو میرا بچہ میری
آنکھون کا تارا میرے دل کی راحت میرے کلیجے کا ٹکڑا ہے لوگون نے کہا اے نیک بخت عورت
اس بیمار پر رحم کر اللہ تعالیٰ تجھپر رحم فرمائیگا عورت نے صبر سے کام لیکر کہا کہ مین رضائے خدا پر راضی
ہون لیکن تم خود اُس لڑکے سے پوچھ لو کیونکہ ہر انسان کو اپنی جان بہت پیاری ہوتی ہے۔
لوگ اُس لڑکے کے پاس آئے لڑکا اُنکی تعظیم و تکریم بجالایا اور آنیکا سبب پوچھا سب نے کہا
اے ہونہار بچے اس غریب الوطن بیمار پر رحم کر لڑکے نے پوچھا کہ میرے بزرگو! اس بیمار کو
متعلق کیا حاجت ہے۔ لوگون نے کہا کہ یہ بیمار تجھ سے خود تجھکو مانگتا ہے پوچھا کہ مجھے لیکر کیا کریگا
جواب دیا کہ تجھے ذبح کر کے تیرا خون اسپر چھڑکنے سے اسکا مرض جاتا رہیگا۔ یہ سُنکر لڑکا نہایت
خوشی سے بولا کہ اس غریب الوطن پر اپنی روح اور جان قربان کرنے کے لیئے مین بخوشی حاضر

کیونکہ ہر ایک روپیہ خزانہ شاہی کے قابل نہین اور ہر ایک خون کو قبول الٰہی حاصل نہین اور ہر شخص کو خدمت سلطانی کا شرف نہین ملتا مین اپنے جسم وجان کو صدقہ کرتا ہون تمکو اختیار ہے جو چاہو کرو۔ سب لوگ اُس لڑکے کو لیکر حضرت میکائیلؑ کے پاس پہونچے۔ اُنھون نے حضرت جبرئیلؑ کیطرف دیکھ کر لوگون سے پوچھا کہ اس بیمار کی دوا کہان ہے افسوس کہ تم سے کوئی انتظام نہو سکا۔ لوگون نے کہا اے طبیب دوا حاضر ہے یہ لڑکا سامنے موجود ہے جسطرح حکم ہو بجا لائین۔ حضرت میکائیلؑ نے کہا کہ اس لڑکے کا باپ اگر خود اپنے ہاتھ سے اس اپنے بیٹے کو ذبح کرکے اس لڑکے کا خون بیمار کے جسم سے ملے تو فوراً حکم خدا سے شفا ہو جائیگی۔ لوگ جاکر اُسکے باپ کو بلا لائے۔ باپ آیا اور محبت سے مجبور ہو کر بیٹے کو گلے سے لگایا دونون باپ بیٹے ملکر اسقدر روئے کہ دونون کے کپڑے آنسوؤنسے تر ہو گئے۔ باپ نے کہا کہ اے فرزند میرے قرۃ العین میرے راحت دل میرے لخت جگر یہ میرا آخری سلام وکلام ہے۔ بیٹا بولا اے باپ مین قضائے الٰہی پر راضی ہون عجب نہین کہ وہ مجھپر رحمت فرمائے اے باپ بہتر ہے کہ آپ اللہ کا نام لیکر مجھے ذبح کرین اور میرے ذبح سے فارغ ہو کر میرا سلام میری مان کو پہونچا دین اور اُس سے کہین کہ صبر سے کام لیکر میرے حق مین دعائے خیر ومغفرت کرتی رہے۔ باپ نے تیز چھری ہاتھ مین لی اور بیٹے کے گلے پر رکھکر اُسے ذبح کر ڈالا۔ اس واقعہ کے بعد فوراً دونون فرشتے آسمان کی طرف اُڑ گئے۔ حضرت جبرئیلؑ نے کہا اے میکائیلؑ انسانون کی شفقت ورحمت دیکھی۔ حضرت میکائیلؑ نے اعتراف کیا پھر دونون فرشتے عرش الٰہی کے نیچے کھڑے ہوئے ایک نے درگاہ باری مین دعا مانگی دوسرے نے آمین کہی دونون کی دعا قبول ہوئی اور دونون فرشتے فقیرون کا بھیس بنا کر پھر شہر ہمدان مین اُترے اور اُسی سوداگر کے مکان پر پہونچکر فقیرانہ صدا لگائی کہ اے گھر والو کوئی ایسا سخی ہے جو ہمکو خدا کی راہ مین کھانا کھلوائے ہم تین دن کے فاقہ سے ہین فوراً اُس سوداگر نے اپنی بی بی سے کہا کہ ان دونون فقیرون کو جلد کھانا دو جب یہ کھانا کھا چکینگے اُسوقت لڑکے کا جنازہ اُٹھایا جائیگا اُس نیک بی بی نے کھانا حاضر کیا اور دونون کے سامنے رکھدیا دونون نے سوداگر سے کہا کہ تم بھی آجاؤ اور ہمارے ساتھ ملکر کھانا کھاؤ اُسنے جواب دیا کہ بھائیو میرے گھر مین میرے اکلوتے بیٹے کی میت پڑی ہے مین کیونکر کھانا کھا سکتا ہون۔ حضرت جبرئیلؑ نے کہا کوئی اندیشہ وخوف نہ کرو یہ بتاؤ کہ تمہارے لڑکے کا کیا نام ہے اُسنے قاسم بتایا حضرت جبرئیلؑ نے پکارا کہ اے قاسم حکم خدا سے اُٹھ کھڑا ہو اور

ہمارے ساتھ بیٹھکر کھانا کھا۔ اُسیوقت لڑکا زندہ ہوگیا اور دونون کے ساتھ کھانے مین شریک ہوا بعض اہل علم کا بیان ہے کہ اُس روز اُس لڑکے کے ساتھ چھ مردہ خدا کے فضل وکرم سے اور زندہ ہوگئے۔ یہ سب برکت اسی کی تھی کہ سوداگر نے مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی وشفقت اور ایثار سے کام لیا۔

آقا پر اُسکے غلامون اور لونڈیون کا حق

بروایت عطا بن یسار حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنھون نے ایکبار اپنے غلام کے مُنھ پر طمانچہ مارا اور اُسے لیکر حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آئے حضور نے ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانو جو تمھارے زرخریدہ غلام نماز گذار ہین اُنکے منھ پر تھپڑ نہ مارا کرو بلکہ اُنکا تمپر حق ہے کہ جو کچھ تم کھاؤ وہی اُنھین کھلاؤ جو کپڑا خود پہنو وہی اُنھین پہناؤ۔ اُنکی طاقت سے زیادہ کام لینے پر اُنھین مجبور نہ کرو۔ اگر وہ تمھارا کہنا نہ مانین اور سرکش ہون تو زیادہ سے زیادہ اُنھین بیچ ڈالو۔

عبد الخیر کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکمرتبہ خطبے مین فرمایا اے لوگو اپنی لونڈی غلامون کے بارے مین اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو۔ جو خود کھاؤ وہی اُنھین کھلاؤ جو خود پہنو وہی اُنھین پہناؤ اور تم نے اُنکی طاقت سے زیادہ کام نہ لو کیونکہ وہ بھی تمھاری طرح انسان ہین گوشت اور خون رکھتے ہین یاد رکھو کہ جو شخص اپنے مملوک پر ظلم کریگا تو قیامت کے دن میرا اُسکا جھگڑا ہوگا اور اللہ تعالیٰ فیصلہ کرنیوالا حاکم ہے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وفات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری ارشاد یہ تھا کہ مسلمانو دیکھو نماز کی پابندی اور اپنے مملوک غلامون کے ساتھ اچھا برتاؤ اپنے اوپر لازم سمجھو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مملوک لونڈی غلامون سے بدخلقی اور سختی برتیگا وہ قیامت کے دن داخل بہشت نہ ہوگا۔ لازم ہے کہ مملوک اپنے مملوکون کو اُسی عزت ومحبت سے رکھو جس طرح اپنی اولاد کو رکھتے ہو جو خود کھاؤ وہی اُنھین کھلاؤ۔ لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے لئے دنیا مین زیادہ نفع دینے والی کیا چیز ہے فرمایا ایک گھوڑا جسے اس غرض سے باندھا ہو کہ اُسپر سوار ہوکر راہ خدا مین کافرون سے لڑے اور ایک غلام تمھارے لئے کافی ہے

جب تمھارا غلام نماز پڑھے اسوقت وہ تمھارا برابر کا بھائی ہے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ غلام خدمتگزار سے کسقدر نفع پہونچتا ہے فرمایا کہ دن مین ستر مرتبہ نفع پہونچتا ہے۔

بروایت ابوبردہؓ حضرت ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخصون کو دوہرا اجر وثواب ملتا ہے (۱) جو شخص کسی لونڈی کا آقا ہو پھر اسکو عمدہ تعلیم دے ادب وہنر سکھائے بعدازان آزاد کرکے اپنے نکاح مین لائے اسکے لیے دوہرا ثواب ہے (۲) جو شخص اہل کتاب سے ہو اپنے نبی پر ایمان رکھتا ہو اُسنے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ پایا اور سچے دل سے آپ پر بھی ایمان لایا وہ دوہرا اجر پائیگا (۳) جو غلام اللہ تعالیٰ کا حق بجالائے اور اپنے آقا کا حق ادا کرے۔ اُسکے لیے دوہرا ثواب ہے۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے کسی نے مسئلہ پوچھا کہ کسی غلام کو اسکا آقا کسی ضروری کام کیلیے بھیجے اور جمعہ کی نماز کا وقت قریب ہو تو پیشتر غلام کو کونسی ضرورت پوری کرنی چاہیے۔ جواب دیا کہ اگر وقت مین گنجائش ہو اور نماز فوت ہوجانے کا اندیشہ نہ ہو تو پیشتر اپنے آقا کے کام سے فراغت کرنا چاہیے البتہ اگر جمعہ قضا ہوجانے کا خوف ہو تو پیشتر نماز پڑھے کیونکہ اسکی تاخیر جائز نہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خدا کی نافرمانی اور معصیت کیلیے کسی مخلوق کی اطاعت نہ کرنا چاہیے اور انسان کے لیے مناسب ومستحب ہے کہ اپنے مملوک کے ساتھ نرمی برتے اُس کی طاقت سے زیادہ اُس سے کام نہ لے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارے غلام اور نوکر چاکر دراصل تمھارے بھائی ہین جنکو اللہ تعالیٰ نے تمھارا محکوم اور تابع بنایا ہے پس جسکا بھائی اُسکا محکوم ومطیع ہو تو چاہیے کہ جو خود کھائے وہ اُسے کھلائے جو خود پہنے وہ اُسے پہنائے اپنے غلامون اور نوکرون کو اُنکی طاقت سے زیادہ کام کرنے کی تکلیف نہ دو اور اگر ایسا کرو تو خود بھی اُنھین مدد پہونچاؤ۔

مروی ہے کہ کسی صحابی نے اپنے گھر والون سے پانی پینے کا مانگا اُنکی بی بی نے لونڈی کو آواز دی لونڈی نے حاضر ہونے مین دیر کی بی بی کو غصہ آیا اور لونڈی کو فعل ناجائز کی تہمت لگا دی اُن صحابی

نے سنکر فرمایاکہ اے عورت اس تہمت کاخمیازہ تجکو قیامت کے دن اُٹھانا پڑیگا۔ ورنہ اپنے دعویٰ پر چار گواہ قائم کرنا ہونگے دیکھو ابھی اس لونڈی کو آزاد کردے تاکہ تیرے گناہ کا بدلہ ہوجائے۔ بی بی ڈر گئی اور لونڈی سے معافی مانگی پھر اُسکو آزاد کردیا۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہین تشریف لیجا رہے تھے راہ مین ایک اونٹ بندھا ہوا پایا۔ وہانسے گذر گئے اپنی ضرورت سے فارغ ہوکر واپس ہوئے تو پھر اُسیطرح اُس اونٹ کو بندھا دیکھا اُسکے مالک سے دریافت فرمایاکہ تونے اس اونٹ کو کچھ چارہ دیا یا نہین اُسنے کہا نہین فرمایاکہ یاد رکھ قیامت کے دن خدا کے سامنے یہ اونٹ تجھ سے جھگڑیگا اور اپنا حق طلب کریگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ ایک عورت محض اس گناہ پر دوزخ مین ڈالی گئی کہ اُسنے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا اُسکو کچھ کھلاتی پلاتی نہین تھی اور نہ چھوڑتی تھی۔ اُسی حالت مین گھانس کوڑا کھا کھا کر فاقون سے وہ بلی مرگئی۔

حضرت ابن عمران جونی کا بیان ہے کہ مین نے کسی کتاب مین پڑھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک تبہ جناب باری سے سوال کیاکہ خداوندا جو شخص بیوہ عورتون یتیمون اور لونڈی غلامون کا سہارا ہو اور محض تیری خوشنودی کے لئے اُسکے ساتھ سلوک کرے۔ اُسکو کیا ثواب ملیگا۔ ارشاد ہوا ایسا شخص قیامت کے دن جس روز کہین سایہ نہ ہوگا میرے سایہ مین رہیگا یعنی عرش الٰہی کے سایہ مین ہوگا۔ زہے نصیب اُس مومن کے جسکو یہ شرف حاصل ہو۔

(باب ۲۸) نور محمدی اور ولادت باسعادت و معجزات کا بیان

حضرت جابر بن عبد السعید انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہین کہ ایک روز مین نے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین عرض کی یارسول اللہ میرے مان باپ آپ پر قربان ہون یہ فرمایئے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کیا شے پیدا فرمائی۔ حضور نے فرمایا اے جابرؓ تمام مخلوقات سے پہلے اللہ تعالےٰ نے تمھارے نبی کا نور خاص اپنے نور سے پیدا کیا پھر اُس سے ایک لاکھ برس کے بعد تمام انبیا علیہم السلام ظاہر ہوئے وہ نور ارادۂ الٰہی کے مطابق گردش کرتا

رہا اُسوقت لوح وقلم۔ بہشت ودوزخ زمین وآسمان۔ چاند سورج۔ جن وانسان اور فرشتے غرض کوئی چیز صفحہ ہستی پر نہ تھی۔ جب اُس نور نے تمام عظمت کے مراتب طے کر لیئے تو اللہ تعالیٰ کے حضور مین سجدہ بجالایا۔ اور عرصہ دراز تک سجدہ مین پڑا رہا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اُس نور کے چار ٹکڑے کیئے۔ ایک ٹکڑے سے قلم دوسرے سے لوح تیسرے سے عرش بنایا اور چوتھے ٹکڑے کے پھر چار حصے کیئے۔ ایک سے حاملان عرش دوسرے سے کرسی تیسرے سے باقی تمام فرشتون کو پیدا کیا اور چوتھے حصّے کو پھر چار حصون پر تقسیم فرمایا۔ ایک سے ساتون آسمان دوسرے سے زمین تیسرے سے بہشت دوزخ کو بنایا اور چوتھے جزو کے پھر چار ٹکڑے کر کے ایک سے اہل ایمان کی آنکھون کا نور دوسرے سے اُنکے دلون کا نور تیسرے سے اُنکی زبان کا نور پیدا کیا زبان کا نور کلمہ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے اور چوتھے ٹکڑے کے پھر چار حصے بنائے پہلے حصے کو ذات اشرف واعلیٰ یعنی حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود ظاہری اور دوسرے کو اہل ایمان کی آنکھون کی آب وتاب یعنی شرم وحیا اور تیسرے سے اُنکے دماغونکی رونق یعنے عقل وفہم اور چوتھے کو اُونکے دلون کی زینت یعنی معرفت الٰہی قرار دیا اور عرش کا فروغ بھی یہی نور محمدی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اشرف وبرتر کوئی شے نہین بعض علماء کا قول ہے کہ نور محمدی کی آخری تقسیم کا چوتھا حصہ عرش کے اوپر جلوہ فروز رہا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اُنکی پشت مین اُس نور پاک کو امانت رکھا۔ پس عرش وکرسی اور بہشت برین کا جلوہ آپ ہی کے نور سے ہے اور آسمان وزمین کی روشنی آپ ہی کے نور سے ہے۔ چاند سورج کی ضیا آپ ہی کا نور ہے۔ شجر وحجر۔ صدف وگہر۔ یاقوت ودُر۔ سیم وزر مین آپ ہی کا نور جلوہ گر ہے۔ ارواح واشباح اور تمام کائنات مین آپ ہی کے نور کا ظہور ہے اور حضور کی ذات انور نورٌ علیٰ نور ہے۔ تمام انوار اور مخلوقات کی اصل یہی نور پاک ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

علماء فرماتے ہین کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرما کر اُنکی پشت مین نور محمدی کو ودیعت رکھا تو وہ اپنے اندر کچھ ایسی آواز سنتے تھے جیسے پرندے کے اُڑنے مین پیدا ہوتی ہے۔ جناب باری مین عرض کی خداوندا یہ کیسی آواز ہے۔ ارشاد ہوا اے آدم یہ

اُس خاتم الانبیا کے نور کی تسبیح ہے جسے مین تیری پشت سے ظاہر کرونگا۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام نے جو
اوپر نظر اُٹھائی تو عرش پر اللہ تعالیٰ کے نام سے متصل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی دیکھا عرض کی اے
پروردگار یہ کسکا نام ہے جسے تیرے نام کے پاس جگہ پائی ہے ارشاد ہوا اے آدم یہ تمام پیغمبرون کا بادشاہ
ہے اور تیرے فرزندون مین سب سے اشرف واعلیٰ ہے اگر اسکی پیدائش منظور نہ ہوتی تو مین تجھ کو بھی
پیدا نہ کرتا بلکہ اپنی شان ربوبیت ہی کو ظاہر نہ کرتا اسکے بعد جس زمانے مین حضرت آدم علیہ السلام
وسوسۂ شیطانی سے بمقتضائے بشریت عتاب الٰہی کے سزاوار ہوئے تو التجا کی کہ خداوندا بطفیل اُسی اپنے
بندۂ محترم کے جسکا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملا کر لکھا ہے میرے قصور سے درگذر فرما۔ اللہ تعالےٰ
نے ارشاد فرمایا اے آدم ہم کو اپنے عزت وجلال کی قسم اگر تو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ
دیکر تمام زمین وآسمان کے رہنے والون کی سفارش کرتا تو ہم تیری سفارش قبول فرماتے فوراً حضرت
آدم کی توبہ قبول ہوئی اور بہشت سے زمین کی طرف اُنھین بھیجا گیا۔ اُنکی پشت مبارک مین نور محمدی
قوت پاتا گیا یہانتک کہ حضرت حوا علیہا السلام حضرت شیث علیہ السلام سے حاملہ ہوئین تو وہ نور حضرت
آدم سے حضرت حوا کیجانب منتقل ہوا۔ حضرت حوا کی عادت تھی کہ ہر حمل مین دو بچے توام ہوتے تھے
لیکن حضرت شیث علیہ السلام اکیلے پیدا ہوئے اور یہ احترام نور جناب محمد رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام
کا تھا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ حضور سرورکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو پشت آدم مین
رکھکر اللہ تعالیٰ نے زمین پر اُتارا اور نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی مین رکھا۔ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ
آتش نمرود مین رکھا۔ اور ہمیشہ مجکو اللہ تعالےٰ پاک صلبون سے مقدس رحمون مین منتقل کرتا رہا یہانتک
کہ میرے دادا عبدالمطلب تک نوبت پہونچی۔ حضور پرنور کی ولادت باسعادت عام فیل مین یعنی
جس سال حبش کے حاکم نے خانۂ کعبہ کو ڈھانے کیلئے مکے پر چڑھائی کی تھی اور ابابیل پرندون کے ذریعہ
سے اللہ تعالیٰ نے اُسکے لشکر کو مع ہاتھیون کے ہلاک کردیا دوشنبہ کے روز ماہ ربیع الاول کی بارھوین
تاریخ ہوئی ہے اور بعض کہتے ہین آٹھوین اور بعض کے نزدیک دوسری کو پیدا ہوئے۔ لیکن بارھوین
زیادہ مشہور اور اصح ہے۔

احادیث مین آیا ہے کہ حضور پرنور جس رات پیدا ہوئے ہین وہ رات شب قدر سے بھی

افضل داعلیٰ ہے۔ حضور کی شان وہ ہے کہ جب حضور کا ظہور پاک ہوا تو عرش نے کہا محمد میرا ہے کرسی نے کہا محمد میرا ہے لوح نے کہا محمد میرا ہے قلم نے کہا محمد میرا ہے بہشت نے کہا محمد میرا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد تو میرا ہے اور مین نے تجکو اپنے عرش و کرسی۔ لوح و قلم اور بہشت پاک کا مالک بنا دیا حضور نے عرض کی اے پروردگار مین عرش و کرسی لوح و قلم اور بہشت تجھ سے نہین مانگتا۔ مین اپنی امت اور صرف اپنی امت کی بخشش مانگتا ہون۔ ارشاد ہوا کہ اے محمد تو امتی امتی پکارتا ہے اور مین رحمتی رحمتی کہتا ہون یہی مطلب اس آیت پاک سے عیان ہے وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا یعنی اللہ تعالیٰ کا علم اور اُسکی رحمت تمام چیزون کو شامل ہے۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے وقت کئی معجزات ظاہر ہوئے (۱) نوشیروان بادشاہ فارس کے محل کے چودہ کنگورے گر گئے (۲) ابلیس روتا چلاتا پھرا (۳) دریائے ساوہ خشک ہو گیا (۴) مجوسیون کا آتشکدہ جو کہ ہزار سال سے برابر جلتا تھا یکایک بجھ گیا (۵) بُت اوندھے منھ زمین پر گر پڑے۔ (۶) شیاطین کو اپنی ذلت و رسوائی کا یقین ہو گیا (۷) مکے کی کنکریلی زمین چمک اٹھی (۸) خانۂ کعبہ نے سجدۂ شکر ادا کیا (۹) کوہ ابوقبیس خوشی سے وجد مین آگیا (۱۰) قریش کے چوپائے بولنے لگے اور پکار کر کہتے تھے اللہ اکبر اللہ اکبر قسم ہے پروردگار کعبہ کی کہ آج کی رات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے ہین (۱۱) اسلام کی راہ روشن ہو گئی (۱۲) حورین بہشت سے دنیا کی طرف جھانکنے لگین۔ فرشتون مین تکبیر کا شور ہوا افلاک تسبیح پڑھنے لگے بہشت کو سجایا گیا۔ حور وغلمان نے اپنی اپنی آرائش کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے بیت الحرام اور حجر اسود اور رکن حطیم کو کمال شرف بخشا۔

منقول ہے کہ جب دوشنبہ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے ہین اُسوقت سات معجزون کا ظہور ہوا (۱) حضور کا یہ معجزہ تھا کہ مدت حمل مین حضور کی والدہ ماجدہ کو کسی قسم کی تکلیف جو عموماً ایسی حالت مین عورتون کو ہوتی ہے نہین ہوئی (۲) آپکی ولادت درد زہ کی تکلیف سے پاک تھی (۳) جب حضور پیدا ہوئے تو فوراً خدا کو سجدہ کیا اور سجدہ مین فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ خداوندا میری امت کو بخشدے (۴) حضور ختنہ کردہ پیدا ہوئے (۵) جن و شیاطین کا آسمان کی طرف جانا موقوف ہوا۔ حالانکہ حضور کی ولادت سے پیشتر شیاطین اور جن آسمان تک جاکر فرشتون کی باتین سُنا کرتے تھے۔ جب حضور کا ظہور ہوا تو اس جرأت سے روکے گئے جسکی فریاد لیکر ابلیس کے

کے پاس گئے۔ اُسنے اُن سے واقعہ بیان کیا (۶) حضرت حلیمہ سعدیہ آپکی دودھ پلائی تھی ایک چھاتی مین دودھ نہ اُترتا تھا۔ جب حضور کے دہن اقدس مین اُنھون نے وہ چھاتی رکھی تو فوراً دودھ اُتر آیا (۷) ظہور مبارک کے وقت دنیا کے گوشون سے آوازین بلند ہوئین ایک گوشے سے آواز آئی جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا یعنی حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ باطل ضرور مٹنے والا تھا۔ جب حضور سات روز کے ہوئے تو آپکے دادا عبد المطلب نے حضور کا عقیقہ کیا اسمین قریش کے رؤسا و اشراف کو بلایا سب پوچھنے لگے کہ اے عبد المطلب اپنے پوتے کا کیا نام رکھا جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام رکھا ہے۔

سبعیات مین مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت سے معجزات روشن عطا فرمائے ہین اُنمین سے چند یہ ہین (۱) ہرنی نے آپکو سلام کیا (۲) پتھرون نے آپسے کلام کیا (۳) آپکے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے (۴) پیشتر مسجد مین ایک ستون سے ٹیک لگاکر حضور خطبہ پڑھا کرتے تھے جب ممبر تیار ہوا تو آپ ممبر پر تشریف لائے آپکی جدائی مین وہ ستون بچون کی طرح رونے لگا جسکا واقعہ حنانہ کے نام سے مشہور ہے (۵) حضور کا سایہ کبھی نظر نہین آیا (۶) ریت مین کبھی حضور کی نعلین مبارک کا نشان نہین پڑا (۷) پتھر کی چٹان حضور کا قدم پڑتے ہی نرم ہوگئی (۸) جمادات نے آپ کا کلمہ پڑھا (۹) حضور کے رعب وہیبت نے ایک مہینے کی راہ تک آپکی فتح کے جھنڈے گاڑ دئے (۱۰) خواب راحت مین فقط حضور کی آنکھین سویا کرتی تھین مگر دل ہر وقت بیدار رہتا تھا (۱۱) حضور کی اُنگلیون سے ایک جنگ کے موقع پر جب پانی دستیاب نہ ہوتا تھا فوارہ کی طرح پانی جاری ہوگیا۔ جس سے تمام لشکر والے سیراب ہوئے اور اپنے مشکیزے بھر لئے (۱۲) کنکرون نے حضور کے دست مبارک مین تسبیح پڑھی (۱۳) گوہ جو کہ مشہور جانور ہے آپسے ہمکلام ہوا (۱۴) حضور جسطرح سامنے سے دیکھتے تھے اُسیطرح پس پشت سے ملاحظہ فرماتے تھے۔ ان معجزات کے علاوہ عظمت و شوکت اور صدق مقال مین حضور سب سے برتر تھے۔ قیامت کے دن لوائے حمد اور مقام محمود کے حضور ہی مالک ہین۔ اُس روز آدم سے لیکر عیسیٰ تک تمام انبیا علیہم السلام آپ ہی کے جھنڈے تلے ہونگے۔ تمام شجر و حجر دیوار و در آپ کو سلام کہتے تھے۔ ہرنی نے بزبان فصیح حضور سے کہا انت رسول اللہ یعنی آپ اللہ کے سچے رسول ہین اونٹ نے آپکی خدمت مین

آکر سلام کیا اور کلمۂ شہادت پڑھا۔ خود حضور کی روح پاک نے نمایاں ہو کر حضور کی رسالت کا اقرار کیا اور کہا انت محمد حبیبی یعنی محمد میرا پیارا ہے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی محمد رسول اللہ کو تمام انبیا کے اوصاف جمیل عطا فرمائے ہیں۔ چنانچہ حضرت عیسٰیؑ کا زہد۔ حضرت یوسفؑ کا حسن۔ حضرت یعقوبؑ کی نرم دلی۔ حضرت یعقوبؑ کی خوش الحانی۔ حضرت موسیٰؑ کی قوت۔ حضرت ایوبؑ کا صبر۔ حضرت یحییٰؑ کا شکر۔ حضرت سلیمانؑ کی حکومت۔ حضرت اسحاقؑ کی بردباری۔ حضرت اسمٰعیلؑ کی شیرین زبانی۔ حضرت ابراہیمؑ کی خلت۔ حضرت لقمانؑ کی حکمت۔ حضرت ذوالقرنینؑ کی شجاعت۔ حضرت لوطؑ کا خضوع و خشوع حضرت نوحؑ کی رقت قلب۔ حضرت آدمؑ کی صفوت علیہم وعلی نبینا الصلوٰۃ والسلام۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ظہور کے وقت تمام فرشتے صف بستہ حضور کے گرد کھڑے تھے۔ آواز غیب سے پیدا ہوئی کہ ہمارے پیارے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تمام عالم کی سیر کراؤ اور زمین و آسمان کے تمام پوشیدہ خزانے دکھاؤ۔ پس تھوڑی دیر کے لیے حضور اپنی والدہ ماجدہ کے پاس سے علیحدہ ہو گئے۔ اور فرشتوں نے تمام عالم میں آپکو پھرایا اور طرفۃ العین میں حضرت آمنہؓ کو واپس دیدیا۔ حضرت آمنہ نے حضور کے دادا عبدالمطلب کو بلا کر یہ تمام عجائبات بیان کیے حضور کے دادا نے حضور کو اپنی گود میں لیا اور بکمال محبت سینے سے لگایا۔ حضور نے اُن کو دیکھ کر تبسم فرمایا عبدالمطلب نے کہا الحمد للہ کیا اچھا بیٹا اللہ نے عطا فرمایا ہے عبدالمطلب جب حضور کو گود میں لیکر کہیں گذرتے تھے تو در و دیوار اور پتھروں سے سلام کی آواز آتی تھی۔ درختوں کی شاخیں جھک جاتی تھیں۔ آسمان آپ کے گرد گھومتے تھے۔ آفتاب کی حرارت گویا زائل ہو جاتی تھی۔ زمین سرسبز و شاداب ہو جاتی تھی یہ سب برکت حضور کے قدوم پاک کی تھی۔

(باب ۳۹) وفات شریف کا بیان۔ اور اُمت کی مغفرت کے متعلق حضرت جبرئیلؑ سے حضورؐ کی گفتگو

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ جب سورۂ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ کا نزول ہو چکا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض لاحق ہوا یہاں تک کہ جمعرات کے روز جب حضور دولتسرا سے

باہر تشریف لائے تو سر مبارک سے پٹی بندھی تھی مسجد مین ممبر رکھا گیا۔ حضور اُسپر رونق افروز ہوئے چہرۂ اقدس زرد تھا۔ آنکھون مین آنسو بھرے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ہوا کہ مدینہ مین گلی گلی پکارین کہ سب لوگ اپنے رسول کی آخری وصیت سننے کیلئے مسجد مین آئین۔ حضرت بلالؓ نے ندائے عام کی سب لوگ چھوٹے بڑے نہایت بیتابانہ اپنے گھرون اور دکانون کو اُسیطرح کھلا چھوڑ کر حاضر ہوئے۔ پردہ نشین عورتین بھی حضور کا وعظ سننے کے لئے بیقرار ہو کر نکل آئین۔ حاضرین سے مسجد بھر گئی اور کہین تل دھرنے کو جگہ نہ رہی اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روئے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا پھر خدا کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا مین محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم مکی مدنی ہون۔ میرے بعد کوئی آنیوالا نبی نہین اے لوگو سنو مجکو میری وفات کی خبر دیگئی ہے اور مین عنقریب دنیا سے علٰحدہ ہونیوالا ہون مجھے اپنے پروردگار کے پاس جانیکا بیحد شوق ہے اور اپنی امت سے جدا ہونیکا نہایت غم ہے۔ دیکھئے میری اُمت میرے بعد کیسے کیسے فتنون مین مبتلا ہو۔ خداوندا تو ہی محفوظ رکھنا۔ اے لوگو میری وصیت سنو اور یاد رکھو اور جو اسوقت موجود ہین وہ دوسرون کو میری وصیت پہونچادین۔ یہ آخری وصیت ہے کان لگاکر سنو اور خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب محکم مین کھلے طور پر تمھارے لئے حلال وحرام کو بیان فرمادیا ہے اور تمام اوامر ونواہی سے آگاہ کردیا ہے۔ اُسکے حلال کو حلال سمجھو اور حرام کو حرام جانو اور جو آیتین قرآن کی متشابہات ہین جنکے معنی انسان کی عقل سے بالاتر ہین اُنپر ایمان لاؤ اور جو محکمات یعنے صاف صاف احکام کی آیتین ہین اُنپر عمل کرو اور قرآن مین جو واقعات وامثال بیان کیے گئے ہین اُنسے عبرت پکڑو۔ اتنا فرمانے کے بعد حضورؐ نے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھاکر دیکھا اور تین بار فرمایا خداوندا گواہ رہنا مین اپنا فرض رسالت ادا کرچکا۔ پھر ارشاد فرمایا اے لوگو دیکھو نفسانی خواہشون سے دور رہنا یہ خواہشین گمراہ اور گمراہ کرنیوالی بہشت سے دور رکھنے والی دوزخ سے نزدیک کردینے والی ہین جماعت اور طریق اسلام کی پابندی اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ اسی سے خدا کی قربت اور بہشت کی نعمت اور دوزخ سے نجات حاصل ہوگی پھر آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ خداوندا گواہ رہنا مین نے تیرا پیغام پہونچادیا۔ پھر فرمایا اے لوگو اپنے دین اور امانت مین خدا کا خوف کرو۔ اپنے غلامون اور نوکرون کے بارے مین خدا سے ڈرتے رہو اُنھین وہی کھانا کپڑا دو جو خود کھاتے پہنتے ہو۔ اُنکی طاقت سے زیادہ اُنھین کام کی تکلیف نہ دو کیونکہ تمھاری طرح یہ بھی گوشت اور خون رکھتے ہین۔ یاد رکھو جو شخص اپنے مملوکون

پرظلم وستم کریگا قیامت کے دن مجھسے اُس سے جھگڑا ہوگا اور اللہ تعالیٰ فیصلہ کرنیوالا حاکم ہے۔ اپنی بیبیون کے متعلق اللہ سے ڈرو۔ اُنکا مہر اُنکو پورا پورا دو۔ اُنپر ظلم نہ کرو۔ اُنکو علم وادب سکھاؤ۔ اگر عورتوں پر ظلم وزیادتی کروگے تو تمھاری نیکیان برباد ہوجائینگی۔ اے لوگو اپنے آپ کو اور گھر والون کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ عورتین تمھارے پاس قیدی اور اللہ کی امانتین ہین۔ یہ کہکر آسمان کی طرف دیکھکر فرمایا خداوندا مین نے تیرا پیغام پہونچادیا۔ پھر فرمایا اے لوگو اپنے بادشاہ وقت اور حاکمون کی اطاعت کرو۔ کبھی اُن کی نافرمانی نہ کرنا۔ اگرچہ کوئی غلام حبشی نکٹا تمھارا حاکم ہو اُسکی اطاعت بھی فرض ہے۔ یاد رکھو جسنے اپنے حاکم کی اطاعت کی وہ میرا مطیع ہے اور جسنے اُسکی نافرمانی کی وہ میرا نافرمان ہے اور جو میرا نافرمان ہے وہ اللہ کا عاصی ہے خبردار اپنے والیان حکومت سے بغاوت نہ کرنا اور کبھی اُنسے عہد باندھکر نہ توڑنا خداوندا گواہ رہنا کہ مین نے تیرا پیغام پہونچادیا۔ اے لوگو میرے اصحاب کی عزت وحرمت کرنا اُنکی تعظیم بجالانا اُنسے دلی محبت رکھنا یقین جانو کہ میری تمام اُمت مین سب سے افضل وبرتر میرے اصحابؓ ہین جنکے زمانے مین مجھے رسالت ملی وہ سب سے پہلے مجھپر ایمان لائے اور مجھے سچا رسولؐ جانا اور جو کچھ خدا کے پاس سے احکام لیکر مین آیا تھا اُنپر عمل کیا اور پیروی کی۔ اے لوگو میرے اہلبیت کی محبت اور حاملان قرآن کی محبت اور اپنے علمار کی محبت فرض سمجھو۔ خبردار کبھی اُنسے بغض وحسد نہ رکھنا کبھی اُنپر طعن وتشنیع نہ کرنا خوب سمجھ لو کہ جو اُن کا دوست ہے وہ میرا دوست ہے اور جو میرا دوست ہے وہ خدا کا دوست ہے جو اُنسے دشمنی رکھتا ہے وہ میرا دشمن ہے جو میرا دشمن ہے وہ خدا کا دشمن ہے۔ خداوندا گواہ رہنا کہ مین تیرا پیغام پہونچا چکا۔ اے لوگو پنجوقتہ نماز کامل وضو سے پابندی کے ساتھ اپنے اوپر فرض جانو نماز کے ارکان اچھی طرح خضوع وخشوع سے اداکرو۔ خداوندا مین نے تیرا پیغام پہونچادیا اے لوگو اپنے مال کی زکوٰۃ اداکرتے رہنا خوب سُن لو جو صاحب نصاب اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دیگا اُسکی نماز بھی مقبول نہین اور نہ اُسکا اسلام اور حج اور روزہ اور جہاد قبول ہے خداوند مین نے تیرا پیغام پہونچادیا۔ اے لوگو اللہ تعالیٰ نے مقدرت والون پر حج فرض کیا ہے جس شخص نے باوجود قدرت کے بلا عذر معقول حج ادا نہ کیا اور اُسی حالت مین مرگیا تو خدا کو اُسکی کوئی پروا نہین خواہ وہ یہودی ہوکر مرے یا نصرانی یا مجوسی۔ البتہ اگر اُسکو کوئی مرض کا عذر ہو یا بادشاہ ظالم کی طرف سے ممانعت ہو تو مضایقہ نہین ورنہ ایسے شخص کو قیامت مین میری شفاعت نصیب نہ ہوگی اور نہ میرے حوض کوثر سے وہ سیراب ہوگا۔ خداوندا مین نے تیرا پیغام پہونچادیا۔ اے لوگو

اللہ تعالیٰ تمکو قیامت کے دن ایک چٹیل میدان مین جمع کریگا اور وہ نہایت ہولناک اور وحشت کا دن ہوگا اُس روز مال واولاد کچھ کام نہ آئینگے فقط وہی شخص اُس وقت کامیاب ہوگا جسکے پاس خدا کی طرف رجوع ہونیوالا دل ہے۔ خداوندا مین نے تیرا پیغام پہونچا دیا۔ اے لوگو اپنی زبانون کو جھوٹ بہتان وغیرہ سے محفوظ رکھو۔ اپنی آنکھون کو خدا کے خوف سے رُلاؤ اپنی مسجدون کو آباد کرو اپنے ایمان کو اخلاص سے زینت دو اپنے بھائیون کی خیرخواہی کرو۔ اور اپنے لیئے پیشتر سے اچھے اعمال کا تحفہ بارگاہ الٰہی مین بھیجو اپنی شرمگاہون کی حفاظت کرو اپنے مالون مین سے صدقہ دو آپسمین حسد وبغض نہ رکھو تاکہ تمھاری نیکیان برباد نہ ہوجائین۔ ایکدوسرے کی غیبت نہ کرو۔ خداوندا مین نے تیرا پیغام پہونچا دیا۔ اے لوگو اپنے آپ کو عذاب دوزخ سے آزاد کرنے کیلیئے کوشش کرو۔ فقروفاقہ کے دن یعنی قیامت کے لیئے اچھا ذخیرہ جمع کرو ظلم وزیادتی سے پرہیز رکھو۔ اللہ تعالیٰ حق ہمسایہ کے متعلق تم سے بازپرس کریگا اور تمکو حساب دینا پڑیگا اور تم کو ضرور خدا کے سامنے حاضر ہونا پڑیگا۔ اللہ تعالیٰ تمھارے گناہون سے کبھی راضی نہ ہوگا۔ خداوندا مین نے تیرا پیغام پہونچا دیا۔ اے لوگو جو شخص عمل نیک کریگا اُسکا ثمرہ اُسی کو ملیگا اور جو برائیون کا مرتکب ہوگا اُنکا وبال اُسی پر پڑیگا اللہ تعالیٰ کبھی کسی کے ساتھ نا انصافی نہین کرتا۔ اُس ہولناک دن سے ڈرو جبکہ تم سب خدا کے حضور مین حاضر ہوگے اور ہر شخص کو جو کچھ اُسنے عمل کیے ہونگے پورا بدلا دیا جائیگا کسی پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا۔ اے لوگو مین اپنے پروردگار کے پاس عنقریب جانیوالا ہون مجھے میری رحلت کی خبر دیگئی ہے۔ مین تمھین اور تمھارے دین وامانت کو خدا کے سپرد کرتا ہون۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آخری وعظ لوگون کو سنایا وہ ایسا موثر تھا کہ سُنکر آنکھون سے اشک جاری ہوگئے اور دلون پر خوف خدا چھا گیا۔ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ آج حضور کا وعظ ایسا ہے جیسے کوئی رخصت ہونیوالا وصیت کیا کرتا ہے حضور ارشاد فرمائین کہ ہم لوگون سے کس بات کا عہد آپ لینا چاہتے ہین۔ ارشاد فرمایا کہ مین تمھین وصیت کرتا ہون کہ ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہنا اُسکے احکام سُنکر اُسپر عمل کرنا کیونکہ میرے بعد تم مین سے جو زندہ رہیگا وہ بہت سے اختلافات دیکھیگا۔ دیکھو دین مین جو بدعات پیدا ہون اُنسے پرہیز رکھنا کیونکہ بدعت سے بڑھکر کوئی گمراہی نہین ایسے فتنے کے زمانے مین میرے طریقہ اور میرے خلفائے راشدین کے طریقہ کو لازم پکڑنا۔ میرے اصحاب کی تعظیم بجالانا جنہین خدا نے مجھے مبعوث فرمایا اور وہ مجھپر صدق دل

سے ایمان لائے اور میری ہدایت پر کاربند ہوئے۔ میرا زمانہ سب سے بہتر زمانہ ہے اسکے بعد میرے صحابہ کا زمانہ پھر میرے صحابہ کے دیکھنے والوں کا زمانہ۔ پھر اسکے بعد ایسے لوگ پیدا ہونگے جو بظاہر مجھپر ایمان لائینگے لیکن نماز کی پابندی کھو بیٹھینگے اور نفسانی شہوتوں مین گرفتار رہینگے میرے احکام چھوڑ دینگے اور ممنوعات مین مبتلا ہونگے۔ دینی باتون کو اپنی خواہشون کے مطابق بنائینگے اور لوگون کو دکھلانے کے لئے اعمال نیک کرینگے۔ بلاضرورت قسمین کھائینگے اور بغیر گواہی طلب کیے گواہی دینگے۔ امانت والے کی امانت ادا نہین کرین گے۔ بات کرنے مین جھوٹ بولینگے۔ زبان سے کہینگے مگر عمل نہ کرینگے علم اور بردباری انسے اٹھ جائیگی۔ جہالت اور فحش کا دور دورا ہوگا۔ شرم وحیا اور ایمانداری نہ رہیگی جھوٹ۔ خیانت۔ ماں باپ کو تکلیف دینا۔ رشتہ دارون سے ترک تعلق کرنا۔ بخل و حرص۔ لالچ اور حسد۔ زنا اور بدخلقی۔ ہمسایہ کو آزار پہونچانا عام طور پر رواج پکڑ جائیگا۔ وہ لوگ دین اسلام سے ایسا نکلجائینگے جیسے کمان سے تیر دور جا پڑتا ہے جب سب کے سب شریر لوگ ہی دنیا مین رہجائینگے اُس وقت قیامت قائم ہوگی۔ سنت وجماعت کو لازم پکڑنا اور دین مین جو نئی باتین ہون اُنسے بچنا۔ کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی اور اللہ تعالیٰ محمد صلعم کی امت کو کبھی ضلالت پر متفق نہ کریگا۔ جو شخص حاکم اسلام کی اطاعت چھوڑے اور جماعت سے الگ ہوجائے اور خدا کے احکام کی مخالفت کرے جب وہ خدا کے سامنے جائیگا خدا اُسپر سخت غضبناک ہوگا اور قیامت کے دن اُسکو جہنم مین داخل فرمائیگا۔ اس وصیت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین پر ایک سیدھا خط کھینچا اور اُس خط کے دہنے اور بائین اور خطوط نکالے پھر فرمایا کہ یہ سیدھا خط خدا کی سیدھی راہ ہے اور اسکے داہنے بائین جسقدر خطوط ہین وہ مختلف راستے ہین اور ہر ایک پر ایک شیطان بیٹھا ہوا سیدھا چلنے والے کو اُس راہ کی طرف بلاتا ہے۔ پھر حضور رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام صحابہ اور اپنی تمام اُمت کو سلام فرمایا اور ممبر سے نیچے اُتر کر دولتخانے تشریف لیگئے اور پھر باہر تشریف نہین لائے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ماہ ربیع الاول کے پہلے دوشنبہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اہل ایمان کیلئے مرنا راحت ہے اور کافرون کے لئے ندامت و شرمندگی ہے۔ اسکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لقائے الٰہی کے شوق مین بیقرار

رہتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے محبوب کو بکمال عزت واحترام اپنے پاس بلانیکا ارادہ ظاہر فرمایا لہذا مرض کے شدائد روز بروز بڑھنے لگے۔ صحابہؓ بیان کرتے ہین کہ جب حضورؐ کا فراق نزدیک آیا تو حضور اُس زمانہ مین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرے مین قیام فرما تھے۔ ہملوگ حاضر خدمت ہوئے ہماری طرف دیکھ کر حضور آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ اے میرے جان نثارو تمھین آفرین و مرحبا تم ہمیشہ خدا کی رحمتین نازل ہون اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ تمھین اپنی پناہ مین رکھے مین تمھین تقوی و عبادت الٰہی کی وصیت کرتا ہون اور تم کو خدا کی حفاظت مین چھوڑ رہا ہون اور تمھین اس سے ڈراتا ہون۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمھین خطاب کر کے اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا یعنی یہ آخرت کا گھر ہمنے صرف اُنھین لوگون کے لیے بہتر قرار دیا ہے جو زمین مین رہکر تکبر اور فساد نہین کرتے۔ یہ کلمات سُنکر ہملوگون نے عرض کی یا رسول اللہ کیا حضور دنیا سے عنقریب رخصت ہونا چاہتے ہین فرمایا ہان یہان سے رحلت کا زمانہ قریب آگیا اور اب لقائے الٰہی اور سدرۃ المنتہی اور جنۃ الماوی اور عرش اعلی کی طرف میری توجہ اور بازگشت ہے۔ ہم نے روکر عرض کی یا رسول اللہ حضور اپنی تجہیز و تکفین کے متعلق ارشاد فرمادین ارشاد ہوا کہ میرے اہل بیت کے لوگ مجھے غسل دینگے اور میرے یہی کپڑے جو پہنے ہوے ہون یا کوئی حلۂ یمانی مین مجھے کفن دیا جائے ہمنے پوچھا حضورؐ کے جنازے کی نماز کون پڑھائے۔ یہ سُنکر حضور روئے اور فرمایا اے میرے فدائیو جب مجھے غسل دیکر کفنا چکو تو میرے جنازے کو میرے حجرہ مین میری لحد کے کنارے رکھدینا اور تم لوگ تھوڑی دیر کے لیے باہر چلے جانا سب سے پہلے میرے جنازے کی نماز میرا دوست اور میرا پیارا جبرئیل پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر عزرائیل اپنے لشکر سمیت پڑھینگے۔ اُسکے بعد تملوگ جماعت جماعت گھر مین داخل ہوکر نماز ادا کرنا پیشتر میرے اہلبیت کے آدمی پھر عورتین پھر تم لوگ میرے جنازہ کی نماز پڑھنا بعد ازان حضور رسالت صلعم کا مرض شدید ہونے لگا اٹھارہ روز حضور مبتلائے مرض رہے یہ دوشنبہ کے روز مرض لاحق ہوا تھا اور دوشنبہ ہی کے روز حضور کو نبوت ملی تھی اور دوشنبہ ہی کے روز وفات پائی۔ وفات سے ایک روز پیشتر یکشنبہ کے دن مرض نہایت سخت ہوگیا۔ دوشنبہ کو نماز فجر کے لیے حضرت بلال رضی اللہ عنہ مسجد مین اذان دینے کے بعد دولتخانے پر حاضر ہوکر حسب معمول پکارے السلام علیک یا رسول اللہ الصلوۃ حاضرۃ یعنے یا رسول اللہ مسجد

مین جماعت تیار ہے حضرت فاطمہؓ زہرا نے جواب دیا کہ حضور اسوقت شدت مرض کی وجہ سے نہایت مشغول ہین۔
حضرت بلالؓ واپس گئے تھوڑی دیر کے بعد پھر اسیطرح در دولت پر آکر آواز دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ آواز سنی اور حکم دیا کہ حضرت بلالؓ کو اندر بلالیا جائے۔ حضرت بلالؓ حاضر ہوئے ارشاد فرمایا اے بلالؓ مین اسوقت شدائد مرض مین مبتلا ہون مسجد مین آسکنے سے مجبور ہون ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگون کو نماز پڑھائین حضرت بلالؓ یہ سنکر روتے ہوئے اور آہ و فریاد کرتے ہوئے مسجد مین آئے اور حضرت ابوبکرؓ کو حضور کا حکم سنایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ خالی دیکھی تو دلپر قابو نہ رکھ سکے چونکہ نہایت نرم دل واقع ہوئے تھے بے اختیار غش کھاکر گر پڑے۔ مسلمانون مین شور و فغان برپا ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مسجد مین یہ شور سنا تو حضرت فاطمہؓ سے دریافت فرمایا عرض کی کہ حضور کے فراق سے تمام مسلمان بےچین اور بیقرار ہین۔ حضور نے حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بلوایا اُن دونون پر تکیہ لگاکر مسجد مین تشریف لیگئے اور دو رکعت نماز مختصر طور پر ادا فرماکر مسلمانون سے خطاب کر کے فرمایا کہ اے لوگو میرے بعد تم لوگون مین ابوبکرؓ میرے جانشین ہین تم لوگ تقویٰ اور طہارت کو لازم پکڑنا مین تم سے جدا ہونیوالا ہون۔ آج کا دن میرے لیئے قیام دنیا کا آخری اور عقبےٰ کی طرف جانیکا پہلا دن ہے۔

منقول ہے کہ دوشنبہ کے روز حضرت عزرائیلؑ کو حکم خداوندی پہونچا کہ نہایت اچھی شکل مین ہمارے حبیب کے پاس جاؤ اور نہایت نرمی سے روح شریف قبض کرو۔ پیشتر گھر مین داخل ہونے کی اجازت مانگنا۔ اگر اجازت ملجائے تو اندر جانا ورنہ چلے آنا۔ حضرت عزرائیلؑ ایک اعرابی کی شکل مین دولتسرائے نبوی پر حاضر ہوئے اور دروازے پر کھڑے ہوکر پکارا السلام علیک یا حبیب اللہ آپ نبوت ورسالت کے مالک ہین اگر اندر آنیکی اجازت ہو تو مین حاضر ہون۔ حضرت فاطمہؓ زہرا نے یہ آواز سنکر جواب دیا کہ اے بندۂ خدا اسوقت حضور رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرض کی سخت تکلیف ہے ملاقات کا موقع نہین۔ حضرت ملک الموت یہ سنکر خاموش ہو رہے اور تھوڑی دیر کے بعد پھر اسیطرح آواز دی اور کہا کہ مجھے اجازت دیجئے میرا حاضر خدمت ہونا ضروری ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آواز سُنی اور ارشاد فرمایا کہ اے فاطمہؓ دروازے پر کون ہے جو تم سے اندر آنے کے متعلق جھگڑتا ہے۔ عرض کی باباجان یہ کوئی اعرابی ہے جسے مین نہین پہچانتی ہرچند جواب دے رہی

ہون کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسوقت اپنے مرض کے ساتھ مشغول ہین مگر وہ نہین مانتا اور اندر آنے پر اصرار کرتا ہے تین بار پکار کر اجازت طلب کر چکا تھا چوتھی بار ایسی کرخت آواز سے پکارا کہ مین تھرتھرا گئی اور جسم مین لرزہ آگیا اور رنگ فق ہوگیا حضور نے فرمایا اے نورِ نظر تمکو معلوم نہین یہ کون ہے۔ یہ ہے تمام لذتون کا مٹانیوالا تمام خواہشون کا توڑنیوالا۔ جماعتون کا پراگندہ کرنیوالا اولاد کا یتیم کرنیوالا گھرون کا سونا کرنیوالا آبادیون کا اُجاڑنے والا قبرستانون کا آباد کرنیوالا عورتون کو بیوہ بنانیوالا کلیجون اور دلون کو جلانیوالا۔ اے جانِ پدر اس شخص سے کوئی جھگڑا نہ کرو اسکے بعد حضور نے فرمایا اے ملک الموت شوق سے اندر چلے آؤ ملک الموت نے حاضر ہوکر ادب سے سلام کیا حضور نے سلام کا جواب دیکر پوچھا ملک الموت مجھے دیکھنے کے لیئے آئے ہو یا روح قبض کرنے کیلئے۔ عرض کی مین حضور کی زیارت کو حاضر ہوا ہون اگر حضور کی اجازت ہوگی تو روح اقدس قبض کرونگا ورنہ واپس چلا جاؤن گا۔ کیونکہ اللہ تعالے نے حضور کو اختیار دیا ہے خواہ دنیا مین رہنا اختیار فرمایئے خواہ موت پسند کیجیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُسوقت بجز اپنی اُمت کے کوئی غم وتعلق نہ تھا۔ کئی بار زبان مبارک سے اُمتی اُمتی فرمایا ملک الموت نے عرض کی یا رسول اللہ اپنی اُمت کو خدا کے حوالہ اور اُسکی رحمت کے سپرد فرمایئے حضور نے فرمایا فرشتہ موت میرا جگر اپنی اُمت کے غم مین جلتا ہے اور میری اُمت کے لوگ گنہگار ہین خدا جانے اُنکا کیا حال ہو عرض کی یا رسول اللہ اُنکو خدا کی حفاظت مین دیجیے حضور کی برکت سے وہ اُنپر کامل رحمت فرمائیگا۔ ارشاد فرمایا کہ بہتر ہے اپنے رفیق اعلیٰ کے دیدار کا مشتاق ہون۔ ملک الموت کو معلوم ہوگیا کہ حضور نے دنیا سے رحلت کو پسند فرمایا ہے آپنے پوچھا اے عزرائیلؑ یہ تو بتاؤ کہ جبرئیلؑ کہان ہین عرض کی وہ پہلے آسمان پر ہین تمام فرشتے اُنکے پاس آکر حضور کی تعزیت کر رہے ہین ان باتون سے حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما بے اختیار رونے لگین اور روتے روتے غش کھاکر گر پڑین۔ تھوڑی دیر مین حضرت جبرئیلؑ حضرت میکائیلؑ حضرت اسرافیلؑ آئے اور ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے تھے اور ہر فرشتے کے ہاتھ مین ایک نور کا جھنڈا اور شراب بہشت کا ایک پیالا تھا۔ حضرت جبرئیلؑ کے سرھانے اور تمام فرشتے گرد بیٹھکر صلوٰۃ وسلام مین مشغول ہوئے حضور نے پوچھا اے جبرئیلؑ تم جانتے ہوکہ دنیا سے میری رخصت کا وقت قریب آگیا۔ اُنھون نے عرض کی حضور نے فرمایا مجھے خوشخبری سناؤ کہ بارگاہ خداوندی مین میرے لیئے کیا تیاریان ہو رہی ہین عرض

کی یا رسول اللہ آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور فرشتے ہر جگہ صف بستہ حضور کے انتظار
میں ادب سے کھڑے ہیں حضور نے شکر الٰہی بجا لاکر حضرت میکائیل سے یہی سوال فرمایا۔ عرض کی
کہ حضور کیلئے بہشت کو آراستہ کیا گیا ہے حور و غلمان حضور کی رونق افروزی کے منتظر ہیں اور اللہ تعالےٰ
مشتاق ہے پھر حضور نے تمام فرشتوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے خدا کے پاک فرشتو تم کیا نئی خوشخبری
لائے سب نے عرض کی یا رسول اللہ تمام آسمانوں کے فرشتوں کو حکم ہوا ہے کہ پہلے آسمان پر حضور کے استقبال
کیلئے حاضر رہیں۔ خانۂ آفتاب پوری شعاعوں سے منور رہے۔ حوریں بہشت میں آرائش کیے ہوئے
جمال پاک کی منتظر ہیں۔ حضور قیامت کے دن اپنی اُمت کے شفیع ہونگے اور حضور کی شفاعت اللہ تعالےٰ
قبول فرمائیگا۔ یہ سنکر حضور نے شکر خدا ادا کیا پھر حضور نے فرمایا اے جبرئیل آج دنیا میں تم سے ملنے
اور اور اہل و عیال کے دیکھنے کا آخری دن ہے کوئی اور بشارت دو۔ ان باتوں سے حضرت فاطمہ
و عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما اور تمام ازواج مطہرات رونے لگیں۔ حضرت جبرئیل نے عرض کی یا
رسول اللہ حضور کس قسم کی بشارت کے خواہشمند ہیں۔ فرمایا کہ مجھے سخت صدمہ اور قلق اس بات کا ہے
کہ میرے بعد قرآن مجید کون پڑھیگا۔ رمضان کے روزے کون رکھیگا۔ حج بیت اللہ کون کرے گا
اور میری اُمت کا میرے بعد کیا حال ہوگا۔ مجھے اسوقت بار بار اپنی اُمت یاد آتی ہے فوراً حضرت
جبرئیل آسمان کی طرف گئے اور جو کچھ حضور نے فرمایا تھا بارگاہ الٰہی میں عرض کیا اور تھوڑی دیر میں واپس
آکر عرض کی یا رسول اللہ ارشاد الٰہی ہوا ہے کہ میں آپکی اُمت کا نگہبان ہوں اور میرا نام ارحم الراحمین ہے
وَكُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونے لگے۔ حضرت جبرئیل نے عرض کی یا
رسول اللہ اب حضور کس لئے روتے ہیں ارشاد فرمایا اے جبرئیل میں کوئی دنیا کیلئے نہیں روتا نہ آخرت
کے سبب سے نہ جنت کے شوق میں نہ دوزخ کے خوف سے نہ ابوبکرؓ و عمرؓ کیلئے نہ عثمانؓ و علیؓ کے لیے نہ حسنؓ و
حسینؓ کے لیے نہ فاطمہؓ و عائشہؓ کیلئے۔ میں صرف اپنی گنہگار اُمت کیلئے روتا ہوں پھر دوبارہ حضرت جبرئیل
آسمان پر گئے اور فوراً واپس آکر عرض کی یا رسول اللہ حضور کو مژدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جبتک
آپ اور آپ کی اُمت بہشت میں داخل نہ ہونگے اسوقت تک تمام انبیاء علیہم السلام اور اُمتوں پر بہشت
کا داخلہ حرام ہے۔ حضور نے رو کر آواز بلند فرمایا اُمتی اُمتی اے جبرئیل پھر بارگاہ خداوندی میں جاؤ
اور عرض کرو کہ میری اُمت کا حساب و کتاب اور محاسبہ میرے سپرد فرمائے تاکہ اُنکے گناہوں پر

میرے سوا کوئی اور واقف نہ ہو۔ حضرت جبرئیلؑ گئے اور عرش الٰہی کے نیچے کھڑے ہو کر خدا سے التجا کی اور پھر واپس آ کر عرض کی یا رسول اللہ آپ کو مژدہ ہو اللہ تعالیٰ بعد سلام فرماتا ہے کہ آپ کو اپنی اُمت کی پردہ داری منظور ہے مجھ کو اپنے عزت و جلال کی قسم کہ مین آپکی گفتگو سے پیشتر یہ ارادہ کر چکا ہون کہ خود آپکو بھی اپنی اُمت کے گناہون کا علم نہ ہو بذات خود اُنکا حساب کتاب کرونگا اور میرے سوا نہ آپ اور نہ دوسرا کوئی اُنکے قصورون پر مطلع ہوگا۔ اُسوقت حضور پر نور نے خوش ہو کر فرمایا اے عزرائیلؑ اب میرا جی خوش ہوا میرے پاس آؤ۔ حضرت ملک الموت نہایت ادب سے قریب ہوئے اور روح پاک قبض کرنے کیلئے ہاتھ بڑھایا۔ حضرت علیؓ نے پوچھا یا رسولؐ اللہ حضور کو غسل کون دیگا فرمایا اے علیؓ تم غسل دینا اور عباسؓ پانی گرائینگے اور جبرئیلؑ جنت کی خوشبو لیکر آئینگے مجھے غسل دینے اور کفنانے کے بعد تھوڑی دیر کیلئے تم لوگ باہر چلے جانا اسکے بعد حضورؐ کی روح پاک ناف مبارک تک پہونچی تو فرمایا اے جبرئیلؑ تمنے منھ کیون پھیر لیا کیا ابھی سے مجھے دیکھنا نہین چاہتے عرض کی حبیب اللہ اس جانکنی کی سختی مین کون ایسا سنگدل ہے جو حضور کا چہرہ مبارک دیکھ سکے الغرض جب سینۂ اقدس تک دم پہونچا تو عرش الٰہی اور کرسی کو جنبش ہوئی آسمان و زمین مین لرزہ پڑ گیا پھر جب جسم اطہر سے روح اقدس نے مفارقت کی تو زمانہ مین اندھیرا چھا گیا۔ چاند سورج گہنا گئے۔ ازواج مطہرات رونے لگین صحابہ مین کہرام پڑ گیا۔ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا فریاد و بکا کرتی تھین اور رو رو کر یہ شعر پڑھتی تھین

یا من تغیب تحت اطباق الثری	ھل انت تسمع صرختی وندائیا
اے دنیا چھوڑ کر زمین کے نیچے بسنے والے	کیا تو میرا شور و فریاد بھی کچھ سنتا ہے
صبت علی مصائب لو انہا	صبت علی الایام صرن لیالیا
مجھپر وہ مصیبتین ٹوٹ پڑی ہین کہ اگر	دن پر وہ مصائب آتے تو دن سے رات ہوجاتی

اُسوقت حضور کے سرہانے حسنینؓ تھے اور دہنی جانب فاطمہ زہرا بائین جانب عائشہ صدیقہ اور دیگر ازواج پائنتی کیطرف تھین اور تمام گھر مین ہائے احمد ہائے محمد ہائے ابو القاسم ہائے ابو طیب ہائے ابو طاہر ہائے ابو ابراہیم ہائے ابو فاطمہ کا شور برپا تھا۔

مروی ہے کہ جسوقت حضور سکرات موت مین مبتلا تھے تو یہ آیت زبان مبارک پر جاری ہوئی مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین

اُسوقت فاطمہ زہراؓ نے عرض کی یارسول اللہ یہ وقت فراق دائمی کا ہے یہ تو فرمایئے کہ قیامت مین مجھے حضور کی زیارت کہان حاصل ہوگی۔ فرمایا اے نور نظر مین تمھین حوض کوثر پر ملونگا جہان اپنی اُمت کو پانی پلا رہا ہونگا۔ عرض کی باباجان اگر حوض کوثر پر حضور سے نیاز حاصل نہو تو کہان جاؤن فرمایا جان پدر پھر مجھ کو میزان عمل کے پاس دیکھنا اپنی اُمت کی نیکیون کیلئے دعا کر رہا ہونگا کہ پلہ بھاری ہوجاوے عرض کی کہ اگر وہان بھی حضور نہ ملین تو کہان ڈھونڈھون فرمایا کہ پھر مین پُل صراط پر ملونگا وہان دعا کرتا ہونگا کہ خداوندا میری اُمت کو دوزخ سے بچاکر جلد پُل صراط سے گذار دے اسکے بعد حضرت ملک الموت اپنے کام مین مشغول ہوے اور روح اقدس کو قبض کیا۔ چارون طرف دولتسرا مین شور برپا ہوا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون سب لوگ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق مین نالان وگریان تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روتے ہوے آئے اور بولے السلام علیک یا سید المرسلین یا خاتم النبیین یا شفیع المذنبین حضور کی حیات دنیا کے لئے مبارک تھی اور دنیا سے آپ سعید ومحمود اُٹھے اور ہمین اس ظلمت کدہ مین چھوڑ گئے حضور کے بعد ہم لوگ کیونکر زندہ رہینگے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا السلام علیک یا حبیب اللہ یا نبی اللہ حضور دارالسرور کو تشریف لیگئے اور ہمین دارالغرور مین چھوڑ گئے حضور کے بغیر کیونکر زندگی ہوگی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پکارے السلام علیک یا افصح العرب منبع الجود والکرم صاحب التاج والعلم حضور گلشن رضوان کو تشریف لیگئے اور ہمین ذلت کے گھر یعنی دنیا مین چھوڑ گئے دیکھئے حضور کے بعد کیونکر امن وامان حاصل ہو حضرت علی کرم اللہ وجہہ پکارے السلام علیک یا سید السادات یا مخزن الرحمۃ والسعادات حضور نے عقبیٰ کو اختیار فرمایا اور ہمین دنیا مین بیکس ومجبور چھوڑ گئے حضرت امام حسنؓ نے روکر کہا السلام علیک یا نور الھدیٰ یا تاج الوریٰ حضور باغ بہشت کو روانہ ہوئے اور ہمین خارزار دنیا مین چھوڑ گئے اب دیکھئے ہمارا کیا حال ہو۔ حضرت امام حسینؓ نے کہا السلام علیک یا امام المتقین یا امین رب العالمین حضور دارالبقا کو تشریف لیگئے اور ہمین دنیائے بے اعتبار مین چھوڑا دیکھئے کیونکر زندگی گذرے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا السلام علیک یا سلطان الانبیاء یا برہان الاصفیاء حضور دارالامان کو روانہ ہوئے اور ہمین مقام رنج وغم مین چھوڑا ہائے اب ہماری کیا حالت ہوگی حضرت فاطمہ زہراؓ نے کہا السلام علیک یا رسول الثقلین

یا امام القبلتین حضور دار النعیم کو سدھارے اور ہمین یہان رنج دغم اُٹھانیکو چھوڑا ہے افسوس اب زندگی کی کیا صورت ہوگی ۔ حضرت ابوبکرؓ رو کر کہتے تھے ہائے احمدؐ حضرت عمرؓ کہتے تھے ہائے محمدؐ حضرت عثمانؓ کہتے تھے ہائے ابوطیب حضرت علیؓ کہتے تھے ہائے ابوطاہر حضرت حسنؓ پکارتے ہائے میرے نانا حضرت حسینؓ بولے ہائے میرے بزرگ حضرت عائشہؓ نے کہا اے ابوالقاسم حضرت فاطمہؓ نے کہا ہائے میرے بابا ہائے حسنؓ وحسینؓ کے نانا سب صحابہؓ رو رو کر شور و فریاد کرتے تھے ۔

مروی ہے کہ حالت نزع مین حضورؐ نے محبت سے اِدھر اُدھر صحابہ وازواج کیطرف دیکھا اور آنکھون مین آنسو بھر لائے ۔ پھر پانی طلب فرمایا اور اُسمین ہاتھ ڈبو کر اپنے چہرۂ مبارک اور سینۂ اقدس پر ملتے تھے اور شدت تکلیف سے فرماتے تھے خداوندا موت کی سختی بیحد ہے یہ شدائد مجھپر آسان کر پھر حضورؐ نے فرمایا اے ملک الموت جانکنی مین نہایت سخت تکلیف ہوتی ہے میری ناتوان اُمت اس تکلیف کو کیونکر برداشت کرسکیگی ۔ پس اے ملک الموت جسقدر جانکنی کی تکلیف ہو وہ سب آج مجھپر ختم کردے جسقدر میری تمام اُمت کے حصے مین تکلیف ہو وہ سب آج مجھپر ہوجائے اور میری اُمت محفوظ رہے حضرت ملک الموت نے عرض کی یارسول اللہ آپ اطمینان فرمایئے آپ کی اُمت مین جسکے دلمین رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا اُسکی روح اس آسانی سے قبض کرونگا جیسے گلاب کی خوشبو سونگھی جاتی ہے یہ سُنکر حضور پرنور بے انتہا خوش ہوئے اور حاضرین سے فرمایا اے میرے فدائیو مین تمھین بخوبی نماز کی پابندی اور ادائے صدقہ وزکوٰۃ کی وصیت کرتا ہون تین بار یہی وصیت حضور نے فرمائی اور روح اقدس قبض ہوگئی تمام حاضرین مین آہ و واویلا کا شور برپا ہوا عرش و کرسی لوح وقلم زمین و آسمان جن وملک شجر و حجر سب نالہ وفریاد کرتے تھے ۔ بعد قبض روح اقدس صحابہ کو تردد ہوا کہ حضور کو غسل کیونکر دیا جائے اتنے مین حضرت ابوبکرؓ صدیق پر شدت حزن وملال سے غنودگی کی سی طاری ہوئی ۔ اُسی حالت مین سُنا کہ ہاتف غیب سے ندا کر رہا ہے کہ اے جان نثاران محمدؐ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مع پیراہن پاک کے غسل دو حضرت ابوبکرؓ کی آنکھ کھلگئی اور یہ واقعہ بیان کیا پس قمیص مبارک آستین چاک کرکے شانون تک چڑھادیگئی اور وضو کے طریق سے بیشتر دونون دست مبارک دھوئے گئے ۔ حضرت علی مرتضیٰؓ نے اپنے سینے کا تکیہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لگایا اور حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ حضرت فضیلؓ حضرت اختمؓ مدد پہونچاتے تھے ۔ حضرت سقرانؓ اور حضرت اسامہؓ پانی ڈالتے

کئے بعد ازاں حضور کو تین کپڑوں میں کفنا یا گیا اور ایک چارپائی پر رکھدیا جو بشتہ خرما سے بنی ہوئی تھی اور حسب وصیت نماز جنازہ ادا کی گئی۔ دفناتے وقت انصار میں سے ابوطلحہ اور زید بن کہل نے قبر کھودی اور مہاجرین میں سے ابوعبیدہ بن جراح نے اسمیں لحد قائم کی حضرت علیؓ اور دا ثمؓ نے حضور کو قبر میں اتارا شقرانؓ نے کھجور کے ریشوں کی چٹائی قبر میں اور کچی اینٹیں سر اقدس کے نیچے رکھیں۔

حضرت فضیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبر میں اتارنے کے بعد جب میں نے دیدار مبارک کا آخری جلوہ دیکھا ہے تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضور کے لب مبارک ہل رہے ہیں۔ میں اپنا کان قریب لیگیا تو سُنا کہ حضور فرما رہے ہیں اللھم اغفر لامتی خدا وندا میری اُمت کو بخشدے۔ میں نے تمام صحابہ سے یہ کیفیت بیان کی جسے سُنکر وہ حضور کی شفقت اور رحمت یاد کرکے بے اختیار روتے تھے پھر حضور کو دفن کر دیا گیا۔

ابن اسحٰق کا بیان ہے کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہارشنبہ کے دن شب کو دفن ہوئے واقدی کا قول ہے کہ سہ شنبہ کے روز دن ڈھلے دفن کیے گئے۔ قول مشہور یہ ہے کہ دوشنبہ کو پیدا ہوئے اور دوشنبہ ہی کو وفات پائی۔

(باب ۱۱) اُمت محمدی کی دیگر اُمتوں پر فضیلت حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف معراج کا بیان

مقاتل بن حبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب میں معراج کی رات آسمان کی طرف گیا تو جبرئیلؑ میرے ساتھ تھے۔ سدرۃ المنتہیٰ تک آگے حجاب اکبر تھا میں نے جبرئیلؑ سے آگے بڑھنے کو کہا اُنھوں نے جوابدیا یا رسول اللہ یہاں سے آگے جانے کی حضور کے سوا کسی کو مجال نہیں۔ اگر میں اس مقام سے ایک قدم بھی آگے اُٹھاؤں تو فروغ تجلی سے میرے پر و بال جلجائیں۔ میں اُنکو چھوڑکر آگے چلا ایک زرین تخت مجھے ملا۔ جسپر حریر جنت کی مسند بچھی تھی۔ میں نے اپنے پشت سے حضرت جبرئیلؑ کی آواز سُنی کہ مجھ سے کہتے ہیں یا رسول اللہ سنئے اللہ تعالیٰ آپکی ثنا وصفت کرتا ہے۔ دیکھیے اس کلام پاک کی دہشت سے مضطرب نہ ہوجائیے گا۔ اُسوقت میں بھی حمد الٰہی میں مشغول ہوا اور ان الفاظ میں آداب حاضری بجالایا التحیات للہ

والصلوات والطیبات جناب باری عزاسمہ کی بارگاہ جلال سے جواب ملا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں نے جواب میں عرض کیا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصلحین حضرت جبرئیل نے کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ جناب باری عزاسمہ سے خطاب ہوا آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ یعنی ہمارا رسول جو کچھ ہمنے اُسپر نازل کیا اُسپر سچے دل سے ایمان لایا میں نے جواب دیا بلیٰ آمنت بک والمؤمنون کل آمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ لانفرق بین احد من رسلہ یعنی ہاں اے پروردگار میں ایمان لایا اور تمام اہل ایمان اللہ پر اُسکے فرشتوں پر اُسکی کتابوں پر اُسکے رسولوں پر ایمان لائے ہم لوگ پیغمبر خدا میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ یعنی سب کو خدا کا برگزیدہ اور سچا رسول جانتے ہیں۔ نہ یہ کہ یہود ونصاری کیطرح حضرت موسیٰ وحضرت عیسیٰ علیہم السلام میں فرق کریں بارگاہ خداوندی سے ارشاد ہوا کہ اے محمد میں کسی فرد بشر کو اُسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ جو شخص اعمال نیک بجا لائیگا اُسے بہشت میں جگہ دونگا اور جسکی برائیاں حد سے گذر جائینگی اُسکو جہنم میں ڈالونگا میں نے التجا کی خداوندا تو غفور رحیم ہے۔ میں اور میری اُمت کے لوگ بیحد ضعیف ہیں ارشاد ہوا کہ اے محمد تم ہمسے سوال کرو جو کچھ مانگو تمکو دیا جائیگا میں نے عرض کی یا رب اُمتی اُمتی خداوندا میری گنہگار اُمت کو اپنے فضل وکرم سے بخشدے خطاب آیا کہ اے محمد میں نے تمہاری اُمت کے اُن تمام گنہگاروں کو بخشدیا جو میری توحید پر قائم اور شرک سے ہمیشہ دور رہے اور تم پر سچے دل سے ایمان لائے۔ یہ بشارت سنکر مجھے خوشی ہوئی پھر میں جبرئیل کے ہمراہ بہشت کی سیر کو گیا وہاں حوران جنت میں سے ایک حور نے ایک محل سے بیتابانہ دیدار انور دیکھا اور مسکرا دی اُسکے دانتوں کی چمک سے تمام بہشت اتنا روشن ہوگیا کہ جبرئیل کو تجلی الٰہی کا دھوکا ہوا اور سجدے میں گر پڑے رضوان نے کہا اے جبرئیل میں سجدے سے سر اُٹھاؤ یہ کوئی نور تجلی نہیں بلکہ ایک حور جنت کے دانتوں کی چمک ہے۔ حضرت جبرئیل نے سر اُٹھا کر دیکھا اور سبحان اللہ خدا جانے ایسی حوریں کن خوش نصیبوں کے لیے پیدا کیگئی ہیں عرش الٰہی سے ندا ہوئی کہ یہ حوریں خاص اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہیں۔

اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

کے دن سب سے پہلے حساب وکتاب کیلئے حضرت نوح علیہ السلام کی اُمت کی طلب ہوگی۔ حضرت نوحؑ سے سوال ہوگا کہ اے نوحؑ بتاؤ تمنے اپنی قوم کو ہمارا پیغام پہونچا دیا تھا یا نہین وہ عرض کرینگے اے پروردگار مین نے تیری ہدایت پورے طور پر پہونچا دی تھی اُنکی اُمت سے پوچھا جائیگا کہ بتاؤ نوحؑ نے تمکو پیغام الٰہی پہونچایا یا نہین وہ کہینگے خداوندا نوحؑ نے ہمین کوئی پیغام نہین پہونچایا اگر ہمارے پاس کوئی تیرا رسول آتا تو ضرور ہم تیری ہدایتون کی پیروی کرتے اور تجھپر ایمان لاتے ارشاد ہوگا کہ اے نوحؑ تمھاری اُمت کیا کہہ رہی ہے تم اپنے دعوی پر کوئی گواہ رکھتے ہو وہ عرض کرینگے اے پروردگار تیرے حبیب محمدؐ رسول اللہ کی اُمت میری گواہ ہے پس اُمت محمدیؐ سے سوال ہوگا سب لوگ جواب دینگے کہ ہان خداوندا ہم شہادت دیتے ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی اُمت کو تیرا پیغام پہونچایا تھا۔ حضرت نوحؑ کی اُمت کہیگی کہ تم لوگ کیونکر شہادت دیسکتے ہو جبکہ تم ہمسے ہزارون برس بعد پیدا ہوئے تھے وہ کہینگے کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ نے اپنا سچا رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجا تھا اُنکو ایک سچی کتاب دی تھی ہمنے احکام خدا کی تصدیق کی اُسکی کتاب پر ایمان لائے جسمین ہم کو اللہ تعالیٰ نے ہمسے پہلی اُمتون کے حال سے خبر دی تھی اُسی سے تمھاری کیفیت معلوم ہوئی۔ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہم سب اُمتون کے بعد آئے ہین لیکن قیامت کے دن سب سے اول ہونگے۔ قال اللہ تعالیٰ وکذالک جعلنٰکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا یعنی تم کو ہمنے درمیان اُمت اسلئے قرار دیا ہے کہ تم دوسری اُمتون کے گواہ بنو اور ہمارا رسولؐ تمھارے لئے گواہ ہووے۔

منقول ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُمت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چار کرامتین ایسی عطا فرمائی ہین جنسے مین محروم ہون (۱) میری توبہ مکہ کی سرزمین مین اُنھین کے طفیل سے قبول ہوئی حالانکہ اُمت محمدیؐ کی توبہ ہر جگہ قبول ہوگی (۲) مین بہشت مین بہشتی حلے پہنے ہوئے رہتا تھا جب وہ لغزش سرزد ہوئی تو دنیا مین برہنہ پھینکدیا گیا پھر مین تین سو سال تک روتا رہا تو انھین کے برکت سے بعد قبول توبہ مجھے لباس عنایت ہوا اور اُمت محمدؐ برہنہ ہوکر گناہ کریگی لیکن خدا اُنکو لباس عطا فرمائیگا (۳) مجھسے جب بہشت مین لغزش صادر ہوئی تو مجھ مین اور میری بی بی حواؑ مین جدائی ڈالدی گئی۔ اُمت محمدؐ گناہ کریگی لیکن میان بی بی مین تفرقہ نہین ہوگا (۴) مین نے بہشت میں ایک خطا کی تھی جسپر وہان سے نکالا گیا اور اُمت محمدؐ بہشت کے باہر گناہ کرینگے اور پھر بہشت مین داخل ہونگے

علما فرماتے ہین کہ امت محمدی کو اللہ تعالیٰ نے چھ فضیلتین عطا فرمائی ہین (۱) اُنکو اللہ تعالیٰ نے کمزور بنایا تاکہ غرور و تکبر نہ اختیار کرین (۲) اُنکو قد و قامت مین اگلی امتون سے مختصر بنایا تاکہ اپنا پیٹ بھرنے کے لیے زیادہ محنت نہ کرنا پڑے (۳) اُنکی عمرین کم کین تاکہ گناہونکی تعداد کم ہو (۴) اُن کو غریب بنایا تاکہ قیامت مین حساب و کتاب زیادہ نہ دینا پڑے (۶) سب سے اخیر مین اُنھین ظاہر کیا تاکہ دوسری اُمتون کے سامنے اپنے گناہون سے شرمندہ نہ ہون۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مولود نامہ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مین حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو لاکھ برس پیشتر اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک نور مجسم تھا۔ وہ نور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا تھا اور اُسکے ساتھ تمام فرشتے تسبیح و تقدیس مین مشغول تھے پھر جب آدمؑ کی پیدائش کے متعلق ارادۂ الٰہی ہوا تو اُس نور کے چار ٹکڑے کرکے ایک سے عرش دوسرے سے کرسی تیسرے سے لوح چوتھے سے قلم پیدا کیا۔ قلم کو حکم دیا کہ لکھ۔ قلم نے کہا اے پروردگار کیا لکھون ارشاد ہوا کہ لکھ لآ الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ جب قلم نے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام نامی لکھا بارگاہ خدا مین عرض کی اے پروردگار یہ دوسرا شخص کون ہے جسکا نام تیرے نام کے ساتھ ہے آواز آئی ادب اختیار کر اے قلم ادب اختیار کر یہ وہ ہمارا حبیب محترم ہے کہ اگر اسکا ظہور ہمکو منظور نہ ہوتا تو تجھکو اور عرش و کرسی زمین و آسمان بہشت و دوزخ حور و قصور غرض کچھ بھی پیدا نہ کرتا۔ یہ ہیبت انگیز کلام سنکر قلم دہشت سے شق ہوگیا اور دو لاکھ برس تک خوف سے تھرتھر آتا رہا۔ اسیوجہ سے قلم بغیر قط اور شگاف کے لکھ نہین سکتا جب کلمۂ طیبہ قلم لکھ چکا اور حضور رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ظہور کا علم اُسکو ہوچکا تو ارشاد باری ہوا کہ اب لکھ اُمت آدم علیہ السلام مین سے جو میری اطاعت کریگا اُسکو بہشت مین جگہ دونگا اور جو میری نافرمانی کریگا اُسکو دوزخ مین جگہ ملیگی۔ اسیطرح درجہ بدرجہ حضرت عیسیٰؑ کی امت کیلئے بھی یہی حکم ہوا کہ لکھ جو اطاعت کریگا بہشت پائیگا اور جو نافرمان ہوگا جہنم مین جائیگا اُسکے بعد اُمت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نوبت آئی قلم نے لکھا کہ امت محمدؐ مین جو خدا اور رسولؐ کا اطاعتگذار ہوگا اُسکے لیے بہشت برین ہے اُسکے بعد دوسرا فقرہ لکھنا چاہتا تھا

کرانے مین آواز آئی پیدا ہوئی اے قلم ٹھہر اور ادب اختیار کر قلم لرز گیا اور عرض کی اے پروردگار کیا لکھون ارشاد ہوا کہ جو نافرمانی کریگا تو اسکو ناامید نہ ہونا چاہیے کیونکہ میرا نام غفور و رحیم ہے امت مذنبۃ و رب غفور امت گنہگار ہے اور پروردگار بخشنے والا - اسوقت نور محمدی نے عرض کی کی اے پروردگار اب مین خوش ہو گیا - میری امت پر قیامت کے دن رحم فرمانا کیونکہ میری امت کمزور و ناتوان ہے - آواز آئی اے محمد مین خداے لطیف ہون اور تو نبی محترم - تیری زبان پر قیامت کے دن امتی امتی ہوگا اور مین حسبی حسبی پکاردن گا -

حضرت کعب احبار فرماتے ہین کہ جب اللہ تعالی کو ہمارے رسول پاک صاحب لولاک صلعم کا ظہور منظور ہوا تو حضرت جبرئیل کو حکم دیا کہ زمین پر جا کر اس مقام سے جہان اب حضور کی قبر پاک ہے پاک و صاف مٹی کی ایک مٹھی اٹھا لائین - حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حکم الٰہی کی تعمیل کی اس پاک مٹی کو بہشت کی نہرون مین غوطہ دیکر خمیر کیا گیا - اور ایک دلفریب شکل مین آسمان پر اسکو جگہ دیگئی پھر حضور کی امت کو نابرابر موتی کی شکل مین جلوہ گر کیا گیا جو اسکے گرد تسبیح و تہلیل مین مشغول تھی اس طور سے فرشتون کو حضرت آدمؑ اور انکی نسل سے پیشتر ہی آنحضرت صلعم اور حضور کی امت کا علم ہو گیا تھا اور تمام فرشتے دنیا مین حضور کے ظہور کا نہایت اشتیاق سے انتظار رکھتے تھے خلقت آدمؑ سے دو ہزار برس پیشتر وہ نور پاک امتی امتی پکارتا تھا اور امت لبیک لبیک کہکر جواب دیتی تھی -

منقول ہے کہ ایکبار حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی امت مین وعظ فرما رہے تھے کہ نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلعم کا مذکور آیا - بنی اسرائیل نے پوچھا اے موسیٰ یہ پیغمبر افضل ہے یا آپ - حضرت موسیٰؑ نے جواب دیا کہ یہ آنیوالا پیغمبر مجھسے دس لاکھ درجہ افضل و اعلیٰ ہے انھون نے درخواست کی کہ اس پیغمبر کے فضائل ہمسے بیان کیجئے - حضرت موسیٰؑ نے فرمایا اے لوگو اس پیغمبر کی فضیلت اگر بیان کیجائے تو قیامت تک ختم نہ ہو - انکے ادنیٰ صفات یہ ہین (۱) اگر اللہ تعالی کو اس نبی کا پیدا کرنا منظور نہوتا تو مجھے اور متقین کبھی پیدا نہ کرتا اور مین اسکے نام کی برکت سے فرعون اور اسکے لشکر پر فتحیاب ہوا (۲) تمام انبیا علیہم السلام اللہ تعالی کی رضامندی کے جویان ہین اور اللہ تعالی کو اس نبی کی رضامندی منظور ہے (۳) اگر حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ نور محمدی کی عظمت نہ ہوتی تو انکی کشتی اور امت غرق طوفان ہوجاتی (۴) تمام انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالی کے یہان معراج و قرب کا مرتبہ

اُسی نبی کے طفیل مین حاصل ہوا ہے (۵) ہر ایک نبی کی اُمت کے لوگ قیامت مین پل صراط سے پیدل گزرینگے اور اپنے اپنے گناہون کے مطابق دوزخ کی آنچ اُنکو پہونچیگی لیکن اُمتیان محمد صلعم فرشتون کے پرون پرسوار ہوکر گزرجائینگے اور دوزخ کی لپٹ مطلق اُن تک نہ آئیگی (۶) ہر نبی کی اُمت پر محافظت کیلئے آٹھ فرشتے مامور ہین لیکن اُمت محمدؐ کیلئے اللہ تعالی نے ایکسواسی فرشتے مقرر فرمائے ہین جوکہ ہر وقت اُنکے محافظ رہینگے (۷) اُس نبیؐ کی ایک بی بی خدیجۃ الکبریٰؓ نام کی ہونگی اُنکو اللہ تعالےٰ نے یہ شرف دیا ہے کہ قیامت کے دن ستر ہزار گنہگاران اُمت کو بخشوائینگی (۸) اُنکی ایک صاحبزادی فاطمہؓ نامی ہونگی جوکہ تمام دنیا کی عورتون سے اللہ تعالی کے نزدیک اشرف واعلیٰ ہین وہ صاحبزادی قیامت مین اپنے باپ کی اُمت کے دو لاکھ ستر ہزار گنہگارون کو بخشوائینگی۔ جو عذاب کے مستحق ہونگے (۹) قیامت کے دن ہر نبیؑ کے سر پر اُسکے قد کے مطابق تاج وچتر ہوگا لیکن محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر اقدس پر ایسا عظیم الشان تاج اور چتر ہوگا کہ اُسکے سایے مین تمام اُمتون کے لوگ آرام کرلینگے (۱۰) کوئی نبی بہشت مین دعوت ولیمہ نہ کریگا بجز اُس آنیوالے نبی کے کہ جب اُسکی شادی آسیہ زوجہ فرعون اور حضرت مریم سے ہوگی تو دعوت ولیمہ کی تقریب پر تمام اہل جنت کو انواع واقسام کی نعمتین کھلائی جائنگی (۱۱) تمام اُمتون کے لوگ قبرونسے برہنہ اُٹھینگے اور میدان حشر مین پیدل چلکر حاضر ہونگے لیکن اُمت محمدؐ لباس پہنے ہوئے بہشت کی سواریونپر چڑھکر اپنے خالق کے روبرو حاضر ہوگی اُنکے جلو مین ایکسواسی فرشتے ہونگے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ قیامت کے دن عرش الٰہی سے آواز آئیگی اے اُمت محمدؐ میرے حقوق جو کچھ تمھارے ذمہ تھے اور تمنے اُنکے بجالانے مین کوتاہی کی وہ مین تم کو معاف کرتا ہون اور جو آپسین ایک دوسرے کے حقوق ایکدوسرے پر ہون وہ تم آپسین ایکدوسرے کو بخشدو اور میرے فضل ورحمت سے داخل بہشت ہوجاؤ اس طور سے سب لوگ اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمسایہ مین ساکن بہشت ہوجائینگے۔

حضرت کعب احبارؓ فرماتے ہین کہ اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالی نے وہ تین فضیلتین عطا فرمائی ہین جو اگلے پیغمبرون کو عطا ہوئی تھین (۱) ہر ایک نبی کو اُسکی اُمت کا گواہ قرار دیا ہے لیکن اُمت محمدؐ کو تمام اگلی امتون کا گواہ فرمایا ہے (۲) انبیا علیہم السلام کو ارشاد ہوا ہے یا ایھا الرسل

کلوا من الطیبات یعنی اے میرے پیغمبرو دنیا میں پاک اور عمدہ چیزیں کھاؤ۔ بعینہٖ یہی ارشاد امت محمدؐ کو ہوتا ہے کلوا من الطیبات (۳) ہر ایک نبی کے لئے ایک دعا ہوتی ہے جسکو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرماتا ہے۔ امت محمدؐ کو ارشاد ہے ادعونی استجب لکم یعنے اے امتیان محمدؐ تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کرونگا۔

(باب ۸۹) حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض معجزات کا ذکر اور حضورؐ کی محبت کے فضائل

حکایت۔ حضرت عقیلؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ قریباً دو فرسخ تک ساتھ رہا۔ اس مسافت میں میں نے تین عجائبات دیکھے۔

اوّل یہ کہ میں ہمراہی حضور نامدار چلا جا رہا تھا کہ حضورؐ کو پیخانے جانے کی حاجت ہوئی اس مقام پر کوئی جگہ ایسی سایہ دار نہ تھی کہ پردہ ہو سکتا۔ حضورؐ نے اِدھر اُدھر دیکھا تو دور ایک پہاڑ پر دو درخت دکھلائی دیے۔ آپنے مجھ کو حکم دیا کہ "جاؤ اور اُن درختوں سے کہو کہ تم کو رسول اللہ بلاتے ہیں" میں گیا اور اُن درختوں کو حضور کا حکم پہونچایا، فوراً وہ دونوں درخت پہاڑ سے علیحدہ ہو کر میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے، حضور نے اُنکے پردے میں حاجت ادا فرمائی۔ اور ازاں بعد مجھ سے ارشاد فرمایا کہ "انھیں کہو واپس جائیں" وہ دونوں درخت پھر اپنی جگہ پر واپس گئے۔

دوسرے یہ کہ میں جب حضور کے ساتھ آگے بڑھا تو ایک مقام پر دیکھا کہ چند لوگ ایک اونٹ کو ذبح کرنا چاہتے ہیں۔ اونٹ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھکر آپکی طرف گردن اٹھائی اور کہا کہ "یا رسول اللہ میری مدد کیجئے" آپ نے اُن لوگوں سے دریافت فرمایا کہ "تم اس اونٹ کو کیوں قتل کر رہے ہو" انھوں نے جواب دیا کہ "یا رسول اللہ یہ دیوانہ ہو گیا ہے۔ لاتوں سے پھینکنے اور دانتوں سے کاٹنے لگا ہے، اور ہم لوگ اس سے عاجز آگئے ہیں" حضور نے اونٹ سے دریافت فرمایا کہ وہ ایسی حرکتیں کیوں کرتا ہے، اونٹ نے کہا "یا رسول اللہ نہ میں دیوانہ ہوں نہ پاگل، مگر وجہ یہ ہے کہ گو یہ لوگ جاگتے رہتے ہیں مگر عشاء کی نماز نہیں پڑھتے جس سے مجھ کو خوف ہے کہ ایسا نہو

اللہ تعالیٰ اسکی وجہ سے اُنپر عذاب نازل فرمائے اور مین بھی اُنھین کے ساتھ ہلاک ہو جاؤن، اسلیئے مین انکی تنبیہ اور تادیب کی غرض سے لکد زنی کیا کرتا ہون کہ اُنکو اپنے بھلے بُرے کا ہوش ہو، مگر یہ لوگ مجھے دیوانہ سمجھتے ہین اور میری ان تنبیہات کو سمجھتے ہین کہ مین شرارت کر رہا ہون" آپنے یہ سُنکر فرمایا کہ "اس کو چھوڑ دو اور آیندہ سونے سے پہلے عشاء کی نماز پڑھ لیا کرو، پھر یہ تمھین کچھ بھی پریشان نہ کریگا۔ تیسرے یہ کہ اثنار سیر مین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور مین شدت پیاس سے بیتاب ہو رہا ہون۔ آپ نے فرمایا کہ "اس پہاڑ پر جاؤ اور اُس سے کہو کہ رسول اللہ نے کہا ہے کہ مجھ کو تھوڑا پانی پلاؤ" حضرت عقیلؓ کہتے ہین کہ مین اُس پہاڑ پر گیا، اور جو حضور نے مجھ سے فرمایا تھا اُس سے کہا۔ پہاڑ نے جواب دیا کہ اے عقیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور حضور کی خدمت مین میرا سلام پہونچا کر عرض کرو کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ یا ایھا الذین اٰمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ اُسوقت سے مین بوجہ خوف وبیم ابتک روتا رہا یہانتک کہ مجھ مین جو کچھ پانی تھا وہ سب آنسو ہو کر بہ گیا اور اب مجھ مین ایک قطرہ بھی باقی نہین ہے" حضرت عقیلؓ کہتے ہین کہ اسی وجہ سے اُس پہاڑ پر گھاس وغیرہ نہین اُگتی،

حکایت۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانۂ کعبہ مین نماز پڑھ رہے تھے اور ابوجہل اور اُنکے دوسرے ساتھی خانۂ کعبہ کے دروازے پر بیٹھے ہوے تھے، اس سے پیشتر اُن لوگون نے ایک اونٹ ذبح کیا تھا، ابوجہل ملعون نے اُس اونٹ کو دیکھکر اپنے ساتھیون سے کہا کہ "تم مین سے کون شخص اس اونٹ کی کھال کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شانے پر سجدے کی حالت مین ڈالیگا" یہ سُنکر ایک بدبخت اُٹھا اور جب حضور سجدے کیحالت مین تھے اُسکو آپکے دونون شانون کے درمیان مین رکھدیا، وہ سب لوگ یہ دیکھکر ہنسے اور مذاق اُڑانے لگے، حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہین کہ اُسوقت مین اپنی بے دست وپائی پر دل مین رو رہا تھا، اور کہتا تھا کہ کاش مجھ مین اتنی قوت ہوتی کہ مین اُن لوگون کو اس سے باز رکھ سکتا یا کم ازکم اُسی کو رسول اللہ کے شانۂ مبارک سے علیحدہ کر سکتا، حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہین کہ جب اُن لوگون نے حضور پر وہ کھال ڈالدی تو حضور اُسکے بوجھ سے سجدے سے سر نہ اُٹھا سکے، اسی

حال مین اُسطرف ایک امر و گذرا اور اُسنے اس واقعہ کی اطلاع حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کی حضرت فاطمہؓ کا اُسوقت بالکل بچپن تھا۔ آپ یہ سنتے ہی دوڑی آئین اور رسول اللہ کے شانے سے اُسکو علیحدہ کرکے اُن لوگون کو برا بھلا کہنے لگین، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز تمام کی تو آپنے اُن لوگون کے حق مین بد دعا کی، اور تین بار بلند آواز سے کہا "اللّٰھم علیک بقریش[1]" اُن لوگون نے جب آپکی یہ بد دعا سنی تو خوف سے کانپ اُٹھے، اور ہنسی مذاق آواز بند ہوگئی۔ حضور نامدار نے دوبارہ پھر کہا "اللّٰھم علیک بابی جہل وعقبۃ وعتبۃ وشیبۃ والولید وامیہ بن خلف[2]" حضرت عبد اللہ قسم کھا کر فرماتے ہین کہ مین نے بدر کے دن اُن لوگون کو جن کا نام حضور نے لیا تھا خاک و خون مین تڑپتا دیکھا۔

حکایت۔ حضور آقائے نامدار سے منقول ہے کہ جب جنگ اُحد مین حضور کے چار اگلے دانت شہید ہوگئے تو یہ معاملہ اصحابؓ پر بہت گران گزرا اور اُنھون نے باصرار تمام رسول اللہ صلعم سے عرض کیا کہ "آپ اِنکے حق مین بد دعا کرین" حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اسلئے نہین بھیجا ہے کہ مین لوگون پر لعنت کرون اور بد دعا دون بلکہ خدا نے مجھ کو رحمت بنا کر بھیجا ہے کہ مین اُن لوگون کو خدا کی طرف بلاؤن۔ اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا "اللّٰھم اھد قومی انھم لا یعلمون[3]"۔

حکایت۔ حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ فرماتے ہین کہ ایکدن حضور بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت جبرئیلؑ مع ایک دوسرے فرشتے کے نازل ہوئے اور کہا، یا رسول اللہ یہ فرشتہ آجتک اس سے قبل زمین پر نہین اُترا، آج یہ فقط حضور کی زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجازت لیکر حاضر خدمت ہوا ہے" اُس فرشتے نے اسکے بعد کہا السلام علیک یا رسول اللہ۔ حضور نے جواب سلام دیا۔ فرشتے نے عرض کی اللہ تعالیٰ نے آپکو اختیار دیا ہے کہ "اگر آپ چاہین تو وہ آپکو عطا دہ اُن چیزون کے جنکو اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کیلئے محفوظ رکھا ہے تمام روئے زمین کے خزانے اور ہر چیز کی کنجی عطا کرے" آپنے فرمایا کہ "یہان نہین بلکہ انشاء اللہ قیامت مین یہ کل چیزین جمع کرونگا"

حکایت۔ حضرت صفوانؓ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

---

[1] یعنے اے اللہ قریش پر عذاب نازل ۱۲ [2] یعنے اے اللہ ابوجہل اور عقبہ اور عتبہ اور شیبہ اور ولید اور امیہ ابن خلف پر عذاب نازل فرما ۱۲ [3] اے اللہ میری قوم کو راہ ہدایت دکھا کیونکہ وہ جانتے نہین ۱۲

نے میرے سامنے کل زمین کو سونا بنا کر پیش کیا، گر میں نے عرض کیا کہ "اے اللہ میں ایکدن بھوکا رہتا ہون اور ایکدن آسودہ، جس دن مین آسودہ رہتا ہون تیری حمد و ثنا کرتا ہون اور جسدن بھوکا ہوتا ہون تیری جناب مین تضرع اور عجز کرتا ہون، کیونکہ مجھ کو یہ حکم نہین دیا گیا ہے کہ مال جمع کر کے سوداگری کرون بلکہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ" بسبح بحمد ربك وكن من الساجدين واعبد ربك حتى ياتيك اليقين

حکایت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایکمرتبہ عصر کے وقت ہم لوگون کو جو پانچسو آدمی تھے وضو کی ضرورت تھی اور پانی بالکل نہین تھا، حضور آقائے نامدار نے اپنی انگلیان برتن مین ڈالدین اور کہا کہ "آؤ سب وضو کرو" حضرت انسؓ فرماتے ہین کہ مین نے دیکھا کہ انگلیون سے پانی جاری ہے اور کل آدمیون نے وضو اچھی طرح کر لیا"

حضورؐ کی محبت کے فضائل

حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ جب اہل مکہ حضرت زید ابن وثنہ کو قتل کیلئے قتل گاہ مین لائے اُسوقت ابوسفیان ابن حرب نے اُن سے کہا کہ "کیا تم کو یہ پسند نہین ہے کہ ہم لوگ تمھین چھوڑدین، اور تم اپنے اہل و عیال مین رہو اور بجائے تمھارے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو قتل کرڈالین؟" حضرت زید نے جواب دیا کہ خدا کی قسم اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کانٹا لگے اور مین اپنے گھر مین زندہ رہون تو مین اسکو بھی نہین پسند کرتا" ابوسفیان نے کہا کہ آجتک مین نے بجز اصحابؓ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کو ایسا نہین دیکھا کہ وہ اپنے محبوب اور اپنے مطلوب کیلئے اپنی جان قربان کرے

حکایت۔ حضرت اسحٰق نے کتاب موسومہ شفا مین یہ نقل بیان کی ہے کہ جنگ اُحد مین جب حضور آقائے نامدار کے شہید ہوجانیکا شور برپا ہوا اُسوقت ایک انصاری عورت مدینہ سے گھبرا کر باہر نکل پڑین اور رسول اللہ کو میدان جنگ مین ڈھونڈھنے لگین۔ اثنار تلاش مین اُنکا گذر چند لاشون پر ہوا۔ اُنھون نے دریافت کیا کہ یہ لاشین کس کی ہین تو معلوم ہوا کہ خود اُنھین کے بھائی۔ باپ۔ شوہر۔ لڑکے اور چچا کی لاشین ہین مگر آپنے اسکا کچھ بھی خیال نہین کیا اور لوگون سے دریافت کیا کہ حضور نامدار کہان ہین۔ لوگون نے کہا آپکے آگے ہی تو ہین۔ تب بیتابانہ شوق سے لپکیں کہ حضور کیخدمت مین آئین اور حضور کو مع الخیر دیکھ کر پکار اٹھین "یا حبیب اللہ

آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں اب مجھ کو کسی تکلیف کا احساس نہیں ہے۔"

حکایت۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس وقت حضور پردہ حرم کو تھامے ہوئے خدا سے مناجات فرمارہے تھے اُس شخص نے دریافت کیا کہ "نبی اللہ آپ اِس طرح کیوں زارونالی کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا "بھوک سے" یہ سُنکر وہ شخص رو پڑا اور دوڑتا ہوا چلا گیا۔ کچھ تھوڑے سے چھوہارے تلاش کر کے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے پیش کیے۔ حضور نے فرمایا "شاید تجھ کو مجھ سے محبت ہے جس کی وجہ سے تو نے یہ دوڑ دھوپ کی ہے" اُس نے جواب دیا "حضور خدا شاہد ہے کہ میں حضور کو دوست رکھتا ہوں"

حکایت۔ قاضی عیاض بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا اور کہا "یا رسول اللہ آپ مجھ کو میرے اہل وعیال اور میرے مال ودولت سے زیادہ عزیز ہیں مجھے بغیر آپ کے دیکھے صبر نہیں ہوتا۔ لیکن جب مجھ کو یہ خیال ہوتا ہے کہ حضور فردوس بریں میں نبیوں کے ساتھ سیر کناں اور اعلیٰ علیین میں جلوہ فگن ہونگے اور مجھ کو قدم بوس ہونے کی اجازت نہ مل سکیگی تو اسقدر بیتابی ہوتی ہے جس کو ضبط نہیں کر سکتا۔" اُسیوقت خدا کی طرف سے وحی نازل ہوئی ومن یطع اللہ والرسول فاولٓئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھدآء والصالحین وحسن اولٓئک رفیقا ذلک الفضل من اللہ وکفیٰ باللہ علیما[1] حضور نے یہی آیت اُس شخص کو جواب میں سُنادی اور بغوی نے اس آیت کے متعلق اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ یہ آیت حضرت ثوبانؓ کے بارہ میں جو رسول اللہ کے غلام تھے نازل ہوئی ہے، اُنکی حالت یہ تھی کہ محبت رسول اللہ میں دیوانے اور مجنون ہو گئے تھے، اور بلا رسول اللہ کے دیکھے اُنکو یارا نہیں تھا۔ ایک بار وہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے اُنکو پریشان اور رنگ رو کو متغیر دیکھ کر اُسکا سبب پوچھا اُنھوں نے جواب دیا "حضور مجھ کو بجز آپکی محبت کے اور کوئی مرض نہیں ہے جبتک حضور کو دیکھ نہیں لیتا۔ چین نہیں پڑتا، اُسوقت دفعتہً آخرت کے زمانہ کا خیال آگیا، اُسوقت سے مجھ کو یہ خطرہ لگا ہوا ہے کہ شاید وہاں حضور کو نہ دیکھ سکوں اسلئے کہ آپ نبیوں کے ساتھ ہونگے اور میں اگر جنت میں داخل بھی کیا گیا تو ادنیٰ درجے میں میرا مقام ہوگا

[1] جو لوگ خدا ورسول کی فرمانبرداری کریں گے خدا اُن کا حشر نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ کرے گا اور اُن پر خدا نے اپنی نعمتیں نازل فرمائی ہیں اور یہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق اور دوست ہیں یہ فضل خدا کا فضل ہے اور خدا کو ہر چیز کا دانائی کافی ہے

بغوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہ آیت اُسوقت حضرت ثوبانؓ کے جواب مین خداوندجل وعلیٰ نے نازل فرمائی اور ایک دوسری روایت یہ ہے کہ ایک شخص حضور کو اسطرح ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا کہ پلک ہنین جھپکتی تھی۔ حضور سرور دو عالم نے اُس سے اسکا سبب پوچھا۔ اُسنے جواب دیا "میرے مان باپ آپ پر قربان ہون جبتک حضور کو دیکھتا رہتا ہون سکون رہتا ہے۔ مگر معلوم نہین کہ قیامت مین جب حضور فردوس برین مین اعلیٰ مقامات پر جلوہ افروز ہونگے مین آپکو کیونکر دیکھ سکون گا" اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

بیان کیا گیا کہ بعض صحابہؓ کیحالت ایسی تھی کہ اگر اُنکے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آجاتا تو وہ حضور کے دیکھنے کے لئے بیتاب ہوجاتے اور اپنے اہل وعیال اور مال و دولت کل چیزون کو اُنکے مقابلے مین چھوڑ دیتے۔ اور اُن لوگون کو اس حالت مین ایک عجیب قسم کا ذوق اور ایک نہایت لطف وجدان حاصل ہوتا تھا جو محض خدا کے فضل سے اُنھین لوگون کے لئے مخصوص تھا اسمین کوئی شک کا موقع ہنین ہے۔ کیونکہ یہ سب معرفت کے نتیجے ہین اور صحابہؓ سے زیادہ یہ کسی اور کو حاصل نہین ہوسکتے کیونکہ وہ اُسمین اکمل اور نکات معرفت مین اعلم اور دانا تر ہین۔

صاحب اللبابؒ نے بیان کیا کہ جنگ حنین مین ایک انصاری عورت کے بھائی۔ باپ اور شوہر شہید ہوگئے مگر اُنکو اُسکا احساس بھی ہنین تھا اور وہ بار بار یہی پوچھتی تھین کہ "دشمنون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا" لوگون نے کہا خدا کا شکر ہے کہ وہ بخیریت ہین۔ اُنھون نے کہا خدا کے لئے مجھے ذرا رسول اللہ کو دکھادو۔ لوگ جب اُنھین رسول اللہ کے پاس لیگئے اور اُنھون نے حضور کا جلوہ دیکھ لیا تو کہا "آپ کو بخیریت دیکھ کر میری کل مصیبتین آسان اور چھوٹی ہوگئین"

اسی طرح ہر مسلمان کو واجب ہے کہ وہ اپنی جان اور اپنا مال حضور پر نثار کردے۔

حکایت۔ عبداللہ ابن زید محبت رسولؐ مین دیوانہ تھے۔ ایک روز اُنکے لڑکے اُنکے پاس آئے اور کہا کہ حضور سرور کائنات نے اس عالم سے رحلت فرمائی۔ حضرت عبداللہ ابن زید یہ سُنکر بیتاب ہوگئے اور خدا سے دعا کی کہ "اے خدائے ذوالجلال میرے آنکھون کو نابینا کردے۔ کیونکہ جن آنکھون نے حضور کا جلوہ دیکھا ہے اب وہ آپکے بعد کوئی چیز ہنین دیکھ سکتی ہین"

راوی کا بیان ہے کہ خدا تعالیٰ نے اُنکی دعا قبول فرمائی اور اُنکی آنکھون کی روشنی جاتی رہی

(باب ۴۲) حضرت خلیفۂ اول یار غار رسولؐ صدیق اکبرؓ کے فضائل و مناقب

حضرت انسؓ بیان کرتے ہین کہ مین نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے کہا کہ کوئی عمل ایسا بتلائیے جس سے آتش دوزخ سے بچنے کی اُمید ہو سکے۔ اُنھون نے کہا کہ یہ ذیل کی پندرہ باتین اپنے لئے مخصوص کرو جنمین پانچ چیزون کا تعلق تمھاری زبان سے ہوگا۔ اور پانچ چیزین تمھارے ہاتھ پیرون کے ساتھ مخصوص ہون گی اور پانچ چیزون کا مقام تمھارا دل ہوگا۔

(اول) وہ چیزین جنکا تعلق تمھاری زبان سے ہے وہ پانچ کلمہ ہین جنکا ورد یقین آتش دوزخ سے محفوظ رکھیگا۔ سبحان اللہ۔ "الحمد للہ" "لا الٰہ الا اللہ" "اللہ اکبر" "ولاحول ولاقوۃ الا باللہ"۔

(دوم) وہ پانچ چیزین جنکا تعلق اعضاء سے ہے پنجوقتی نمازین ہین۔

(سوم) وہ امور جو دل کے ساتھ مخصوص ہین وہ محبت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ حضرت صدیق اکبرؓ کی۔ حضرت عمرؓ فاروق اعظم کی۔ حضرت جامع القرآن عثمانؓ ذوالنورین کی۔ حضرت فاتح خیبر علیؓ زوج بتول کی۔ ساتھ ہی ان سب حضرات خلفاء مین حضرت صدیق اکبرؓ کا مرتبہ زیادہ ہے کیونکہ رسولؐ روحی فداہ نے دعا مانگی ہے کہ "اللّٰھم اجعل لابی بکر معی فی الجنۃ درجۃ واحدۃ"[1]

حکایت۔ زید ابن ارقمؓ نے بیان کیا ہے کہ حضرت خلیفۂ اول ابو بکر الصدیقؓ کا ایک غلام تھا جو شب کے وقت اُنھین کھانا پہونچایا کرتا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ کی حالت یہ تھی کہ اُس غلام سے دریافت کر لیا کرتے تھے کہ یہ کیسا کھانا ہے۔ اور آیا وجہ حلال سے حاصل ہوا ہے یا وجہ حرام سے۔ جب اطمینان ہو جاتا تو تناول فرماتے۔ اتفاقاً ایک دن وہ کھانا لیکر حاضر ہوا اور آپنے بلا پوچھے اُس کھانے سے ایک لقمہ اٹھا کر نوش جان فرمایا۔ غلام نے عرض کیا حضور آپ ہمیشہ کھانے سے پیشتر اطمینان فرما لیا کرتے تھے آج آپ نے کیون دریافت نہین فرمایا۔ آپ فوراً چونکے اور کہا افسوس شدت بھوک نے مجھ کو دریافت کرنا فراموش کرا دیا۔ اب بتلاؤ یہ کیسا کھانا ہے غلام نے عرض کیا زمانۂ جاہلیت مین مین نے ایک شخص کو جھاڑ پھونک سا

---

[1] یعنے اے اللہ جنت مین میرا اور ابو بکرؓ کا ایک ہی درجہ ہے ۱۲

کیا تھا۔ اور اُس نے اسکی اُجرت کا آئندہ زمانے مین وعدہ کیا تھا۔ آج اتفاقاً مین اُدھر سے گذرا تو دیکھا کہ اُنکے یہان کسی کی شادی ہے اور طعام ولیمہ تیار رہے۔ یہ دیکھ کر مین نے اُنکو اُنکا وعدہ یاد دلایا تو اُنھون نے مجھ کو یہ کھانا دیا۔ حضرت ابوبکرؓ یہ سنکر بیچین ہو گئے اور قے کرنے لگے کہ وہ لقمہ جو کھایا تھا پیٹ سے نکلجائے لیکن وہ لقمہ نہ نکلا اور آپ کا رنگ اس کوشش اور اس محنت سے بالکل سیاہ ہو گیا۔ لوگون نے جب آپکے کرب کی یہ حالت دیکھی تو کہا کہ "اگر آپ گرم پانی پی لیوین تو وہ لقمہ آسانی سے نکل جائیگا۔ آپنے فوراً گرم پانی پیا اور قے کرنی شروع کی حتی کہ وہ لقمہ آپکے معدہ سے خارج ہو گیا لوگون نے عرض کیا کہ آیا یہ ساری محنت ومشقت آپنے صرف ایک لقمہ کیلئے اُٹھائی؟ آپنے جواب دیا "ہان" کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے جنت اُن کل لوگون پر حرام کردی ہے جنکی غذا وجہ حلال سے نہین حاصل ہوتی۔ اور جو اپنے پیٹ مین حرام بھرتے مین"

حضرت آقائے نامدار رسول اللہ سے روایت ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرا نور پیدا کیا اور مین اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا ہون۔ حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ یہ میرے نور سے پیدا کیے گئے ہین۔ اور باقی کل مومنین حضرت عمرؓ کے نور سے پیدا ہوئے ہین۔ اگر دنیا کے کل مسلمانون کا ایمان وزن کیا جائے تو حضرت عمرؓ کا ایمان زیادہ نکلیگا اور اگر اہل رضا ورعمرؓ کے ایمان کا موازنہ ابوبکرؓ سے کیا جائے تو ابوبکرؓ کا ایمان بڑھا رہیگا۔ مگر نبیون سے کم اب اگر کسی کے دلمین اُنکی محبت ہو گی تو اُسکو خدا کیطرف سے پانچ نعمتین حاصل ہونگی۔ اوّل یہ کہ دنیا وی ضرورتون مین وہ کسیکا محتاج نہ ہوگا۔ دوم یہ کہ اُسکی قبر کشادہ رہیگی۔ سوم یہ کہ ایمان کے ساتھ دنیا سے انتقال کریگا۔ چہارم یہ کہ اُس کو حضور سرور دو عالم کی شفاعت حاصل ہو گی۔ پنجم یہ کہ خدا کا دیدار حاصل ہوگا"

شرح فقہ اکبر مین تحریر ہے کہ لوگون مین سے سب سے زیادہ مرتبہ صدیقؓ کا ہے۔ حضرت رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ "نبیون اور رسولونکے بعد آفتاب کی روشن نظر نے اگر کسی کو ذی مرتبہ دیکھا ہے تو وہ ابوبکر ہین"

مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگون سے معراج کا واقعہ بیان کیا تو اُنھون نے حضور کی تکذیب کی اور ابوبکر صدیقؓ کے پاس گئے اور اُنسے کہا کہ "تمھارے ساتھی ایسا ایسا کہتے ہین" آپنے جواب دیا کہ "جو کچھ تم بیان کرتے ہو اگر رسول اللہ نے فرمایا ہے تو بیشک صحیح ہے

اسکے بعد آپ اُٹھ کر حضور کیخدمت مین حاضر ہوئے۔ حضور نے اپنی معراج کا قصہ اُنسے بالتفصیل بیان کیا اور یہ ہر واقعہ پر کہتے جاتے تھے کہ "یا رسولؐ اللہ آپ صحیح فرماتے ہین"۔ جب حضور نے سب بالتفصیل فرمایا تو حضرت ابوبکرؓ نے کھڑے ہو کر فرمایا "میرے مان باپ آپ پر قربان ہون مین گواہی دیتا ہون کہ آپ بیشک خدا کے بھیجے رسولؐ ہین"۔

تفسیر کبیر مین حمید نے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا "ابوبکرؓ میرے بھائی ہین اور مین انکا بھائی ہون اور ابوبکرؓ میری تمام اُمت مین سب سے افضل ہین۔ مجھ کو کسی کے مال سے کوئی نفع نہین پہونچا۔ بجز ابوبکرؓ کے مال کے جو کچھ نفع دیا اُس مال نے نفع دیا"۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "ابوبکرؓ مجھ سے ہین اور مین ابوبکرؓ سے ہون۔ ابوبکرؓ دنیا اور آخرت مین میرے بھائی ہین۔ جسطرح وہ زمین پر آزاد[1] ہین اُسیطرح آسمان پر بھی آزاد ہین"۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہین کہ "اس اُمت مین سب سے پہلے جو خدا کیلئے جھگڑینگے وہ علیؓ اور معاویہؓ ہونگے اور سب سے پہلے جنت مین ابوبکرؓ داخل ہونگے اُنکے بعد عمرؓ پھر عثمانؓ پھر علیؓ کیونکہ حضور نے ان کے بارہ مین ارشاد فرمایا ہے "اگر مین خدا کے سوا کسی اور کو دوست بنا سکتا تو ابوبکرؓ کو اپنا دوست اور خلیل بناتا"۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ روایت کرتے ہین کہ ایک روز صحابہ حضور کے گرد بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین ایک جماعت عراقیون کی آئی جو اس غرض سے آئی تھی کہ اصحاب رسولؐ کے فضل کا جائزہ لے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے لوگون سے پوچھا "آج تم مین کون روزے سے ہے"۔ حضور نے گوشۂ چشم سے صدیق اکبرؓ کی طرف نظر فرمائی۔ صدیق اکبرؓ نے جواب دیا "مین آج روزے سے ہون"۔ پھر پوچھا "آج تم مین سے کون جنازے مین شریک ہوا ہے"۔ صدیق اکبرؓ نے کہا "مین"۔ پوچھا "آج بھوکے کو کسنے کھانا کھلایا ہے"۔ آپنے جواب دیا "مین نے"۔ پوچھا "آج کس نے مریض کی عیادت کی ہے"۔ صدیق اکبرؓ نے کہا "مین نے"۔ پوچھا "خدا کے خوف سے کسکی آنکھین ہمیشہ تر رہتی ہین"۔ جواب دیا "میری"

[1] "آزاد" لفظ "عتیق" کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ عتیق حضرت ابوبکرؓ کا لقب مبارک تھا لیکن حضور نے اپنے ارشاد مین اُسی لقب کو مدنظر فرمایا ہے کیونکہ لقب کو بعینہ باقی اور ثابت رکھنے مین جو لطف ہے وہ ترجمہ سے نہین حاصل ہو سکتا۔ حضور کا ارشاد یہ ہے "عتیق فی السماء عتیق فی الارض"۔

حضور سردار دو عالم نے فرمایا "جسمین یہ باتین پائی جائینگی وہ بیشک جنتی ہے" اُن عراقیون نے جب یہ حالت دیکھی تو متحیر رہگئے اور باواز بلند پکار اُٹھے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔
حضرت انس ابن مالکؓ فرماتے ہین کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ابوبکرؓ میرے وزیر ہین۔ اور میرے قائمقام ہین اور عمرؓ میری زبان سے بولتے ہین اور عثمانؓ کا گوشت و خون میرا گوشت و خون ہے اور علیؓ میرے ابن عم اور میرے بھائی اور میرے علمبردار ہین۔ اے ابوبکرؓ مین تمھارے ساتھ اپنی اُمت کی شفاعت کرونگا حضرت عبداللہ ابن عباس نے فرمایا کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ "مین اول ہون۔ ابوبکرؓ دوم اور عمرؓ سوم اور لوگ ہمارے بعد صف اول پر ہونگے گو مین اولاد آدم علیہ السلام مین سب کا سردار ہون لیکن مجھ کو اسپر فخر نہین ہے۔ ابوبکرؓ سردار عرب ہین اور علیؓ نوجوانان عرب کے پیشرو ہین اور اسپر کوئی فخر نہین ہے۔ مین اسلام کی تلوار ہون اور ابوبکرؓ مرتدین کے لئے مثل تلوار کے ہین"۔
حکایت۔ انس ابن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایکبار حضرت ابوبکرؓ نے مع تیس ہزار آدمیون کے طائف کی طرف سفر کیا۔ راہ مین ایک قبرستان ملا۔ جہان آپ مع اپنے ہمراہیون کے کچھ دیر آرام فرمانے کے لئے ٹھہر گئے۔ کیونکہ زمانہ گرمی کا تھا اور دھوپ کی تیزی مسافرون کو پریشان کئے ہوئے تھی وہان ٹھہر کر آپنے جسم سے گرد و غبار دور کیا۔ در اپنی داڑھی مین اُنگلیون سے خلال کرنے لگے۔ اتفاقاً ایک بال آپکی داڑھی سے ٹوٹ کر وہان گر پڑا۔ ایک آواز سنائی پڑی کہ اس قبرستان مین بہت سے گنہگار لوگ مدفون تھے جن پر ہمیشہ عذاب ہوا کرتا تھا لیکن آج سے اللہ تعالیٰ نے بسبب برکت اس بال کے اُنسے عذاب دور کر دیا۔ اور اب قیامت تک اُنپر عذاب نہوگا۔ لوگون کو اس آواز سے سخت تعجب ہوا کہ دوسری آواز سنائی دی "تم لوگ اس سے کوئی تعجب نہ کرو کیونکہ اگر ساتون آسمان کے فرشتے مجتمع ہو کر اس کی کوشش کرین کہ ابوبکرؓ کی نیکیان لکھین تو قیامت تک وہ ایک صفت بھی نہ ختم کر سکینگے"۔ سبحان اللہ جب آپکے ایک بال کی یہ برکت ہے تو آپ کے مجسم جسم مبارک کی عظمت کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے۔
حکایت۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ جنگ بدر مین حضور کے کچھ اصحاب شہید ہو گئے۔ مگر آخر مین اللہ تعالیٰ نے حضور کو فتح دی۔ جب میدان جنگ سے حضور واپس ہوئے تو مکہ

لوگ مبارکباد دینے اور اپنے اعزا و اقارب سے جو جنگ مین شریک تھے ملاقات کرنے آئے۔ اُن لوگون مین حضور کے لشکر کے علمبردار کی بی بی بھی تھین جنکے ساتھ اُنکا لڑکا بھی تھا وہ لشکر کے کنارے ٹھہر گئین اور لڑکے کو حضور کیخدمت مین بھیجا کہ وہ اپنے باپ کا حال دریافت کر آئے۔ اُسکے باپ یعنی علمبردار اس لڑائی مین شہید ہوگئے تھے مگر حضور نے جب آپ سے اُس لڑکے نے پوچھا تو خیال کیا کہ "اگر مین یہ کہدون گا کہ وہ شہید ہوگئے تو اس کی مان اور یہ بہت پریشان ہونگے"۔ آپنے فرمایا کہ "عمرؓ میرے پیچھے آتے ہین اُنسے پوچھو"۔ وہ لڑکا اور اُسکی مان حضرت عمرؓ کے پاس گئے مگر اُنھون نے بھی یہی خیال فرمایا اور کہا کہ "عثمانؓ سے پوچھو وہ میرے پیچھے ہین"۔ ان دونون نے حضرت عثمانؓ سے حال دریافت فرمایا مگر اُنھون نے بھی یہی خیال فرمایا کہ جب رسول اللہ اور عمرؓ نے اُسکا دل نہین دُکھایا تو مین کیون اُسکو غمگین کرون۔ آپ نے اُس کو حضرت علیؓ کے پاس بھیجا۔ وہ حضرت علیؓ کے پاس پہونچے۔ مگر اُنھون نے بھی ٹالدیا اور کہا ابوبکرؓ سے پوچھو وہ میرے پیچھے آتے ہین یہ بیچارے اُنکے پاس دوڑے گئے اور اُن سے اپنے شوہر کا حال دریافت کیا۔ آپکی زبان سے بیساختہ نکلگیا کہ "وہ میرے پیچھے آتے ہین"۔ وہ خوشی مین شوہر کے دیکھنے کو آگے بڑھین تو کیا دیکھتی ہین کہ اُنکے شوہر نشان اُٹھائے چلے آتے ہین۔ آپ بہت مسرور ہوئین۔ لڑکے کو باپ ملایا۔ اور پھر سب مکہ واپس گئے حضور نے جب یہ واقعہ سُنا تو تعجب فرمایا۔ مگر حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور اُنھون نے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ آلہ وسلم) تعجب نہ کیجیے۔ کیونکہ جب ابوبکرؓ کے منھ سے نکلا کہ "وہ میرے پیچھے آتے ہین"۔ تو خدا نے حکم دیا کہ اُسکے جسم مین روح ڈالدیجائے۔ اسلیئے کہ اگر اللہ تعالیٰ اُنکو دوبارہ زندہ کرتا تو ملائکہ اور انسان قیامت تک حضرت ابوبکرؓ کے اقوال کی تصدیق نہ کرتے۔

رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر کوئی مردے کو چلتا پھرتا دیکھنا چاہے تو وہ ابوبکر کو دیکھے اگر زور سے ہوا چلے تو وہ بوجہ ضعف و لاغری کے اُسکے ساتھ اُڑجاینگے۔ جسوقت وہ خدا کے سامنے نماز مین کھڑے ہوتے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ستون ہے مگر اُس مین گھُن لگ گیا ہے۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "سب سے پہلے جسنے میرے قول کی تصدیق کی وہ ابوبکرؓ ہین۔ یہ سب سے پہلے مجھپر ایمان لائے۔ سب سے پہلے اُنھون نے میری شادی کی۔ قیامت مین سب سے پہلے جسکا حشر میرے ساتھ ہوگا۔ وہ ابوبکرؓ ہین۔ یہ سب سے پہلے میرے ساتھ

جنت مین داخل ہونگے" آپ اٹھتیس برس کی عمر مین حضورؐ پر ایمان لائے۔ آپکی مدت خلافت تین برس ہین۔ آپنے جمادی الاخری کی تیئسوین شب بمقام مدینہ منورہ مغرب وعشا کے درمیان وفات فرمائی۔ آپکا مرض موت سانپ کا زہر تھا۔ جسنے آپکو غار مین جب حضور کے ساتھ تھے ڈس لیا تھا آپکی تریسٹھ برس کی عمر ہوئی جب آپ دفن کیئے گئے تو آسمان وزمین کے ساکنین اور عرش وکرسی ولوح وقلم کے فرشتے رونے لگے۔ آپ اپنی زندگی مین سال مین چھ مہینہ روزہ رکھتے۔ ایک شب روز مین تین قرآن شریف ختم کرتے۔ ہزار رکعت نماز ادا کرتے۔ رسول اللہ پر سو بار درود بھیجتے۔ آپنے کبھی کسی سائل کو خالی نہین پلٹایا۔ آپ بعد مغرب جو کی ایک روٹی خشک کھایا کرتے تھے۔ آپ راتون کو جاگتے رہتے اور نماز مین مشغول رہتے۔

(باب ۱۴۳) فاروق اعظمؓ خلیفہ دوم جانشین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

حضرت عمر فاروقؓ کا وہ مرتبہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارہ مین فرمایا ہے یَآ اَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ[1] اللہ اکبر کیا شان فاروقی ہے کہ خود اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ کو تسلی اور اطمینان دلاتے ہین کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کی ذات مبارک اس قابل ہے کہ اُنپر رسولؐ بھروسہ کرین۔ اللھم صل علی محمد۔

حکایت۔ شرح فقہ اکبر مین مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے چار یار ہوتے ہین جنمین سے دو آسمانی اور دو زمین کے ہوتے ہین۔ اسیطرح میرے بھی چار وزیر ہین دو آسمانی وزیر تو جبرئیلؑ ومیکائیلؑ ہین اور باقی دو زمین کے وزیر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہین

حکایت۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہین کہ ایک منافق مسلمان نے اور ایک یہودی نے آپسمین جھگڑا کیا۔ یہودی نے کہا چلو رسول اللہ کے پاس جو وہ فیصلہ کردین وہ ٹھیک ہے اُس منافق نے کہا نہین بلکہ کعب ابن اشرف کے پاس چلو۔ کچھ دیر تک یہی ردو بدل ہوتا رہا

---

[1] اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم کو خدا کافی ہے اور وہ مومنین جنھون نے تمھاری اتباع کی ہے کافی ہین ۱۲
یہان مومن متبع سے حضرت عمرؓ مطلوب ہین ۱۲

آخر دونون رسولؐ اللہ کے پاس چلنے کو راضی ہوئے۔ جب وہ دونون حضور کیخدمت مین حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا تو حضور نے یہودی کے حق مین منافق کیخلاف فیصلہ صادر فرمایا۔ لیکن منافق حضور کے فیصلے پر راضی نہین ہوا اور یہودی سے کہا کہ چلو عمرؓ کے پاس۔ وہ دونون حضرت عمر فاروقؓ کی خدمت مین آئے یہودی نے کہا کہ اس سے پہلے رسولؐ اللہ نے میرے حق مین فیصلہ صادر فرمادیا ہے۔ عمرؓ نے کہا "اچھا ٹھہرو مین آتا ہون"۔ یہ کہکر آپ مکان کے اندر چلے گئے اور ننگی شمشیر برہنہ ہاتھ مین لئے باہر تشریف لائے اور ایک ہی وار مین اُس منافق کا سر اُڑادیا اور فرمایا کہ جو شخص خدا اور اُسکے رسولؐ کے فیصلہ کو نہین مانتا اُسکے ساتھ مین یہ فیصلہ کرتا ہون" اُسی وقت حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا کہ عمرؓ نے حق اور باطل کے درمیان فرق کردیا" اُس دن سے آپکا لقب مبارک فاروق ہوگیا۔ یعنی "فرق کرنیوالے درمیان حق اور باطل کے"۔

روایت حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ "جس وقت عمرؓ غصّے مین ہون اُسوقت اُنسے ڈرو کیونکہ جب عمرؓ غصہ مین ہوتے ہین تو خدا بھی غصہ مین ہوتا ہے۔

روایت حضرت زید ابن ثابت سے روایت ہے کہ "قیامت مین سب سے پہلے جسکے داہنے ہاتھ مین نامۂ اعمال دیا جائیگا وہ عمرؓ ہونگے اور آپ کے انوار کی شعاعین مثل آفتاب کے شعاعون کے ہین۔

انس ابن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو امید ہے جس طرح میری امت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے کہنے سے بخشی جائے گی اسی طرح ابوبکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ محبت رکھنے سے بخشی جائے گی۔

حکایت۔ ایک دن حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو نشہ مین متوالا دیکھ کر اُسکو دُرّے مارنا چاہا اُتنے ہی مین اُس شخص نے آپکو گالی دی۔ گالی سُنکر حضرت نے اُسکو چھوڑ دیا لوگون نے کہا کہ "امیرالمومنین جب اُس نے آپکو گالی دی تو آپنے چھوڑ دیا اسکی کیا وجہ؟" حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ "جب اُس نے مجھکو گالی دی تو مین نے اس وجہ سے چھوڑ دیا کہ اس سے مجھکو بیحد غصہ معلوم ہوا۔ مین نے خیال کیا کہ اگر اسکو سزا دیتا ہون تو یہ میری ذاتی غصّے کی وجہ سے ہوگی اور مجھکو یہ بُرا معلوم ہوتا ہے کہ مین اپنے نفس کے لئے کسی کو سزا دون"۔

حکایت۔ حضرت علیؓ بیان فرماتے ہین کہ ایکبار مین نے عمرؓ کو دیکھا کہ وہ مکہ معظمہ کے میدانون مین دوڑتے پھرتے ہین اور اُنکے شانے پر ایک کمبل پڑا ہوا ہے۔ مین نے اُنسے اسکا سبب پوچھا کہا کہ صدقے کا ایک اونٹ کھو گیا ہے اُسے ڈھونڈھ رہا ہون۔ حضرت علیؓ نے کہا اے عمرؓ تم نے خلیفون کو ذلیل کر دیا حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ "اے ابو الحسنؓ مجھ کو ملامت نہ کرو کیونکہ قسم ہے اُس خدا کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا اگر ایک بکری دریائے فرات کے کنارے چلی جائے تو اُس کی وجہ سے بھی مجھ قیامت مین مواخذہ ہوگا کیونکہ یہ مسلمانون کے والی کا جرم ہے اور فاسق مسلمانون کے اُمور کی نگہداشت نہین کرسکتا"۔

حکایت۔ انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ ایکمرتبہ حضرت عمرؓ شب کو گشت کیلئے نکلے آپ کا گذر ایک قافلہ پر ہوا جو اُسی دن مدینہ منورہ مین آکر اُترا تھا۔ حضرت عمرؓ کو خوف ہوا کہ مبادا چوران لوگون کا مال لوٹ لیجائین اور ان کو خبر نہ ہو۔ آپ اُسیوقت حضرت عبدالرحمن ابن عوف کے پاس آئے۔ اُنھون نے آپکو ایسے بے وقت دیکھ کر پوچھا کہ کیا حال ہے۔ آپ نے کہا کہ مدینہ مین ایک قافلہ اُترا ہے چلو ہم تم آج شب مین وہان حفاظت کرین۔ مبادا وہ سوتے رہین اور چور اُنکا مال لوٹ لیجائین حضرت عبدالرحمن ابن عوف فرماتے ہین کہ ہم اور وہ دونون گئے اور رات بھر اُنکے قریب بیٹھے جاگتے رہے۔ جب سپیدۂ صبح ظاہر ہوا۔ حضرت عمرؓ نے قافلہ والون کو نماز کیلئے جگایا اور آواز دی کہ "یا اہل الرفقہ الصلوٰۃ الصلوٰۃ جب وہ لوگ بیدار ہوئے تو ہم دونون شخص مکان واپس آئے۔

روایت۔ حضور آقائے نامدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا "سب سے پہلے جس نے منبر پر خطبہ بیان کیا وہ عمرؓ ہین اسلام درۂ عمری سے قوی ہے اور عمرؓ کے اسلام کا مقام اُنکا دل ہے۔ حوض کوثر پر سب سے پہلے جو جام آب میرے ہاتھون پیئے گا وہ عمرؓ ہین۔ ملک داری اور اطمینان عمرؓ کی زبان پر رائج ہین۔

روایت۔ حضور نے فرمایا ہے کہ "شیطان عمرؓ کے سایہ سے بھاگتا ہے" اور ایکبار حضرت عمرؓ سے ارشاد ہوا کہ "اے عمرؓ تم مجھ سے ہو اور مین تم سے ہون۔

حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو عمرؓ نبی ہوتے"۔

جب آپ اسلام لائے اُسوقت آپکی عمر اٹھائیس برس کی تھی۔ آپکی مدت خلافت کا زمانہ دس برس ہے آپنے ترسٹھ برس کی عمر پائی۔ چہارشنبہ کے دن جبکہ آپ مسجد مین فریضہ صبح ادا فرما رہے تھے ابو اللؤلؤ نے آپکے نیزہ مارا۔ جمعہ پہلی محرم کو آپنے اس مرض الموت مین رحلت فرمائی۔ آپ کا لقب مبارک "ناطق بالحق والصواب"[1] ہے۔

حکایت حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ مجھ سے ایکبار حضرت عمرؓ نے کہا کہ "اے علیؓ اگر تم کل قیامت کے دن خدا سے ملنا چاہتے ہو تو اپنے کو منکسر المزاج بناؤ۔ کرتہ ایسا پہنو جسمین پیوند لگے ہون اپنی جوتیان اپنے ہاتھون سیو اور بادشاہت کے ہتھکنڈون سے بچو۔ حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ خود حضرت عمرؓ کی یہ حالت تھی کہ آپ اپنی خلافت کے زمانہ مین جو کرتہ پہنتے تھے اُسمین بائیس پیوند لگے تھے اور اس سے آپکو کوئی جھجک نہین تھی بلکہ اسی حالت اور اسی لباس مین آپ منبر پر قوم کے سامنے خطبہ دیا کرتے تھے روایت۔ جب فتح قادسیہ کا مال غنیمت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے آیا تو آپ اُسکو دیکھ کر رونے لگے۔ عبدالرحمٰن ابن عوف نے عرض کی "کہ یا امیر المؤمنین آج تو خوشی کا موقع ہے آپ رو کیون رہے ہین"۔ آپنے جوابدیا کہ ہان آج خوشی کا موقعہ ضرور ہے مگر مجھ کو یہ خیال آتا ہے کہ جس جس قوم کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت عطا فرمائی کچھ ہی دنون مین اُن لوگون مین بغض و عداوت پیدا ہوگئی"۔ آپکے تقویٰ کی حالت یہ تھی کہ آپ مدۃ العمر بوجہ خوف خاتمہ کبھی زمین پر پہلو لگا کر نہین سوئے

حکایت۔ حضرت عمرؓ کو جب ابوعبیدہ بن الجراح سپہ سالار لشکر اسلام کا اس مضمون کا خط ملا کہ بیت المقدس بلا آپکے تشریف لائے فتح نہین ہوسکتا"۔ تو آپ فوراً شام کیطرف روانہ ہوگئے آپ کے ہمراہ ایک اونٹ اور آپکا غلام تھا۔ راستے مین آپ نے اپنے اور غلام کے درمیان مساوات قائم کر رکھی تھی کہ اونٹ پر کچھ دور آپ سوار ہوتے تھے اور غلام پیدل چلتا اور کچھ دور غلام سوار ہوتا اور آپ پیدل چلتے۔ جسوقت آپ شام مین پہونچے اتفاقاً اُسوقت غلام کے سوار ہونے کی باری تھی اور آپ مہار تھامے پیدل چل رہے تھے جب حضرت ابوعبیدہؓ کو ورود امیر المؤمنین کی اطلاع ہوئی آپ استقبال کے لئے دوڑے اور آپکو اس حال مین دیکھ کر کہا کہ "اے امیر المؤمنین عمائد شہر، رؤسا

[1] یعنے بجز حق اور ٹھیک باتون کے آپکی زبان سے دوسرا کلمہ نہین نکلتا تھا اور اسی وجہ سے لوگ آپکو کہنے لگے تھے کہ "حق اور سیح باتین بولنے والے" ۱۲۔

امرار۔ عنقریب آپکی خدمت مین حاضر ہوا چاہتے ہین۔ اچھا نہین معلوم ہوتا کہ وہ لوگ آپکو اس حال
مین دیکھین"۔ آپنے جواب دیا کہ "ہماری عزت اور ہماری بزرگی صرف یہی ہے کہ ہم مسلمان ہین۔ ہم کو
اللہ تعالیٰ نے اسلام کی عزت بخشی ہے۔ ہم کو دنیاوی عزت کی ضرورت نہین ہے میرا راستہ چھوڑ دو
مین یونہی شہر مین داخل ہونگا"۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ اُسی شہر مین شاہراہ سے گذرے اور لوگ
آپکے پیچھے تعجب کرتے ہوئے ساتھ ساتھ چلے جاتے تھے۔

حکایت ایک بار حضرت عمرؓ کیخدمت مین ملک شام سے روغن زیتون بھیجا گیا۔ روغن ایک مٹکے مین
بھرا ہوا تھا۔ اور فاروق اعظم پیالہ سے نکال نکال کر لوگون کو تقسیم کر رہے تھے۔ جب سب تقسیم ہو چکا تو
آپنے وہ پیالہ وہین رکھدیا۔ اتفاقاً آپکے صاحبزادے حضرت شعرانی وہین بیٹھے ہوئے تھے۔ اُنھون
نے وہ پیالہ اُٹھا لیا اور اُسمین جو کچھ تیل لگا رہگیا تھا اُسے پونچھکر اپنے سر مین لگا لیا۔ فاروق اعظمؓ نے
اُنکی طرف نظر کی اور کہا "تمھارے بالون کو مسلمانون کے مال مین تصرف بیجا کرنیکی بہت حرص ہے"
پھر اُن کا ہاتھ پکڑکر حجام کے پاس لیگئے اور اُنکا سر منڈوا دیا اور کہا "اُس سے زیادہ یہ سہل ہے"
روایت ہے کہ حضرت عمرؓ اپنی ذاتی محنت سے معاش کا بندوبست فرمایا کرتے اور اُسکے لئے
آپ اپنے سر مبارک پر دودھ اُٹھا اُٹھا کر لوگون کے گھرون مین پہونچایا کرتے اور اُسکی مزدوری سے
گذران کرتے۔ بوجھ اُٹھاتے اُٹھاتے آپ کے سر مبارک کے بال گر گئے تھے آپ ہمیشہ راتون کو
مقبرون مین شب بسر کیا کرتے تھے۔

حکایت۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضور کے
مرض الموت مین عرض کیا کہ اے آقائے نامدار آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہین۔ حتی کہ میری روح
وجسم سے بھی زیادہ"۔ حضور نے جوابدیا کہ "کسی مومن کا ایمان کامل نہین ہوتا جبتک اُسکو میری محبت
نہ ہو"۔ حضرت عمرؓ نے مکرر عرض کیا "حضور آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہین کیونکہ آپکی محبت دین
و دنیا مین نجات کا سبب ہے"۔ حضور نے فرمایا کہ "اے عمرؓ اب تم کو میری محبت کے مدارج معلوم ہوئے
کیونکہ تمھاری محبت جو میرے ساتھ ہے وہ صرف اعتقاد کی وجہ سے نہین ہے بلکہ میری عظمت کیوجہ سے ہے"
حکایت ایکمرتبہ حضرت عمرؓ نے ایک ذمی[1] کو دیکھا کہ وہ مسلمانون کے دروازون پر بھیک مانگ رہا ہے

[1] ذمی وہ غیر مسلم جو کہ مسلمانون کے ملک مین اُنکی زیر حفاظت زندگی بسر کرے اور جسکے حقوق زندگی مثل مسلمانون کے حقوق کے ہون ۱۲۔

اور بڑھاپے کیوجہ سے بیحد کمزور ہے۔ آپنے فرمایا کہ "جب تک جوان تھے ہمنے تم سے جزیہ[1] لیا۔ لیکن اب تم بوڑھے ہوگئے ہو اب تمھاری کفالت ہمارے ذمہ ہے" اسکے بعد اُسکو اپنے ہمراہ لیگئے اور اُس کا روزینہ بیت المال سے مقرر کردیا۔

حکایت۔ ایکبار لوگون نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ "کبتک آپ یہ محنت ومشقت اُٹھائینگے کہ نہ دن کو آرام کرتے ہین نہ رات کو۔ دن معاملات مین گذر جاتا ہے اور رات نماز اور قیام مین" حضرت عمرؓ نے جوابدیا کہ "اگر مین دن مین آرام کرون تو مسلمانون کے معاملات مین خرابی پڑتی ہے اور اگر رات مین آرام کرون تو خود میرے نفس کے کامونمین خرابی ہوتی ہے کیونکہ مین اپنے نفس کو قیامت مین خدا کے روبرو جوابدہی کے لئے تیار کررہا ہون۔ اب تمھین بتاؤ کہ کسوقت آرام کرون"

حکایت۔ لوگون نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو پہاڑ دنسے رونے کی آواز سُن پڑی لوگون نے صحابہ سے پوچھا کہ کیا سبب ہے، اُنھون نے جواب دیا کہ یہ عمر کا دینِ ایمان ہے جو اُنکے فراق مین گریہ وزاری کررہا ہے۔

حکایت ابی کعب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد سبسے پہلے جسکو خدا کا دیدار نصیب ہوگا وہ عمرؓ ہین اور سبسے پہلے خدا کی طرف سے اُنھین پر سلام بھیجا جائیگا اور جنت مین سبسے پہلے ہی داخل ہونگے۔

حکایت ابوحلتبہ روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد سبسے پہلے جسکو اسلام مین نیکیون کا ثواب ملیگا وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ ہین۔ آپ نے فرمایا کہ اگر مین اُنکے ثواب کی مقدار بیان کرنا چاہون کہ کتنا ثواب ملیگا تو اُسکی انتہا تک نہ پہونچ سکون گا۔

روایت ہے۔ کہ حضرت علیؓ ابن ابیطالب نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کا اقتدار کرو۔ کیونکہ اُنھین کے اقتدار سے مومنین ہدایت کو پہونچینگے۔

حکایت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ "تم لوگ میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ کی اطاعت کرو۔ کیونکہ جنت مین بجز انبیاء ومرسلین کے جتنے بوڑھے داخل ہونگے اُنکے یہ دونون سردار ہین۔

[1] جزیہ وہ محصول ہوا کرتا تھا جو غیر مسلم ذمی اشخاص اپنی جان، مال کی مفاظلت کے عوض مین مسلمانون کو دیا کرتے تھے ۱۲

حکایت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ "اللہ تعالےٰ جب حضرت عیسیٰؑ کو نازل کریگا اور اس دنیا مین اپنی زندگی گذار کر رحلت کرین گے اُسوقت وہ میرے شہر مین میرے پہلو اور ابوبکر و عمرؓ کے پہلو مین دفن ہونگے۔ مبارکباد ی ہے ابوبکرؓ اور عمرؓ کیلئے کہ ان دونون کا حشر نبیون کے درمیان ہوگا۔ یہ روایت ابوہریرہؓ نے بیان کی ہے۔

(باب ۴۴) جامع آیات قرآنی۔ صاحب حیاء ایمانی۔ جانشین رسولؐ خلیفۂ ذوالنورین۔ عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب

حکایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "مین اُس سے شرم کرتا ہون جس سے فرشتے شرم کرتے ہین اور جو خود خدا اور رسول سے شرم کرتا ہے آپ کا لقب ذوالنورین تھا۔ کیونکہ رسول اللہ نے اپنی دو صاحبزادیان آپکے نکاح مین دیدی تھین۔ جب حضورؐ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا زوجۂ اولیٰ حضرت عثمان کا انتقال ہوگیا تو حضور نے اپنی دوسری صاحبزادی حضرت اُم کلثومؓ کا نکاح آپسے کردیا اُنکا بھی انتقال ہوگیا تو حضور نے فرمایا کہ "اگر میری کوئی تیسری لڑکی ہوتی تو مین اُسکی شادی عثمانؓ کے ساتھ کرتا" اسیوجہ سے آپکا لقب مبارک ذوالنورین ہے۔

حکایت۔ حضرت انسؓ فرماتے ہین کہ حضور نے بیعت رضوان مین حضرت عثمان کو مکہ روانہ کردیا تھا کہ وہ حضورؐ کے لئے لوگون سے بیعت لین لیکن خود حضور بھی اپنے یہان لوگونسے بیعت لینے لگے۔ جب حضرت عثمانؓ کا موقع آیا تو ارشاد ہوا کہ "چونکہ عثمانؓ خدا اور اُسکے رسول کے کام مین مشغول ہین لہذا میرا دوسرا ہاتھ اُن کے قائمقام ہے" یہ کہکر حضور نے اپنا دست مبارک اپنے دوسرے ہاتھ پر مارا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ "مین عثمان کو مثل انبیاء اولاد ابراہیم کے سمجھتا ہون۔ کیونکہ مین قیامت مین اپنی اُمت کے لئے جھگڑونگا اور عثمانؓ بھی خدا کے سامنے ہونگے۔ یہانتک کہ اللہ تعالےٰ میری اُمت کے بارے مین شفاعت قبول فرمائیگا

سلہ اشارہ حضرت عثمانؓ کی طرف ہے ۱۲۔

حضرت انس سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا "خدا کی ایک تلوار ہے جو ابتک نیام مین ہے لیکن جب عثمانؓ اس دنیا سے رحلت فرمائینگے اُسوقت وہ تلوار کھینچی جائے گی اور پھر قیامت تک وہ نیام مین واپس نہ جائے گی۔

حکایت۔ ایک دن حضرت امیرالمومنین عثمانؓ ابن عفان نے کسی بات پر اپنے غلام کی گوشمالی کی اُس غلام نے ایک آہ سرد اس طرح پر کھینچی کہ حضرت عثمان بچین ہوگئے اور غلام سے کہا کہ "تمھاری اس آہ نے میرے دل کو تڑپا دیا۔ آؤ اور میرے کان پکڑکر اُسیطرح گوشمالی کرو جسطرح کہ مین نے تمھاری گوشمالی کی تھی" غلام نے اس گستاخی سے انکار کیا مگر آپنے اُسپر زور ڈالا اور کہا "تم میرے غلام ہو جو کچھ مین تم کو حکم دون اُسکی بجاآوری تمپر واجب ہے" غلام مجبور ہوگیا اور اُسنے آپکا کان آہستہ سے پکڑ کر دبایا۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ "نہین زور سے دباؤ" اُسنے کچھ اور زور کیا۔ آپنے پھر کہا "اس سے بھی زیادہ زور کرو" غلام نے عرض کیا "آقائے نامدار جس طرح حضور قیامت کے مواخذہ سے خوف کررہے ہین اُسیطرح مجھ کو بھی خوف ہے" حضرت عثمانؓ یہ سُنکر رو پڑے اور کہا مین نے تجھ کو معاف کیا اور مین تم سے ناخوش نہین ہون" اسکے بعد آپنے درگاہ خداوندی مین ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی "اللّٰھم ارض عنی واعف عنا جمیعا منك بکرمك" اور پھر آپنے اُس غلام کو آزاد کردیا۔

حکایت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت مین ایکبار سخت قحط پڑا۔ لوگ آپ کے پاس آئے اور آپسے دعا کرنے کیلئے کہا آپنے جوابدیا "انشاءاللہ آج اللہ تعالیٰ تم لوگون کی فریادرسی کریگا" وہ لوگ واپس گئے۔ اُسی دن قبل غروب آفتاب ایک قافلہ جسکے مالک حضرت عثمان تھے شام سے آیا جسمین سو اونٹ گیہون سے لدے ہوئے تھے لوگ یہ دیکھکر خوش ہوگئے اور دلال دوڑے کہ اسکا لین دین کیا جائے۔ اُنھون نے حضرت عثمان سے آکر کہا کہ "دس روپیہ کا گیہون دیکے ہم سے گیارہ روپیہ لیجئے" حضرت عثمانؓ نے جوابدیا کہ "تم صرف دس کو گیارہ مین خرید رہے ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ مجھ سے ایک کو دس کے عوض مین اور دس کو نولاکھ کے عوض مین خرید رہا ہے۔ پس تم لوگ گواہ رہو کہ یہ کل سامان اور اسباب مین خدا کی راہ مین دیدونگا

لہ اے اللہ مجھ سے راضی رہ اور فضل اپنے کرم اور فضل سے ہم سب لوگون کو معاف فرما ۱۲۔

اسکے بعد آپنے غلامون کو حکم دیا کہ کل ونٹون کو آزاد کردو اور اسباب کے دروازے کھولدو۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ابھی آفتاب غروب نہین ہوا تھا کہ وہ کل مال و اسباب مع اونٹون کے فقرار کو تقسیم کر دیا گیا۔ حضرت عبداللہ ابن عباس نے اُس شب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ حضور جلد جلد کسیطرف کو جارہے ہین اُنھون نے عرض کیا کہ "آقائے نامدار ذرا ٹھہر جایئے کہ مین حضور کی قدمبوسی کرون"۔ آپنے جوابدیا کہ "اے ابن عباس مجھ کو مہلت نہین ہے کیونکہ آج عثمانؓ نے صدقہ کیا ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے قبول فرماکر اُس کے انعام مین اُنکی شادی حورون سے کی ہے اور مجھے شرکت کے لئے طلب فرمایا ہے۔

حکایت ابوعبداللہ مغربی سداد نے فرمایا کہ مین نے حضرت عثمانؓ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا کہ وہ ایک عربی موٹے کپڑے کی عبا پہنے ہوئے ہین جسکی قیمت چار درہم یا پانچ درہم ہو سکتی ہے حالانکہ آپ مالدار تھے اور آپکے پاس بہت سی لونڈیان بھی تھین۔ مگر حالت یہ تھی کہ جب رات کو غلام و لونڈیان سو جاتے اور آپ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو خود وضو کے لئے پانی لاتے اور فرماتے "مین اُنکی نیند نہین خراب کرنا چاہتا مبادا قیامت مین اللہ تعالیٰ مجھ سے اسکا جواب طلب فرماوین"۔ آپ دو رکعتون مین پورا قرآن ختم فرماتے تھے۔ آپ اپنی زوجہ مقدسہ کے ساتھ آٹا گوندھتے تھے آپ رات و دن قیام مین رہتے۔ یہانتک کہ اُسکی وجہ سے آپکے دونون قدم مبارک ورم کر آئے آپ رسول اللہ پر ہمیشہ پچاس ہزار بار درود بھیجا کرتے۔ آپ قرآن مجید مین دیکھ کر پڑھا کرتے لوگون نے آپ سے دریافت کیا کہ "آپ تو حافظ قرآن ہین پھر قرآن مین دیکھ کر پڑھنے کی کیا ضرورت ہے؟" آپنے جوابدیا کہ "یہ میرے خدا کا کلام ہے۔ مین اسمین جو کچھ خدا نے حکم دیا ہے اُسپر غور کیا کرتا ہون"۔ جب آپ شہید کیئے گئے تو تین سو برس تک زمین و آسمان آپکو روتے رہے۔

حکایت جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مصر کی طرف مع سات ہزار صحابہ کے روانہ ہوئے تو اثنائے سفر مین ایک مقام پر آپنے گریہ و بکا کی آواز سُنی۔ آپ دریافت حال کے لئے ادھر اُدھر تلاش کرنے لگے۔ تلاش کرتے ہوئے آپ کو ایک قبرستان نظر پڑا۔ آپ اُسطرف گئے اور وہان کھڑے ہوکر آپ رونے لگے۔ صحابہ نے رونیکا سبب دریافت کیا۔ آپنے جوابدیا کہ اس قبرستان کے مردون پر خدا کا عذاب ہو رہا ہے۔ صحابہ نے یہ سُنکر اُسطرف کان لگائے تو اُنھون نے یہ آواز سُنی کہ "اے

عثمان ہم لوگون کو امان دو۔" حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا اور دو رکعت نماز پڑھ کر خدا سے دعا کی۔" اللھم ھون عذاب ھذا المکان" ابھی دعا ختم نہین ہوئی تھی کہ ایک غائبانہ آواز سنائی دی" اے عثمانؓ تمھارے رونے سے آسمانون کے فرشتے رونے لگے۔ خدا نے تمھاری دعا قبول کی۔ اُٹھو اور اپنے قدم کے نیچے کی خاک ایک مٹھی اُٹھاکر ہر قبر پر رکھدو اور پھر قدرت کا نمونہ دیکھو" صحابہ یہ سنکر دوڑے اور اُنھون نے آپکے قدم مبارک کی خاک اٹھا اٹھاکر ہر قبر پر ڈالدی فوراً حکم خدا سے اُن ہر ایک قبر پر درخت اُگے اور ہر شاخ پر پتی اور جڑ بزبان فصیح کلمۂ شہادت بلند آواز سے پڑھ رہی تھی کہ اشھد ان لآ الہ الا اللہ صحابہ نے تعجب کیا اور حضرت عثمانؓ سے پوچھا کہ یہ درخت وغیرہ کیسے ہین؟ آپ نے جواب دیا کہ" خدا اور رسول خدا ہر چیز سے واقف ہین"۔ معاً ایک آواز آئی کہ" اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ درخت جو تسبیح پڑھ رہے ہین یہ اُسی خاک سے اُگے ہین جو عثمانؓ کے قدمون کے نیچے کی ہے۔ اور جسکی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان لوگون سے عذاب دور فرما دیا" حضرت عثمانؓ نے خدا کا شکر ادا کیا اور وہانسے مصر کو روانہ ہوئے کچھ دنون مصر مین ٹھہر کر جب آپ پھر مکہ معظمہ کو واپس ہوئے تو اُسی قبرستان سے گذر ہوا دیکھا باوجود موسم گرما پھولون کے درخت اُگے ہوئے ہین اور تسبیح پڑھ رہے ہین۔ آپ نے اور صحابہ نے اس واقعہ سے تعجب کیا کہ ایک آواز آئی" اے عثمانؓ یہ سب تمھارے قدمون کی برکت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگون سے عذاب کی سختی اُٹھالی اور اب انپر قیامت تک عذاب نہ ہوگا۔

مذکور ہے کہ ایکبار حضرت عثمانؓ ایک قبر پر کھڑے ہوکر اسقدر روئے کہ آپکی داڑھی تر ہوگئی لوگون نے آپسے کہا کہ دوزخ وجنت کے ذکر دن پر بھی آپکو کبھی روتے نہین دیکھا آج کیا سبب ہے جو آپ اسقدر گریہ وبکا فرما رہے ہین" آپنے جواب دیا کہ" مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ" قبر دنیا کی آخری منزل اور آخرت کی پہلی منزل ہے"۔ آپ خوف خدا سے اسقدر گریہ وزاری کرتے کہ" آپکا کلیجہ تر ہوجاتا۔ آپ ہمیشہ روزے رکھتے ایکدن و رات مین سات سو رکعتین نماز پڑھتے۔ دو قرآن شریف ختم کرتے آپ شب و روز

لے اے اللہ یہان لوگون سے عذاب کی سختی ۔ ۔ ۔ فرما ۱۲۔

ترتیل قرآن مین جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا تھا مشغول رہتے حضور نے جب آپکی یہ حالت دیکھی تو صحابہ کے روبرو ارشاد فرمایا کہ "مین نے عثمانؓ کا نام پر جبرئیل۔ ساق عرش اور جنت کے دروازونپر لکھا ہوا دیکھا ہے۔ ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے میرے رفیق جنت مین عثمان ابن عفان (رضی اللہ عنہ) ہین"

حضور سرور کائنات سردار دوعالم رسول عربی روحی فداہ سے منقول ہے کہ آپنے ارشاد فرمایا کہ "میرے اور موسیٰ کلیم اللہ کے قصر کے درمیان مین عثمانؓ کا قصر ہے"

آپکی پینتیس برس کی عمر تھی جب آپ اسلام مین داخل ہوئے آپکی مدت خلافت بارہ برس ہے۔ آپنے بروز جمعہ بارہوین ذی الحجۃ اور بقول بعضے اٹھارہوین ذی الحجۃ کو وفات پائی۔ آپکی عمر بیاسی برس کی ہوئی۔ آپ مروان ابن حکم کے اشارے سے شہید کیے گئے۔

مذکور ہے کہ آپکے پاس ایکمرتبہ کوئی شخص مہمان ہوا۔ آپنے خندہ پیشانی کے ساتھ اُسکا استقبال فرمایا اور خوش خلاقی کے ساتھ اس سے گفتگو کرتے رہے۔ اسی درمیان مین ابوذر غفاری کا قاصد شام سے حاضر ہوا اور ایک خط آپکی خدمت مین پیش کیا آپنے اُسکو پڑھا اور فوراً قلم دوات منگوا کر اُسیوقت اُسکا جواب لکھا۔ اتفاقاً چراغ مین تیل کم ہوگیا اور وہ بجھنے لگا۔ اس مہمان نے چاہا کہ چراغ ٹھیک کردے مگر حضرت عثمانؓ نے کہا کہ "کیا تم کو نہین معلوم کہ میزبان کو مہمان سے اپنا کوئی کام لینا کسیطرح جائز نہین ہے"۔ اُس مہمان نے جواب دیا کہ "امیر المومنین اگر اجازت دیجیے تو خادم کو بیدار کردون"۔ آپ نے کہا "نہین وہ لوگ عشاء کی نماز پڑھکر سو گئے ہین اُنھین مت جگاؤ" یہ کہکر آپ کھڑے ہوئے اور چراغ کو درست کیا۔ مہمان نے آپکے ان اُمور سے تعجب کیا اور کہا "اے افضل عرب۔ باوجودیکہ آپ داماد رسول ہین لیکن پھر اُسکے لئے آپ ہی اُٹھ کھڑے ہوئے" آپنے کہا "وہان مین جاؤن گا اور اُسمین خود تیل ڈالونگا"

(باب ۴۵) داماد رسول زوج بتول فاتح خیبر۔ حامل ذوالفقار خلیفہ چہارم حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے فضائل

حضرت علیؑ کی تعریف خود خدا نے ان لفظون مین کی ہے کہ "یُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ

لہ یعنی خدا کی محبت پر ... یہ آیت حضرت علیؑ کی شان (الدہر) مین ... مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہین ۱۲

مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ۔

حکایت

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "ابوبکرؓ دین کے ستون ہیں ۔ عمرؓ فتنوں کو بند کرنیوالے ۔ عثمانؓ منافقوں کا قیدخانہ اور علیؓ مجھ سے ہیں اور میں اُنسے جہاں میں ہونگا وہ ہونگے اور جہاں وہ وہاں میں"۔

روایت ۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میری امت میں سب سے بہتر ابوبکرؓ ہیں ۔ سب سے عادل اور معزز عمرؓ ۔ سب سے کریم اور محبوب عثمانؓ اور سب سے عالم ۔ سب سے کریم ۔ سب سے گران قدر علیؓ ہیں"۔

روایت شداد ابن اوس سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا "ابوبکرؓ میری اُمت میں سب سے زیادہ نرم دل اور رحیم ہیں ۔ عمرؓ سب سے زیادہ عادل اور بہتر ۔ عثمانؓ سب سے حیادار اور کریم ہیں اور علیؓ سب سے زیادہ خوبصورت اور عقلمند ہیں ۔ عبداللہ ابن مسعودؓ سب سے زیادہ نیکیاں کرنیوالے ابوذرؓ سب سے زیادہ زاہد اور عبادت گذار ۔ ابوالدرداءؓ سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ۔ معاویہؓ سب سے زیادہ حلیم اور سخی ۔ مجھ سے نزول قرآن میں مقابلہ کیا جاتا ہے اور علیؓ سے تاویل قرآن میں مقابلہ کیا جائے گا ۔"

نقل ۔ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ ہر دن میں ستر بار فرشتوں کے سامنے علیؓ کی ذات پر فخر کرتا ہے اور کہتا ہے اے علیؓ تمھارے لئے مبارکباد ہے"۔

نقل ۔ حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی ذریات اُسی کی پشت میں رکھی ہے لیکن میری ذریات علیؓ کی پشت میں ہے" نیز حضور نے ارشاد فرمایا کہ "میں اور علیؓ ایک درخت سے ہیں اور باقی اور لوگ مختلف درختوں سے ہیں"

حکایت ۔ ابوجعفرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ایکبار دو کرباس کے کُرتے چھ درہم میں خریدے اور اپنے غلام سے کہا کہ "ان میں سے ایک لے لو" اُسنے جو اچھا تھا لے لیا حضرت علیؓ نے دوسرا کرتا خود پہن لیا ۔ اتفاقاً اُسکی آستینیں بڑی ہوئیں ۔ آپنے چھری منگوا کر دونوں آستینیں چھانٹ دیں

اور اسیطرح منبر پر خطبہ کیلئے کھڑے ہوگئے - راوی کا بیان ہے کہ ہم لوگ دیکھ رہے تھے کہ آپکی آستینوں کے پھندنے آپکی ہتھیلیوں پر لٹک رہے تھے - حضرت علیؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کپڑے کا دامن لٹکائے ہوئے ہے - عرب مین یہ طریقہ تھا کہ جو لوگ اپنے کو عالی مرتبہ اور عالیشان سمجھتے تھے وہ اپنی چادر یا عبا اسقدر لمبی رکھتے تھے کہ زمین پر لوٹتی تھی - اور اُسپر اُن لوگون کو فخر اور نخوت ہوا کرتی تھی - حضرت علیؓ نے اُسکو اس حالت مین دیکھ کر کہا کہ "اے شخص اپنے کپڑے سمیٹ لے کیونکہ یہ تیری صفائی قلب اور تیرے تقوے کے لئے زیادہ مناسب ہے اور اسکے ثواب مین تجھکو حصہ ملیگا"

حکایت - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "اگر کسی کو کوئی مصیبت پہونچے تو میری مصیبتون کو یاد کر لیا کرے کیونکہ اُس سے زیادہ بڑی مصیبتین نہین ہو سکتی ہین - اس قول کا اثر حضرت علیؓ پر یہ ہوا کہ آپ ہمیشہ ہر مصیبت اور ہر قسم کی تکلیف اور شدت بھوک و پیاس مین صابر رہے - کبھی آپکی زبان سے شکر کے سوائے کوئی کلمہ نہین نکلا - آپنے کبھی قیمتی کپڑا نہین پہنا - ایکبار آپ بازار گئے - آپکے جسم اطہر پر ایک موٹا میلا کپڑا تھا لوگون نے آپسے کہا کہ "کیا ہرج ہو اگر آپ اس سے اچھا کپڑا پہنین" - آپنے جواب دیا کہ "یہ لباس میرے دل کو ہمیشہ عذاب الٰہی سے ڈراتا رہتا ہے اور یہ خدا کے نیک بندون کے لباس کی نقل ہے - شاید اللہ تعالیٰ محض اس تشابہ کی بنا پر رحم فرمادین" مومنین کو لازم ہے کہ وہ لباس و وضع مین حضرت علیؓ کی اتباع کرین - اسی اتباع مین اُنکی بہبودی ہے منقول ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ "مین علم کا شہر ہون اور علیؓ اُسکے دروازے ہین - جو شخص شہر مین داخل ہونا چاہے اُسکو دروازے سے داخل ہونا پڑیگا - ابُوبکرؓ - عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ کی نسبت مین صرف عمدہ قول کہتا ہون"

حکایت - حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ حالت تھی کہ جب نماز کا وقت آتا تھا تو آپکا چہرۂ مبارک متغیر ہو جاتا تھا اور آپ کانپنے لگتے تھے - لوگون نے اسکا سبب پوچھا تو فرمایا کہ "اُس[1] امانت کی ادائگی کا وقت ہے جسکو آسمان وزمین اور پہاڑون نے نہین لیا لیکن انسان نے اُسکا بار اپنے

[1] یہ اشارہ ہے ایک آیت کیطرف کہ "عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جھولا"، یعنے اللہ تعالیٰ نے اپنی امانت آسمانون پہاڑون اور زمین کے سامنے پیش کی مگر وہ اسکے بار کے متحمل نہو سکنے کی وجہ سے اسکے ذمہ دار نہین ہوئے لیکن انسان نے اُسکو اپنے ذمہ لیلیا - کیونکہ وہ جاہل تھا ۱۲ -

ذمہ لے لیا۔ مین اس سے خوف کرتا ہون کہ آیا مین اس امانت کو اچھی طرح ادا کر سکونگا یا نہیں؟"

نقل ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ حضور سرور کائنات نے فرمایا کہ "ابوبکرؓ اسلام کے تاج ہین۔ عمرؓ اسلام کے زیور۔ عثمانؓ تخت اسلام اور علیؓ طبیب اسلام ہین۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ تاج پہنے زیورون سے اپنے کو مزین کرے۔ تخت حکومت پر بیٹھے اور اپنے روحانی امراض کا علاج کرے اسکو چاہیئے کہ ان لوگون سے محبت رکھے۔ کیونکہ یہ لوگ تاریکی کے چراغ ہین یہ مثل ابر کے ہین کہ جب برسیگا نفع پہونچائیگا"۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا "جس طرح تم پر خدا نے نماز۔ روزہ حج زکوٰۃ فرض کیا ہے۔ اسیطرح تم پر ابوبکرؓ عمرؓ۔ عثمانؓ اور علیؓ کی محبت فرض ہے۔ جو شخص ان لوگون سے بغض رکھتا ہے۔ اُسکی نماز۔ اُسکا روزہ۔ اُسکا حج۔ اُسکی زکوٰۃ کچھ بھی قبول نہین ہوگی۔ اور اُسکا حشر اہل نار کے ساتھ ہوگا"۔

حضرت انس ابن مالکؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "ابوبکرؓ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ کی محبت کسی منافق کے دل مین نہین پیدا ہوسکتی ہے انسے صرف مومن اور مسلم شخص محبت کر سکتا ہے"۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص ان مین سے کسی کے ساتھ عداوت رکھے تو وہ ایمان سے خارج ہے۔ اللہ اکبر کیا مرتبہ ہے اور کیا شان ہے۔

ابوالعاص سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ "اے علیؓ ہم اور تم دونون نے پاک پشتون سے پاک رحمون مین جگہ لی ہے اور ہم دونون نے جاہلیت کا فاسد زمانہ نہین پایا"۔ حضور اکرم نے ارشاد فرمایا "اے لوگو مجھ سے سیکھو اور اُس شخص سے جسنے مجھ سے سیکھا ہے"۔ حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ مجھ کو رسول اللہؐ نے ہزار دروازے علم کے سکھلائے اور آپکی برکت اور دعا سے ہر دروازے سے مجھپر ہزار دروازے منکشف ہوگئے۔

حکایت۔ حضور سرور دو عالم نے فرمایا کہ قیامت کے دن علیؓ مع اپنے اہل وعیال کے سوار ہو کر جلوہ افروز میدان حشر مین آئینگے۔ اُنکی آمد کا وہ جلال ہوگا کہ اہل قیامت تعجب سے پوچھینگے کہ "کسی نبی کی سواری ہے"۔ ایکسا آواز آئیگی کہ "یہ کسی نبی کی سواری نہین ہے بلکہ یہ سواری ہے خدا کے حبیب یعنی علی ابن ابیطالب کی"۔ آپکی سات برس کی عمر تھی جب آپ زمرۂ اسلام مین داخل ہوئے

اور بعض روایت مین ہے کہ دس برس کی عمر تھی بہرکیف آپنے بچپن ہی مین اسلام کی تصدیق کی
آپکی مدت خلافت کا زمانہ پانچ برس ہے۔ آپنے اُنیسوین رمضان المبارک کو جمعہ کے دن انتقال
فرمایا۔ آپکی عمر ترسٹھ برس کی ہوئی۔ آپکو نماز صبح کیحالت مین عبدالرحمٰن ابن ملجم نے زخمی کیا۔ اور اسی
زخم سے آپنے رحلت فرمائی۔ آپ روزانہ دو قرآن ختم کرتے۔ اور پانچسو نفلین ادا فرماتے آپ ہر سال
حج کرتے۔ آپ نے پچاس حج کیے۔ جنمین سے نصف پیادہ چلکر کیئے۔ آپ شب و روز مین چالیس ہزار
درود حضور آقائے نامدار پر بھیجا کرتے تھے۔ آپ کفار کے ساتھ تین سو ساٹھ لڑائیان لڑے۔
آپکے ہاتھون مین ہزار لوگون نے ایمان قبول کیا آپنے تمام عمر کبھی شکم سیر ہوکر نہین کھایا۔

حکایت۔ ایک شخص نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ آپ رسول اللہ پر کیونکر ایمان لائے؟ اس
کی کیفیت ارشاد فرمایئے۔ آپنے جوابدیا کہ "جب مین لڑکا تھا اُسیوقت سے مجھ کو رسول اللہ کے ساتھ
ایک خاص قسم کی محبت اور ایک خاص خصوصیت پیدا ہوگئی تھی۔ مین سفر و حضر مین حضور کے ساتھ رہتا
تھا اور حضور ہی میری کفالت اور میری پرورش فرماتے تھے۔ مین پہلا مرد ہون جو رسولؐ اللہ پر سب سے
پہلے ایمان لایا۔ اس لئے آپنے اہلبیت کے ساتھ وراثت مین مجھ کو مخصوص کردیا۔

حکایت۔ حضورؐ نے ایک بار حضرت علیؓ سے فرمایا "اے علیؓ تم میرے بھائی ہو اور میرے لئے تم
ایسے ہی ہو جیسے کہ موسیٰؑ کے لئے ہارُون تھے مگر فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہین ہوسکتا

نقل حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ "رسولؐ اللہ نے مجھے امانتدار سمجھ کر وحی لکھنے کا کام میرے
سپرد کردیا اور مجھ کو اس منصب پر مخصوص فرمادیا۔ اسیوجہ سے مجھے نزول قرآن کی آیت آیت
کے بارہ مین جو علم ہے وہ اور کسیکو نہین ہے"۔

حکایت۔ حضورؐ سردار دو عالم جبوقت مکہ مین تشریف فرما تھے۔ اہالیان مکہ آپکے قتل و تکلیف دہی
مین ہر طرح کی کوشش اور سعی کیا کرتے تھے۔ مگر چونکہ اُسوقت تک حضرت علیؓ کے والد ابوطالب
زندہ تھے اور وہی سردار قریش تھے اسوجہ سے وہ لوگ ہمیشہ کچھ کرتے ڈرا کرتے تھے۔ حضرت علیؓ بیان
کرتے ہین کہ جب میرے والد کا انتقال ہوگیا تو قریش کو موقعہ ملا اور وہ درپے قتل رسولؐ عربی
نبی امی روحی فداہ کے ہوئے۔ ابلیس علیہ اللعنۃ نے بصورت ایک بزرگ اُن کو اسکا مشورہ دیا۔ اور
قتل رسولؐ پر بہت کچھ زور دیا۔ اُسیوقت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور حضور کو قریش کے

ارادون کی اطلاع دی۔ آپ نے اسوقت ہمراہی ابُوبکر کسی پہاڑ کے غار کی طرف نکلجانے کا ارادہ فرمایا۔ ساتھ ہی یہ بھی خیال فرمایا کہ اگر اصحاب سے کوئی میری جگہ ٹھہر جائے تو اس سے قریش کو بھی یقین رہیگا کہ مین موجود ہون۔ حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ حضور نے یہ خیال مجھ سے ظاہر فرمایا۔ مین فوراً دوڑکر حضور کے بستر مبارک پر جاکر لیٹ رہا۔ حضور یہ دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے اور ہاتھ اُٹھاکر دعا کی ؎ اللّٰھم احرسہ بعینک التی لاتنام واکفہ برکنک الذی لایرام۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور مجھ کو دشمنون سے بچالیا۔ مشرکون کو جب معلوم ہوا کہ رسول اللہ کے بستر مبارک پر مین لیٹا ہوا ہون تو انھون نے آپسمین یہ مشورہ کیا اور یہ رائے طے پائی کہ پہلے رسول اللہ کو قتل کرلیا جائے پھر ان سے کوئی چھیڑ ہو۔ وہ لوگ رسول اللہ کے عقب مین دوڑے مگر اللہ تعالیٰ نے انکو دشمن سے نجات دی اور وہ لوگ بھٹکتے ہی رہے۔ اُنکے بعد مین اُٹھا اور زمزم سے پانی بھر کر رسول اللہ کے لئے لیکر چلا۔ ایک آندھی اُٹھی معلوم ہوتا تھا کہ سارے شہر کو اُجاڑ ڈالے گی۔ مین ٹھہر گیا کچھ دیر بعد مین پھر چلا۔ معاً دوسری آندھی اُٹھی جسکا زور پہلے سے بھی زیادہ تھا مین پھر ٹھہر گیا جب آندھی نکلگئی پھر اٹھا کہ تیسری آندھی آئی اور یہ معلوم ہوا کہ قیامت قائم ہوگئی۔ دیر کے بعد جب زور کم ہوا تو مین اُس پہاڑ کی طرف روانہ ہوا جہان رسول اللہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ جب وہان پہونچکر مین نے پہاڑ پر چڑھنے کا ارادہ کیا تو ایک بوڑھے شخص نے جو نہ معلوم کدھر سے نکل آیا تھا مجھ کو اوپر جانے سے منع کیا۔ جب اُس نے کسی طرح مجھ کو نہ جانے دیا تو مین نے تلوار کھینچی اور اُسکی گردن پر مار دی وار پورا پڑا اور اسکا نصف دھڑ مشرق کیطرف اور نصف مغرب کی طرف گر کر رہگیا مین وہان سے آگے بڑھا اور حضور کی خدمت مین حاضر ہوا۔ حضور نے مجھ کو متوحش دیکھ کر حالت دریافت فرمائی۔ مین نے ابتدا سے کل واقعہ بیان کیا۔ حضور نے فرمایا کہ پہلی آندھی جبرئیل کی آمد کی تھی جن کے ہمراہ ستر ہزار فرشتے تھے اور وہ تم کو سلام کہہ گئے ہین دوسری اور تیسری آندھی میکائیل و اسرافیل کی آمد کی وجہ سے تھی جنکے ہمراہ ستر ستر ہزار فرشتے تھے اور اُنھون نے بھی تمھین سلام کہا ہے۔ وہ بڈھا شخص جو تم کو پہاڑ پر ملا تھا وہ ابلیس تھا جو تمھین دھوکا دیتا تھا اور اُسکا خیال تھا کہ تم خوف کھا جاؤ گے مگر جب تم نے تلوار

ؔلہ اے اللہ ان کو اپنی اُن آنکھون سے جو کبھی نہین سوتی ہین دیکھتا رہ اور اپنی اُس قوت سے جس کا کوئی قصد نہین کرسکتا ان کی حفاظت کر ۱۲۔

کھینچی تو وہ بھاگ گیا اور اب وہ کبھی کسی بت کے پیٹ مین نہ داخل ہوگا۔ حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ اسکے بعد مین نے حضور کو اور ابو بکرؓ کو اور ناقہ کو پانی پلایا اور حضور کے پاس بیٹھ گیا۔ قریش حضور کی تلاش مین زمین و آسمان ایک کیئے ہوئے تھے۔ اتفاقاً سراقہ ابن ادفی جو ایک نہایت مشہور شہسوار تھا آنکلا۔ حضور نے اُسکو سختی کے ساتھ جوابدیا وہ اس انداز سے متعجب ہوا اور کہا "اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ سخت کلامی کسکے برتے پر؟ کیا آپکو نہین معلوم کہ مین شہسوار عرب سراقہ ابن ادفی ہون"۔ حضور نے جواب دیا "علیؓ کے برتے پر جو زمین والون مین سب سے قوی تر ہے اور جبرئیلؑ پر جو اہل آسمان مین سب سے قوی ہے"۔

حکایت حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ ایکبار حضور اپنے حجرہ مین تشریف رکھتے تھے کہ ایک بھونا ہوا طائر کسی نے آپ کو ہدیہ بھیجا۔ آپنے خدا سے دعا کی کہ "اے اللہ جو تیرا حبیب ہو اُسکو بھیج کہ مین اور وہ دونون ساتھ اس بھنے ہوئے طائر کو کھائین"۔ حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ مین اسکے بعد حضور کی خدمت مین حاضر ہوا۔ آپنے کہا کہ اے علیؓ اتنی دیر کیون کی۔ جوابدیا کہ مین دوبارہ آیا مگر انسؓ نے مجھکو دروازے سے لوٹا دیا۔ حضور کو یہ حرکت گران گذری اور انسؓ سے پوچھا کہ ایسا کیون کیا؟ جواب دیا کہ یا رسول اللہ حضور نے جو دعا مانگی تھی وہ مین نے سنی تھی اور مین یہ چاہتا تھا کہ عثمانؓ آجائین اور وہ آپکے ساتھ کھانے مین شریک ہون کیونکہ وہ میرے عزیز تھے۔

حکایت حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایکبار عصر کے وقت حضور میرے زانو پر سر رکھ کر سو گئے جب آپ بیدار ہوئے اُسوقت آفتاب غروب ہو رہا تھا حضور نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ عصر کی نماز پڑھ لی۔ مین نے کہا نہین۔ ارشاد ہوا کیون مین نے عرض کیا کہ مجھکو اچھا نہ معلوم ہوا کہ مین حضور کی نیند مین خلل ڈالتا۔ آپنے ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی کہ اے اللہ آفتاب کو لوٹا دے حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ آفتاب پلٹ آیا اور مین نے نماز عصر پڑھ لی۔ جب نماز پڑھ چکا تو اس طرح گر کر غروب ہوگیا جیسے کوئی پانی مین پتھر پھینکے اور وہ ڈوب جائے۔

حکایت۔ حضرت امام زہریؒ سے مروی ہے کہ اہل عراق کے چالیس ہزار آدمیون نے حضرت علیؓ سے بیعت کی جب اُن کا انتقال ہوگیا تو اُنھون نے حضرت امام حسن علیہ السلام سے بیعت کر لی۔ حضرت امام حسنؑ منبر پر تشریف لیگئے اور بعد حمد و نعت فرمایا کہ "اے لوگو آج شب مین

وہ شخص چھوٹ گیا جسکی نظیر گذشتہ لوگون مین نہین ملسکتی اور نہ اب تک پچھلے آنیوالے اُنکے برابر ہو سکینگے۔ مرنے کے بعد اُنھون نے دینار و درہم مین صرف تین سو درہم ترکہ چھوڑا۔ جس سے اُن کی غرض یہ تھی کہ کوئی غلام خریدا جائے۔

روایت ہبیرابن مریم سے روایت ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمیشہ جب کسی جنگ مین بھیجا ہوتا تھا تو سب کے بعد مین پیچھے سے آپکو روانہ فرماتے تھے۔ اُسوقت آپکی شان یہ ہوا کرتی تھی کہ داہنی جانب حضرت جبرئیلؑ جلوس مین ہوتے تھے اور بائین جانب حضرت میکائیلؑ۔ آگے حضرت عزرائیل اور پیچھے حضرت اسرافیلؑ۔ آپ جبتک وہ جنگ فتح نہ ہو جاتی تھی واپس نہ ہوتے تھے آپکی روح مبارک نے اُسی شب مین آسمان کی طرف رحلت کی جس شب مین کہ حضرت یحییٰ ابن زکریا علیہا السلام کی روح نے رحلت فرمائی تھی۔

حضرت علیؑ بیان فرماتے ہین کہ "حضور سرورِ کائنات نے جب دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرمائی تو مین نے آپکی آنکھ مبارک بند کی۔ کیونکہ اہلبیت سے تھا۔ مین نے آپ کو ملائکہ کے ساتھ غسل دیا مین نے ہی سب سے پہلے حضور پر نماز پڑھی اور مین ہی نے آپکو قبر مبارک مین اُتارا۔ مین چونکہ دیگر اصحابؓ مین سب سے زیادہ زاہد تھا اسوجہ سے حضور نے مجھ کو ابو تراب کا خطاب دیا"

جب حضرت علیؑ نے انتقال فرمایا تو زمین و آسمان آپکی وفات کے صدمے سے ہل گئے گویا بھونچال آگیا۔

باب ۴۶ امام برحق۔ نور نظر رسولؐ۔ لخت جگر بتولؑ حضرت امام حسن علیہ السلام کے فضائل

اللہ جل شانہ نے آپکی شان مین یہ آیت نازل فرمائی کہ "انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا[1]۔

حضرت امام حسنؑ کو پانچ بار زہر دیا گیا۔ لیکن اُس سے کوئی مضرت نہین پہونچی۔ جب چھٹی

[1] اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گھروالو اللہ چاہتا ہے کہ تمھاری نجاست دور کردے اور تمکو پاک اور مطہر بنادے ۱۲

بار آپ کو زہر کا تلخ جام پلایا گیا تو اُس نے آپ کے کلیجے کے ٹکڑے کر دیئے۔ جب نزع کا وقت ہوا
تو حضرت امام حسین علیہ السلام نے بھائی سے پوچھا "کیا آپکو معلوم ہے کہ آپکو کس نے زہر پلایا" امام حسنؑ
نے جواب دیا کہ "ہاں معلوم تو ضرور ہے لیکن مین تبلاؤں گا نہین" امام حسینؑ نے کہا کاش بھائی جان آپ
زہر دینے والے کو بتلا دیتے تاکہ اگر خدانخواستہ آپکے دشمن کو کچھ ضرر پہونچا تو ہم اُس سے انتقام و قصاص
لے سکتے" امام حسنؑ نے جواب دیا "جان برادر! ہم اہلبیت ہین ہم کو زیبا نہین ہے کہ کسی کی غمازی کرین
خدا کے عزت و جلال کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو قیامت کے دن بخشدیا تو مین بلا اپنے زہر پلانیوالے
کو ساتھ لئے جنت مین نہ داخل ہونگا"

حکایت - حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ "ایک دن حضرت حسنؑ اپنے گھر مین تشریف رکھتے
تھے ایک حسین عورت آپ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور بسبب شرم حیا کے ٹھٹھک کر کھڑی رہ گئی
حضرت حسنؑ نے دریافت کیا کہ "اے خدا کی بندی مجھ سے تیرا کیا کام ہے" کہا "بھوک......
......" اور اس کے آگے پھر زبان بند ہوگئی۔ آپ نے اپنے غلام کو حکم دیا "اس کو سات سو
درہم اور بیس بکریان دیدو" غلام کو اس حکم سے تعجب ہوا اور اُس نے کہا "آقائے نامدار اسکو
صرف چند روٹیون کی ضرورت ہے آپ اس کو اس قدر بلا حساب و شمار مال دئے دیتے ہین"
آپنے جواب دیا کہ "اے غلام جب مین نے اُسکے حسن کی طرف نظر کی تو مجھ کو خوف ہوا کہ یہ کہین کسی فتنہ و
ہلاکت مین نہ گرفتار ہو جائے۔ اسلئے مین نے ارادہ کیا کہ اس کو غنی اور مالدار کر دون تاکہ پھر
کوئی بندۂ خدا اس سے بخواہش و ارادہ نکاح کرے"

مروی ہے کہ امام حسن علیہ السلام جب وضو فرماتے تو آپکا رنگ رو متغیر ہو جاتا۔ لوگون نے سبب
پوچھا۔ جواب دیا کہ "مین بادشاہ جبار کے دربار مین حاضر ہونا چاہتا ہون۔ جسکی وجہ سے مجھپر
خوف غالب ہے" جب آپ مسجد کے دروازے پر حاضر ہوتے تو فرماتے "الٰہی تیرا بندہ تیرے
دروازے پر ہے۔ اے محسن تیرے سامنے ایک بدکار حاضر ہوا ہے۔ تو نے محسن خود یہ حکم دیا ہے
کہ وہ گنہگار کو معاف کر دے۔ مین گنہگار ہون اور تو نیکوکار! اے کریم میری بدکاریون کو اپنے
احسانات اور نیکوکاریون سے بدل دے" پھر آپ مسجد مین داخل ہوتے آپ شب و روز
مین تین سو رکعت نفلین ادا فرماتے۔ آپ ہمیشہ دو قرآن ختم کرتے۔ آپ ہر سال حج کرتے آپنے

(۳۵) حج کیئے۔ آپ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور راتون کو شب بیداری فرماتے۔ آپنے کبھی سیر ہوکر کھانا تناول نہین فرمایا۔ آپ ہمیشہ کسی مہمان کے ساتھ طعام نوش فرماتے تھے۔ آپ کرتہ مبارک مین خود پیوند لگاتے۔ آپ غلام کے ساتھ آٹا گوندھتے اور اُنھین کو ساتھ لیکر کھانے بھی لگتے۔ آپ نعلین مبارک اپنے ہاتھو نسے سیتے آپ خوف خدا سے اسقدر گریہ وزاری فرماتے کہ آپکی کل داڑھی تر ہوجاتی۔ آپکا جسم مبارک سینے سے ناف تک بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل تھا۔ آپ سائل کو کبھی خالی ہاتھ نہ پھیرتے خواہ آپکے پاس خرمے کا ایک ٹکڑا ہی کیون نہ باقی رہگیا ہوتا۔ آپ ہمیشہ باوضو رہتے۔ آپ اپنے ہاتھون کپڑا دھوتے آپ روزانہ حضور اکرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تیس ہزار درود بھیجتے۔

روایت۔ حضرت ابوسفیان حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہین کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ بازار مدینہ مین گشت کر رہا تھا کہ آپ دفعتًہ پلٹے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر آ کر تین بار "حسنؑ" کہکر آواز دی۔ آپ کو کسی نے جواب نہین دیا۔ آپ واپس چلے آئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارک مین قیام فرمایا۔ اتنے ہی مین حضرت حسنؑ دوڑتے ہوئے آپکے پاس تشریف لائے

حکایت۔ ایکبار حضرت حسنؑ حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور اذن ملاقات چاہا۔ اُسوقت حضرت عمرؓ کسی ضرورت مین مصروف تھے اجازت نہ دی اتنے ہی مین حضرت عبد اللہ حضرت عمرؓ کے صاحبزادے تشریف لائے لیکن حضرت عمرؓ نے اُنھین بھی اندر آنے کی اجازت نہین دی جب حضرت حسنؑ نے یہ دیکھا تو واپس مکان تشریف لیگئے۔ جب حضرت عمرؓ کو مہلت ملی تو اُنھون نے حضرت امام حسنؑ کو اندر بلایا۔ جب غلام آپکو بلانے باہر آیا تو آپ کو نہ پایا۔ واپس ہوکر حضرت عمرؓ سے عرض کی کہ "وہ چلے گئے" حضرت عمرؓ نے آدمی بھیجکر اُنھین بلایا اور دریافت کیا کہ "اے ابن رسولؐ آپ واپس کیون چلے گئے؟" آپنے جواب دیا کہ "مین نے دیکھا کہ جب آپنے اپنے لڑکے کو اجازت نہ دی تو شاید مجھ کو بھی اجازت نہ دین گے" حضرت عمرؓ نے کہا "کیا آپ اور عبد اللہ دونون برابر ہین"

روایت۔ اُم فضل بنت حارث سے مروی ہے کہ ایک شب اُنھون نے خواب مین دیکھا کہ حضرت فاطمہؑ کی گود مین رسولؐ اللہ کا کوئی عضو گر پڑا ہے۔ مین نے یہ خواب حضرت فاطمہؑ سے بیان کیا اُنھون نے کہا انشاء اللہ یہ میرے لئے بہتر ہوگا۔ حضرت اُم فضلؓ کہتی ہین کہ اسکے بعد مین نے اس خواب کا تذکرہ رسولؐ اللہ سے کیا آپنے فرمایا کہ "تم نے مبارک خواب دیکھا۔ انشاء اللہ فاطمہؑ کے لڑکا پیدا ہوگا جسکی پرورش تمھارے

ذمہ ہوگی"۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حکایت: یحییٰ ابن حسن جعفر ابن محمدؒ سے روایت کرتے ہین کہ جب حضرت حسنؑ پیدا ہوئے تو جبرئیل جنت سے ایک حریر کا ٹکڑا لے کر حاضر خدمت ہوئے جس پر لکھا تھا "ان کا نام حسن ہے"۔ جب حضرت امام حسین علیہ السلام تولد ہوئے تو رسول اللہ نے فرمایا کہ "یہ اُن سے بھی اچھے ہین"۔ اسی بنا پر آپکا نام حسینؑ ہوا۔

حکایت۔ عبداللہ ابن مہاد ابن شداد سے مروی ہے کہ ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ حضرت حسنؓ اُسطرف کھیلتے ہوئے آئے۔ جب حضور سجدے مین تشریف لیگئے تو آپ حضور کی پشت مبارک پر چڑھ کر بیٹھ رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سجدے مین عرصے تک اس انتظار مین ٹھہرے رہے کہ یہ اُتر جائین۔ جب دیر کے بعد حضرت حسنؑ نیچے تشریف لائے تو آپ اُٹھے اور نماز ختم فرمائی۔ اصحاب نے یہ حال دریافت فرمایا تو حضور نے جواب دیا کہ "ہمارے ان صاحبزادے نے مجھ کو اپنی سواری بنائی تھی۔ مجھ کو اچھا نہین معلوم ہوا کہ مین اُنھین جلد اُتار دون۔ جب یہ خود اُتر گئے تو مین نے سجدہ تمام کیا"۔

حکایت ایکبار حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ چند مسکینون کی طرف جانکلے وہ لوگ ایک کمبل کے ٹکڑے پر بیٹھے کھا رہے تھے۔ حضرت اُامؑ کو دیکھ کر کھانے کے لئے بلایا۔ حضرت امامؑ فوراً سواری سے اُتر کر شریک ہوگئے اور فرمایا کہ "اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْنَ یعنے خدا مغرور اور متکبر لوگون کو پسند نہین کرتا"۔ کھانے کے بعد آپنے اُن لوگون سے کہا کہ مین نے تمھاری دعوت قبول کی تمھین بھی چاہیئے کہ میری دعوت قبول کرو"۔ وہ لوگ راضی ہوگئے اور آپکے ہمراہ آپکے دولتخانہ پر تشریف لے گئے۔ آپنے مکان پہونچکر لونڈی سے کہا کہ جو کچھ کھانے کو تم نے رکھا ہو لاؤ لونڈی نے پنیر پیش کیا وہ سب لوگ کھانے لگے۔ کھا چکنے کے بعد حضرت امام مکان مین تشریف لیگئے۔ اور صندوق سے ستر ہزار درہم نکال کر اُنکے سامنے رکھدئے وہ لوگ آپکی اس سخاوت سے متحیر ہوگئے اور متعجب واپس گئے۔

نقل۔ شریک ابن عبداللہ حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہین کہ اُنھون نے حضرت امامؑ سے فرمایا کہ "برائے خدا آپ اپنا بطن مبارک کھولئے تاکہ مین اُس چیز کو بوسہ دیکر سعادت حاصل کرون جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بوسہ دیا کرتے تھے۔ آپ نے شکم مبارک کھولا اور ابوہریرہ نے آپ کی ناف کا بوسہ لیا"۔ شریکؒ کہتے ہین کہ اس سے معلوم ہوا کہ ناف شرمگاہ مین نہین داخل

(نوٹ نمبر ا صفحہ ۲۸۳ پر ملاحظہ)

ہے کیونکہ اگر ناف شرمگاہ مین سمجھی جاتی تو حضرت امام اُس کو کبھی نہ کھولتے۔

حضرت انسؓ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکبار خطبہ مین بیان فرمایا کہ "جمیع علوم و فضل جو انبیا (علیہم السلام) کو عطا ہوئے تھے وہ سب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اُنکی اولاد مین جمع کردیے ہین"۔ اور حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد امامت کا قصہ حضرت امام حسنؑ کے بارے مین چھیڑا گیا اور سب کے پہلے قیس ابن سعد ابن عبادہ انصاری نے آپ سے بیعت کی اور کہا "دست مبارک عطا کیجیے تاکہ ہم حسب فرمان خدا و رسولؐ آپ سے بیعت کرین کیونکہ ایسی حالت مین کل شرط اسلام کے ہم پابند ہو سکینگے"۔

حکایت۔ عثمان ابن عمرانؓ بیان فرماتے ہین کہ جب حضرت حسنؑ تولد ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے آپ کے ساتھ ایک موٹے کپڑے کا کرتہ تھا۔ آپنے وہ کرتہ حضرت امام حسنؑ کو پہنا دیا۔ اُسی دن عصر کے قریب ایک عورت حضرت فاطمہؓ کیخدمت مین سوال کرتی ہوئی حاضر ہوئی اُسکے ساتھ ایک لڑکا تھا جسکے بدن پر کوئی کپڑا نہین تھا۔ اُس نے کہا کہ "اے رسولؐ کی بیٹی! میرے لڑکے کو کچھ پہننے کو دو۔ حضرت فاطمہؓ نے حضرت حسنؑ کے جسم مبارک سے وہ کُرتہ اُتار کر دیدیا۔ وہ عورت لے کر چلدی۔ اللہ تعالیٰ نے حلۂ جنت سے ایک قمیص حضرت حسنؓ کیواسطے بھیجی اُسکی برکت یہ تھی کہ جتنا حضرت حسنؑ بڑھتے اُتنے ہی وہ قمیص بھی بڑھتی جاتی۔ نہ کبھی میلی ہوتی اور نہ کبھی اُس کو دھونے کی ضرورت ہوتی۔ جب عبداللہ ابن ابیطالب پیدا ہوئے تو حضرت فاطمہؓ نے بطور ہدیہ وہ کُرتہ اُن کو بھیجدیا"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

حکایت۔ حضرت انس عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہین کہ خالد ابن ولید نے حضرت

(نوٹ صفحہ ۲۸۲) سلہ حضرت شریک کا یہ قول ایک شبہہ پر مبنی ہے جسمین امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا اختلاف ہے اصل شبہہ یہ ہے کہ نماز مین اگر شرمگاہ کا کوئی حصہ کھلا رہجاویگا تو وہ نماز نہ ہوگی اور اُس کی قضا لازم ہے۔ اس مسئلہ کی حدبندی یعنی "کہان سے کہان تک شرمگاہ کا شمار ہوگا امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک یہ ہے کہ ناف کے نیچے سے گھٹنے کی پہلی ہڈی تک شرمگاہ ہے" اور اسکا کوئی حصہ کھلا رہنے سے نماز نہین ہوگی اور امام شافعی کے نزدیک ناف بھی شرمگاہ مین داخل ہے۔ اس طور پر اُنکے نزدیک اگر ناف کا ایک چوتھائی حصہ نماز مین کھلا رہے تو نماز نہ ہوگی۔ حضرت امام ابوہریرہ کی یہ روایت امام ابوحنیفہؒ کے قول کی تائید کرتی ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ "ناف حسب قول امام اعظم عورت مین نہین داخل ہے" واللہ اعلم

امام کیخدمت مین دس بیلون پر مال و اسباب لدوا کر روانہ کیا۔ اسمین ہر قسم کے کپڑے اور درہم و دینار بھرے ہوئے تھے۔ جب وہ مال پہونچا تو آپنے کل اہل مکہ کے غریبون اور فقیرون کو بلاکر دیدیا۔ مغرب کے وقت آپ مکان تشریف لیگئے اور لونڈی سے کچھ مانگا کہ اُس سے روزہ افطار کرین۔ لونڈی نے جو کی روٹی سامنے لاکر رکھدی لونڈی نے جب دیکھا کہ آپ وہ ہی خشک روٹی کھانے لگے تو کہا کہ "اے امام آپنے آج کچھ درہم و دینا رمجھ کو کیون نہ دیا کہ مین گوشت خرید لاتی" آپنے کہا مجھپر خفا نہو اگر تم مجھ سے مانگتین تو مین یقین دیتا"

حکایت ایک دن حضرت امام بعد مغرب تشریف فرما تھے کہ ایک فقیرنی آپکی خدمت مین حاضر ہوئی اُسکے جسم پر بجز ناف سے گھٹنون تک کچھ کپڑا نہ تھا۔ اُس نے آپ سے کپڑا طلب کیا آپکے پاس صرف ایک چادر تھی جسمین نصف آپ بچھاتے اور نصف اوڑھتے آپ نے فوراً نصف چادر اُسمین سے پھاڑکر اُس عورت کے حوالے کردی۔ حضرت زین العابدین آپکی خدمت مین تشریف فرما تھے کہا "چچا جان آپ نے فقیرنی کو کچھ اچھی چیز نہین دی۔ بھلا کبھی آپنے یہ دیکھا ہے کہ کوئی شخص بادشاہ کے سامنے ایسے ردی تحفے پیش کرے" آپنے یہ سُنکر فوراً اُس فقیرنی کو بلایا اور دوسرا ٹکڑا بھی چادر کا دیدیا اور اُسکے بعد اپنے بھتیجے کو گلے سے لگایا۔ سر و آنکھونپر بوسہ دیا دو رکعت نماز پڑھی خدا کا شکر ادا کیا اور دعا کی کہ "اے اللہ اس لڑکے کو برکت عطا فرما" اللھم صل علی محمد

باب ۴۷۔ سید الشہداء مظلوم کربلا۔ نور چشم رسول صلعم۔ امام الثقلین۔ حضرت حسین علیہ السلام کے مناقب

اللہ عزوجل نے ان کی شان مین یہ آیت نازل فرمائی ہے کہ "قل[1] لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ ومن یقترف حسنۃ نزد لہ فیہا حسنا ان اللہ غفور شکور"

حدیث شریف مین ہے کہ قیامت کے دن علم صدق حضرت ابوبکرؓ کے لئے نصب کیا جائے گا اور جتنے صدیق ہونگے اُسی کے نیچے ٹھہرینگے اور علم عدل حضرت عمرؓ کے لئے منصوب ہوگا اور کل عادل

[1] کہدو اے محمدؐ کہ مین اسپر تمسے کچھ مزدوری اور اجرت نہین طلب کرتا صرف یہ خواہش ہے کہ تم لوگ اپنے عزیزون اور قریبون سے دوستی کا برتاؤ کرو جو شخص کچھ نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکی نیکی بڑھا دیتے ہین بیشک خدا بخشنے والا ہے اور شکر قبول کر کے اس کا اجر دینے والا ہے ۱۲

اسکے پاس ہونگے اُسی کے نیچے ٹھہرینگے اور علم سخاوت حضرت عثمانؓ کیلئے جسکے نیچے کل سخی ہونگے علم صبر و شجاعت علی ابن ابیطالبؓ کے لئے علم فقہ معاذ ابن جبل کے لئے علم فقر ابو در دارؓ کے لئے۔ علم قرأت ابن کعب احبار کے لئے۔ اور علم مظلومیت اور لوار شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کے لئے۔ پس ہر گروہ اپنے اپنے سردار اور امام کے جھنڈے کے نیچے قیامت کے دن جمع ہوگا۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "یوم ندعوا کل اناس بامامھم"۔

حکایت ایک دن حضرت حسینؓ مع چار سو صحابہ کے کہین تشریف لیجا رہے تھے۔ آپ کے سر مبارک پر حضرت رسولؐ اللہ کا عمامہ تھا اور آپ کی کمر مین آپ کے برادر معظم حضرت حسنؓ کی تلوار تھی۔ آپ اُن لوگون کے درمیان اسطرح نظر آتے تھے جیسے ستارون مین چاند۔ ایک اعرابی حاضر ہوا پوچھا کہ یہ کون ہین معلوم ہوا کہ سید الثقلین حضرت امام حسینؑ ابن علی ہین اُس اعرابی نے کہا کہ "آپ ابیطالب کے پوتے ہین"۔ آپنے جوابدیا "ہان"۔ اُس اعرابی نے کہا کہ "آپ کے والد علیؓ ایک ظالم شخص تھے (نعوذ باللہ) جنھون نے اقدس فتنہ و فساد برپا کردیا"۔ حضرت عبداللہ ابن عمر اور حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکر الصدیق کو یہ گستاخانہ کلمات سُنکر طیش آگیا اور اُنھون نے چاہا کہ اُس اعرابی کی گردن اڑادین۔ مگر حضرت امام نے مسکرا کر انکا ہاتھ پکڑلیا اور کہا "جانے دو" پھر آپ اُس اعرابی کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ اے وجیہ عرب تمھین کیا واقعہ پیش آیا کیونکہ تمھارے چہرہ پر حزن و ملال کا رنگ چھایا ہوا ہے۔ اگر تم بھوکے ہو تو ہم تمھین کھلادین۔ اگر تم پر کوئی قرض ہو تو ہم تمھاری طرف سے اُسکو ادا کردین"۔ اگر تم سے تمھاری ماں یا بی بی نے جھگڑا کیا ہو تو چلو ہم میل کرادین اور اگر کوئی اور بات ہو تو بتلاؤ ہم اُس کو دفع کرین"۔ اعرابی یہ کریمانہ خلق دیکھکر دم بخود رہ گیا۔ تڑپ کر قدمونپر گرا۔ اسلام لایا اور قدمون کو بوسہ دیتے ہوئے اپنی گستاخی اور گناہون کی معافی چاہی۔ حضرت امام نے ارشاد فرمایا "اے لوگو ہم مثل پہاڑ کے ہین۔ ہواؤن کے جھونکے ہمین نہین ہلا سکتے سنو خدا کے جوار مین تین قسم کے شخص ہونگے اول وہ شخص جسنے قناعت اور اطمینان کی حالت مین دو رکعت نماز ادا کی اور خدا سے دعا مانگی جسپر اللہ تعالیٰ نے اُسکو ہر رکعت کے عوض مین ایک حور عطا فرمائی۔ دوسرا وہ شخص جو فقیر ہے تنگدست ہے۔ دن بھر حصول رزق کے لئے کسب و مزدوری کرتا ہے اور جو کچھ کماتا ہے وہ اپنے اہل و عیال کے نفقہ مین صرف کردیتا ہے اُسکو قیامت مین حضور سرور کائنات کی شفاعت

لہ جس دن کہ ہم بلائینگے ہر شخص کو اُسکے امام اور اُسکے سردار کے ساتھ ۱۲

نصیب ہوگی۔ تیسرے وہ شخص جسنے محض خدا کے لئے دین اسلام قبول کیا اور آخر تک اُسی پاک دین پر قائم رہا اُسکو خدا کی طرف سے جنت الماوٰی عطا کیجاوے گی۔

حکایت۔ حضرت معاذ ابن جبل جو کہ ایک جلیل القدر صحابی ہین رضی اللہ عنہ ان کی حالت یہ تھی کہ ہمیشہ تنگدستی اور عسرت مین گذر کرتے تھے اور ہمیشہ روزے رکھتے تھے۔ آپ بعد عشا رسے صبح تک نماز مین مشغول رہتے۔ ایک بار آپنے روزہ افطار کیا اور اپنی اہلخانہ سے کھانا طلب کیا اُنھون نے جواب دیا کہ "افسوس میرے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہین ہے آپنے شکر کیا اور ایک چلو پانی پیکر صبح پھر روزہ رکھ لیا۔ دوسری شام کو پھر اسیطرح کا واقعہ گذرا اور آپنے یون ہی پانی پر بسر کی۔ تیسری اور چوتھی شام حتی کہ سات یوم تک متواتر یہی حالت رہی۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کو اس حالت کی اطلاع ہوئی۔ آپ اُن کو اپنے مکان لیگئے اور ایک کمرے مین بٹھاکر گھر کے اندر تشریف لے گئے اور بی بی سے دریافت کیا کہ کچھ کھانا ہے۔ اُنھون نے کہا "ہان" آپنے کہا "مین باہر چلتا ہون کھانا جلد بھیجدینا آپ باہر تشریف لیگئے اور لونڈی کھانا لے کر آئی۔ اتفاق سے دسترخوان کے قریب پہونچکر اُسکا پیر پھسلا اور شوربے کا کٹورہ حضرت امام حسین پر گر پڑا۔ شوربا گرم تھا۔ آپ کی پشت مبارک جلگئی۔ آپنے لونڈی کی طرف گھور کر دیکھا لونڈی کانپ اُٹھی اور عرض کیا کہ "یا امام الثقلین! خدا نے جو حکم کیا ہے "وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ"[1] پر عمل کیجیے" آپنے فرمایا "مین نے اپنا غصہ ضبط کیا" لونڈی نے عرض کیا "وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ"[2] آپنے فرمایا "مین نے معاف کیا" لونڈی نے کہا "وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ"[3] آپ نے ارشاد فرمایا "خدا تجھکو سعادت عطا فرمائے۔ جا مین نے تجھکو معاف کیا اور محض خدا کی رضامندی کیلئے آزاد کردیا اُسکے بعد اُسکو دس دینار عطا فرمائے وہ لونڈی چلی گئی مدینہ مین بود و باش اختیار کی وہین اُسکا انتقال ہوا۔

حکایت احمد ابن اسمٰعیل نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے کسی فرشتہ کو نبی کے پاس بھیجا اُس سے پہونچنے مین دیر ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کے بازو توڑ دیے اور وہ زمین پر کسی جزیرہ مین رہنے لگا جب حضرت امام حسینؑ کی ولادت کا زمانہ قریب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو حکم دیا کہ "تم جاکر رسول کو (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بشارت پہونچاؤ" حضرت جبرئیل کا گذر اس فرشتے کی طرف سے ہوا جو عذاب الٰہی مین مبتلا تھا۔ اُسنے حضرت جبرئیل سے کہا کہ "آپ خدا سے

---

[1] یہ ایک آیت قرآنی ہے جسمین اللہ تعالیٰ نے اُن لوگون کی تعریف فرمائی ہے جو اپنے غصہ کو روک لیتے ہین ترجمہ یہ ہے اور وہ لوگ جو غصے کو روک لیتے ہین۔ [2] اُسی آیت کا دوسرا ٹکڑا ہے یعنی لوگون کی خطاؤن اور جرمون کو معاف کرنیوالے۔ [3] یعنی خدا احسان کرنیوالون کو دوست رکھتا ہے ۱۲۔

میری سفارش کیجیے تاکہ اللہ تعالی مجھ کو دوبارہ پر و بازو عطا فرما دین۔ حضرت جبرئیلؑ نے کہا "مجھ مین اتنی قدرت نہین ہے۔ ہان مین اسوقت جنکی خدمت مین جا رہا ہون وہ البتہ خدا کے محبوب ہین اور وہ سفارش کر سکتے ہین"۔ حضرت جبرئیلؑ نے دربار خاتم النبیین مین پہونچکر بشارت منجانب رب ذوالجلال پہونچا کر عرض کیا کہ "یارسول اللہ ایک فرشتہ اس اس طرح عذاب الٰہی مین مبتلا ہے اُسنے آپ سے دعا کی استدعا کی ہے۔ حضور نے درگاہ الٰہی مین ہاتھ اُٹھائے اللہ تعالی نے وحی نازل فرمائی کہ "اُس فرشتے سے کہدو کہ وہ آٹا پیسکر جب حسین (علیہ السلام) پیدا ہون اُنکے پاس لیجائے اور وہ اُس آٹے کو اُسکے بازو پر ملدین چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور اللہ تعالی نے اُسکو پھر اُڑنے کی قوت عطا فرمائی"۔ حضرت امام محمد باقرؑ کہتے ہین کہ "کیا وہ شخص فلاح پائینگے جنھون نے محض دنیاوی جاہ و حشم کے لئے حسینؑ کو مظلوم شہید کر ڈالا؟"۔

یعلی ابن مرہ نے کہا کہ مین نے رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ آپنے ارشاد فرمایا "حسینؑ مجھ سے ہین اور مین حسینؑ سے ہون۔ جو شخص حسینؑ کو دوست رکھتا ہے اللہ اُس کو دوست رکھتا ہے حسین میرے نواسون مین ایک نواسے ہین"۔ حضرت یعلی آخر مین بیان فرماتے ہین کہ جب حضرت حسینؑ کسی تاریک مکان مین تشریف رکھتے تھے تو اللہ تعالی اُنکی جبین مبارک کو اس قدر روشن فرماتے کہ وہ مکان بالکل روشن ہو جاتا۔

نقل عبداللہ ابن صالح حضرت یعلی ابن مرہ سے روایت کرتے ہین کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہمراہ لوگ چلے جا رہے تھے۔ اتنے ہی مین حضرت حسینؑ کھیلتے ہوئے اُدھر آنکلے رسول اللہ نے ایک ہاتھ اُن کی زنخدان پر رکھا اور دوسرا اُن کے سر مبارک پر رکھکر گود مین اُٹھا لیا اور گلے سے لگا کر آپکے روئے مبارک پر بوسہ دیا اور اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ "مین حسینؑ سے ہون اور حسینؑ مجھ سے ہین۔ جو شخص حسینؑ کو دوست رکھتا ہے اللہ اُسے دوست رکھتا ہے"۔

حکایت ایک بار حضور اکرمؐ اپنے حجرے مین نماز ادا فرما رہے تھے کہ حضرت حسین علیہ السلام آئے جب حضور سجدے مین گئے تو حضرت حسینؑ آپکی پشت اطہر پر سوار ہو گئے اور دونون پہلوؤن پر اڑ لگا کر کہنے لگے "چلو چلو" حضور نے جب سر مبارک سجدے سے اُٹھانا چاہا تو آپکو ہاتھ سے تھام کر الگ کیا اور پھر قیام فرمایا۔ جب آپ پھر سجدے مین گئے پھر یہی واقعہ گذرا حتی کہ آپ نماز سے فارغ ہوئے اتفاقاً

اُسی مقام پر ایک یہودی بھی بیٹھا ہوا تھا جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو کہا "تم لوگ اپنے لڑکون کے ساتھ وہ کرتے ہو جو ہم لوگ نہین کرتے۔ آپ نے جوابدیا کہ "تمھارے قلوب روشنی ایمان سے محروم ہین جسکی تاریکی کی وجہ سے تم لڑکون سے محبت نہین کر سکتے" اُس یہودی نے کہا "اگر یہ بات ہے تو مین ایمان لاتا ہون"۔

روایت۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہین کہ "مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حضرت حسینؑ کو گود مین لیے ہوئے تھے اور سر و رو پر بوسہ دے رہے تھے اور حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہین کہ مین نے دیکھا کہ حضور کے دونون ہونٹون پر حضرت حسینؑ کے منھ سے لعاب نکلکر آرہا ہے اور حضور اُس کو چاٹ لیتے ہین"۔

حکایت۔ ابراہیم سے بسند ابوہریرہ روایت ہے کہ ایکبار ایک شخص حضور کی خدمت مین آیا اُسوقت حضور کی گود مین حضرت حسینؑ تشریف رکھتے تھے۔ اُس شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ "یہ آپ کے صاحبزادے ہین"۔ آپ نے ارشاد فرمایا "میرے نواسے ہین" اُس نے پوچھا کہ کیا آپ ان کو دوست رکھتے ہین۔ حضورؐ نے جواب دیا کہ "مجھ سے زیادہ اللہ تعالیٰ ان کو دوست رکھتے ہین"۔

حکایت۔ محمد ابن سلام سے روایت ہے کہ حضورؐ کے پاس ایک فرش تھا۔ جسپر سوائے حضرت جبرئیلؑ کے دوسرا نہ بیٹھتا۔ جب حضرت جبرئیلؑ آتے وہ بچھا دیا جاتا اور اُنکے جانے کے بعد اُٹھا لیا جاتا اُس فرش پر اُنکے اُٹھنے بیٹھنے سے اُنکے بازون سے کچھ گر پڑتا اُس کو حضرت فاطمہؑ اُٹھا لیتین۔ جب وہ آپ کے پاس کچھ مقدار مین جمع ہوگیا تو آپنے اُس کو حضرت حسینؑ کے تعویذ مین رکھدیا۔

حکایت۔ حضرت انسؓ ابن مالک سے مروی ہے کہ حضرت حسینؑ کا اخلاق اسقدر وسیع تھا جسکا شمار نہین ہوسکتا۔ آپ اپنے خادم کے ہمراہ آٹا گوندھتے۔ خود کھانا پکاتے۔ ہمیشہ روزہ رکھتے۔ اور غلامون کے ساتھ بیٹھکر روزہ کھولتے۔ یا مہمانون کے ساتھ کبھی آپنے تنہا کھانا نہین تناول فرمایا آپ شب و روز مین سات سو رکعتین نماز ادا فرماتے۔ آپ عشاء کی نماز کے بعد صبح تک قیام فرماتے اور اُسی عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے۔ آپ اونٹون کو خود چارہ دیتے۔ آپ خود ہی بکریون کا دودھ نکالتے۔ آپ ہر سال حج کو تشریف لیجاتے۔ آپنے چالیس حج فرمائے جنمین سے بیش آپنے پاپیادہ چلکر ادا کیے۔ آپ راتون مین بہت کم آرام فرماتے۔ آپ ہمیشہ مہمانون کی تلاش مین رہتے آپ گھر مین جھاڑو دیتے

چراغ روشن فرماتے۔ آپ امیر وغریب سب کے ساتھ یکسان برتاؤ کرتے آپ بہت ہی نرم دل اور صاحب حیار تھے۔ آپ تا وقت شہادت ہمیشہ رسول اللہ پر پچاس ہزار بار درود بھیجتے۔ آپ نے کبھی کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہین کیا۔ رضی اللہ عنہ۔

(باب ۴۸) دربیان کرامت فقیہ اول امام اعظم حضرت نعمان ابن ثابت المعروف بابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر نبوت مجھ کو نہ دیجاتی تو اُسکے مستحق نعمان ابن ثابت ہوتے۔ وہ میری اُمت کے چراغ ہین۔ وہ میری اُمت کے چراغ ہین۔ وہ میری امت کے چراغ ہین۔

حکایت شقیق ابن ابراہیم بلخی رحمۃ اللہ علیہ کتاب "روضۃ" مین فرماتے ہین کہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک شخص بشیر نامی شریک تجارت تھا۔ ایکبار امام نے اُس کے پاس ستر عدد کپڑے روانہ کیئے اور لکھا کہ ایک کپڑے مین کچھ نقص ہے جب اُسکو فروخت کرنا تو خریدار سے وہ عیب ظاہر کردینا۔ بشیر نے وہ کل کپڑے فروخت کیے اور کوفہ واپس آیا۔ امام نے اُس سے دریافت کیا کہ تم نے اُس کپڑے کا عیب خریدار سے ظاہر کردیا تھا یا نہین؟ بشیر نے جواب دیا کہ مین یہ ظاہر کرنا بالکل بھول گیا۔ امام نے اپنے حصہ کی کل قیمت جسکی مقدار تیس ہزار درہم تھی صدقہ کردی اور کہا کہ ایسا مال جسمین شبہہ ہو مجھکو نہین چاہیئے۔

حکایت عمدۃ الاسلام مین ہے کہ امام نے اپنے صاحبزادہ حماد کو ایک اُستاد کے پاس پڑھانے کو بٹھلایا جب اُس لڑکے نے الحمد للہ شروع کیا تو امام نے اُستاد کیخدمت مین پانچسو درہم پیش کیے۔ اُستاد نے اُسکا شکریہ ادا کیا۔ امام کو یہ سنکر غصہ معلوم ہوا اور اپنے لڑکے کو اُنکے پاس سے اُٹھا لیا اور کہا "اے شخص تجھ کو قرآن کی قدر ومنزلت بالکل معلوم نہین ہے میرے پاس اب تیری ضرورت نہین ہے"

منقول ہے کہ امام ہر سال حج کو تشریف لیجاتے۔ آپ کے کل حجون کی تعداد پچپن ہے آپ رمضان مین اکسٹھ قرآن ختم کیا کرتے۔ تیس رات مین اور تیس دن مین اور ایک تراویح مین۔

حکایت امام نے جب آخری حج کیا تو خیال کیا کہ شاید اب مین اسکے بعد کوئی حج نہ کرسکون۔ آپنے دربان کعبہ سے کہا کہ آج کی رات میرے لئے دروازہ کھولدو اور مجھ کو ایک رات اندر رہنے دو۔

دربان نے کہا گو مجھ کو اجازت نہین ہے کہ کسی کو رات کے وقت اندر داخل ہونے دون۔ مگر چونکہ آپ امام زمانہ ہین لہذا آپ کے لئے دروازہ کھول دونگا۔ آپ اندر تشریف لیگئے اور دوستون کے درمیان کھڑے ہوکر نماز کی نیت باندھی۔ پہلی رکعت مین صرف داہنے پیر پر کھڑے ہوکر نصف قرآن ختم کیا۔ اور رکوع وسجود کے بعد دوسری رکعت مین بائین پیر پر کھڑے ہوکر مابقی نصف قرآن ختم کیا اور سلام پھیر کر درگاہ خداوندی مین ہاتھ اُٹھائے اور عرض کی "بارالٰہا! اس تیرے ضعیف بندے نے جو حق تیری عبادت کا ہے اُسکو پورا نہین کیا تو اپنے فضل وکرم سے اس کمی کو معاف کردے" ایک ندا آئی۔ اے ابوحنیفہؒ تم نے عبادت مین خلوص ظاہر کیا اور خدمت اچھی طرح سے بجالائے۔ مین نے تم کو بخشدیا اور جو تمھاری اتباع کریگا اُس کو بھی بخشون گا"۔

حضرت ابوہریرہ سے منقول ہے کہ ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ مین ارشاد فرمایا "اے لوگو میرے بعد اگر کسی کو معجزات دیکھنے کی خواہش ہو تو وہ کوفہ جائے اور وہان ابوحنیفہ کو دیکھے وہ خدا کا ایک نور ہے اُسکا علم اور اُس کی کرامت قیامت تک باقی رہے گی۔

حکایت مفضل نے عاصم سے روایت کی ہے کہ ایکبار ابویوسف جو امام ابوحنیفہ کے شاگرد تھے بیمار ہوگئے اور امام ابوحنیفہ اُنکی عیادت کے لئے تشریف لیگئے اور اُنسے کہا کہ "تمھارے بعد مجھ کو کسی سے رابطۂ شناسائی نہ باقی رہیگا تمھارے ساتھ بہت سے علم ختم ہوجائینگے"۔ ابویوسف کو جب اللہ تعالٰی نے شفا دی تو لوگون نے اُن سے کہا کہ تمھارے اُستاد تمھاری نسبت ایسا ایسا کہہ گئے ہین یہ سُنکر ابویوسف کو خودداری آگئی اور مغرور ہوگئے اور امام صاحب کے درس مین جانا چھوڑ دیا خود مجلس درس قائم کرکے درس وتدریس کا سلسلہ جاری کردیا جب امام اعظم کو اسکی خبر ہوئی تو اُنھون نے ایک شخص کو بلایا اور اُس سے کہا کہ "ابویوسف کے پاس جاؤ اور اُنسے پوچھو کہ تم اس مسئلہ مین کیا کہتے ہو کہ ایک شخص نے اپنا کپڑا ایک دھوبی کو دھونے کو دیا بعوض ایک درہم کے جب وہ شخص اُسکے پاس کپڑے لینے گیا تو دھوبی نے انکار کردیا وہ شخص چلا گیا کچھ دنون بعد پھر آیا اُسوقت اُس دھوبی نے اُسکا کپڑا دیدیا۔ اب کیا اُس شخص پر اُجرت دُھلائی دھوبی کو دینا واجب ہوگی یا نہین۔ اگر ابویوسف کہین کہ اُجرت دینا ہوگی تو کہنا کہ تم نے غلطی کی اور اگر کہین نہ دینا ہوگی جب بھی یہی کہنا کہ تم نے غلطی کی"۔ وہ شخص ابویوسف کے پاس آیا اور جیسا امام اعظم نے اُس سے کہا تھا ویسا ہی ابویوسف سے کہا۔ پیشتر ابویوسف نے کہا کہ اُسکو مزدوری دینا ہوگی۔ اُس شخص نے کہا کہ تم نے غلطی کی۔ ابویوسف نے

پھر غور کیا اور کہا کہ "نہین مزدوری نہ دینا ہوگی"۔ اُس شخص نے پھر یہی کہا کہ "تم نے غلطی کی"۔ ابو یوسف حضرت امام اعظم کی خدمت مین آئے۔ امام نے فرمایا کہ شاید تم کو دھوبی والا مسئلہ میرے پاس لایا ہے۔ ابو یوسف نے کہا "مجھ کو بتلایئے کہ اسکا کیا جواب ہے"۔ امام ابو حنیفہ نے کہا کہ "اگر دھوبی نے انکار سے پہلے کپڑے دھوئے ہین تو اُس شخص کو مزدوری دینا ہوگی اور اگر انکار کے بعد دھوئے ہین تو مزدوری نہ دینا ہوگی۔ کیونکہ وہ دھوبی غاصب ہے"۔ پھر امام نے فرمایا کہ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ اب وہ علم سے مستغنی ہوگیا ہے اُسکے حال پر رونا چاہیئے اور وہ کیونکر علم سے مستغنی ہوسکتا ہے جبکہ اللہ جل شانہ نے اپنے رسول کو (صلی اللہ علیہ وسلم) باوجودیکہ آپ اعرف العارفین تھے یہی دعا سکھلائی کہ "رب زدنی علماً"۔

حکایت۔ امام اعظمؒ نے ایک بار محمد بن علی ابن حسینؑ ابن علیؑ ابن ابیطالب رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی اُنھون نے ارشاد فرمایا "اے ابو حنیفہ مین نے سنا ہے کہ تم محض اپنے قیاس کی بنا پر مسائل کا اختراع کرتے ہو اور میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کی پیروی نہین کرتے"۔ امام نے جواب دیا حضرت مین آپ سے تین مسائل دریافت کرتا ہون۔ پیشتر اُن کے جوابات سے سرفراز فرمایئے۔ اوّل یہ کہ نماز کی فرضیت اور شان زیادہ ہے یا روزہ کی ارشاد ہوا "نماز کی" امام نے کہا اگر مین قیاس سے مسئلہ کا جواب دیتا تو یہی کہتا کہ عورت جب حیض سے پاک ہو تو وہ بجائے روزہ قضا کرنے کے نماز قضا کرے لیکن مین حسب فرمان یہی کہتا ہون کہ روزہ کی قضا کرے"۔ دوسرے یہ کہ منی زیادہ ناپاک ہے یا پیشاب جواب دیا "پیشاب" امام نے کہا کہ اگر میرا جواب دینا قیاس پر مبنی ہوتا تو یہی کہتا کہ ہر شخص ہمیشہ پیشاب کے بعد غسل کیا کرے حالانکہ ایسا نہین کہتا ہون۔ تیسرے یہ کہ "عورت زیادہ ضعیف اور عاجز ہے یا مرد"۔ جواب دیا "عورت" امام نے عرض کیا اگر یہ صحیح ہوتا کہ مین قیاس پر ہر مسئلہ کو محمول کیا کرتا ہون تو یہی کہتا کہ وراثت مین عورت کو مرد سے زیادہ حصہ ملنا چاہیے۔ لیکن مین موافق حکم ربانی یہی کہتا ہون کہ "للذکر مثل حظ الانثیین" ہمارے مذہب کی بنیاد چار چیزون پر ہے۔ پہلے کتاب اللہ دوسرے احادیث تیسرے اقوال صحابہ و اجماع امت۔ اگر ان تینون مین سے کبھی کوئی بات کسی مسئلہ مین نہین ملتی تو اسوقت قیاس اور اجتہاد کی طرف رجوع کرتا ہون"۔ محمد ابن علیؑ نے یہ سنکر اُن کی بہت تعظیم کی اور پھر اُنکی نسبت کسی مخالف کے کہنے پر یقین نہین کیا۔

سلہ اے اللہ میرے علم مین ترقی فرما ۱۲ سلہ مرد کا حصہ وراثت مین عورت سے دوگنا ہے ۱۲

روضۃ العلماء مین منقول ہے کہ ایکبار امام سے کسی نے پوچھا کہ اگر تمھارے قول اور کتاب اللہ مین اختلاف ہو تو ہم لوگ کسے اختیار کرین۔ آپنے کہا کہ میرا قول چھوڑ دو اور کتاب اللہ جو کہے اُسپر عمل کرو پھر پوچھا کہ اگر قول رسولؐ معارض ہو۔ کہا قول رسولؐ اختیار کرو۔ سہ بارہ پوچھا کہ اگر قول صحابہ مختلف ہو آپ کے قول سے تو کسے ترجیح دیجائے گی آپ نے فرمایا کہ قول صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو میرے قول پر ترجیح ہوگی۔

آپ کے تلامذہ اور شاگردون کا بہت بڑا مرتبہ ہے۔ آپنے عہدۂ قضا کی ذمہ داریون کو باوجود سخت تکلیف کے بھی قبول نہ کیا کیونکہ اسمین ظلم وستم مخلوط رہتا ہے۔ نہ آپنے کبھی کسی قاضی کا کوئی تحفہ یا ہدیہ قبول فرمایا۔ جب آپ کسی مدیون کے پاس تقاضہ کو تشریف لیجاتے اور دھوپ ہوتی تو اُس کی دیوار کے سائے مین نہ ٹھہرتے اور فرماتے کہ مدیون کی کسی چیز سے نفع اُٹھانا سود مین داخل ہے۔ آپ نے بکری کا گوشت کھانا ترک کردیا تھا کیونکہ کوفہ مین کسی شخص کی بکری گم ہوگئی تھی اور معلوم نہین تھا کہ یہ گوشت دوسری بکری کا ہے یا اُسیکا۔

منقول ہے کہ امام نے حضرت علیؓ کا آخر زمانہ پایا تھا۔ جب آپ صغرسن تھے تو آپکے والد آپ کو حضرت علیؓ کی خدمت مین لیگئے۔ حضرت علیؓ نے آپ کے لئے دعاے برکت فرمائی۔ آپ نے سات صحابیون سے حدیث کی سماعت فرمائی جنمین سے کچھ مرد تھے اور کچھ عورتین۔ مردون کے نام یہ ہین۔ انسؓ بن مالک عبداللہ ابن حسینؓ اور زبیرؓ اور عبداللہ ابن اوفیؓ اور واثلہ ابن اسقع اور جابر ابن عبداللہ اور عورتون مین عائشہ بنت عجرہ ہین۔ آپ نے بہت لوگونسے تحصیل علم فرمایا۔ کیونکہ آپ فقہ مین حماد ابن سلیمان سے نسبت رکھتے ہین اور یہ ابراہیم نخعی کے شاگرد ہین اور اُنھون نے علقمہ اور اسود اور قاضی شریح کی شاگردی کی تھی اور ان لوگون نے حضرت عمر اور علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم اجمعین سے علم حاصل فرمایا اور اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ یہ صحیح ہے کہ امام ابوحنیفہ کا شمار تابعین مین ہے۔ مشہور ہے کہ خلیفہ نے آپکو عہدۂ قضا پر مامور کرنے کے لئے طلب کیا۔ آپنے کہا کہ مین اس کے قابل نہین ہون۔ پوچھا کیون آپنے جواب دیا اگر مین سچا ہون تو قضا کے قابل نہین ہون اور اگر جھوٹا ہون تو جھوٹا قاضی نہین ہو سکتا ابوالفضل رح کتاب روضہ مین نقل فرماتے ہین کہ امام رات کے تین حصے کیا کرتے تھے ایک ثلث پڑھانیکے ایک ثلث نماز کے لئے۔ ایک ثلث سونے کے لئے۔ ایکبار آپکا گذر چند لڑکونکی طرف ہوا۔ اُنھون نے

آپس مین ایک دوسرے سے کہا کہ یہ شخص رات بھر نہین سوتا اور ساری رات نماز مین گذار دیتا ہے حضرت امام یہ سُنکر رو پڑے اور نفس سے خطاب کر کے کہا کہ "اے نفس خدا سے ڈر۔ کیونکہ لوگ تیری نسبت بدگمانی کرتے ہین۔ اسکے بعد آپ کبھی شب مین نہین سوئے"۔

روایت ہے کہ آپنے چالیس برس تک عشار کے وضو سے صبح کی نماز ادا فرمائی۔ امام نے ایکبار فرمایا کہ جب لوگ کسی عبادت کو مجھ سے منسوب کر کے میری تعریف کرتے ہین تو اللہ تعالیٰ سے شرم کرتا ہون۔ کیونکہ وہ مجھ سے نہین ہوتی ہے"۔

نقل ہے کہ حضرت امام کے پڑوس مین ایک شخص کی صغرسن لڑکی تھی۔ جب آپ شب مین نماز ادا فرماتے تو وہ دیکھتی اور یہ گمان کرتی کہ یہ کوئی درخت ہے جو اس مقام پر قائم ہے جب امام نے وفات پائی اور اُس لڑکی کو وہ درخت نہ نظر آیا تو اُس نے اپنے باپ سے پوچھا اُسکا باپ رو پڑا اور کہا وہ درخت کاٹ ڈالا گیا۔ لڑکی یہ سُنکر بیہوش ہوگئی۔

یحییٰ ابن معاذ رازی سے منقول ہے کہ "مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا۔ حضور سے عرض کیا کہ مین آپ کو کہان پاؤن گا آپکا مقام کہان ہے حضور نے ارشاد فرمایا کہ مین ابوحنیفہ کے علم کے پاس رہتا ہون۔

امام شافعیؒ نے اپنے اُستاد سے دریافت کیا کہ آپنے کیا ابوحنیفہؒ سے ملاقات کی ہے۔ اُنھون نے کہا ہان اور وہ ایک ایسے شخص تھے کہ اگر تمھاری اس لکڑی کے ستون کو کہین کہ سونے کا ستون ہی تو اُسکو اپنی دلیل سے ثابت کردین گے۔

منقول ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ فقہ مین سارے علمار ابوحنیفہؒ کی اولاد کے مثل ہین۔ اگر کسی کا ارادہ یہ ہو کہ فقہ مین کمال حاصل کرے تو فقہ حنفی اور اصحاب ابوحنیفہ کی اتباع کرے اُسکے بعد آپ نے یہ اشعار پڑھے۔

غدا مذهب النعمان خير مذاهب	كما القمر الوضاح خير كواكب
دوسرے مذہبون مین نعمان کا مذہب ایسا ہے	جیسے چمکدار ستارون مین روشن چاند
تفقه في خير القرون مع التقى	فمشربه لا شك خير المشارب
آپنے زمانۂ خیر القرون مین نیک بزرگون سے تعلیم فقہ حاصل کی	اسمین شک نہین کہ انکا مشرب دوسرے مشارب بہتر ہے

ثلثۃ الاف والف شیوخنہ	واصحابہ مثل النجوم الثواقب
ان کے شیخ اور اساتذہ کی تعداد چار ہزار ہے	ان کے اصحاب مثل چمکدار ستارے کے ہین

حکایت ہے کہ ایکبار امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے اُنکے شاگردون نے امام ابوحنیفہ کی حالت دریافت کی۔ امام شافعیؒ نے ذیل کے اشعار اُنکے جواب مین سُنادیے۔

لقد زان البلاد ومن علیہا	امام المسلمین ابوحنیفہ
بآیات واسناد ونقتہ	کآیات الزبور علی الصحیفۃ

ترجمہ۔ امام ابوحنیفہ نے آیات واسناد ونقہ کے ذریعہ سے جومثل آیات زبور کے قابل تحریم اور روشن ہین شہرون اور ساکنین شہر کو زینت دی اور اُن کو دوبالا کردیا۔

امام صار فی الاسلام نورا	امینا للرسول وللخلیفۃ۔
وہ ایسے امام ہین جنکی وجہ سے اسلام مین نور پیدا ہوگیا	وہ رسول اللہ کے امین اور خلیفہ کے نزدیک محترم ہین
فما للمشرقین لہ نظرا	ولا بالمغربین ولا بکوفۃ
اُن کی نظیر کرنے مین	بلکہ کل چاردانگ عالم مین نہین مل سکتی
فلعنۃ لاھنا اعداد رمل	علی من رد قول ابی حنیفۃ
خدا کی لعنت مثل تعداد ذرہٴ ریگ کے اُس شخص پر ہو	جو ابوحنیفہ کے قول کو رد کرتا ہے

نقل ہے کہ امام ابوحنیفہ مدینہٴ منورہ تشریف لے گئے۔ روضہٴ انور کے پاس کھڑے ہوکر ایک پورا قرآن شریف ختم کرتے اور خدا کی درگاہ مین نہایت خشوع سے یہ مناجات کرتے خشوع کیحالت یہ تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ روح جسم مین نہین باقی رہی ؎

مناجات

الٰھی عبدک العاصی اتاکا	مقرا بالذنوب وقد دعاکا
اے اللہ! تیری خدمتمین تیرا ایک گناہگار بندہ حاضر ہوا ہے	وہ تجھے پکار رہا ہے اور اپنے گناہونکا اقرار کرتا ہے
فان تغفر فانت لذاک اھل	وان تطرد فمن یرحم سواکا
اگر تو بخشدے تو یہ تیری عادت ہی ہے	اور اگر اُسے اپنی درگاہ سے نکالدے تو تیرے سوا اُسکا کوئی دستگیر نہین۔

تجاوز عن ضعیف قد عصاکا — وجاءک تائبا یرجو رضاکا

اُس بندۂ ضعیف پر رحم فرما کہ جسنے تیری نافرمانی کی تیرے پاس — توبہ کرتا آیا اور تیری رضا مندی کا اُمیدوار ہے

فان یک یا مہیمن قد عصاکا — فلم یسجد لمعبود سواکا

اے اللہ اگرچہ اُسنے تیری نافرمانی کی لیکن تیرے سوا اُسنے کسی دوسرے کے سامنے سر نہین جھکایا، اور نہ کسی دوسرے معبود کو تیرا شریک کیا

دیگر

ھب ان النفس قد بلغت مناھا — الم تکن المنیۃ منتھاھا

مانا کہ نفس اپنی آرزوؤن مین کامیاب ہو گیا — مگر کیا موت اُس کی انتہا نہین ہے؟

صرفت العمر فی لعب ولھو — فاھا ثم اھا ثم اھا

مین نے تمام عمر لہو ولعب مین گذاردی — اب افسوس ہے اور افسوس ہے اور افسوس ہے

ولم نزدد لیوم الحشر زادا — ولم نجمع لیوم الجمع جاھا

مین نے حشر کیلیے کوئی توشہ نہین تیار کیا، اور نہ اُس دن کے لئے جسمین تمام عالم دوبارہ جمع کیا جائیگا کوئی مرتبہ حاصل کیا

رفیقک سار فاعتبر اعتبارا — وعمرک طار فانتبہ انتباھا

تیرے ساتھی جا چکے، اب بھی ہوش مین آ — تیری عمر قریب الختم ہے، اب بھی آنکھین کھول

الٰھی ما عصیتک من عناد — ولکن شقوتی بلغت مداھا

الٰہی! مین نے جو اپنی سرکشی کی وجہ سے تیری نافرمانی کی — بلکہ میری بدبختی اور میری شقاوت انتہا کو پہنچ گئی

الٰھی لا تکلنی لحظ طرف — الی نفسی فما دینی ھواھا

اے اللہ مجھ کو ایک لحظہ بھی میرے نفس کے ہاتھ مین نہ سپرد کر — اُسکی خواہشین اور آرزوئین دین کے خلاف ہین

احب الصالحین ولست منھم — لعل اللہ یرزقنی الصلاحا

مین نیک لوگون کو دوست رکھتا ہون گو اُنمین سے نہین ہون — شاید اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی نیک کر دے

الٰھی قد ارتکبت الخطایا — فھب لی توبۃ قبل المنایا

اے اللہ مین بہت سے جرمون کا مرتکب ہوا ہون — اپنی رحمت سے مجھ کو مرنے کے قبل توبہ کی توفیق عطا فرما

ندمت ندامۃ ارجو الیکا — ستغفر ذلتی رب البرایا

الٰہی مین شرمندہ ہون، تجھ سے لو لگائے ہون — امید ہے کہ میرے گناہون کو اللہ تعالیٰ معاف کردے

شرح فقہ اکبر مین منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، گو مین دنیا مین سب سے بعد مین ہون لیکن قیامت مین سب سے آگے رہون گا۔ مین کہتا ہون اور اُسپر مجھ کو فخر نہین ہے۔ ابراہیم خلیل اللہ ہین اور موسیٰ کلیم اللہ ہین اور آدم صفی اللہ ہین اور مین حبیب اللہ ہون اور میرے ساتھ قیامت مین ایک مرد کا نشان ہوگا پھر آپنے امام ابوحنیفہ رح کی طرف اشارہ کیا۔

حکایت اسمٰعیل ابن ابی رجا نے کہا کہ مین نے محمد ابن سوا کۃ الحسن کو خواب مین دیکھا اُنسے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے ساتھ کیا کیا؟ کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخشدیا اور یہ کہا کہ اگر مجھے تجکو بخشنا نہوتا تو یہ علم کبھی تیرے سینے مین نہ جمع کرتا۔ ابن ابی رجا کہتے ہین مین نے پوچھا ابو یوسفؒ کہان ہین کہا اُنکے اور میرے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ابوحنیفہ رح کی نسبت پوچھا وہ کہان ہین۔ کہا وہ اعلیٰ علیین مین ہین اُن کو کیا پوچھتے ہو۔

عمدۃ المکارم مین ہے کہ امام ابوحنیفہ ۸۶ھ مین پیدا ہوئے، اور ستر برس کی عمر پائی اور ۱۵۰ھ مین وفات کی۔

روایت ہے کہ جب امام نے وفات پائی اور اُنکو غسل دیا جانے لگا تو محمد ابن سماک نے دیکھا کہ اُنکی پیشانی پر یہ آیت لکھی ہوئی تھی۔ یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربك راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی[1] اور ایک سطر اُن کے داہنے ہاتھ پر لکھی تھی کہ "ادخلوا الجنۃ لاخوف علیکم ولا انتم تحزنون[2] اور ایک سطر اُن کے بائین ہاتھ پر لکھی تھی کہ" انا لانضیع اجر من احسن عملاً[3] اور ایک آیت اُنکے پیٹ پر لکھی ہوئی تھی کہ" یبشرھم ربھم برحمۃ منہ[4] جب آپ کو کفن دیکر لیچلے تو راستے مین ایک آواز سنائی دی کہ" اے راتون کو جاگنے والے اور نمازین پڑھنے والے اے تمام عمر روزہ رکھنے والے جنت تیرے لائق نہین ہے۔ اللہ تعالےٰ تجھ کو دار السلام کی طرف بلاتا ہے۔ پس جب آپکو قبر مین رکھا تو یہ آواز سنائی دی کہ" فروح وریحانٌ وجنۃُ نعیم[5]

---

[1] یعنی اے وہ جسکو اطمینان حاصل ہے بوجہ عمل نیک کے، اپنے رب کی طرف ہنسی خوشی چل اور میرے نیک بندون مین داخل ہو ۱۲ [2] جنت مین داخل ہو تمھارے لئے نہ کچھ خوف ہے اور نہ تم کو کوئی غم ہوویگا ۱۲ [3] ہم کسی کے اچھے عملون کو ضائع اور برباد نہین کرتے ۱۲ [4] خدا اُن لوگون کو اپنی رحمت کی خوشخبری دیتا ہے ۱۲ [5] رحمت ہے، باغ ہے، اور نعمتون سے بھری ہوئی جنت ہے ۔۔ ۱۲

روایت ہے کہ آپ کو ابوجعفر نے ایک پیالہ ستو جسمین زہر ملا ہوا تھا پلوا دیا۔ اور اُسی مین آپنے وفات فرمائی۔ آپکی وفات چوتھی شعبان ۱۵۰ھ کو ہوئی۔

(باب ۴۹) دربیان جنت و اہل جنت و اسمار جنت۔ وماہیت درخت طوبیٰ و توصیف حسن حوران جنت

آقائے نامدار حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ جنتیون پر جب اللہ تعالےٰ کا نور چمکیگا تو اُس سے اُن کے قصور اور محل روشن ہوجائینگے جسطرح کہ آفتاب دنیا والون کے گھرون کو روشن کردیتا ہے۔ جب طبقۂ ادنیٰ کے ساکنین اعلیٰ علیین والون کو دیکھینگے کہ اُنپر نور۔ جمال اور نعمتین اسطرح چمک رہی ہین جیسے ستارے بلکہ جیسے ستارون کے درمیان ماہتاب وہ لوگ اللہ کو دیکھینگے اور اُنکی نعمتین اعلیٰ درجہ کی ہونگی۔ اُسوقت یہ لوگ کہین گے کہ "بھائیو تم نے ہمارے ساتھ انصاف نہین کیا۔ ہم بھی تمھاری ہی طرح نماز پڑھتے تھے۔ تمھاری طرح روزے رکھتے تھے۔ پھر تم کو ہمپر فضل کیون ہے؟ ندا آئے گی کہ "یہ صحیح کہ تم مثل ان کے عبادت گذار تھے مگر فرق یہ ہے کہ جبوقت تم لوگ شکم سیر ہوا کرتے تھے یہ فاقے سے ہوتے تھے اور جب تم پانی پیتے تھے یہ پیاسے رہتے تھے جب تم کپڑے پہنتے تھے تو یہ ننگے رہتے تھے۔ یہ لوگ روزے رکھتے تھے۔ بھوکے پیاسے رہتے تھے یہ لوگ محنت کرتے تھے اور تم لوگ مال جمع رکھتے تھے۔ یہ خرچ کیا کرتے تھے اور تم لوگ بخل کیا کرتے تھے۔ یہ خدا کی عبادت کرتے تھے اور تم لوگ اُس کو بھُولے رہتے تھے یہ روتے تھے جبکہ تم ہنسا کرتے تھے۔ یہ راتون کو قیام کرتے تھے اور تم سوتے رہتے تھے یہ لوگ عبادت کرتے اور نمازین پڑھتے جبکہ تم ہنسی کیا کرتے تھے۔ یہ وجہ ہے کہ اُن کو یہ فضیلت اور یہ درجہ عطا کیا گیا۔

جبیب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبوقت اہل جنت جنت مین داخل ہون گے اُسوقت ایک منادی آواز دیگا کہ "اے جنتیو! تمھارے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس ایک وعدہ ہے کیا تم چاہتے ہو کہ وہ وعدہ پورا کیا جائے وہ کہینگے اب کیا ہے۔ اللہ نے ہمارے گناہ کے بوجھ کو ہلکا کر دیا۔ ہمارے چہرون کو روشن کر دیا۔ ہمین دوزخ سے معاف کر کے جنت مین داخل کر دیا اب اس سے بڑھ کر کیا نعمت ہوگی؟ معاً پردہ حجاب اُٹھا دیا جائیگا اور وہ لوگ خدا کو دیکھینگے رسول اللہ

فرماتے ہین کہ "قسم ہے مجھ کو اُس ذات کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے کہ اس نعمت سے بڑھکر کوئی نعمت نہ ہوگی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی " للذین احسنوا الحسنے ونریادۃ الآیۃ۔
عکرمہ نے فرمایا کہ کل جنتیون کی عمر ۳۳ برس کی مردون کی اور ۱۶ برس کی عورتون کی ہوگی۔ مردون کا قد ساٹھ گز کا اور طول بارہ گز کا ہوگا اور عورتون کا قد تیس گز کا اور طول چھ گز کا ہوگا اور مرد بالکل جوان ہونگے اور اُن کی آنکھون مین سرمہ لگا ہوگا۔ ہر ایک شخص کے جسم پر ستر خلعتین ہونگی جنمین سے ہر ایک خلعت ستر قسم کے رنگ بدلے گی جسم اسقدر منور ہوگا کہ مردون کا چہرہ عورتون کے چہرے اور سینے اور پنڈلیون مین نظر آئیگا اور عورتون کا چہرہ مردون کے چہرے اور سینے اور پنڈلی مین نظر آئیگا نہ یہ لوگ کبھی بیہوش ہونگے اور نہ انھین کبھی ناک صاف کرنے کی ضرورت پڑیگی۔ اور تکلیفون کا کیا ذکر اُنکے جسم مین صرف تین جگہ بال ہون گے۔ سر۔ ابرو اور پلک اور موئے زہار اور موئے بغل نہ ہون گے۔
روایت ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالےٰ فرشتون کو حکم دینگے کہ اے فرشتو میرے دوستون کو کھانا کھلاؤ۔ فرشتے اُن کے لئے کھانا لائینگے جس کے ہر لقمہ کا ذائقہ مختلف ہوگا۔ اُسکے بعد پانی لائینگے جسکا ہر گھونٹ علیحدہ ذائقہ رکھتا ہوگا۔ جب وہ کھانے پینے سے فراغت کرلینگے تو اللہ تعالیٰ اُنسے فرمائیگا " اے میرے بندو! مین تمھارا رب ہون۔ مین نے جو کچھ تم سے وعدہ کیا تھا اُسکو پورا کیا۔ اب مانگو جو کچھ تم چاہو۔ وہ لوگ کہینگے " اے رب ہم صرف تیری رضامندی چاہتے ہین۔ تین بار یہی کلمہ کہینگے۔ اللہ تعالیٰ جواب دین گے۔ مین تم سے خوش ہون میرے پاس اس سے بھی زیادہ نعمت ہے۔ مین تمھین آج ایک ایسی بزرگی بخشون گا جو تمام نعمتون سے افضل ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ پردہ حجاب الگ کر دینگے وہ لوگ حسب مشیت خداوندی اللہ تعالیٰ کیطرف نظر کرین گے اور سجدہ مین گرجائینگے اللہ تعالیٰ اُن سے کہیگا " اے میرے بندو! اپنے سر اُٹھاؤ یہ عبادت کا دن نہین ہے" وہ لوگ اس نعمت کے سامنے کل نعمتین بھول جائینگے اور خدا کا دیدار اُن کے لئے تمام نعمتون سے افضل ہوگا۔ پھر جب وہ لوگ واپس ہون گے تو ایک ہوا عرش کے نیچے سے چلیگی جسکے ساتھ ایک ابر ہوگا مشک کا اور وہ مشک اُن لوگون کے چہرون پر اور اُنکے گھوڑون کی پیشانیون پر برسیگا۔ جب وہ لوگ پھر گھر وںمین پہونچینگے تو اپنی بیبیون کو پہلے سے زیادہ حسین وجمیل پائینگے اور اُنکی بیبیان اُنسے کہین گی " تم پہلے

ل اُن لوگون کے لئے جنھون نے نیک کام کئے (دین و دنیا کی) بہتری ہے اور زیادتی ۱۲

سے زیادہ حسین وجمیل ہوکر آئے ہونگے۔

زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کی خدمت مین ایک شخص جو اہل کتاب سے تھا آیا اور کہا "اے ابا قاسم[2] کیا آپکا یہ خیال ہے کہ اہل جنت جنت مین کھائینگے اور پئینگے"؟ آپنے فرمایا "ہان قسم اُس ذات کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے کہ ہر شخص کو کھانے پینے اور جماع کی قوت سو آدمیون کے برابر دیجائے گی" اُس نے کہا کہ "جب وہ لوگ کھائینگے تو اُن کو حاجت انسانی ہوگی۔ حالانکہ جنت ایک پاک مقام ہے اُسمین کوئی نجاست نہین ہے"۔ آپنے فرمایا کہ غلاظت کے بجائے اُنکے جسم سے ایک طرح کا پسینا نکلیگا جس کی خوشبو مثل مشک کی خوشبو کے ہوگی۔

اعمش نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سب سے پہلے جو گروہ میری اُمت کا جنت مین داخل ہوگا۔ اُن کے چہرے چودھوین رات کے چاند کی طرح روشن اور دمکتے ہونگے اُسکے بعد جو گروہ داخل ہوگا وہ مثل روشن ستارون کے منور ہون گے اسیطرح مختلف مدارج ہونگے اُن لوگون کو جنت مین پیشاب وپخانے کی حاجت نہ ہوگی۔ اُنکے پلنگ سونے کے ہون گے اور اُنکی انگیٹھیان موتیون کی اُنپر مشک برستا رہیگا وہ سب ایک ہی رنگ مین ہونگے اور عیسیٰ ابن مریم کی طرح ۳۳ برس کے جوان ہونگے۔ سفید رنگ والے سبز پوش ہونگے جب اُنمین سے کسی کے سامنے دسترخوان بچھایا جائیگا تو ایک چڑیا آئے گی اور کہیگی کہ "اے خدا کے دوست! مین نے نہر سلسبیل سے پانی پیا ہے اور عرش خداوندی کے نیچے جنت کے میوے کھائے ہین"۔ پھر وہ چڑیا اُس خوان مین گر پڑیگی اُسکا ایک حصہ مطبوخ ہوجائیگا اور دوسرا حصہ بھُنا ہوا رہیگا اور وہ جسکی خواہش کرین گے۔ کھائینگے۔

طبقات جنت کا بیان اور اُنکے درجات کی تفصیل

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ "جنت کس چیز سے بنائی گئی ہے۔ آپنے فرمایا کہ پانی سے" ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ کہا کہ حضور اُس کی مفصل کیفیت ارشاد فرمایئے۔ حضور نے فرمایا جنت کی دیوارون مین ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی ہے اور اُس کا گارا مشک کا ہے اور مٹی اُسکی زعفران کی ہے۔ اُسمین کنکریان موتی اور یاقوت کی ہین جو اُسمین داخل ہوگا ہمیشہ عیش

---

[1] اہل کتاب سے یہودی یا نصرانی مراد ہے ۱۲ [2] حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت مبارک ہے ۱۲۔

اُٹھاتا رہیگا۔ اُسکو کبھی کوئی تکلیف نہ ہوگی نہ وہ مرے گا۔ اُسکے کپڑے بوسیدہ نہ ہونگے اور نہ اُس کے عجائبات کبھی معدوم ہونگے ؎۔

مجاہدؒ نے کہا کہ جنت کی زمین چاندی کی ہے اور اُس کی مٹی مشک کی۔ اُس کے درختون کی جڑین سونے وچاندی کی ہین اور شاخین موتی اور زبرجد کی۔ ہر شخص اُن پھلون کو کھڑے بیٹھے اور لیٹے توڑ سکیگا اور اُنکو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ پھر اُنھون نے یہ آیت پڑھی " وذُللت قطوفہا تذ لیلا اور اُسمین چھتین یاقوت کی ہین اور دروازے جواہر کے ہین اُس مین نہرین ہین۔ نہر محمد۔ نہر کوثر۔ نہر کافور نہر تسنیم۔ نہر سلسبیل۔ نہر شراب۔ جسپر مُہر خداوندی لگی ہوئی ہے۔ اِن کے علاوہ اور بہت نہرین ہین پانی کی نہر۔ دودھ کی نہر۔ شہد کی نہر۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مین ذکر کیا ہے" فیہا انہار من ماءٍ غیر اٰسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین، وانہار من عسل مصفیٰ "۱۲

تعداد جنت اور ساکنین جنت کا بیان

حکایت۔ وہبؒ نے بیان کیا ہے کہ جنت کو اللہ تعالیٰ نے روز ازل مین پیدا کیا۔ اُسکا عرض مثل آسمان کے عرض کے اور زمین کے عرض کے ہے۔ اُسکے طول کا اندازہ بجز اللہ تعالیٰ کے دوسرا نہین کر سکتا۔ جب قیامت کا دن ہوگا اور آسمان و زمین لپیٹ دیے جائینگے۔ اُسوقت اللہ تعالیٰ جنت کو اتنا وسیع کر دیگا کہ کل اہل جنت اُس مین بفراغت آسکین گے۔ جنت کے آٹھ درجے ہین ایک درجے سے دوسرے درجے تک پانچسو برس کی راہ ہے۔ جنت مین آٹھ دروازے سونے کے ہین جو جواہرات سے جڑے ہوئے ہین پہلا دروازہ جسپر کلمہ اشھد ان لاالٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہٗ ورسولہ لکھا ہوا ہے۔ نبیون۔ شہیدون اور سخیون کا دروازہ ہے۔ یہ لوگ اسی دروازے سے داخل ہونگے۔ دوسرا دروازہ نمازیون کا ہے جو نماز کو پوری طرح ادا کرتے تھے اور وضو اچھی طرح سے کرتے تھے تیسرا دروازہ اُن زکوٰۃ دینے والون کا ہے جن کی غرض صرف

ؔ یعنے جنت کے درختون کے پھل قریب کردیے گئے ہین ۱۲ ؎ یعنی جنت مین پانی کی نہرین ہین جسکا پانی صاف اور خوشذائقہ ہے دودھ کی نہرین ہین جسکا ذائقہ خراب نہین ہوتا اور شراب کی نہرین ہین جسمین پینے والون کو لذت ملیگی اور خالص شہد کی نہرین ہین ۱۲

خوشنودی ورضامندی خدا تھی۔ چوتھا دروازہ رمضان مین پورے مہینے روزہ رکھنے والون کا ہے پانچوان دروازہ اُن لوگون کے لئے ہے جو ماں باپ کے ساتھ نیکی کرین اور عزیزون اور برادری کی عادت وقرابتداری کا لحاظ کرین۔ چھٹا دروازہ اُن لوگون کا ہے جو اپنے غصہ کو ضبط کرتے ہین اور اپنے لونڈی غلامون کی خطا کو معاف کرتے ہین۔ ساتوان دروازہ اُن لوگون کے لئے ہے جو صدق دل سے خدا پر اور قیامت پر ایمان لائے۔ آٹھوان دروازہ اُن لوگون کے لئے ہے جو اپنی آنکھون کو اجنبی عورتون کی طرف سے بند رکھتے ہین۔ پہلی جنت کا نام دار الخلد ہے وہ چاندی سے بنی ہوئی ہے اُسمین عوام الناس رہینگے۔ دوسری کا نام دار المقام ہے یہ سونے کی ہے اسمین وہ امرار رہینگے جو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتون پر شکر کرتے ہین اور اُسمین دوسرون کا بھی حصہ لگاتے ہین اور بخشش کرتے ہین۔ تیسری کا نام دار السلام ہے۔ یہ سُرخ یاقوت کی ہے اسمین فقرار صابرین رہینگے۔ چوتھی جنت عدن ہے۔ یہ سبز زمرد کی ہے اس مین سخی۔ عادل۔ غازی اور زاہد رہینگے۔ پانچوین دار القرار ہے یہ سفید موتی کی ہے اسمین وہ حافظ اور مؤذن رہینگے جھنون نے محض خدا کے لئے حفظ قرآن کیا ہے اور جھنون نے صرف خالصۃً للہ بلا اُجرت ورضائے الٰہی اذان دی ہے۔ چھٹی جنت نعیم ہے اسمین شہدار اور وہ غلام اور لونڈیان جن سے اُنکے مالک خوش تھے رہینگے۔ ساتوین جنت الماویٰ ہے اس مین وہ پرہیزگار لوگ رہینگے جو راتون کو نمازین پڑھتے تھے اور خدا کی یاد کیا کرتے تھے یہ جنت نور کی ہے۔ آٹھوین جنت الفردوس جو جلال خداوندی کے نور سے بنی ہے۔ اسمین انبیار اور وہ علمار جن کی غرض علم سے دنیا کمانا نہین ہے رہینگے۔

جنت کے درختون کا بیان

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور آقائے نامدار نے ارشاد فرمایا کہ جنت مین ایک درخت ہے کہ اگر کوئی سوار اُسکے سایہ مین پانچسو برس تک چلے جب بھی اُس کو نہ قطع کر سکے اُسمین وہ وہ چیزین ہین جن کو نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی شخص کا خیال وہان تک پہونچسکتا ہے۔ اُسمین کی ایک انگشت جگہ تمام دنیا اور دنیا کی چیز دنسے بہتر ہے۔ جو شخص اُسمین ہوگا اُسکا حسن وجمال ہمیشہ بڑھتا رہیگا۔ جس طرح دنیا مین عیش وراحت سے بڑھتا رہتا ہے۔ جنت والون

کہ ہر روز سات مرتبہ اللہ تعالےٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔

درخت طوبیٰ کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جنت مین سب سے بڑا درخت درخت طوبیٰ ہے۔ اسکی جڑ موتیون کی ہے اسکا تنہ رحمت کا ہے۔ اُسکی شاخین زبرجد کی ہین اور اُس کے پتے سُرخ ریشم کے ہین۔ اُسمین ایک لاکھ ستر ہزار شاخین ہین اور ہر شاخ ساق عرش سے ملی ہوئی ہے۔ سب سے چھوٹی شاخ جو اُسمین ہے اُسکا عرض وطول مثل اِس دنیا کے ہے جنت مین کوئی ایسا گھر۔ کوئی ایسا جھروکہ اور کوئی ایسا گنبد اور ایسا حجرہ نہین ہے جس پر اُنمین سے کوئی شاخ سایہ کیے ہوئے نہ ہو اُسمین رنگ رنگ کے پھل ہین جسکو دیکھ کر خواہش کھانے کی پیدا ہوتی ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے آفتاب کہ گو وہ ایک ہے لیکن اُس کی روشنی کی شعاعین ہر درجہ مین برابر پھیلی ہوئی ہین اُسپر چڑیان ہین جب کوئی اُن مین سے کسی کو بلائیگا تو وہ اُس کے سامنے آکر گر پڑیگی اُسکا نصف حصہ مطبوخ گوشت ہوگا اور نصف بھُنا ہوا جکی خواہش کریگا کھائیگا بعد ازان وہ چڑیا پھر زندہ ہوکر چلی جائے گی اور جب ہوا چلے گی تو پتون کی رگڑ سے ایک ایسی آواز سنائی دیگی کہ اُس سے پیشتر کسی نے اُس سے اچھی آواز نہ سُنی ہوگی۔

حضرت کعبؓ فرماتے ہین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخت طوبیٰ کی ماہیت پوچھی تو آپنے فرمایا کہ وہ ایک ایسا درخت ہے جسمین قسم قسم کی لذتین ہین۔ اُسکی شاخین کبھی خشک نہین ہوتی ہین۔ اُسکے پتے اور پھل کبھی نہین گرتے۔ اُسکے تنے کبھی معدوم نہین ہوتے جو شخص اُسمین کا ایک پھل کھالیگا اُسکو اُسمین سات ہزار ذائقے ملینگے۔

جنت کے حور وغلمان کا بیان

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اُنھون نے فرمایا کہ دو جنت مین ایک حور ہے جس کا نام لعبہ[1] ہے اللہ تعالیٰ نے اُس کو چار چیزون سے پیدا کیا ہے۔ مشک زعفران۔ کافور۔ عنبر اُسکا خمیر

[1] عربی زبان مین لعبہ کے معنی گڑیا کے ہین ۱۲۔

آب حیات سے کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا کہ "ہو جا" پس تمام مخلوق اُسکے حُسن کی عاشق ہو گئی اگر وہ دریا مین تھوک دے تو تمام دریا کا پانی شیرین ہو جائے۔ اُسکے سینے پر لکھا ہوا ہے کہ جو "شخص میری آرزو کرتا ہے اُسکو چاہیے کہ وہ خدا کی اطاعت کرے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حور کا چہرہ چار طرح کا پیدا کیا ہے۔ سفید۔ سبز۔ زرد۔ سُرخ۔ اُس کا بدن زعفران۔ مشک۔ کافور اور عنبر سے بنایا گیا ہے اُسکے بال لونگ[1] سے بنے ہین۔ پیرون کی اُنگلیون سے گھٹنون تک کا حصہ جسم زعفران کا ہے گھٹنون سے ہاتھون تک مشک کا ہے ہاتھون سے گردن تک عنبر کا ہے اور گردن سے سر تک کافور کا ہے اُسکے سینے پر اُسکے شوہر کا نام اور اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا ہے۔ اُسکے دونون شانون کے درمیان ایک فرسخ کا فاصلہ ہے اُسکے ہر ہاتھ مین سونے کے دس کنگن ہین۔ ہر اُنگلیون مین انگوٹھیان ہین اور اُسکے پیرون مین جواہر اور موتی کی دس جھانجین ہین اگر اُسکے لباس کا ایک ٹکڑا ظاہر ہو جائے تو پھر دنیا مین آفتاب و ماہتاب کی ضرورت نہ رہے۔

عریضہ اللطائف مین مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو اپنے کلام مین "ولدان" اور "غلمان" کا لفظ استعمال کیا ہے وہ دونون ایک ہی ہین۔ یہ جنتیون کے خادم ہین۔ ان کا حسن ایسا ہوگا کہ جوان کو دیکھے گا وہ اُنپر فریفتہ ہو جائے گا اُن کا اوپر کا جسم مثل مردون کے ہوگا مگر نیچے کا جسم عورتون کی طرح ہوگا تاکہ جب وہ اُن کے حرم مین خدمت کے لئے جائین تو جنتیون کو غیرت نہ معلوم ہو۔

ادریس ابن ادریس رضہ سے مروی ہے کہ جب اہل جنت جنت کے دروازے پر پہونچینگے تو ستر فرشتے اُن کا استقبال کرین گے۔ جب وہ جنت کے جھروکون پر نظر کرینگے تو ہر ایک جھروکے مین حور بیٹھی نظر آئیگی جب وہ اپنے خاوندون کو دیکھین گی تو اپنے اپنے گھرون سے نکلکر دوڑکر معانقہ کرین گی اور ہر ایک اپنے خاوند سے کہیگی کہ تم میرے حبیب ہو مین تم سے خوش ہون اور تم سے کبھی ناراض نہ ہونگی بس وہ اُنکے گھر جائیگا جسمین ستر تخت ہونگے اور ہر تخت پر ستر مسند و توشک ہون گی اور ہر توشک

---

[1] چونکہ عرب مین لونگ کی خوشبو اُسیطرح عمدہ اور قابل تعریف سمجھی جاتی تھی جس طرح کہ اور دوسری خوشبو۔ اس لئے جناب رسالتمآب کے قول سے یہان پر باعتبار مذاق عرب یہ مطلب ہے کہ وہ اُنکے بالون سے لونگ کی خوشبو آتی ہے۔ ۱۲

پر ایک ایک حور بیٹھی ہوئی نظر آئینگی اُن کے بال ایسے خوبصورت اور چمکیلے ہون گے کہ اگر ایک بال زمین پر گر پڑے تو اہل زمین کو پھر کبھی روشنی کی حاجت نہ ہو۔

حدیث مین آیا ہے کہ اگر کسی حور کی ہتھیلی کبھی ظاہر ہو جائے تو کل زمین و آسمان کو روشن کر دے اور پھر دنیا مین تاریکی باقی نہ رہے بلکہ اگر اُنکے ناخن کا ایک ٹکڑا دنیا مین گر پڑے تو تمام عالم روشن ہو جائے۔

نقل ہے کہ دنیا کی بعض عورتین ایسی ہین جنکا مرتبہ حور سے بھی زیادہ ہوگا۔ جیسا کہ اللہ تعالے نے ارشاد فرمایا ہے۔ "انا انشاءناھن انشاءً فجعلناھن ابکارا عربا اترابا"

(باب۵) دربیان مذمت اہل دوزخ۔ نفخ صور۔ عدم مخلوقات۔ قیام پل صراط۔ و دیگر شدائد طبقات دوزخ

حکایت۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جسوقت دوزخی قریب دوزخ پہونچینگے اُسوقت فرشتگان عذاب اُنکے سامنے آئینگے اُنکے ہاتھون مین لوہے کی ہتھوڑیان ہونگی۔ جب وہ لوگ دوزخ مین ڈالدئے جائینگے اُسوقت اُنکا کوئی عضو ایسا نہ باقی رہیگا جسپر عذاب نہ ہو۔ اُس کو سانپ ڈسینگے۔ بچھو کاٹینگے۔ آگ جلائیگی اور فرشتے ہتھوڑی سے مارینگے جب فرشتہ اُسپر ہتھوڑی چلائیگا تو اُس کی دھمک سے وہ دوزخ کے اندر چلا جائیگا اور پھر بعد چالیس سال کے جب دوزخ کی لپیٹ اُٹھے گی تو وہ پھر اُبھریگا۔ اُسوقت فرشتے اُسکو دوسری ضرب لگائینگے جسکے صدمے سے وہ پھر اندر چلا جائیگا اُن کو جبتک مشیت خدا ہوگی اسیطرح عذاب دیا جائے گا۔ وہ لوگ مالک دوزخ سے عرض کرین گے کہ "ادعوا ربکم یخفف عنا یوما من العذاب" اُن کو اسکا چالیس سال تک کوئی جواب نہ دیا جائیگا بعد ازان اُنسے کہا جائیگا کہ "تم عذاب ہی مین رہوگے اور یونہی تمپر عذاب ہوتا رہیگا" اُسوقت وہ اپنے خدا کو پکارینگے "ربنا اخرجنا منھا فان عدنا فانا ظالمون" پھر ان کو ایک زمانہ دراز تک کوئی جواب نہ دیا جائیگا۔ اس کے بعد اُن سے کہا جائیگا "اخسؤ فیھا ولا تکلمون" حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہین کہ قسم ہے خدا کی اس کے بعد اُن کے منھ سے

سلہ تم اپنے رب سے کہو کہ ایک دن کا عذاب ہمسے معاف کردے ۱۲ سلہ اے ہمارے خدا ہم کو اس دوزخ سے نجات دے اگر ہم پھر ایسے کام کرین تو ہم اپنے اوپر خود ظلم کرنیوالے ہونگے ۱۲ سلہ اسی مین رہو اور بات نہ کرو ۱۲

کوئی کلمہ نہ نکلیگا اور وہ گدہون کی طرح چلاتے رہینگے۔
منقول ہے کہ دوزخ والے ہزار سال تک شدت عذاب سے واویلا جزع وفزع کرتے رہینگے۔ مگر اُن کی اس چیخ پکار سے عذاب مین کوئی کمی نہ ہوگی۔ اُسوقت وہ آپسمین کہینگے کہ اب اسپر صبر کرنا چاہئے کیونکہ دنیا مین جب ہم کو کوئی مصیبت پہونچتی تھی اور ہم اُسکا پامردی سے مقابلہ کرتے تو وہ آخر مین دور ہوجاتی تھی۔ یہ مشورہ کرکے وہ لوگ پھر ہزار برس تک بالکل خاموش رہینگے اور کوئی لفظ زبان سے نہ نکالینگے۔ مگر اب بھی اُن کے عذاب مین کوئی تخفیف نہ ہوگی۔ اُسوقت وہ کہینگے "سوآء علینا أجزعنا ام صبرنا مالنا من محیص"[1]۔ پھر وہ ہزار سال تک اللہ تعالیٰ سے کہتے رہینگے کہ اے اللہ ہم پیاسے ہین ہمپر پانی برسا۔ تاکہ ہماری حرارت تشنگی کچھ کم ہو اللہ تعالیٰ جبرئیل سے فرمائیگا کہ "یہ لوگ کیا کہتے ہین" (گو اللہ تعالیٰ کو ہر ظاہر وغائب کا علم ہے) حضرت جبرئیل کہینگے "اے رب تو دانا وبینا ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہین کہ اُنپر پانی برسے تاکہ اُنکی گرمی کچھ کم ہو۔ پس اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک سرخ ابر اُٹھیگا۔ وہ لوگ خیال کرین گے کہ یہ برسیگا مگر بجائے پانی کے اُنپر بچھو برسینگے۔ جو خچر کے برابر قد وقامت مین ہونگے۔ اُنکا زہر اگر وہ کسی کو کاٹ لین تو ہزار سال تک نہ کم ہو۔ وہ پھر ہزار سال تک خدا کی حضور مین وہی عرض کرین گے کہ اے اللہ ہمپر پانی برسا" اس مرتبہ ایک سیاہ ابر اُٹھیگا جسکو دیکھکر اُن کو خیال ہوگا کہ یہ ضرور ہمپر پانی برسائے گا۔ مگر یہ محض اُنکا خوش آیند خیال ہوگا اور اُنپر بجائے پانی کے سیاہ سانپ برسینگے۔ اسی کو بیان کیا ہے اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام صادق مین "زدناھم[2] عذابا فوق العذاب بما کانوا یفسدون"۔

نفخ صور وفنائے مخلوقات

حضرت ابوہریرہ رضی حضور سرور کائنات ﷺ سے روایت فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ صور دومرتبہ پھونکا جائیگا۔ درمیان کا زمانہ چالیس سال کا ہوگا۔ پہلے صور سے تمام مخلوق فنا ہوجائیگی اور دوسرے سے پھر زندہ ہوجائے گی۔ اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو

[1] خواہ ہم صبر کرین اور خواہ چیخین چلائین۔ دونون حالتین ہمارے لئے برابر ہین۔ ہم کو اس عذاب سے نجات نہین ہے ۱۲۔
[2] ہم نے اُن کے عذاب کو روز بروز بڑھا دیا۔ یہ سزا تھی اُنکے کفر وعصیان کی ۱۲۔

جب پہلا صور پھونکنے کا حکم دین گے اُسوقت جو حالت ہوگی اُسکو اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرمایا ہے کہ "ففزع[1] من فی السمٰوٰت والارض الا ما شاء اللہ و زلزلت الارض، و تذھل کل مرضعۃ عما ارضعت، و تضع کل ذات حمل حملھا، و تری الناس سکٰری" وما ھم بسکٰری ولکن عذاب اللہ شدید۔ لڑکے بڑھے ہوجائینگے اور شیطان بھاگتے پھرین گے۔ جبتک خدا کی مرضی ہوگی یہی حالت رہیگی۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیلؑ کو موت کا صور پھونکنے کا حکم دینگے اُسوقت تمام مخلوق مرجاوے گی۔ پھر ملک الموت سے دریافت کیا جائیگا کہ اب کون باقی رہا وہ جواب دین گے کہ جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ و مین اور وہ فرشتے جو عرش اُٹھائے ہوئے ہین پس اللہ تعالیٰ اُن کی قبض روح کا حکم دین گے۔ پھر حضرت عزرائیلؑ سے ارشاد ہوگا کہ کیا تمنے میرا یہ قول کہ "کل نفس ذائقۃ الموت نہین سنا" حضرت عزرائیلؑ کی روح دوزخ و جنت کے درمیان نکالی جائے گی۔ حضرت عزرائیلؑ ایک چیخ مارین گے کہ اگر مخلوق زندہ ہوتی تو سب مرجاتی اور کہینگے کہ اگر مجھ کو معلوم ہوتا کہ روح نکلنے مین اسقدر تکلیف ہوتی ہے تو مین لوگون کی روح آسانی سے نکالتا۔ جب کوئی جاندار نہ باقی رہیگا اُسوقت اللہ تعالیٰ فرمائینگے کہ "لمن الملک الیوم یعنی آج کس کی حکومت ہے" جب کوئی جواب نہ دیگا اُسوقت خود ہی ارشاد فرمائینگے للہ الواحد القھار یعنی ایک اور صاحب جبروت خدا کی حکومت ہے" بعد ازان حکم ہوگا کہ عرش کے اُٹھانیوالے فرشتے زندہ ہون۔ وہ فرشتے زندہ ہونگے جنمین حضرت اسرافیلؑ بھی ہونگے۔ وہ خدا کے حکم سے صور اپنے منھ سے نکالین گے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کل روحین اُسمین داخل ہونگی پھر حضرت اسرافیلؑ کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا۔ جسوقت صور پھونکا جائیگا اُسوقت اُسمین سے روحین اس کثرت سے نکلین گی کہ معلوم ہوگا گویا شہد کی مکھیان ہین جنسے زمین و آسمان پُر ہوجائیگا پھر وہ زمین مین مردون کے جسمون مین ناک کے راستے سے داخل ہون گی۔ اُسوقت زمین پھٹ جائے گی اور مردے ننگے پیر ننگے بدن قبرونسے جلد جلد نکلنا شروع ہونگے۔ اللہ تعالیٰ اُنمین سے ہر ایک پر دو سو اسی فرشتے مقرر کردینگے اور وہ سب ایک ہی مقام پر ستر سال تک جمع رہینگے

[1] پس ڈر جائینگے جو آسمانون اور زمین مین ہین مگر جس کو اللہ چاہے، اور زمین ہلا دیجائے گی اور دودھ پلانیوالیان اپنے بچون سے غافل ہوجائنگی اور گرا دیگی ہر حاملہ اپنے حمل کو . . . . اور مدہوش معلوم ہون گے اُن کی یہ مدہوشی نشہ کی وجہ سے نہ ہوگی بلکہ خدا کے عذاب سے بہت سخت اور شدید ہے ۱۲

آفتاب اُن سے ایک نیزہ کے فاصلہ پر آجائیگا اللہ تعالیٰ اُنکی طرف نظر نہ کرین گے وہ لوگ اسقدر روئینگے کہ آنسو اُن کی آنکھون سے خشک ہوجائینگے اور خون بہنے لگیگا بوجہ تمازت آفتاب اُنکے جسمون سے اسقدر پسینہ نکلیگا کہ کسی کے پیٹ تک پہونچیگا۔ کسی کی ٹھوڑیون تک اور کسی کی باچھون تک پھر اسی حالت میں وہ میدان محشر کیطرف بلائے جائینگے "مہطعین الی الداع" یعنی بلانے والے کی آواز پر دوڑے جائینگے۔

بیان شدت خوف وسختی روز قیامت

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا "یارسول اللہ کیا قیامت مین کوئی اپنے عزیز۔ قریب۔ دوست کو بھی یاد کریگا" آپ نے فرمایا "ہان۔ مگر تین وقت اُسکو سوائے اپنے کسی دوسرے کا خیال نہ ہوگا۔ ایک تو جب اعمال میزان خداوندی مین تولے جائینگے کہ اُسوقت یہی دھڑکا ہوگا معلوم نہین نیکیون کا پلہ بھاری رہتا ہے یا بدی کا دوسرے جبکہ نامہ اعمال اُڑائے جائینگے کہ معلوم نہین وہ داہنے ہاتھ مین آتے ہین یا بائین مین۔ تیسرے جبکہ دوزخ سے ایک گردن ظاہر ہوگی اور وہ کہے گی کہ "مجھ کو اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے لوگون پر مسلط کیا ہے اول مشرکین پر۔ دوسرے ظالم اور جبار پر۔ تیسرے منکرین قیامت پر۔ پھر وہ گردن ان ہر سہ قسم کے لوگون کو لپیٹ کر دوزخ مین ڈالدے گی۔

یحیٰی ابن معاذ رازیؒ نے لوگون سے اپنی ایک وعظ مین کہا کہ "اے لوگو! قیامت کی فضیحتون کو یاد کرو۔ جبکہ کل مخلوق میدان حشر مین جمع ہوگی اور لوگ خدا کے سامنے کھڑے ہون گے اُسوقت پوچھا جائیگا کہ تم نے کیا نیکی بدی کی اور جبکہ ترازو ساق عرش مین لٹکایا جائے گا اور نامہ اعمال اُڑائے جائینگے اور ظالمون اور گنہگارون پر نگران مقرر کیے جائینگے جو اُنکے اعمال گذشتہ کی اُنھین اطلاع دین گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آواز دیجائیگی کہ آپ اپنی اُمت کو حساب کے لئے پیش کرین آپکا اندام مبارک کانپنے لگیگا۔ پھر آپ علماء کا گروہ پیش کرین گے لیکن وہی آواز پھر دیجائے گی تب آپ مطیعون کو پیش کرین گے پھر آواز دیجائے گی تب آپ حاجیون کو پیش کرین گے اُسوقت کہا جائے گا کہ "اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زنا

لوگ کہان ہین جو میرے بندون پر ظلم کرتے تھے اور زمین پر قتل و خون کیا کرتے تھے اور اپنے ماتحتون پر کچھ رحم نہین کرتے تھے اور اپنے ماں باپون کو تکلیفین پہونچاتے تھے اور مجھ سے کچھ بھی نہین شرماتے تھے۔ گناہون پر دلیر تھے۔ سود کھاتے تھے۔ شراب پیتے تھے۔ غیبت کرتے تھے۔ زنا کرتے تھے۔ اور عذاب اور مواعید سے اُن کو کچھ بھی خوف نہین ہوتا تھا۔ پھر فرشتون کو حکم دیا جائے گا کہ اُن لوگون کو حاضر کرین پس فرشتے دوڑین گے اور فاجرون کو گھسیٹتے ہوئے دوزخ مین لیجائینگے۔ اُسوقت حضور شفیع الامم ارادہ فرمائینگے کہ اُنکے بارے مین اللہ تعالیٰ سے کچھ عرض کرین ارشاد ہوگا جناب باری سے "اے محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ٹھہریے۔ ان شریرون کے بارے مین کوئی سفارش نہ کیجئے۔ آپکو نہین معلوم کہ انھون نے آپ کے بعد کیا کیا؟ اور اُنھون نے غریبون پر کیا کیا ظلم و جور کیے؟" پس گنہگارون کے درمیان سے آہ و بکا کا شور بلند ہوگا۔ اُنکی آنکھون سے خون کے آنسو جاری ہونگے اور وہ لوگ رحم اور امن کے لئے التجا کرین گے لیکن اُسپر کچھ توجہ نہ کیجائے گی پھر اُنھون نے اگر کچھ نیکیان کی ہونگی وہ سب اُن سے لیکر اُن لوگون کو دیدیجائین گی۔ جنپر اُنھون نے دنیا مین ظلم کیا تھا۔ جب اُن کی کل نیکیان اسطرح تقسیم ہوجائینگی اور صرف برائیان ہی باقی رہجائینگی۔ اُسوقت خطاب ہوگا "دوزخ مین جاؤ آج کے دن کسی پر کوئی ظلم نہین ہے اور اللہ بہت جلدی حساب کرنیوالا ہے" پس فرشتے مردون کی داڑھیان اور عورتون کی لٹین پکڑکر کھینچتے ہوئے لے جائینگے۔

عکرمہؓ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن باپ اپنے بیٹے کے پاس آئے گا اور اُس سے کہیگا کہ "اے میرے پیارے بیٹے مین تیرا باپ ہون اپنی نیکیون سے مجھ کو ایک دانۂ رائی کے برابر نیکی عطا کر تاکہ میرا نیکیون کا پلہ برابر ہوجائے اور مین نجات پاسکون"۔ بیٹا جواب دیگا "جیسے آپکو خوف ہے ویسے ہی مین بھی اپنی جگہ متردد ہون۔ مین آپ کو کچھ نہین دے سکتا" وہ مایوس ہوکر اپنی بی بی کے پاس جائیگا۔ اور اُس سے کہیگا کہ "مین تیرا شوہر ہون۔ اپنی نیکیون مین سے مجھ کو ایک نیکی عطا کر شائد مین بھی نجات پانے کی اُمید کرسکون" مگر وہ بھی یہی جواب دیگی کہ جسطرح تم کو دھڑکا لگا ہوا ہے اُسیطرح مجھ کو بھی خوف ہے۔ مین تمھین کچھ نہین دیسکتی پس وہ شخص لوٹے گا پھر ملائکہ اُن لوگون کو کھینچکر دوزخ مین ڈالدینگے۔ اُسدن بہت سے بوڑھے ایسے ہونگے کہ جب اُنکی داڑھیان

کھینچی جائینگی تو وہ چلائینگے کہ ہائے ہمارے بڑھاپے اور ضعف پر رحم کرو۔ اور بہت سی عورتین ایسی ہونگی کہ جب انکے بال پکڑکر کھینچے جائینگے تو کہینگی "ہائے یہ رسوائی اور پردہ دری" اسیطرح وہ دوزخ تک پہونچینگی۔ مالک! دربان دوزخ لانیوالے فرشتون سے پوچھیگا "یہ کون ہین؟" وہ کہینگے یہ امت محمدی کے گنہگار ہین" یہ سنکر وہ رونے لگین گے مالک کہیگا "کاش تم دنیا مین اسیطرح خدا کے خوف سے روتے کہ آج آتش دوزخ کی آنچ تم تک نہ پہونچتی، اور اسکے جھلسا دینے والے شعلے تمھارے جسمون کو نہ پھونکتے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن جب لوگون پر غم واندوہ کی گھٹائین چھائینگی۔ اسوقت وہ سب حضرت آدم علیہ السلام کے پاس دوڑے آئینگے اور کہینگے کہ آپ خدا کی درگاہ مین ہم لوگون کی سفارش کیجیے تاکہ اللہ تعالےٰ ہم لوگون پر رحم فرماوین۔ وہ جواب دینگے کہ مین خود اپنی جگہ گیہون کھانے کی وجہ سے شرمندہ ہون اور نہین جانتا کہ اگر اللہ تعالیٰ پوچھیگا تو مین اُسکا کیا جواب دون گا۔ لیکن تم لوگ حضرت نوحؑ کے پاس جاؤ وہ سب اُنکی خدمت مین آئینگے اور اُن سے وہی عرض کرینگے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس اُنہین بھیجینگے۔ اُسیطرح ہر ایک کے بعد حضرت موسیٰؑ کے پاس اور حضرت موسیٰؑ سے حضرت عیسیٰؑ کے پاس اور پھر حضور سرورکائناتؐ کے پاس آپ بحکم خداوند تعالیٰ سفارش کرین گے اور جس کے ایک رائی کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ آپکی سفارش سے بخشا جائیگا۔

پل صراط اور اُسکے عذاب شدت دوزخ کا بیان

فضیل بن عیاضؒ نے کہا کہ صراط پر سات پل ہین۔ پہلے پل کی درازی اٹھارہ ہزار سال کی مسافت ہے اور باقی ہر پل اپنے پہلے سے سات گنا زیادہ ہوتا گیا ہے۔ ہر پل جو دوزخ کی پشت پر ہے ہزار ہزار سختیان ہین۔ جسوقت لوگ پل سے گذرین گے اُسوقت اُنسے پہلے پل پر ادائے نماز کی بابت کہ آیا وہ وقت پر اور پورے شرائط کے ساتھ ادا کیگئی ہین یا نہین؟ تیسرے پل پر ادائے زکوٰۃ کا سوال ہوگا چوتھے پر روزۂ رمضان کی بابت پانچوین پر حج کی بابت چھٹے پر طہارت جسمانی کی بابت اور ساتوین پر والدین کے ساتھ نیکی کرنے اور عزیزون وقریبون کے صلۂ رحم کی پاسداری کی نسبت سوال ہوگا اور تفریق کیجائیگی ظالم کی عادل سے اور تونگرونسے

غریبون کی دست رسی کرنے مین۔

ادس بن اُوس سے مروی ہے کہ پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے جو لوگ اُسپر سے گذرین گے اُنکی چالین مختلف ہونگی بعض اسطرح گزرینگے جیسے بجلی کوندجاتی ہے یا ہوا سناٹا بھرتی ہوئی نکلجاتی ہے۔ بعض مثل تیز پرچڑیون کے نکلجائینگے اور بعض مثل تیز رو گھوڑون کے۔

مقاتل ابن سلیمانؒ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن سو برس تک لوگ کھڑے رہینگے اُنکے بدن سے بوجہ تمازت آفتاب اسقدر پسینہ نکلیگا کہ اُسمین وہ شناوری کرین گے۔ پھر سو برس تک اُنپر تاریکی چھائی رہیگی اور وہ اُسمین بھٹکتے پھرین گے پھر سو برس تک وہ درگاہ ایزدی مین گڑگڑاتے رہینگے کہ اُنکا حساب جلد کر دیا جائے۔

روایت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت تک پہونچنے مین لاکھون سختیون اور مصیبتون کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے جن کی سختی اور شدت کے مقابلے مین عالم نزع اور سکرات موت کی کوئی تکلیف نہین ہے۔ اُس روز ایک دن پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا لیکن جو مخلص مومن ہوگا اُسکو یہ مدت ایسی معلوم ہوگی جیسے ایک گھنٹہ یا ایک گھڑی گذر جاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالی نے دوزخ کو پیدا کیا تو حکم دیا کہ یہ دھونکی جائے۔ ہزار سال تک دھونکی گئی جس سے سرخ ہوگئی پھر ہزار سال دھونکی گئی کہ سفید ہوگئی پھر ہزار سال تک دھونکی گئی کہ سیاہ ہوگئی۔ اب یہ سیاہ ہے اُسکے شعلے ہمیشہ بھڑکتے رہتے ہین اُس کی چنگاریان کبھی بجھتی نہین۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم کھا کر ارشاد فرماتے ہین کہ "قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھون مین میری جان ہے اور جسنے مجھ کو نبی بنا کر بھیجا اگر اُس دوزخ سے سوئی کے برابر کوئی ٹکڑا زمین پر ڈالدیا جائے تو اُس کی سوزش اور گرمی سے تمام دنیا جل اٹھے اور اگر دوزخی کی زنجیر ہائے آتشین کا کوئی ٹکڑا پہاڑ پر ڈالدیا جائے تو پہاڑ پگھلکر بہجائے اور وہ ٹکڑا اُسمین ہوتا ہوا ساتوین زمین تک جا پہونچے۔ دوزخ کی سوزش کا پتہ نہین کہ کسقدر ہے اسکا عمق غیر معلوم ہے اُسمین خریع[1] کا کھانا دیا جائیگا اور گرم پانی پینے کے واسطے بیڑیان لوہے کی ہونگی اور کپڑے بدبودار روغن مین تر ہونگے۔

[1] ایک خاردار گھانس ہے جسے سبزی کی حالت مین اونٹ کھاتا ہے اور جب خشک ہوجاتی ہے تو کوئی جانور نہین کھاتا ۱۲۔

حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ دوزخ مین سانپ بچھو خچر و ن کے برابر ہین۔ جب دوزخی شعلون سے بھاگنا چاہینگے تو سانپ اور بچھو دوڑ کر اُن کو اپنے اپنے منھ سے پکڑ کر پھر آگ کے اندر کرینگے اور اُس آگ سے اُن کو کوئی نجات نہ ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ مین اونٹ کی گردن کے برابر موٹے اور لانبے سانپ ہین اگر اُنمین سے کوئی کاٹ لے تو چالیس برس تک اُسکا اثر نہ جائے اور خچرون کے برابر بچھو ہین کہ اُنکے کاٹے کا زہر چالیس سال تک باقی رہتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایکمرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ آپنے اُن کا رنگ روُ متغیر دیکھ کر پوچھا کہ "کیا حال ہے" عرض کیا "مین نے اسوقت عذاب دوزخ کی کیفیت دیکھی۔ اُسمین سات طبقے ہین ہر ایک کی نوعیت علیحدہ ہے۔ پہلا طبقہ جو سب سے نیچا ہے اُسمین منافقین اور وہ کفار ہین جنھون نے خدائی کے دعوے کیے ہین اور اُسکا نام ہاویہ ہے۔ دوسرے طبقے مین مشرکین ہین اور اسکا نام جحیم ہے تیسرے طبقے مین صابئین ہین اور اُسکا نام سقر ہے۔ چوتھے طبقے مین ابلیس اور اُسکے پیرو اور مجوس ہین اور اسکا نام لظیٰ ہے۔ پانچوین طبقے مین یہودی ہین اور اُسکا نام حطمہ ہے اور چھٹے درجے مین نصاریٰ ہین اور اسکا نام سعیر ہے"۔ اس کے بعد آپ خاموش ہوگئے رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ کیا ساتوین طبقے کا حال نہ کہوگے؟ حضرت جبرئیلؑ نے کہا "اسکا حال مجھ سے نہ پوچھیے" آپنے فرمایا "نہین اُسکا بھی حال بتلاؤ" حضرت جبرئیلؑ نے کہا "اُسمین آپکی اُمت کے وہ لوگ ہین جو گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوئے اور جن کو توبہ نہین نصیب ہوئی" حضور سرور کائنات سردار دوعالم یہ سنکر بیہوش ہوگئے جب آپ کو ہوش آیا آپنے فرمایا کہ "اے جبرئیلؑ تم نے میری مصیبت بڑھادی" آپ رونے لگے اور حجرۂ مبارک مین تشریف لے گئے تیسرے دن حضرت ابوبکرؓ صدیق تشریف لائے مگر آپنے اُن کو کوئی جواب نہین دیا پھر حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ پھر حضرت علیؓ پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہم اجمعین تشریف لائے مگر آپنے کسی کو کوئی جواب نہین دیا۔ تب لوگون نے حضرت فاطمہؓ کو اس کی اطلاع دی آپ فوراً ایک کمبل اوڑھے ہوئے تشریف لے گئین اور دروازے پر آواز دی حضورؐ نے فرمایا "میری بیٹی! کیا حال ہے؟ پھر آپنے دروازہ کھولدیا۔ حضرت فاطمہؓ اندر داخل ہوئین اور آپکو

زرد دیکھ کر آپ کا مزاج دریافت فرمایا ارشاد ہوا کہ "میری اُمت کے گنہگار جحیم دوزخ کے ساتوین طبقے مین رہینگے"۔ پھر آپنے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور اُمت گنہگار کے لئے دعا فرمائی۔ حضرت فاطمہؑ نے آمین کہی اللہ عزوجل کیجانب سے ارشاد ہوا "اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگر تمھاری اُمت مین کسی کے رائی برابر بھی ایمان ہوگا تو اُسپر مین عذاب نہ کرون گا۔ اللھم صل علی سیدنا مولانا محمدؐ۔

(باب۵) یوم عاشورہ کی فضیلت اور ماہ صفر کے شدائد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ رمضان کے روزون کے بعد جن روزون کا مرتبہ ہے وہ یوم عاشورہ کے روزے ہین اور فرض نماز کے بعد رات کی نمازون کا مرتبہ ہے۔ جو شخص محرم کے نو روزے رکھیگا۔ اللہ تعالیٰ اُسکے لئے چار میل مربع کا ایک قبہ جو ہوا مین تیار کرینگے جنمین چار دروازے ہونگے اور جسنے محرم کی دسوین کو روزہ رکھا اُسکے ستر برس کے گناہون کا یہ روزہ کفارہ ہوجائیگا"۔ راوی کا بیان ہے کہ رسولؐ اللہ دسوین تاریخ سے پہلے اور بعد مین روزہ رکھنے کو پسند فرماتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ یوم عاشورہ قریش نے اپنے لئے مقرر کر رکھا تھا اور زمانۂ اسلام سے قبل اُس دن مین روزے رکھا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی جبتک آپکا قیام مکہ مین رہا اُس دن روزہ رکھتے۔ جب آپ مدینہ مین تشریف لیگئے اور اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کئے تو رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ "مین نے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا لیکن اب جسکا دل چاہے اُسدن خواہ روزہ رکھے یا نہ رکھے لیکن مسلمانون کو مناسب ہے کہ اُس دن روزہ رکھین کیونکہ اسمین بہت ثواب ہے اور بہت بڑی برکت ہے۔

سعید ابن سعید اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو آپ نے یہودیون کو دیکھا کہ وہ یوم عاشورہ مین روزے رکھتے ہین آپنے جب دریافت فرمایا تو اُنھون نے کہا کہ اس دن اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر فتح دی تھی اور بنی اسرائیل کو اُن کے ظلم وستم سے نجات حاصل ہوئی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ تب تو ہم تمسے زیادہ اس دن کے مستحق ہین پھر آپ نے اصحابؓ کو روزے رکھنے کا حکم دیا۔

یوم عاشورہ کی بڑی برکتین ہین۔ اسمین اللہ تعالیٰ کیجانب سے رحمتین نازل ہوتی ہین اُسیدن حضرت آدم علیہ السلام کے قالب مین روح پھونکی گئی۔ اُسی دن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری۔ اُسیدن حضرت یوسفؑ اور حضرت یعقوب علیہما السلام سے بعد مفارقت مدت مدید ملاقات ہوئی۔ اُسیدن حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ سے باہر نکلے۔ اُسی دن حضرت ایوبؑ کو اُنکے مرض سے شفا ہوئی۔ اُسی دن حضرت موسیٰؑ نے حکم خدا سے دریا مین عصا مارا اور بنی اسرائیل کے لئے راستہ ظاہر ہوا۔ اُسی دن حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے۔ اُسی دن حضرت آدم اور حوّا مین جدائی ہوئی اُسی دن حضرت ذکریا پر کفار نے آرہ چلایا۔ اُسی دن یحییٰ علیہ السلام شہید کیئے گئے اُسی دن نمرود مردود نے حضرت ابراہیمؑ کو آگ مین ڈالا۔ اُسی دن حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا مین پھر ملاقات ہوئی۔ اُسیدن حضرت حسنؑ جگر گوشۂ بتول کو زہر دیا گیا۔ اُسی دن حضرت امام الثقلین امام حسینؑ نور نظر رسول کو اشقیا نے قتل اور اہلبیت رسولؐ پر ظلم کئے۔ پس محبان اہلبیت رسول اللہ کو واجب ہے کہ اس دن کی تعظیم کرین اور غم آل رسولؐ مین چشم پُر آب رہین۔

اشعار

فیا عینی افیضی کالسجام	دموعا مثل امطار الغمام
اے میری آنکھو!	ابر باران کی طرح آنسو برساؤ
علی الشھداء کالقرب القوام	حسینا عقد اجیاد الکرم
اُن شہیدون پر جن کا پسینہ مشک سے اچھا ہے	یعنی امام حسینؑ جو بزرگون اور شریفون کے سردار ہین

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ قاتل حسینؑ دوزخ مین ایک صندوق مین بند ہوگا اُسپر تمام دنیا سے نصف عذاب ہوگا۔ اُس کے ہاتھ پیر دوزخ کی زنجیرون مین بندھے ہونگے اور اُسکو کبھی دوزخ سے نجات نہ ہوگی۔

شعر

اترجوا متہ قتلت حسینا	شفاعتہ جدہ یوم الحساب
کیا جس نے حضرت حسینؑ کو قتل کیا	وہ قیامت مین اُنکے نانا کی شفاعت کا مستحق ہوگا؟ ہرگز نہین!

یہ شعر حضرت امام کی شہادت کے پہلے بیت المقدس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا پس اے غافلو! ہوشیار ہو جاؤ زمانہ پلٹے کھا رہا ہے ایک دور آتا ہے۔ ایک گذرتا ہے وہ لوگ کہاں ہیں جو پہلے تھے اور کیا معلوم کہ اس سال کے بعد ہم کو پھر محرم کا چاند دیکھنا نصیب ہوگا۔ اپنا سامان تیار رکھو اور مستعد رہو معلوم نہیں کہ کس وقت کوچ کا حکم دیا جائے۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ قیام اپنا شعار بنالو۔ تمہارے وقت دعار اور استغفار میں گذریں اور تمہارے ایام عبادت و طاعت میں خواہشات نفسانی کو خاک میں ملا دو اور پوشیدہ و ظاہر تلاش نیکی میں مشغول رہو۔ شریعت کی پابندی کرو اور اسکی مضبوط و مستحکم کشتی میں بیٹھے رہو کہیں تم کو دریائے مصیبت کی جوش مارنے والی موجیں ڈبو نہ دیں عذاب قبر سے بچو اور قیامت کی سختیوں سے ڈرتے رہو حقوق اقارب و اولاد کو پامال نہ کرو۔ اور اس مبارک دن یوم عاشورہ میں اپنے لیے یہ بارہ چیزیں لازم کر لو غسل کرنا نماز پڑھنا۔ روزہ رکھنا۔ دعائیں مانگنا۔ یتیموں کے ساتھ محبت کرنا بھوکوں کو کھانا کھلانا علمار کی زیارت کرنا۔ مریض کی تیمارداری کرنا۔ دشمنوں سے صلح کرنا قبروں کی زیارت کرنا۔ شہدار کربلا اور اور مومنین کے لئے دعار کرنا۔ فقرار اور مساکین کو خیرات دینا۔

بعضوں نے بیان کیا ہے کہ عاشورہ کو عاشورہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ محرم کی دسویں تاریخ ہوا کرتا ہے۔ اور بعضوں نے اسکی وجہ بیان کی ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے دس نبیوں کو دس چیزیں عطا فرمائیں۔ حضرت آدمؑ کی توبہ قبول فرمائی۔ حضرت ادریسؑ کو زندہ آسمان پر اٹھالیا حضرت ابراہیمؑ کو حضرت اسمٰعیلؑ عطا فرمایا۔ حضرت ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا۔ حضرت داؤدؑ کی توبہ قبول کی۔ حضرت سلیمانؑ کو پھر تخت سلطنت عطا کیا۔ حضرت عیسٰیؑ کو چوتھے آسمان پر اٹھایا۔ حضرت اسمٰعیلؑ کے بجائے ایک مینڈھا ذبح کرایا اور حضرت آدمؑ کو دوبارہ جنت میں داخل کیا اور بعض روایت میں ہے کہ حضور سرور کائنات کا تولد بھی اسی دن ہوا۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس شخص نے محرم کے دس دنوں میں روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ دس ہزار نماز۔ دس ہزار حج و عمرہ اور دس ہزار شہیدوں کا ثواب عطا فرمائیگا اور اس دن جو کسی یتیم کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیریگا۔ اس کو ہر بال کے شمار سے جنت میں ایک درجہ ملیگا اور اس دن جو کسی مسلمان کو کوئی کھانا کھلائے گا اس کو

تمام اُمت کے کھانا کھلانے کا ثواب ملیگا۔ اصحاب نے پوچھا کہ "یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ نے یوم عاشورہ کو تمام دنون پر فضیلت دی ہے"۔ آپنے جوابدیا، ہان، کیونکہ اُسی دن اللہ تعالےٰ نے حضرت جبریلؑ۔ میکائیلؑ۔ اسرافیلؑ۔ عزرائیلؑ۔ عرش۔ کرسی۔ لوح قلم۔ جنت اور آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے۔ اسی دن پہاڑ پیدا کیے۔ اُسی دن ستارے اور دریا بنائے گئے۔ اسی دن حضرت آدمؑ اور حواؑ پیدا کیے گئے۔ اُسی دن اُن کی توبہ قبول ہوئی اُسی دن حضرت نوحؑ کی کشتی خشکی پر ٹھہری جسکے شکریہ مین اُنھون نے روزہ رکھا اُسی دن فرعون غرق ہوا اور اُسی دن بنی اسرائیل کے لئے دریا پھٹ گیا۔ اُس دن روزے رکھو اس کے ہر ہر گھنٹون مین ایک برکت اور ایک رحمت ہے جنہین اللہ تعالےٰ نے اس اُمت کے لئے اُن گناہون کا کفارہ رکھا ہے"۔ مان باپ کو لازم ہے کہ اگر بچے روزے رکھ سکین تو انھین حکم دین کہ وہ عاشور کا روزہ رکھین۔

ماہ صفر کی سختیون اور بلاؤن کا ذکر اور یوم چہارشنبہ کا بیان

ابوالمعانی العراقی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپکی خدمت مین ایکدن حضرت جبریئل علیہ السلام تشریف لائے اور اُنکے ہمراہ ایک کریہ المنظر شخص تھا جو سیاہ کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ نبی اکرمؐ نے جب اُس طرف نظر کی تو اُس کی بدخلقی اور کریہ المنظری سے اپنی جگہ سے ہل نہ سکے اور جبریئل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ "یہ کون شخص ہے"۔ جوابدیا کہ اے حبیب اللہ صفر کا مہینہ ہے۔ کیا آپ کو نہین معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا مین جتنی بلائین نازل ہین اُنکو دس حصون مین تقسیم کیا ہے جنمین سے نو حصے صرف ماہ صفر مین نازل ہوتی ہین اور ایک حصہ باقی دوسرے گیارہ مہینون مین وہ شخص مبارک ہے جو اس مہینے مین تلاوت قرآن کرتا ہے اور غریبون کو کھانا کھلاتا ہے۔ شیخ الاسلام شیخ فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ہر سال دو لاکھ اسی ہزار بلائین اللہ تعالیٰ دنیا مین نازل فرماتے ہین اور صرف ماہ صفر مین تین لاکھ تیس ہزار بلائین نازل ہوتی ہین پس جو شخص دعا، وظائف اور استغفار مین مشغول رہیگا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا رہیگا۔ اُس کو اللہ تعالیٰ ہر بلا اور ہر مصیبت سے محفوظ رکھین گے۔ اور جو شخص ان باتون

سے سستی کریگا اُسکے لئے کوئی جائے پناہ نہین ہے۔

بعضون نے کہا ہے کہ ماہ صفر دنیا کی ہر چیز پر سخت ہوتا ہے کیونکہ اس مہینے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار رہوے اور یہی مرض آپ کا مرض الموت تھا۔

منقول ہے کہ اکثر نبیون پر اسی مہینہ صفر مین مصیبتین نازل ہوئی ہین۔ اسی مہینے مین حضرت آدمؑ نے گیہون کا دانہ کھایا اور جنت سے نکلے۔ جس کی وجہ سے وہ تین سو برس تک روتے رہے اور اُنکے جسم مین بجز چمڑا اور ہڈی کے گوشت اور چربی اور خون کچھ نہین باقی رہا تھا۔ اسی مہینے مین حضرت آدمؑ نے انتقال فرمایا۔ اسی مہینے مین قابیل نے ہابیل کو منگل کے دن قتل کیا۔ اسی مہینے مین اللہ تعالیٰ نے قوم نوحؑ پر طوفان نازل کیا اسی مہینے مین نمرود مردود نے حضرت ابراہیمؑ کو آگ مین ڈالا۔ اسی مین حضرت ابراہیمؑ نے وفات پائی۔ اسی مہینے مین حضرت ایوبؑ پر مصیبت پڑی اور اسی مہینے مین حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ مین پڑے۔ اسی مہینے مین حضرت داؤدؑ سے لغزش ہوئی۔ جس کی وجہ سے وہ دو سو برس تک روتے رہے جس کی وجہ سے آپکے رخسارون کا گوشت و پوست سب اُڑ گیا تھا اسی مہینے مین حضرت یحییٰؑ ذبح کیے گئے۔ اسی مہینے مین حضرت زکریاؑ کے سر پر آرہ چلا۔ اسی مہینے مین فرعون کے ساحر (جو حضرت موسیٰ پر ایمان لائے تھے) قتل کیے گئے اور اسی مہینے مین بنی اسرائیل کی گائے ذبح ہوئی۔ اسی مہینے مین آسیہ بنت مزاحم اور اتباع کو جو فرعون کی بیبیان تھین (اور جو مومنہ تھین) مصیبت پہونچی اور حضرت امام حسین و امام حسن علیہما السلام اسی مہینے مین بدھ کے دن بیمار ہوے انکی بیماری سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیحد غم ہوا۔ حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے اور حضور کو اطمینان دلایا۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ کب اچھے ہونگے حضرت جبرئیلؑ نے کہا یہ مہینہ ختم ہو جائیگا تو یہ اچھے ہو جائینگے اور اسی مہینے مین حضرت یعقوبؑ کے بیٹون نے حضرت یوسفؑ کے ساتھ برائی کی۔ جو شخص اس دعا کو پڑھیگا اللہ تعالیٰ اُس کو سال آیندہ مین اس مہینے کے مصائب سے محفوظ رکھیگا وہ دعا یہ ہے "بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم نرجنا بدخول الصفر والختامہ بالخیر والظفر واصرف شرہ عنا وعن جمیع المؤمنین والمؤمنات برحمتک یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ اجمعین اے اللہ ہم صفر

کے مصائب آسان کر دے۔ اور اس کو خیر و ظفر کے ساتھ ختم کر دے اور اسکی برائیاں ہمسے دور کر دے اور جمیع مومنین اور مومنات کو اس سے محفوظ رکھ اے رحم کرنیوالوں مین سب سے زیادہ رحم کرنیوالے ہم پر محض اپنی رحمت سے رحم کر اور اپنی رحمت اپنے بہترین شخص یعنے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور انکے تمام آل و اصحاب پر مبذول فرمائے

ماہ صفر کے آخر چہار شنبہ کی ماہیت

حضرت انس سرور کائنات ﷺ سے روایت کرتے ہین کہ ایکبار حضورؐ نے خطبے مین ارشاد فرمایا کہ دوالے لوگو! میرے بعد جب ایک سو پچپن برس گذر جائینگے تو میری اُمت مین خیر یعنی نیکیاں اور انسانی شفقتین اور ہمدردیاں نہ باقی رہینگی ایک اعرابی نے پوچھا کہ پھر اُس سے محفوظ رہنے کی کیا تدبیر ہے ارشاد فرمایا کہ ہر مومن کو مناسب یہ ہے کہ آخر ہفتہ ماہ صفر مین چہارشنبہ کے دن غسل کرے اور چار رکعت نماز حضور قلب اور الحاح وزاری کے ساتھ ادا کرے ہر رکعت مین انا اعطینا سات مرتبہ پڑھے اور بعد نماز ختم ہونے کے یہ دعا پڑھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللّٰھم اعوذ بک من شر ھذا الاوان واعوذ بک من شرور تلک الزمان واعوذ بجلال وجھک وکمال قدرتک ان تجیرنی فی ھذہ السنۃ من شر ما قضیت فیہ واکرمنی فی الصفر باکرام نظرک واقمتہ بالسلامۃ والسعادۃ لی ولاھل بیتی واولیائی واقربائی ولجمیع امتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین۔

بعض علمار دین سے دریافت کیا گیا کہ "اس کی کیا وجہ ہے کہ کل عام خاص ماہ صفر کے آخر ہفتہ مین چہارشنبہ کے دن بہت اظہار خوشی کرتے ہین اور مساکین کو کھلاتے پلاتے ہین؟ جواب دیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی دعا اُسی دن قبول فرمائی تھی اور اُسی دن فرعون مع اپنے لشکر کے دریائے نیل مین غرق کر دیا گیا تھا جسکی وجہ سے مومنین کو بہت خوشی ہوئی اور اسی یوم مین اللہ تعالےٰ نے حضرت نوحؑ کی کشتی کو طوفان سے بچایا"

روایت ہے کہ اسی ماہ صفر مین حضور آقائے نامدار سرور کائنات بیمار ہوئے اصحاب رسولؐ شدت حزن و غم سے اسقدر روئے کہ چار شخصوں اور تین عورتوں کی آنکھین غبار آلود ہوگئین۔

اور روشنی جاتی رہی۔ رسول اللہ نے اپنا دست مبارک اُن کی آنکھون پر پھیرا اور وہ روشن ہوگئین اُسوقت حضورؐ نے فرمایا کہ اب مین جنت مین داخل ہونا چاہتا ہون آپ کئی دن تک سخت علیل رہے لیکن چہارشنبہ کے دن آپ نے آنکھین کھولین اور فرمایا کہ "اے عائشہ مین تمھین خوشخبری دیتا ہون کہ آج مین تندرست ہون۔ یہ سنکر لوگون کو بہت خوشی ہوئی اور اُنھون نے کچھ تھوڑا بہت کھانا کھایا اور فقیرون کو صدقہ دیا حضرت ابوبکرؓ نے سو درہم صدقہ کیئے۔ حضرت عمرؓ نے سات ہزار۔ حضرت عثمانؓ نے پانچسو درہم۔ حضرت علیؓ نے دس ہزار اور عبداللہ بن عوف نے کچھ گھوڑے صدقہ مین دیئے۔ اُسدن دن بھر حضور سرور دوعالمؐ کی طبیعت مبارک بحال رہی لیکن عصر کے وقت سے پھر مرض نے زور پکڑا اور اسی مرض مین حضورؐ نے دنیاے دون سے ماہ ربیع الاول کے چڑھتے چاند مین رحلت فرمائی۔

شرح شیخ معین الدین سنجری مین منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ ماہ صفر مین تین لاکھ چوبیس ہزار بلائین نازل فرمائی ہین۔ لیکن مہینے کے آخر مین اُن بلاؤن کی تعداد دگنی ہوجاتی ہے پس جو شخص صبح کے وقت غسل کرے اور دو رکعتین پڑھے اور ذکر خدا مین مشغول رہے پھر جب آفتاب نکلے تو دو رکعت خواہ چار رکعت نفل خشوع اور خضوع سے پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اُس کو گناہون سے اس طرح پاک وصاف فرمادینگے جیسا کہ اپنے پیدا ہونے کے دن وہ معصوم ہوتا ہے اور بعضون نے بیان کیا ہے کہ اگر کوئی شخص ماہ صفر کے آخر یوم چہارشنبہ مین چار رکعت پڑھے۔ اول رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ سورۂ الم نشرح اکیس بار۔ دوسری مین انا انزلنا ۲۱ بار۔ تیسری مین انا اعطینا ۲۱ بار۔ چوتھی مین قل ہو اللہ ۲۱ بار تو اُس کو اللہ تعالیٰ سال آئندہ تک جمیع مصائب سے محفوظ اور مامون رکھین گے اور اُسکا مال۔ اُسکا دین۔ اُسکا گھر۔ اُسکی اولاد سب محفوظ اور سالم رہینگے۔

بعضون نے کہا ہے کہ اگر کسی کو یہ خواہش ہو کہ "میری عمر بڑھ جائے" تو اُس کو چاہیے کہ ماہ صفر کے آخر چہارشنبہ کے دن وہ چار رکعت دو سلام سے پڑھے ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے اور بعد فارغ ہونے کے حضور سرور دوعالم پر اکادن بار درود بھیجے اور اُس کے بعد یہ دعا پڑھے اللھم یا شدید القوی یا شدید المحال یا عزیز ذللت لعزتک جمیع خلقك اکفنی من جمیع خلقك یا محسن، یا مجمل، یا مفضل، یا منعم، یا مکرم، یا لا اله

الا انت برحمتك یا ارحم الراحمین اسکے بعد اپنے لئے اور اپنے والدین کے لئے دعا خیر مانگے اللہ تعالےٰ اُس کو ماہ صفر کے جمیع تکالیف و مصائب سے محفوظ رکھیں گے سال آئندہ تک اُسکے رزق مین وسعت ہو جائیگی۔ مخلوق کا محتاج نہ ہو گا۔ قبر کی سختیون سے محفوظ رہیگا۔ جنت مین بلاحساب داخل ہو گا۔

بعض حکماء سے سوال کیا گیا کہ بعض مومنین صفر کا چاند نہین دیکھتے؟ جواب دیا کہ جب حضرت آدمؑ جنت سے دنیا مین لائے گئے تو وہ اپنی خطا پر تین سو دن تک روتے رہے تب اللہ تعالیٰ نے بطفیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی لغزش معاف فرمائی۔ لیکن جب ماہ صفر کا مہینہ آتا حضرت آدمؑ مغموم ہو جاتے اور رویا کرتے۔ اسی وجہ سے اُن کی اولاد نے اس چاند کو نہین دیکھا۔

بعضون نے روایت کی ہے جب حضرت ابراہیمؑ نے وفات فرمائی تو اُنکی اولاد نے تضرع و زاری بہت کیا اور گویا یہ ایک طریقہ ہو گیا۔

لیکن یہ صحیح ہے کہ جب حضور آقائے نامدار ابتدائے محرم مین درمیان عصر و مغرب کے مریض ہوئے تو اصحاب نے اس قدر گریہ و زاری کی کہ زمین تر ہو گئی اُسکے بعد صفر کا چاند ظاہر ہوا لیکن کسی نے اُس طرف نظر نہین اُٹھائی۔

(باب ۵۲) حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے بیان مبارک مین اور ماہ ربیع الاول کے مہینے مین صدقات اور حضور پر درود بھیجنے کے اجر مین

عبدالواحد ابن اسمٰعیلؒ سے مروی ہے کہ ایک شخص ملک مصر مین اس مہینے کی بہت تعظیم کرتا تھا اور ان ایام مین بہت کچھ صدقہ و خیرات دیا کرتا تھا۔ اُسکے پڑوس مین ایک یہودی رہتا تھا ایک مرتبہ اُسکی بی بی نے پوچھا کہ "یہ ہمارا مسلمان پڑوسی اس مہینے مین کیون اس قدر صدقات کیا کرتا ہے" اس کے شوہر نے جواب دیا کہ "اس مہینے مین اُن کے نبی پیدا ہوئے تھے۔ وہ اس لئے ان دنون مین اظہار خوشی و تعظیم کیا کرتے ہین۔ عورت نے کہا مسلمانون کا طریقہ کیا اچھا ہے اس کے بعد چپ ہو رہی۔ رات کو خواب مین ایک شخص نہایت حسین و جمیل کو دیکھا جن کے چہرہ انور

پر رونق اور وفا کا نور چمک رہا تھا۔ اور اُنکے گرد کچھ لوگ تھے جو اُنکی تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ آفتاب کے گرد ستارے جمع ہیں۔ اُس عورت نے اُن مین سے ایک سے پوچھا کہ "یہ کون ہیں" اُنھون نے جواب دیا کہ "یہ حضور آقائے نامدار سرور دو عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین۔ بایں غرض تشریف فرما ہوئے ہین کہ اس پڑوس والے کو خیر و برکت عطا فرمائین اور اُن سے ملاقات کرین اور اُسپر خوش ہون جیسا کہ اُس نے اظہار محبت کیا ہے۔" عورت نے پوچھا کہ "اگر مین حضور سے کچھ دریافت کرون تو آپ جواب ارشاد فرمائینگے؟" اُنھون نے کہا "ہان" تب وہ عورت حضور کی خدمت مبارک مین حاضر ہوئی اور کہا "یا محمد" آپنے جواب مین ارشاد فرمایا "لبیک" وہ عورت سخت متعجب ہوئی اور کہا کہ "حضور میرے پکارنے پر لبیک فرماتے ہین حالانکہ مین حضور کے دشمنون مین ہون اور میرا دین بھی دوسرا ہے۔" آپنے فرمایا کہ چونکہ مجھ کو معلوم ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے ہدایت عطا کی اس لئے مین نے جواب مین لبیک کہا۔ عورت نے کہا "بیشک آپ نبی کریم ہین اور آپ کے اخلاق بہت عظیم اور وسیع ہین۔ جو شخص آپ کے مخالف ہو اُس سے زیادہ دین و دنیا مین کوئی اور بدبخت نہین۔ حضور دست مبارک دراز فرمائین۔ مین اقرار کرتی ہون اور گواہی دیتی ہون کہ وہ اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد ارسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے بعد عورت نے اپنے دل مین خیال کیا کہ انشاء اللہ صبح کو مین بھی ولادت کی خوشی مین اپنا تمام مال و اسباب لٹا دون گی۔ جب صبح ہوئی تو اپنے شوہر کو دیکھا کہ وہ کھانے اور دعوت کے انتظام مین مصروف ہے اُسکو تعجب ہوا اور پوچھا کہ "یہ کیا ہے؟" کہا "یہ اس امر کی خوشی ہے کہ تو ایمان لائی اور مسلمان ہو گئی" عورت نے کہا کہ تم کو اس کی اطلاع کیونکر ہوئی" کہا "مین بھی حضور کے دست مبارک پر دل سے ایمان لایا۔"

ابن نعمانؒ سے مروی ہے کہ اُنھون نے خواب مین حضور سرور دو جہان سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کو لوگون کا ہر سال ولادت مبارک پر خوشیان منانا پسند ہوتا ہے ارشاد فرمایا "جو ہم سے خوش ہوتا ہے ہم اُس سے خوش ہوتے ہین۔"

بعض علماء سے روایت ہے کہ اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ "یا رسول اللہ لوگ جو آپکی ولادت پر ہر سال خوشیان مناتے۔ دعوت دیتے۔ صدقہ

وخیرات کرتے ہین آپکو پسند ہے؟" فرمایا جو شخص ہم سے خوش ہوتا ہے ہم اُس سے خوش ہوتے ہین۔"
ابن جوزی کا قول ہے کہ جو اپنا مال تقریب ولادت رسول اطہر مین خرچ کرتا ہے اُسکے مال مین ہمیشہ بڑھتی ہوتی رہتی ہے۔ اسیوجہ سے اہل اسلام ہر سال اس موقع پر اظہار خوشی کرتے ہین۔ دعوت دیتے ہین صدقات وخیرات کرتے ہین۔ مجالس میلاد منعقد کرتے ہین اور چشمۂ فیض وبرکت سے سیراب ہوتے ہین۔ شعر

من کنت انت نصیبہ	نعم النصیب یصیبہ
وہ شخص بہت خوش نصیب ہے	جس کی قسمت مین تو ہو۔
نکیف یمرض فی الھویٰ	جسدہٗ وانت طبیبہ
اس شخص کا جسم مرض عشق مین کیونکر مبتلا ہو سکتا ہے	جس کا معالج اور طبیب آپ مہیا ہو

منقول ہے کہ ایک شخص مدینہ مین بہت نیک اور پاکباز تھا۔ اُسکا نام ابراہیم تھا اپنے زہد وتقویٰ مین دور تک مشہور اور زبان زد خلائق تھا۔ ہمیشہ حلال سے روزی کماتا جس مین سے نصف اپنی ضروریات مین خرچ کرتا اور نصف جمع کرتا رہتا۔ جب ربیع الاول کا مہینہ ہوتا۔ وہ علماء اور مساکین کی دعوت کرتا۔ اور اُسی مال سے کھانا پکاتا اُس کی بیوی بھی بہت زاہدہ تھی اور اس کام مین شوہر کا ہمیشہ ساتھ دیتی کچھ دنون بعد اُس کی بیوی کا انتقال ہو گیا لیکن اُسکا شوہر حسب دستور ہر سال ربیع الاول مین دعوت کیا کرتا اتفاقاً وہ بھی بیمار پڑا۔ جب بیماری نے زور پکڑا اپنے لڑکے کو بلایا اور کہا "میرے پیارے بچے! آج شب مین مین اس دنیا سے گذر جاؤنگا میری پونجی جو موجود ہے وہ پچاس درہم اور ۱۹ گز کرپاس کا کپڑا ہے۔ جب مین مرجاؤن تو مجھ کو اسی کپڑے مین لپیٹ کر دفن کر دینا۔ اور وہ پچاس درہم کسی امر نیک مین صرف کرنا" اس کے بعد اُس نے کلمۂ طیبہ پڑھا اور جان دیدی لڑکے نے اُسکا دفن وکفن کیا اور ایک عالم کے پاس آیا کہ اُس سے اُن دراہم کا صرف دریافت کرے۔ عالم نے کہا "جس شخص نے کوئی مسجد بنائی گویا اُسنے کعبہ اور مدینہ کی تعمیر کی۔" پھر دوسرے عالم کے پاس آیا اور اُس سے وہی سوال کیا اُسنے جواب دیا کہ جس شخص نے صرف محض خوشنودی خدا کے لئے کنوان تیار کرایا اُسکے لئے سترحج کا ثواب ہے۔ تیسرے سے پوچھا اُسنے کہا کہ جسنے صرف خدا کے لئے صلۂ رحمی کو مربوط رکھا۔ اُس کو ستر

غازیون کا ثواب ملیگا"۔ چوتھے عالم نے کہا کہ "جسنے کسی نہر پر لوگون کی رہگذر کے لئے پل بنایا اُسنے گویا ستر بنی اسرائیل نبیون کو زندہ کیا"۔ پانچوین نے کہا "جس نے کسی غازی کو خدا کی راہ مین لڑنے کے لئے ہتھیار دیئے اُس کو ستر شہیدون کا ثواب ملیگا"۔ چھٹے نے کہا "جس نے خدا کی راہ مین کوئی غلام آزاد کیا اُس کو ستر عالمون کا ثواب ملیگا۔ ساتوین نے کہا جس نے خدا کے لئے مسافرن کی راہ مین درخت لگائے کہ وہ اُنکے سائے مین آرام پائین اللہ تعالیٰ اُسکے لئے جنت مین ایک مکان اور ایک باغ پھلا پھولا تیار کرین گے۔ اُس لڑکے نے جب اسقدر مختلف اقوال سنے تو متردد رہگیا کہ کسے اختیار کرے کسے چھوڑے اسی حالت تردد مین اُسکی آنکھ جھپک گئی۔ خواب مین دیکھا کہ میدان حشر برپا ہے جو نیک اور متقی بندے ہین وہ جنت مین داخل کیئے جا رہے ہین اور جو بدکار ہین وہ دوزخ مین پھینکے جاتے ہین یہ واقعات دیکھ کر وہ جوان اپنی جگہ پر لرز رہا تھا کہ ایک آواز آئی "اس جوان کو جنت مین پہونچا دو۔ جب یہ شخص جنت مین پہونچا۔ وہان انواع و اقسام کی نعمتین دیکھین جو کبھی خیال مین نہین گذر سکتی تھین۔ مکانات دیکھے جن کی چمک آنکھون کو خیرہ کیے دیتی تھی حورین تھین معلوم ہوتا تھا کہ یاقوت و مرجان کے ٹکڑے بکھرے ہوئے ہین۔ ان حالتون کو دیکھتے ہوئے وہ شخص سات جنتون مین داخل ہوا لیکن جب آٹھوین جنت مین جانا چاہا تو دارونغہ جنت نے روکا اور کہا اسمین صرف وہ شخص داخل ہو سکتے ہین جنھون نے ولادت رسول اکرمؐ کی تاریخ مین خوشیان منائی ہین اور اظہار فرحت و سرور کیا ہے۔ جوان نے خیال کیا کہ بیشک یہان میرے مان باپ ہونگے اتنی ہی مین ایک آواز آئی کہ "اس جوان کو اسمین جانے دو اسکے مان باپ چاہتے ہین کہ اسکو دیکھین اور اس سے ملاقات کرین جوان اندر داخل ہوا۔ دیکھا کہ اُسکی مان نہر کوثر کے کنارے بیٹھی ہوئی ہے اُسی کے پاس ایک تخت ہے جسپر ایک بزرگ عورت تشریف فرما ہے۔ گرداگرد کرسیان بچھی ہوئی ہین جسپر اور عورتین متمکن ہین اُس شخص نے ایک فرشتے سے پوچھا کہ "یہ کون ہین؟" جواب دیا تخت پر حضرت فاطمہؓ ہین۔ اور اُنکے گرد حضرت خدیجہؓ۔ حضرت عائشہؓ۔ حضرت مریمؑ۔ حضرت آسیہؓ حضرت سارہؓ۔ حضرت ہاجرہؓ۔ حضرت رابعہؓ حضرت زبیدہؓ ہین"۔ لڑکے کو بہت تعجب ہوا وہ آگے بڑھا۔ دیکھا کہ ایک وسیع تخت بچھا ہوا ہے جسپر ایک نورانی شخص بیٹھا ہوا ہے اُسکے گرد چار کرسیون پر خلفائے کرام حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین جلوہ افروز ہین۔ وانکے

جانب سونے کی کرسیاں ہیں جن پر انبیاء و مرسلین متمکن ہیں اور بائیں جانب شہداء لڑکا آگے بڑھا اور اپنے باپ کو پہچانا پوچھا اے باپ۔ یہ مراتب تم کو کس عمل سے ملے؟" باپ نے اُسکو سینے سے لگا لیا کہا یہ اُس کا عوض ہے کہ میں روز ولادت آقائے نامدار کی خوشیاں کرتا تھا۔" جمعہ ختم نہ ہوا تھا کہ اُس لڑکے کی آنکھ کھلگئی۔ اُٹھا فوراً اپنا مکان اونے پونے بیچکر روپیہ کرلیا۔ یہ روپیہ اور باپ کا روپیہ ملاکر علماء اور صلحاء کی دعوت کی اُسکے بعد ایک مسجد میں بیٹھ رہا اور عمر کے باقی تیس سال خدا کی بندگی میں صرف کر دئے اُسکے بعد انتقال کیا ایک شخص نے اُس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ کیا گذری" کہا میں اپنے باپ کے پاس بوجہ اظہار فرحت اس روز بولادت حضور صلعم سرور دو عالم پہونچا دیا گیا اور تمیع نعمتیں میرے لئے جمع کی گئیں۔

بیان اظہار ماہ ربیع الثانی

اعمش بواسطہ حضرت انس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شخص اس مہینے کے ابتدائی ہفتوں میں یا گیارھویں یا سترھویں راتوں میں یا آخری ہفتوں میں چار رکعتیں ادا کرے اسطرح کہ بعد سورہ فاتحہ گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکے لئے جنت میں ستر شہر بنائینگے۔ ہر شہر میں ستر قصر ہونگے اور ہر قصر میں ستر گھر یاقوت احمر کے ہونگے۔ ہر گھر میں ستر تخت ہونگے اور ہر تخت پر ایک حور جلوہ فگن ہوگی۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ جس شخص نے ربیع الثانی کی پہلی تاریخ میں چار رکعتیں پڑھیں اس طور پر کہ ہر ایک رکعت میں بعد سورہ فاتحہ سورہ اخلاص ستر مرتبہ پڑھا اس کو اللہ تعالیٰ اس قدر ثواب عطا فرمائینگے جسکا شمار اور اندازہ صرف خدا ہی کرسکتا ہے میں اُسکا ایک شمہ ظاہر کرتا ہوں کہ ایک حج ایک عمرہ اور پانچ شہیدوں کا ثواب اُس کو ملیگا اور اللہ تعالیٰ اُسکو دنیا کی مصیبتوں سے محفوظ رکھینگے اور اگر اس سے قبل اُسکی قسمت میں کوئی مصیبت مقدر ہو چکی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اُس کو محو فرما دینگے اور اگر وہ گنہگار ہوگا تو اللہ تعالیٰ اُس کو معاف کردیں گے۔

منقول ہے کہ اطراف ترکستان میں ایک شخص تھا جو ادائے نماز میں بیحد سستی کرتا اور بد دلوں کی صحبت میں اُٹھتا بیٹھتا رہتا۔ ساتھ اُس کے گذران بہت مشکل سے ہوا کرتی تھی اُس نے دوسرے

ملک کا سفر کیا کہ وہان کچھ کھانے اور فاقون کی تکلیف سے بچے۔ جب وہ وہان پہونچا کچھ دنون قیام کیا اور اس مدت مین محنت و مزدوری کر کے کچھ دینار جمع کیے بعد ازان وطن کا قصد کیا راہ مین بوجہ کثرت بارش دریا زورون پر تھا۔ مجبورًا ملاح کو دو درہم دیے کہ اُس پار اُتار دے جب وہ نصف دریا مین پہونچا ایک فرشتہ جو اُس نہر کا محافظ تھا ظاہر ہوا اور کہا " اے خدا اس شخص نے اعمال سیئہ کیے ہین اِس کی موت آچکی ہے اسکے بارے مین کیا نافذ ہوتا ہے؟ آواز آئی اے فرشتے جلدی نہ کر مین اسکی بدبختی سے تمام کشتی والون کو ڈبو دونگا۔ پس وہ فرشتہ کشتی کے قریب آیا اور ارادہ کیا کہ کل کشتی کو غرق کر دے۔ اتنے ہی مین ایک دوسرا فرشتہ ظاہر ہوا اور اُس نے کہا ٹھہرو ابھی اسکی عمر مین کچھ وقت باقی ہے وہ فرشتہ ٹھہر گیا اور انتظار کرنے لگا کہ وقت پورا ہو تو اپنا کام شروع کرون اُسی کشتی مین ایک عالم بھی تھا اُس نے کتاب نکالی اور پڑھنے لگا۔ دفعتہ کشتی والون سے کہا کہ "اے لوگو! یہ ربیع الثانی کے ابتدائی ایام ہین جس شخص نے اسمین خلوص دل سے چار رکعت نماز ادا کی۔ اللہ تعالی نے اُس کو عذاب دنیا و عذاب آخرت سے نجات دینگے اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہمسائیگی مین اُسکو رہنے کی جگہ ملے گی۔ جب اُس شخص نے عالم سے یہ بات سنی اُسکے دل پر نقش ہو گئی اور اُسی وقت چار رکعت نماز ادا کی اور سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھی نماز سے فارغ ہوکر ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی کہ اے رب غفور مجھ کو دین و دنیا کے عذاب سے بچا جب اُس فرشتے نے اُس کی یہ دعا سنی آسمان کی طرف روانہ ہوا۔ اللہ تعالی نے کہا انا لا نضیع اجر المحسنین اُس کے بعد ایک مچھلی کو حکم دیا اُس نے کشتی مین آکر ایک ٹکر ماری جس سے ایک تختہ ٹوٹ گیا اور وہ شخص گرا اور پانی مین غائب ہو گیا کچھ دیر کے بعد وہ شخص پانی کے نیچے ایک شہر مین پہونچا دیکھا کہ ایک نہایت عظیم الشان شہر ہے اور اُسمین نوے لاکھ مساجد ہین۔ یہ بھی ایک مسجد مین جاکر ٹھہر گیا اُس مسجد کے متولی نے اُس کو کھلایا پلایا اور وہ وہین رہنے لگا کچھ دنون بعد ایک خوبصورت عورت سے اُس کی شادی کر دی اور ایک سو بیس برس تک وہ دونون ساتھ رہے اُن سے سات لڑکے اور لڑکیان پیدا ہوئین۔ توفیق الٰہی سے اسقدر عابد و زاہد ہوا کہ تمام دن نماز مین مشغول رہتا۔ ہمیشہ روزے رکھتا۔ صدقات و خیرات کرتا۔ راتون کو جاگتا رہتا۔ حتی کہ اللہ تعالی کو اسکی عبادت محبوب ہوئی اور حضرت جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ اسکو پھر اُسی نہر کے کنارے پہونچا دو۔ حضرت جبرئیل

نے نصف شب مین اُس کو اُسی نہر کے دوسرے کنارے پر پہونچا دیا صبح ہوئی سخت متعجب ہوا کہ مین یہان کیونکر پہونچا۔ گرتے پڑتے ایک طرف چل نکلا۔ کچھ دنون مین اپنے شہر مین پہونچا۔ وطن کو پہچانا گھر گیا بی بی بچون نے پوچھا کہان تھے۔ اُس شخص نے کل حال بیان کیا اُنھون نے اُسے دیوانہ قرار دیا اور کہا آج نوان دن ہے کہ تم ہمارے پاس سے علٰحدہ ہوئے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اس مدت مین یہ واقعات گذر جائین اُس شخص نے قسمین کھائین تب یقین ہوا اور وہ مع اپنے بی بی اور بچون کے اپنے گھر مین رہنے لگا۔

ماہیت ماہ جمادی الاولی

زاوان باسناد عبداللہ ابن جعفر روایت کرتے ہین کہ جس شخص نے چار رکعتین نماز ساتوین یا گیارھوین جمادی الاولی کو یا جس شب کو ممکن ہو شروع رات مین ادا کین اور بعد سورۂ فاتحہ گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی۔ اللہ تعالی اُسکے نامۂ اعمال مین اکیس برس کی عبادت کا ثواب لکھینگے اور خدا کی راہ مین پچاس گھوڑون کے دینے کا اجر ملیگا۔

دوسری روایت مین ہے کہ پہلی جمادی الاولی کی شب یا پندرھوین یا اکیسوین شب مین یا جس شب مین ہو سکے جس شخص نے بیس رکعتین ادا کین اور سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین بار پڑھی اور بعد فراغت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سو بار درود بھیجا اُسکے لئے اللہ تعالی سو فرشتے نازل فرماتا ہے جو اُس بندہ کے لئے قیامت تک دعائے مغفرت کرتے رہینگے اور وہ تمام دینی اور دنیاوی سختیون سے محفوظ رہیگا۔

منقول ہے کہ ایک شخص بلا اجازت اپنے ماں باپ کے حج کو گیا۔ جب نصف راستہ پر پہونچا ایک نہر ملی وہ وہان ٹھہر گیا اور وضو کر کے چار رکعتین نماز پڑھین۔ ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص سترہ بار پڑھی اور خدا سے خیر و برکت کے لئے دعا کی وہ نماز سے فارغ بھی نہ ہوا تھا کہ دفعتہً ایک گروہ قزاقون کا آپڑا اور اس قافلہ کو لوٹ لیا بہت لوگون کو مارا اور اُس شخص کے دونون ہاتھ اور دونون پیر کاٹ ڈالے۔ یہ شدت درد والم سے تڑپتا رہا مگر کوئی اُسکا پرسان حال وہان نہ تھا۔ اسی حالت مین اسکو سات دن گذرے یہ شدت تکلیف سے بیہوش اور قریب بہ الموت ہو رہا تھا کہ چار سوار

پہونچے۔ وہ اُس کو دیکھ کر اُسکے پاس اُتر پڑے اور اُسے کھلایا پلایا کہ کچھ قوت آئے اُسکے بعد اُنمین سے ایک سوار اُٹھا اور دست بُریدہ کو اُسکی جگہ پر رکھ کر درود شریف پڑھا اور وہان پھونکدیا وہ جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا اُسکے بعد دوسرا سوار آیا اور دوسرا ہاتھ جگہ سے ملاکر آیۃ الکرسی پڑھی اور پھونکا۔ یہ بھی درست اور سالم ہو گیا۔ تیسرا سوار اُٹھا اور اُسنے ایک پیر جگہ سے ملاکر "من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا" پوری آیت پڑھ کر دم کی اور فی الفور وہ بھی سالم ہوگیا اُسکے بعد چوتھے نے دوسرا پیر جگہ سے ملاکر سورۂ "یٰس" پڑھ کر دم کیا اور وہ بھی درست ہو گیا۔ بعد ازان اُن چارون نے سورۂ مزمل سورۂ مدثر۔ سورۂ انا ارسلنا۔ سورۂ انا انزلنا۔ پڑھ کر اُس شخص پر دم کیا اور اُس سے کہا کہ اب انشاء اللہ تجھ کو تمام عمر کوئی مصیبت نہین پہونچیگی۔ جب اُن لوگون نے چلنے کا ارادہ کیا تو یہ شخص اُنکے دامن سے چمٹ گیا اور پوچھا کہ وہ کون ہین۔ اُنھون نے کہا ہم وہی چار رکعتین ہین جن کو تونے ادا کیا ہے جب تجھ پر یہ حالت گذری تو ہم نے خدا سے دعا کی اور ہمین حکم ملا کہ یہان تجھ سے آکر ملین اسکے بعد وہ لوگ غائب ہوگئے اور یہ شخص لوٹ کر اپنے مان کے پاس آیا اور کل حال بیان کیا اُسکی مان بہت متعجب ہوئی اور اُس کو اپنے سینے سے لگایا۔

ماہیتہ ماہ جمادی الاخری

اعمش سے روایت ہے کہ جس شخص نے جمادی الاخری کی پہلی یا تیسری یا ساتوین یا جس شب مین ممکن ہو چار رکعت نماز ادا کی اور سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تیرہ بار پڑھی وہ اپنے گناہون سے اس طرح پاک وصاف ہو جائیگا گویا آج ہی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور ایک منادی آسمان سے ندا دیگا کہ "یا ولی اللہ اعمل انفا + لانہ غفر اللہ من کل ذنب من جمیع عمرك" یعنی اے خدا کے دوست خوش ہو کہ خدا نے تیرے تمام عمر کے گناہ معاف کر دیے اور اب تو جو چاہے کر

دوسری روایت مین ہے کہ جس نے اس مہینے کی پہلی۔ یا گیارھوین یا سترھوین رات مین بارہ رکعتین ادا کین اور ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ آیۃ الکرسی تین بار پڑھی۔ اللہ تعالےٰ اُس کے نامۂ اعمال مین بارہ برس کی عبادت کا ثواب تحریر فرمائینگے۔

دوسری روایت ہے کہ بیس رکعتین پڑھے اور بعد سورۂ فاتحہ تین بار سورۂ اخلاص پڑھے

اللہ تعالےٰ اُس کو تین سو برس کی عبادت کا ثواب عطا فرمائینگے اور اُس کو دنیاوی اور اُخروی تمام آفتون سے محفوظ رکھینگے۔

روایت ہے کہ ایک شخص خراسان مین فاسق اور فاجر تھا۔ شراب پیا کرتا۔ کبھی خدا کو سجدہ نہین کیا۔ ایکدن وہ کچھ لوگون کے ہمراہ شہر کے کنارے جوا کھیل رہا تھا کہ اتنے ہی مین بادشاہی پیادے پہونچگئے اور اُس کو گرفتار کرکے بادشاہ کے سامنے پیش کیا بادشاہ نے پوچھا "یہ کون ہے" اُن لوگون نے کہا یہ ایک بدکار اور فاسق شخص ہے اُس نے کبھی کسب حلال کی روزی نہین کھائی ہمیشہ جوا کھیلتا ہے اور یہی اُس کی کمائی ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ کل اسکی گردن اُڑا دیجائے تاکہ دوسرون کو عبرت ہو لوگ اُس کو پکڑکر قیدخانہ مین لیگئے یہ قیدخانہ مین غمزدہ بیٹھا ہوا تھا ایک اور شخص بھی قید تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیج رہا تھا نصف شب کے قریب دہی دوسرا شخص اُٹھا اور اُسنے وضو کرکے نماز کی نیت باندھی۔ اس شخص نے جب یہ دیکھا اسکے دل مین محبت خدا کی جاگزین ہوئی۔ وضو کیا اور نماز کیلئے ہاتھ اُٹھائے اور کہا بارالٰہا مین نے تمام عمر تیری کوئی اطاعت نہین کی تو محض اپنی کریمی سے مجھپر رحم فرما اور مجھ کو اس بلا سے نجات دے۔ جب صبح ہوئی لوگ اس کو قیدخانہ سے نکال کر بازار مین لے گئے کہ اس کو قتل کرین۔ اتنے ہی مین ایک شخص بادشاہ کے پاس آیا اور کہا اے بادشاہ تجھ کو برص اور جذام کا مرض ہے۔ تو نے سیکڑون علاج کئے کچھ فائدہ نہین ہوا یہ شخص جس کو تو آج قتل کرا رہا ہے۔ بہت بڑا حکیم ہے اس کا کوئی ثانی نہین اگر تو اس کو چھوڑ دے اور اس سے علاج کرائے تو بیشک نفع ہوگا بادشاہ نے فورًا اپنے غلامون کو دوڑایا کہ وہ اُسے جاکر لے آئین جب وہ شخص بادشاہ کے حضور مین پہونچا تو بادشاہ نے کہا مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ تجھ کو جذام اور برص کی دوا معلوم ہے میرا علاج کر اگر مجھ کو نفع ہوا تو تجھ کو چھوڑ دونگا اور اپنا وزیر بناؤن گا۔ اپنے مصاحب کی لڑکی تجھے بیاہ دون گا اور تیرا اتنا بڑا مرتبہ کرونگا کسی کا ویسا مرتبہ نہ ہوگا اُس شخص کو بہت پریشانی ہوئی کہ کیا جواب دے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکے دل مین بات ڈالدی اور اُسنے اقرار کرلیا کہ ہان مین دوا جانتا ہون۔ بادشاہ نے فورًا اُس کی بیڑیان کٹوادین اور اُس کو نہلواکر اور اچھی پوشاک پہنواکر اپنے قریب کرسی پر جگہ دی لیکن یہ شخص بہت پریشان کہ مین کس طرح اسکا علاج کرون اتنے ہی مین حکم خدا سے عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف

لائے اور اُس کو وہ دوا بتلائی۔ اُس شخص نے بادشاہ کا علاج کیا اور سات دن مین وہ بالکل تندرست ہوگیا۔ بادشاہ نے اُسکی شادی اپنے ندیم کی لڑکی سے کر کے اُس کو تمام لشکر کا سپہ سالار بنا دیا۔ اُسکی باقی عمر نہایت عیش مین گذری پس جو شخص چھبیسوین شب مین ذیقعدہ کی چار رکعت پڑھیگا اُس کو بھی یہی ثواب ہے اور اُس کے نامۂ اعمال مین اُس سال بھر کوئی بدی نہ لکھی جائے گی۔

(باب ۵۳) دربیان کرامت ماہ رجب وفضیلت روزہ ماہ مذکور

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص اس مہینے کی تعظیم کریگا اُس کو اللہ تعالیٰ دین و دنیا مین معزز رکھینگے کیونکہ اُس کی تعظیم مین کہا جاتا ہے کہ قرآن کلام خدا ہے اور کعبہ خدا کا گھر ہے اور رجب خدا کا مہینہ ہے۔ پس جو شخص اس مہینے مین ایک دن روزہ رکھیگا۔ اُسکو خدا تعالیٰ ہزار برس کے روزے کا ثواب عطا فرمائینگے اور جو شخص اُسکی صبح کو یا دوپہر کو یا شام کو غسل کریگا وہ اپنے گناہون سے اسطرح پاک ہوجائیگا جیسا کہ وہ مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

اور انھین ابوسعید خدریؓ سے یہی روایت ہے کہ جنت مین ایک چشمہ ہے جس کا نام رجب ہے اُسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے پس جو شخص رجب کے کسی دن مین روزہ رکھیگا وہ قیامت کے دن اُس چشمہ سے سیراب ہوگا۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص ایکدن اس مہینے مین روزہ رکھیگا اُس کو اُس پورے سال کے روزے کا ثواب ملیگا اور جو شخص سات دن روزے رکھیگا اُس کو عذاب جہنم سے نجات ملیگی اور دوزخ کے دروازے اُسکے لئے بند ہوجائینگے اور جس نے دس دن روزے رکھے اُسکے لئے ایک فرشتہ مقرر ہو جاتا ہے جو اُسکے ہر کام کے پورا کرنے کو مستعد رہتا ہے۔

دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اس مہینہ مین ایکدن بھی روزہ رکھا گویا اُسنے ساٹھ برس متواتر روزے رکھے اور جس نے دو دن روزے رکھے اُس کو ہر دن کے عوض مین سو سال کی عبادت کا ثواب ملیگا۔ اور اُسکو اللہ تعالیٰ بخش دینگے اور اُسکے لئے جنت مین آٹھ ہزار گھر موتی اور یاقوت کے تیار کیے جائینگے اور آٹھ ہزار برس کی

عبادت کا ثواب جسمین کہ دن روزہ داری اور شب بیداری مین گذری ہو عطا فرمائینگے۔
مروی ہے کہ اسی مہینے کی ستائیسوین شب مین رسول اللہ کو معراج ہوئی آپ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کو روانہ ہوئے آپکے سر مبارک پر رسالت کا تاج جلوہ فگن تھا اور آپ کی گردن مبارک مین نبوت کا ہار آویزان تھا۔ ہاتھون مین رحمت کے کنگن جلوہ افروز تھے اور جسم سکون و تحمل کے زیورات سے منور تھا شفقت اور تلطف کی ازار جسم مین اور فوز و کامیابی کی چادر شانون پر انگشت مبارک مین خاتم النبوۃ کی انگوٹھی جلوہ گر تھی۔ اور حق کی تلوار ہاتھون مین کھینچے ہوئے تھے آپ براق پر جلوہ افروز ہوئے اور وہ آپکو لیکر اڑا جب آپ سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے تو اس مقام پر حضرت جبرئیلؑ و حضرت میکائیلؑ اور دوسرے فرشتے یہ کہتے ہوئے علیحدہ ہوئے کہ "اگر یک سر موے برتر پرم فروغ تجلی بسوزد پرم"۔ حضورؐ نے پوچھا کہ اے جبرئیلؑ اب کون رفاقت کریگا اُسیوقت ایک آواز آئی کہ اے فرشتو حبیب کو حبیب کے پاس بھیجدو۔ حضرت جبرئیلؑ نے حضورؐ سے کہا تشریف لیجائیے اور اپنے رب کی ملاقات سے مسرور ہوجیے۔ آپ روانہ ہوئے اور جنت مین پہونچے وہان حور و قصور کے مناظر سے دل شاد ہوئے۔ اتنے ہی مین آواز آئی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکرمؐ کو دنیا کی خواہش ہو تو وہ تمھاری ہے اگر آسمانون کی خواہش ہو تو وہ تمھارے ہین عرش و کرسی اور جنت سب تمھارے ہین اور اگر سونے کے پہاڑ کی خواہش ہے تو وہ بھی تمھارا ہے۔"
سید الکونین سردار دوعالم نے جواب دیا۔ مین دنیا۔ دنیا والون کے لئے آسمان اُنکے رہنے والون کے لئے اور عرش و کرسی اُٹھانے والون کے لئے اور جنت اور سونے کا پہاڑ انکے طلبگارون کے لیے چھوڑتا ہون۔ مین صرف "سبحان ذوالجلال والاکرام" کو چاہتا ہون۔
حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ستائیسوین رجب کو روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اُس کو ہزار برس کے روزون کا ثواب عطا فرمائینگے۔
حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جسنے ستائیسوین رجب کو روزہ رکھا اسکے لئے یہ روزہ تمام عمر کے گناہون کا کفارہ ہوجائیگا اور اگر وہ اُس سال مرجائے گا تو شہید ہوگا۔
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے اس مہینہ مین توبہ کی اُس کو حضرت آدمؑ و داؤدؑ و ایوبؑ علیہم السلام کی طرح اجر ملیگا اور اُس کے لئے خدا کی رضامندی واجب

ہو جائے گی۔

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جس نے اس مہینے مین یوم استفتاح کے دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُسکے لئے جنت کے آٹھون دروازے کھولدئے جائینگے کہ جس دروازے سے چاہے جنت مین داخل ہو۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے پچیسوین رجب کو روزہ رکھا اللہ تعالےٰ اُس کو پندرہ ہزار برس کا ثواب عطا فرمائینگے اور اُس کی دعائین قبول ہون گی اور اُسکی قبر کشادہ کردیجائے گی اور ستر دروازے جنت کے کھولدئے جائینگے۔ جن سے وہ حور اور قصور اور درختون اور نہر دن کو قیامت تک دیکھتا رہیگا۔

حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ جس نے ایک رات بھی اس مہینے مین قیام و بیداری مین گذاری اُسکے لئے جنت واجب ہوجائے گی۔

حضرت ابوہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ حضور نے ارشاد فرمایا جسنے رجب کے مہینے مین ایکدن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اُس سے راضی رہینگے اور جس نے دو روزے رکھے اُسکا ثواب کوئی نہین بیان کرسکتا۔ اور جس نے تین روزے رکھے اُس کے درمیان اور دوسرے لوگون کے درمیان اللہ تعالیٰ ایک خندق بنا دین گے جسکی چلائی ستر برس کی ہوگی اور جس نے چار روزے رکھے وہ ہر مصیبت اور دیوانگی اور مرض جذام اور برص سے محفوظ رہیگا اور جسنے پانچ روزے رکھے وہ جب اپنی قبر سے نکلیگا تو اُسکا چہرہ چودھوین رات کے چاند کے مثل چمکتا ہوگا اور جس نے چھ روزے رکھے اُسکا میزان اللہ تعالیٰ بھاری کردین گے دینی اُسکی نیکیون کا پلہ جھکا رہیگا اور جس نے سات روزے رکھے اُسکے لئے دوزخ کے ساتون دروازے بند ہوجائینگے اور جس نے آٹھ روزے رکھے اُسکے لئے آٹھون جنتین واجب ہوجائینگی اور جسنے نو روزے رکھے اپنی قبر سے کلمہ پڑھتا اُٹھیگا اور جس نے دس روزے رکھے اُسکے شانون پر دو بازو سبز جو موتی اور یاقوت سے جڑے ہونگے لگا دیئے جائینگے جن سے وہ پلصراط سے مثل برق جہندہ کے گذر جائیگا اور جس نے گیارہ روزے رکھے قیامت کے دن کوئی اُس سے درجہ مین بڑا نہ ہوگا اور جس نے بارہ روزے رکھے اُسکو ایسا لباس عطا ہوگا جسپر تمام عالم رشک کریگا اور جسنے تیرہ روزے رکھے اُسکے لئے قیامت کے

دن عرش کے سایہ مین دستر خوان بچھایا جائے گا جس سے وہ کھائے پیئے گا اور دوسرون کو گرمی اور بھوک پیاس کی تکلیف ہوگی اور جسنے چودہ روزے رکھے اُس کو اللہ تعالیٰ وہ نعمتین عطا فرما ئینگے جن کو کبھی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے خیال مین گذرا ہوگا اور جسنے پندرہ روزے رکھے وہ محشر کے دن آمنین کی صف مین کھڑا ہوگا اور نبی اور فرشتے اُس کو مبارکباد دین گے اور جسنے پورے مہینے روزے رکھے اُسپر اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ حرام کردینگے اور خدا کے دیدار اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے سرفراز ہوگا۔

حضور صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جسنے اس مہینہ کے شروع ہفتون مین روزہ رکھا اُسکے لئے جنت واجب ہوجائے گی اور اگر وہ اس مہینہ مین مرجائے گا تو شہادت کا درجہ ملیگا۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جس نے اکیسوین یا ستائیسوین شب مین بعد مغرب بارہ رکعتین پڑھین اور سورۂ فاتحہ کے بعد انا انزلناہ تین بار اور سورۂ اخلاص بارہ مرتبہ پڑھی اور بعد فراغت کے کہا " اللھم صل علی محمد ن النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وسلم اور تین بار " سبوح قدوس ربنا ورب الملئکۃ والروح" پڑھا اور دس مرتبہ " رب اغفرلی وارحم وتجاوز عما تعلم فانک انت العلی العظیم" کہا اور اسکے بعد دعا مانگی اللہ تعالیٰ اُس کو پانچ چیزین عطا فرمائینگے اول یہ کہ جبتک زندہ رہیگا کسی مخلوق کا محتاج نہ رہیگا دوسرے ایمان کے ساتھ دنیا سے کوچ کریگا تیسرے اُس کی قبر کشادہ ہوجائے گی۔ چوتھے باغ جنت مین گلگشت کریگا۔ پانچوین خدا کا دیدار میسر ہوگا۔

باب ۵) دربیان فضیلت شب برأت و روزۂ ماہ مذکور

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے شعبان مین تین روزے رکھے ایک منادی آواز دیتا ہے کہ اے شخص اے خدا کے دوست تجھپر سلام ہے مین تجھ کو خوشخبری دیتا ہون کہ تیرا ٹھکانہ جنت ہے اور تیرے تمام گناہ بخش دیے گئے ہین اور خدا نے تجھے درختون کے ہر ہر پتہ کے عوض مین پچاس نیکیان عطا فرمائی ہین اور ہر دانہ کے عوض مین جو زمین مین اُگتا ہے ایک دن کی عبادت کا ثواب دیا ہے۔ ہر روزے کے عوض

مین ایک ہزار نیکیان دیگئی ہین قیامت کے دن تجھ کو پیاس نہ معلوم ہوگی۔ کیونکر تو عرش خداوندی کے سایہ مین ہوگا۔

عبد اللہ رضی اللہ عنہ ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل نصف شعبان کی شب مین آئے اور انھون نے کہا کہ اے محمد اُٹھو یہ وہ رات ہے کہ جسمین رحمتون کے دروازے کھولدیے جاتے ہین اُٹھیے اور اپنے دست مبارک آسمان کی طرف اُٹھائیے۔ رسول اللہ فرماتے ہین کہ مین نے پوچھا کہ یہ کون سی رات ہے کہا یہ وہ رات ہے جسمین رحمت الٰہی کے تین سو دروازے کھولدیے جاتے ہین اور اس شب مین اللہ تعالیٰ سب کو بخشدیتا ہے بجز دس لوگون کے کہ اگر اُن کا خاتمہ توبہ پر نہ ہوا تو اُنکی بخشش نہین ہے وہ دس یہ ہین مشرک کاہن ساحر۔ سحر کرانے والا۔ مخنث۔ وہ لڑکا جس کو اُس کے ماں باپ نے فرزندی سے عاق کردیا ہو۔ سُود کھانے والا۔ چغلخور۔ شرابخوار۔ زانی۔

اقناع مین مذکور ہے کہ جبرئیل علیہ السلام حضور سردار دو عالم کیخدمت مین حاضر ہوئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس رات مین عبادت فرمائیے کہ حاجتون کے پورے ہونے کا یہی وقت ہے۔ نبی اکرم نے وہ رات عبادت مین بسر کی۔ پھر حضرت جبرئیل خدمت مبارک مین حاضر ہوئے اور کہا کہ ”خوش ہوجئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکی اُمت کے ہر فرد کو بجز مشرک کے بخشدیا۔ سر اُٹھائیے اور دیکھیے آسمان پر کیا نظر آتا ہے۔“ آپنے سر مبارک اُٹھایا دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھلے ہوئے ہین اور فرشتے آسمان اول سے عرش اعظم تک سربسجود ہین اور اُمت محمدی کے لئے دعائے مغفرت کر رہے ہین ہر دروازہ پر ایک منادی ہے پہلے دروازہ کا منادی آواز دے رہا ہے کہ ”مبارک ہین وہ لوگ ہین جنھون نے اس شب مین رکوع کیا“ دوسرے دروازہ کا منادی کہہ رہا ہے کہ ”مبارک ہین اس شب کے سجدہ کرنیوالے“ تیسرے دروازہ کا منادی آواز دیتا ہے کہ ”مبارک ہین جنھون نے اس شب مین خدا کا ذکر کیا ہے“ چوتھے دروازہ سے آواز آرہی ہے کہ ”خوشخبری ہے اُن لوگون کے لئے جنھون نے اس شب مین دعائین مانگی ہین“ پانچوین دروازے کا منادی پکار رہا ہے کہ وہ مبارک ہے وہ جس نے اس رات کو خشوع وخضوع مین ختم کیا“ چھٹے دروازے سے آواز آتی ہے کہ مبارک ہے وہ جس نے اس رات مین عمل خیر کیا“ ساتوین دروازے سے سنائی

دیتا ہے کہ "ہے کوئی مانگنے والا آئے اُسکی دعا قبول ہوگی اور اُسکا سوال پورا ہوگا اور اُسکے گناہ معاف کیئے جائینگے۔

عروس الاخبار مین حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہوین شب ہو تو اُس رات مین قیام کرو اور دن مین روزہ رکھو کیونکہ اُسدن غروب کے وقت خدائے عزوجل کا عرش آسمان اول پر آکر ٹھہرتا ہے اور منادی آواز دیتا ہے کہ "ہے کوئی معافی چاہنے والا کہ وہ بخشا جائے گا؟" کیونکہ یہ رات مبارک ہے۔

بعض حکمار نے کہا ہے کہ لوگو ماہ شعبان مین روزہ رکھو اور قیام کرو اسلیئے کہ یہ مہینہ خدا کے حبیب کا مہینہ ہے۔ پس جسنے اس مہینے کی تعظیم کی اُسنے گویا رسول اللہ صلعم کی تعظیم کی۔ جیسا کہ حضور اکرم صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "شعبان میرا مہینہ ہے جسنے اسکی تعظیم کی اُسنے میری تعظیم کی اور جس نے کہ میری تعظیم کی مین اُس کے لئے قیامت کا ذخیرہ ہوجاؤنگا۔"

حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے تین دن شعبان کے اول اور تین دن درمیان مین اور تین دن آخر مین روزے رکھے اُس کو اللہ تعالیٰ ستر نبیون کا ثواب عطا فرمائینگے اور ستر سال کی عبادت کا ثواب دینگے اور اگر وہ مرجائیگا تو شہید ہوگا پس انسان کو لازم ہے کہ نصف شعبان کی رات مین خدا کو یاد کرے اور نفلین پڑھے۔ کیونکہ اس شب مین آگ دوزخ کی بند کردیجاتی ہے اور رحمت اور بخشش کے تین سو دروازے کھول دیئے جاتے ہین اور تمام مومنین بخشدیئے جاتے ہین مگر یہ سات شخص کہ انکی بخشش نہین ہے اول تارک صلوٰۃ۔ دوسرے تارک زکوٰۃ۔ تیسرے بخیل۔ چوتھے بوالہوس کہ خواہ کتنا ہی کھائے پیئے مگر شکم سیر نہین ہوتا۔ پانچوین وہ عورت جس سے اُسکا شوہر خوش نہین ہے چھٹے رشوت لینے والا۔ ساتوین وہ شاگرد کہ اُستاد اُس سے ناخوش ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے شعبان کی راتون کو زندہ رکھا اُسکا دل کبھی نہ مریگا۔ (راتون کو زندہ رکھنے سے یہ مطلب ہے کہ شب بیداری اور قیام وذکر خدا مین وہ رات گذارے) اور جتنے لڑکے اس سال مین پیدا ہونے والے ہوتے ہین وہ سب اسی رات مین مقدر ہوتے ہین اسی شب مین اعمال خیر آسمان پر اُٹھائے جاتے ہین اسی شب مین روزے اُتارے جاتے ہین۔ پس ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس رات مین ذکر خدا کے ساتھ

جاگتا رہے کیونکہ اس رات مین ہر چیز کی نظر داشت کیجاتی ہے حتیٰ کہ کتنے لوگ اس سال مین مرینگے اور کتنے مریض شفایاب ہون گے اور کتنے لڑکے یتیم ہون گے اور کتنے ماں باپ اپنے بچون سے بچھڑینگے نفلون کے بارہ مین بعض مشائخ کی روایت ہے کہ پچاس رکعتین پڑھے اور بعض کی روایت ہے کہ سو رکعتین۔ سورۂ فاتحہ کے بعد ہر رکعت مین تیرہ مرتبہ قل ہو اللہ پڑھے اور دوسری روایت ہے کہ بارہ مرتبہ اور تیسری روایت ہے کہ صرف تین مرتبہ اور چوتھی روایت ہے کہ تیس مرتبہ اور ایک روایت ہے کہ دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ آیۃ الکرسی ایکبار اور سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے جو شخص اس پر عمل کریگا وہ اپنی موت سے پہلے جنت مین اپنا گھر دیکھ لیگا اور بعد فراغت سورۂ یٰس تین بار پڑھے اس سے ایمان سلامت رہیگا۔ عمر بڑھے گی تنگدستی نہ ہو گی اور بلاؤن سے محفوظ رہے گا۔

سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر شعبان مین خطبہ فرمایا جسمین آپنے بیان فرمایا کہ "اے لوگو تمھین ایک مہینہ مبارک اور بزرگ ملا ہے اور اُسمین ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینون سے بہتر ہے پس جسنے اُسدن روزہ رکھا اور اُس شب مین افطار کیا اُس کو اتنا ثواب ملیگا کہ گویا اُس نے بیس غلام آزاد کیے۔ اور جس نے اُسمین دو رکعت پڑھی گویا اُس نے ہزار رکعتین پڑھین اور جسنے اُس شب مین اپنے ملازم اور اپنے زیردست کی خطاؤن سے درگذر کیا اللہ تعالیٰ اُس کو نار دوزخ سے محفوظ رکھیگا۔

بعض حکماء سے مروی ہے کہ انسان کو لازم ہے کہ اُس شب مین وہ پچیس باتین پوری کرے اوّل یہ کہ وہ غسل کرے کہ جس سے اُسکے گناہ ایسے دُھل جائینگے گویا وہ ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے اور جتنی نفلین ممکن ہو پڑھے کہ اُسمین اُس کو لیلۃ القدر کا ثواب ملیگا۔ اور یتیمون اور مسکینون پر صدقہ کرے کہ اس سے سال ختم تک اُس کے رزق مین برکت رہیگی اور خیر الدنیا کی دعا اپنے لئے اپنے اُستاد اپنے ماں باپ اور مومنین کے لئے کرے اور اپنے بی بی بچون کو حکم کرے کہ وہ ذکر خدا مین مصروف و مشغول رہین۔ اور کھانے پکائے اور دوستون و پڑوسیون و فقیرون کو کھلائے اور اپنے ماں باپ کو اگر وہ زندہ ہین تو اُن سے رضا جوئی کرے اور اگر انتقال کر چکے ہین تو دعائے مغفرت کرے اور اپنے گناہون سے توبہ کرے اور سرمہ لگائے اس طرح کہ داہنی آنکھ مین تین

سلائی اور بائین مین دو۔ اس مین اُس کو اللہ تعالیٰ دو فائدے دین گے۔ ایک یہ کہ اُسکی آنکھ مین اُس سال کے ختم تک کسی طرح کا مرض نہ ہوگا دوسرے یہ کہ وہ ذکر خدا مین کوئی سستی نہ کرین گی اور[11] کھانا پکائے مگر گوشت نہین بلکہ غلہ کہ ہر دانہ کے عوض مین اُس کو ایک ایک نیکی کا ثواب ملیگا اور اُسکی دس برائیان معاف کر دیجائین گی اور اُس کے دس درجے جنت مین بلند کر دیے جائینگے اور[12] لباس لطیف پہنے اور خوشبو لگائے کیونکہ یہ سنت ہے اور رسول اللہ صلعم نے اسپر مداومت فرمائی ہے اور کپڑے[13] اور غلہ اور چاندی کی قسم سے صدقہ کرے کہ ان صدقون کے عوض مین اُسکے سونے چاندی۔ زیور کپڑے۔ غلہ اور اجناس کی تجارت مین ترقی ہوگی اور سورۂ[14] اخلاص ہزار مرتبہ پڑھے اور سحر کے وقت روزے کی نیت کرے اور صلۂ رحمی کا خیال رکھے اور دشمنون سے نرمی برتے اور علمار اور صالحین کی زیارت کرے اور خدا کے خوف سے روئے اور غیبت اور چغلخوری اور حسد اور اکل حرام اور افعال قبیحہ سے بچے اور[21] اگر مقدور ہو تو لونڈی غلام آزاد کرے اور سورۂ[22] یٰس اکیس بار پڑھے اور بارہ[23] رکعت یا سو رکعت نفل ادا کرے اور حقوق[24] والدین سے ڈرے کہ اگر ماں باپ اس رات مین کسی کو فرزندی سے عاق کر دین گے تو پھر اُس کی بخشش نہ ہوگی اور موت کو یاد کرے اور اپنے[25] اہل کی (بی بی) اجازت عبادت کے لئے طلب کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ سے اس طرح کی عبادت مین اجازت لیا کرتے تھے۔

(باب ۵۵) رمضان المبارک اور اُسکے روزون کے شرف کا بیان

صلوٰۃ تراویح۔ سحر۔ توبہ لیلۃ القدر۔ اعتکاف۔ صدقۂ فطر عیدگاہ ترتیب رکعتین فضیلت صوم شوال کا بیان اور اُنکے اجر کی تشریح

مشارق الانوار مین حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رمضان کا ایک دن شروع ہونے کو باقی رہجاتا تو آپ لوگون کو جمع فرماکر خطبہ دیتے کہ اے لوگو رمضان آگیا اسکے لئے تیار ہوجاؤ۔ اپنے کپڑے اچھے رکھو۔ اُس کی تعظیم و حرمت کرو

کیونکہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ نیکی سب سے بڑھ کر ہے۔ عمل خیر کرو کہ اس مہینے مین ایک نیکی کی دو نیکیان لکھی جاتی ہین۔ نماز کی اور تلاوت قرآن کی کثرت کرو کیونکہ جس شخص نے اس مہینے مین قرآن بصدق پڑھا اُس کو اللہ تعالیٰ ہر حرف کے عوض مین ایک باغ جنت مین عطا فرمائینگے۔ اُسکے درخت اسقدر عظیم الشان اور بلند و بالا ہون گے کہ دنیا مین اُن کی مثال نہین دیکھی جا سکتی۔ پتون سے ڈھکے ہون گے۔ ہر پیڑ کے نیچے ستر ہزار فرشتے ہونگے جو اُس شخص کے لئے قیامت تک استغفار اور دعا کرتے رہینگے قیامت کے دن اُس کے روزے ایک حسین و جمیل صورت مین سامنے آئینگے اُسکی شفاعت کرین گے اور اُس کو لے کر جنت مین داخل ہون گے۔

اعمش رض کہتے ہین کہ ایک رمضان دوسرے رمضان تک کے گناہون کا کفارہ ہے اور ایک حج دوسرے حج تک اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک نماز دوسری نماز تک۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا ہے کہ "میری اُمت کا مہینہ رجب ہے اور اُس کو اور مہینون پر ویسے ہی فضیلت ہے جیسے کہ میری اُمت کو دوسرے لوگوں پر اور شعبان میرا مہینہ ہے اور جیسے مین تمام انبیاء گذشتہ پر افضل ہون اسیطرح یہ مہینہ بھی اور مہینون پر افضل ہے اور رمضان خدا کا مہینہ ہے اور اُسکی فضیلت کا اندازہ نہین ہو سکتا۔

ابو مسعود انصاری رض سے روایت ہے کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور اُسکے کل مناسک ادا کیے۔ حرام کو حرام سمجھا اور کسی امر فحش کا مرتکب نہ ہوا تو اُسکے گناہ کبیرہ و صغیرہ معاف ہو جائینگے اور ہر تسبیح و تہلیل کے عوض مین اُسکے لئے ایک مکان جنت مین زمرد سے بنے گا جس مین یاقوت کی پچکاری ہو گی۔ جسکے درمیان مین ایک سرخ خیمہ یاقوت کا ہو گا جس مین ایک حور ہو گی جس کے ہاتھون مین سونے کے کنگن یاقوت سے جڑے ہوے ہون گے جن کی چمک سے دنیا روشن ہو جائے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب ماہ رمضان کی آخری رات ہوتی ہے تو آسمان زمین اور فرشتے میری اُمت کی مصیبت یاد کر کے گریہ و زاری کرتے ہین لوگون نے پوچھا اے حبیب اللہ وہ کون سی مصیبت ہے آپنے فرمایا کہ "صدقہ اس مہینے مین قبول کیا جاتا ہے۔ دعا مستجاب ہوتی ہے گناہ بخشے جاتے ہین نمازین قبول ہوتی ہین نیکیان دو چند کر دیجاتی ہین۔ حورین سنگار کرتی ہین اور آوازین دیتی ہین کہ ہے کوئی جو ہمسے شادی

کرے؟ اور چھروکون مین کھڑی ہوکر رضوان داروغہ جنت سے پوچھتی ہین کہ یہ کون رات ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ یہ رمضان کی پہلی رات ہے۔ اللہ تعالیٰ حکم دیتے ہین کہ اے رضوان اُمت محمدیؐ کے روزہ دارون کے لئے جنت کے دروازے کھولدو اور اے خازن دوزخ دوزخ کے دروازے بندکردو۔ جبرئیل کو حکم ہوتا ہے کہ وہ زمین پر جائین اور شیطانون کو زنجیر وطوق مین جکڑ دین اور انھین دریاؤن مین پھینکدین کہ اُمت محمدیؐ کو وسواس سے پریشان نہ کرین اور ہر رات مین اللہ تعالےٰ فرماتے ہین کہ ہے کوئی مانگنے والا کہ مین اُس کا سوال پورا کرون اور ہے کوئی توبہ کرنیوالا کہ اُس کا گناہ معاف کرون اور ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اُسپر اپنی رحمتین نازل کرون؟" افطار کے وقت اللہ تعالیٰ ہزار در ہزار مجرمون کو جن کے لئے عذاب مستوجب ہوچکا ہے بخشدیتے ہین اور جمعہ کے روز رات اور دن کے ہر لمحہ کے حساب سے مجرم آزاد کیے جاتے ہین جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے اُسدن اتنے مجرم معاف کیے جاتے ہین جتنے کہ کل مہینے کے۔

سہل ابن سعدؓ سے روایت ہے کہ اُنھون نے کہا جنت مین ایک دروازہ ہے جسکا نام ریّان ہے جس سے قیامت کے دن اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ لوگ داخل ہونگے جنھون نے رمضان مین روزے رکھے ہین۔ آواز دی جائے گی کہ کہان ہین روزہ رکھنے والے اور ذکر خدا کرنیوالے ماہ رمضان کے آئین اور اس دروازے سے داخل ہون وہ لوگ اُٹھینگے اور جب دروازے سے گذرجائینگے دروازہ بند ہوجائیگا پھر اُسمین کوئی داخل نہ ہوسکے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہے کہ شہادت کئی قسم کی ہے قتل فی سبیل اللہ مکہ معظمہ کے راستے مین مرجانا۔ دیوار کے نیچے دبکر مرنا۔ ہیضہ مین مرنا۔ آگ سے جلکر مرنا کوئی کسی کو زہر دے اُسکی وجہ سے مرنا۔ پانی مین ڈوب کر مرنا۔ عورت کا حالت زچگی مین مرنا۔ سانپ کے کاٹے سے مرنا روزہ دار کا افطار سے پہلے مرنا لیکن جہاد کی شہادت ان تمام شہادتون سے افضل ہے اور اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میری اُمت جانتی کہ رمضان کسقدر متبرک مہینہ ہے تو تمنا کرتی کہ تمام سال رمضان رہے۔ کیونکہ رمضان مین سونا عبادت ہے اور گفتگو اور ذکر تسبیح ہے اور ایک عمل کے دو عمل شمار ہوتے ہین جتنے رمضان کے پورے روزے اول

سے آخر تک رکھے وہ اسطرح گناہون سے پاک ہوجاتا ہے گویا آج ہی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

روایت ہے کہ روزہ دارون کے سامنے قیامت کے دن ایک خوان حسین انواع انواع کے کھانے ہون گے۔ رکھا جائیگا اور وہ اُس سے کھائینگے اور لوگ حساب وکتاب مین ہونگے۔ دیکھنے والون کو تعجب ہوگا کہ کیا وجہ ہے کہ یہ کھا رہے ہین اور ہم حساب مین ہین۔ جواب دیا جائے گا کہ یہ لوگ رمضان مین روزے رکھتے تھے اور تم روزے کھاتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان آتا ہے تو شیاطین اور راجنہ قید کردیے جاتے ہین دوزخ کے دروازے بند ہوجاتے ہین اور جنت کے دروازے کھلجاتے ہین ایک منادی آواز دیتا ہے کہ اے عمل نیک کرنے والے چلو یون ہی ہر رات مین ہوتا رہتا ہے۔

رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص رمضان آنے سے خوش ہوا اور ختم ہوجانے سے مغموم ہوا اُسکے گناہ معاف ہوجاتے ہین اور وہ اس طرح پاک ہوجاتا ہے جیسا کہ وہ اپنی پیدائش کے دن پاک تھا۔ اس مہینہ مین گناہون کا کفارہ ہوتا ہے۔ قلوب مسرور رہتے ہین ڈرنیوالے کو دوزخ سے امان دیجاتی ہے اس مہینہ کا ایک گھنٹہ ہزار سال سے بہتر ہے۔ یہ سجود۔ صیام۔ تراویح۔ ختم قرآن کا مہینہ ہے۔ یہ رحمت اور بخشش کا مہینہ ہے یہ توبہ و استغفار کا مہینہ ہے۔ یہ زیارت قبور اور احسان کرنے کا مہینہ ہے۔ جو کچھ عمل خیر اس مہینہ مین کیا جائے گا وہ قیامت کے دن خدا کے سامنے اُس بندہ کا گواہ ہوگا اُس کی راتون مین نفلین پڑھو ذکر کرو کہ آتش دوزخ تم پر حرام ہوجائے۔

بحر الرائق اور فتاوی بزازیہ مین ہے کہ اگر کوئی شخص رمضان مین عمداً بلا عذر کھائے پیے اور لوگون کے سامنے بھی اُس کی کچھ پروانہ کرے اُس کو قتل کردو۔

عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک دن بھی رمضان مین عمداً کھایا پیا بلا کسی عذر اور بلا کسی مرض کے اُسکے تمام عمر کے روزے نا قبول کیے جائینگے اور وہ نار جہنم مین نو لاکھ برس تک جلتا رہیگا اور جس نے ایک وقت کی نماز عمداً قضا کی وہ فرعون کے ساتھ آتش دوزخ مین چھ ہزار برس تک جلتا رہیگا۔ (یہ روایت

حسان المصابیح مین ہے)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورؐ سردار دوعالم نے فرمایا کہ جس نے رمضان مین صدق دل سے روزے رکھے اُسکے تمام گناہ معاف ہوجاینگے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ اس کے روزے رکھنے والے انعام وعطا کے مستحق ہوتے ہین۔ قیامت کے دن جنت ان لوگون کو آواز دیگی کہ وہ کہان ہین وہ مومنین جنھون نے خلعت جنت اور بہبودی حاصل کی ہے۔ آئین اور ملائکہ آواز دین گے۔ سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبے الدار (یعنی تمپر سلام ہو اُس چیز کے عوض مین کہ تم نے صبر کے ساتھ تکالیف برداشت کین اور آخرت کا گھر کیا اچھا ہے)۔

ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کو ہر نیکی کے عوض مین دس نیکیان ملتی ہین مگر روزے کہ اس کا عوض اللہ تعالیٰ ہی دین گے روزہ دار کے لئے دو خوشیان۔ ایک تو وقت افطار کے دوسرے قیامت کے دن جب دیدار خدا میسر ہوگا

حسن ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تلوار پر لکھا ہوا تھا کہ "رزق جتنا قسمت مین ہے پہونچے گا لالچی ہمیشہ شرمندہ رہتا ہے۔ بخیل ہمیشہ مذموم رہتا ہے۔ حسد کرنے والے ہمیشہ مغموم رہتے ہین نماز مین سستی کرنیوالا نعمت الٰہی سے محروم رہتا ہے تارک زکوٰۃ ذلیل وخوار ہے اور رمضان کے روزے توڑنے والے کو شفاعت اور خدا کا دیدار نہ میسر ہوگا۔

منقول ہے کہ ایک شخص عبد الملک کے پاس آیا اور کہا کہ اے خلیفہ مین نے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ آپ کے پاس اس غرض سے آیا ہون کہ معلوم کرسکون کہ آیا توبہ کے قابل ہے یا نہین" عبد الملک نے کہا کہ کیا تیرا گناہ زمین وآسمان سے بھی زیادہ ہے؟ کہا اس سے بھی بہت زیادہ پوچھا کہ تیرا گناہ زیادہ بڑا ہے یا کہ لوح وقلم کہا کہ میرا گناہ زیادہ بڑا ہے کہا تیرا گناہ زیادہ ہے یا عرش وکرسی۔ کہا میرا گناہ زیادہ ہے۔ کہا تیرا گناہ زیادہ ہے یا خدا کی رحمت وہ شخص چیخ اُٹھا اور چپ ہورہا۔ عبد الملک نے پوچھا بتلاؤ تو سہی کہ تم نے کیا گناہ کیا ہے۔ اُس شخص نے کہا اے خلیفہ مجھے شرم آتی ہے مگر مین بیان کرتا ہون شاید کہ اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول فرماوے" مین کفن چور ہون آج کی شب مین نے پانچ قبرون سے عبرت حاصل کی اور توبہ پر آمادہ ہوا۔ پہلی قبر جب مین نے کھودی تو مردہ کا منھ مین نے دیکھا کہ قبلہ کی جانب سے ہٹ گیا ہے مجھے خوف معلوم ہوا اور مین

واپس ہونے لگا اتنی ہی مین معلوم ہوا کہ گویا کوئی پکار نیوالا پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ "اے شخص مردے سے وجہ عذاب تو دریافت کرے" مین نے کہا کہ مین نہین دریافت کر سکتا لیکن تم بتلاؤ۔ اُسنے کہا کہ یہ شرابی اور زانی تھا۔ دوسری قبر جو کھودی تو دیکھا کہ مردہ کا منھ مثل سور کے ہوگیا ہے اور وہ طوق وزنجیر سے جکڑا ہوا ہے۔ ایک ہاتف نے کہا کہ یہ جھوٹی قسمین کھایا کرتا تھا اور حرام رزق حاصل کرتا تھا۔ تیسری قبر کھودی تو دیکھا کہ اُسکا مردہ آگ کی میخون سے باندھ دیا گیا ہے اور اُسکی زبان گدی سے کھینچ لی گئی ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ شخص چغلخور غیبت کرنیوالا اور لوگون مین فساد ڈالنے والا تھا چوتھی قبر کے مردہ پر آگ جل رہی تھی اور فرشتے آگ کے گرزون سے اُسے مار رہے تھے۔ مین خوف سے بھاگا معلوم ہوا کہ یہ شخص نماز اور روزۂ رمضان مین تساہلی کرتا تھا اور توبہ کرنے سے پہلے مرگیا پانچوین قبر کھودی دیکھا کہ اندر سے اس قدر وسیع ہے کہ نظر نہین پہونچسکتی۔ اُسمین ایک تخت بچھا ہوا ہے اور اُسپر ایک خوبصورت جوان بیٹھا ہوا ہے اُسکے سامنے حور و غلمان خدمت مین کمربستہ ہین مین نے تو ایک ہاتف نے کہا کہ یہ شخص اپنے شباب مین گناہون سے توبہ کیا کرتا تھا۔ نماز اچھی طرح وقت پر ادا کیا کرتا تھا۔ اور روزۂ رمضان پورے رکھتا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا کہ "قرآن کا نماز مین پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ غیر نماز مین پڑھا جائے اور تلاوت قرآن بہتر ہے دوسرے تمام وظیفون اور تسبیح سے اور تسبیح بہتر ہے صدقہ سے اور صدقہ بہتر ہے روزۂ نفل سے اور روزہ آگ کے لئے سپر ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جو شخص رمضان مین ایک دن بھی روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو چھ چیزین عنایت فرماتا ہے (۱) اُس کے جسم مین جو حرام کھانے سے گوشت پیدا ہوا تھا وہ گل جاتا ہے (۲) رحمت الٰہی سے قریب ہو جاتا ہے (۳) اُسکے نامۂ اعمال مین نیکیان لکھی جاتی ہین (۴) قیامت کے دن بھوک اور پیاس سے محفوظ رہیگا (۵) عذاب اُسپر آسان ہو جائیگا (۶) جنت مین اُس کو بزرگی عطا ہوگی۔

زید ابن اسلم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کے یہان اعمال کی جزا سات طرح پر ہے۔ ایک یہ کہ کوئی شخص برائیان کرے مگر اُس کے نامۂ اعمال

ہین صرف ایک ہی لکھی جائے گی۔ قال اللہ تعالیٰ من جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلھا۔ دوسرے یہ کہ کوئی کسی نیک کام کرنے کا ارادہ کرے اور پھر وہ کام نہ کرے اسپر بھی اللہ تعالیٰ اُس کو ایک نیکی کا ثواب عطا فرماتے ہین تیسرے جو کہ بجز خدا کے دوسرے کے سامنے سر بجود یت نہین جھکاتا اسکے لئے جنت واجب ہے چوتھے یہ کہ خدا کے ساتھ شرک کرے اور اُسکے لئے دوزخ واجب ہجاتی ہے پانچوین یہ کہ کوئی نیکی کرے اور اللہ تعالیٰ اُس کے عوض مین دس نیکیون کا ثواب عطا فرماتے ہین چھٹے یہ کہ خدا کی راہ مین نفقہ اور صدقہ دے کہ ایک عوض مین سات سو نیکیان ملتی ہین۔ ساتوین وہ عمل ہے کہ جسکا ثواب بجز خدا کے اور کوئی نہین جان سکتا اور وہ رمضان کے روزے رکھنا ہین۔

ماہ رمضان مین صدقہ دینے کا ثواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے رمضان مین ایکدن بھی روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اُس کو آگ دوزخ سے ستر برس کی راہ پر دور کردین گے اور اُسکے اور آگ کے درمیان ایک خندق حائل ہوجائے گی جسکی اتنی وسعت ہوگی جتنی کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ اور اُس کو تین شہیدون کا ثواب ملیگا اور اگر اُسمین کوئی ایک رکعت نماز پڑھیگا اُس کو اتنا ثواب ملیگا جتنا دوسرے مہینون مین ستر ہزار رکعتین پڑھنے کا ملتا ہے اور جس نے ایک تسبیح اس مہینے مین پڑھی اُس کو دوسرے مہینون کی ستر ہزار تسبیحون کا ثواب ملیگا اور جس نے کسی بھوکے کو کھانا کھلایا یا کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اُسنے گویا کل زمین کے برابر سونا صدقہ کیا اور جس نے کسی ننگے کو کپڑا پہنایا اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت مین ستر خلعتین عطا کریگا اور جسنے کسی مومن کی زیارت کی اُسنے گویا خود محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زیارت کی اور جس نے نبی پر ایکبار درود بھیجا گویا اُسنے ایک لاکھ درود بھیجا۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "ہر شخص جنت کا مشتاق ہے مگر جنت صرف چار قسم کے لوگون کی خواہش کرتی ہے۔ اول جنے رمضان کے روزے رکھے

سلہ اگر کوئی شخص برائی کریگا تو اُس کو صرف اسی ایک برائی کی سزا ملے گی ۱۲۔

دوسرے جسنے تلاوت قرآن کی۔ تیسرے جسنے بھوکے کو کھانا کھلایا۔ چوتھے جس نے ننگے کو کپڑا پہنایا جس شخص نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اُسنے گویا ستر غلامون کو آزاد کیا اور جس نے کسی کو ایک چلو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کے دن آب کوثر سے سیراب فرمائیگا اور وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہان تک کہ جنت مین داخل ہوجائے اور جسنے اپنے غلام کے عیبون سے چشم پوشی کی اللہ تعالیٰ اُس کو دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھینگے رمضان ایک ایسا مہینہ ہے۔ جسکا اول رحمت۔ جسکا اوسط مغفرت ہے اور جس کا آخر دوزخ سے بچنا ہے"۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ" اگر اللہ تعالیٰ اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عذاب دینا چاہتا تو اُن کو رمضان کا مہینہ کبھی نہ عطا فرماتا۔ رمضان کا مہینہ اُمت محمدیؐ کے لئے امن و امان کا مہینہ ہے۔ جس نے رمضان کے آخری جمعہ مین ظہر اور عصر کے درمیان مین کوئی قضا نماز ادا کی اُس نے گویا ستر سال تک عبادت کی۔

دوسری روایت مین ہے کہ ماہ رمضان اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے امن کا مہینہ ہے وہ شخص مبارک ہے جسنے رمضان کا مہینہ پایا اور دن روزون مین اور رات بیداری اور قیام مین ختم کی"۔

مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا کہ اے موسیٰؑ مین نے اُمت محمدیؐ کو دو نور عطا کیے ہین جسنے اُن دونون سے دامن وابستہ کر لیا۔ وہ دونون جہان کے عذاب سے محفوظ رہیگا۔ حضرت موسیٰؑ نے پوچھا کہ وہ کون سے نور ہین ارشاد باری ہوا کہ ایک نور قرآن دوسرا نور رمضان"۔

بعض عارفین نے کہا ہے کہ روزون کی تین قسمین ہین صوم عام۔ صوم خاص۔ صوم اخص۔ صوم عام یہ ہے کہ کھانا پینا اور جماع ترک کر دے۔ صوم خاص یہ ہے کہ جوارح اور اعضا کو گناہون سے محفوظ رکھے اور زبان کو بدگوئی سے بچائے رکھے اور صوم اخص خدا کے ماسوائے تمام چیزون کو ترک کر دینا ہے۔

حضرت انس سے مروی ہے کہ ایکبار حضورؐ اپنے اصحاب کے درمیان مین تشریف فرما تھے کہ کچھ یہودی آئے اور کہا کہ خدا نے آپ پر اور آپکی اُمت پر تیس دن کے روزے کیون فرض کیے" حضورؐ نے جواب دیا کہ "چونکہ ہمارے باپ آدمؑ نے باوجود ممانعت دانہ گندم کھا لیا تھا اور

اُس کا اثر ایک مہینہ تک باقی رہا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسی آزمائش میں ہم لوگوں کو بھی مبتلا رکھا ہے۔" اُنھوں نے کہا۔ آپنے سچ فرمایا۔

ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ "اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو مجھ کو موت کی پروا نہ ہوتی ایک یہ کہ میرا چہرہ سجدہ کی حالت میں خاک میں لتھڑا ہوا ہوتا ہے۔ دوسرے میں ایسی قوم کے ساتھ ہوں جنکی گفتگو طیب اور پاکیزہ ہوتی ہے تیسرے رمضان کا روزہ رکھنا کہ جسمیں بھوک اور پیاس کا ضبط کرنا ہوتا ہے اور افطار کے وقت جو سرور ہوتا ہے وہ ناقابل بیان ہے۔

ایام بیض میں روزے رکھنے کا بیان اور ذکر ثواب

حضرت عبد اللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک شخص اُن کے پاس آیا اور روزے کے بارہ میں دریافت کیا۔ آپنے کہا کہ اگر تم حضرت داؤد کی طرح روزہ رکھنا چاہتے ہو تو ہر مہینے کے تین دن شروع اور تین دن درمیان اور تین دن ماہ کے آخر میں روزہ رکھو۔ اور اگر حضرت علیٰ کیطرح روزہ رکھنا چاہتے ہو تو وہ تمام دنوں میں روزہ رکھتے تھے جو کی روٹی کھاتے تھے اور بالوں کا کپڑا پہنتے تھے اور راتوں کو طلوع آفتاب تک قیام کرتے تھے اور کوئی مقام جہاں وہ ٹھہرتے تھے ایسا نہ تھا کہ دو رکعت نماز وہاں نہ پڑھی ہو اگر حضرت مریمؑ کے روزے کی بابت دریافت کرتے ہو تو وہ دو دن روزہ رکھتی تھیں اور دو دن افطار کرتی تھیں اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روزے کی نسبت دریافت کرتے ہو تو آپ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھتے تھے اور یہی ایام بیض کہلاتے ہیں۔

روایت ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ سے ارشاد فرمایا کہ اے علیؓ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھو۔ پہلے دن کے عوض میں دس ہزار برس کی عبادت کا ثواب ملیگا۔ دوسرے دن کے عوض میں تیس ہزار برس کا تیسرے دن کے عوض میں ایک لاکھ برس کا۔ حضرت علیؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون سے ایام ہیں۔ آپنے فرمایا وہ ایام بیض ہیں تیرھویں۔ چودھویں۔ پندرھویں تاریخیں ہر مہینے میں۔

ہاشم حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ مجھے حضرت

رسالتمآبؐ نے تین چیزین سکھلائی ہین جن کو مین مرتے وقت تک نچھوڑ دن گا ایک یہ کہ با وضو سوؤن۔ دوسرے یہ کہ چاشت کی نماز نہ چھوڑون۔ تیسرے یہ کہ ہر مہینے مین تین روزے رکھون
حضرت حفصہؓ سے مروی ہے کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار چیزین کبھی نہین ترک فرماتے تھے۔ ایک یوم عاشورہ کا روزہ۔ ماہ ذی الحجہ کے دس روزے صبح کے پہلے دو رکعتیں اور ایام بیض کے روزے۔

حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "رمضان کے روزے رکھو اور ایام بیض کے روزے رکھو کہ یہ تمام عمر کے روزے رکھنے کے برابر ہین اور یہ سینہ کی تنگی اور غل وغش کو دور کرتے ہین۔

ابن وہب سے منقول ہے کہ ایکبار حضرت بلالؓ رسول اللہ کیخدمت مین حاضر ہوئے۔ آپ کھانا نوش فرما رہے تھے آپ نے حضرت بلالؓ کو کھانے کے لئے بلایا۔ حضرت بلالؓ نے عرض کی کہ "اے خدا کے حبیب مین روزے سے ہون" حضورؐ نے ارشاد فرمایا "ہم لوگ اپنی روزی کھاتے ہین اور بلالؓ کی روزی جنت مین ہے" کیونکہ جب کوئی روزہ دار کسی کھانیوالے کے پاس بیٹھتا ہے تو فرشتے اُسپر درود بھیجتے ہین اور وہ جبتک اُس مقام پر رہتا ہے خدا سے دعا کرتے ہین کہ "اے اللہ اس شخص کو بخش اور اُسپر رحم فرما" جس شخص نے ایام بیض کے روزے رکھے اُسکے لئے پانچ نعمتین ہین اول یہ کہ فرشتے تمام دن افطار کے وقت تک اُسکے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہین دوسرے اُسکے نامہ اعمال مین اُحد پہاڑ کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے۔ تیسرے اُس کا رزق وسیع ہوجاتا ہے۔ چوتھے خدا کی عبادت مین سستی نہین باقی رہتی۔ پانچوین ایمان پر خاتمہ ہوگا۔
منقول ہے کہ اگر کسی نے ہر سال مین پانچ دن روزے رکھے اُس کو ہر روزے کے عوض مین ہزار سال کے روزون کا ثواب ملیگا اول محرم کی چوبیسوین کہ حضورؐ سردار دو عالم نے اُس دن روزہ رکھا تھا۔ دوسرے ربیع الاول کی بارھوین تاریخ کہ اس تاریخ مین حضورؐ نے خدا سے ملاقات فرمائی۔ تیسرے ستائیسوین رجب کہ اس مین آقائے نامدار کو معراج حاصل ہوئی تھی۔ چوتھے پچیسوین ذیقعدہ کی کہ اس دن کعبہ کی بنا رکھی گئی تھی۔ پانچوین اٹھارھوین ذی الحجہ کی کہ اسدن خانۂ کعبہ کی تعمیر پوری ہوئی تھی۔

ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ ایک بار ہم چند آدمی ایک کشتی میں سوار تھے۔ کشتی جا رہی تھی مگر دریا کا کہین کنارہ یا کوئی جزیرہ نہین معلوم ہوتا تھا۔ اتنے ہی مین کسی پکارنے والے نے آواز دی کہ "اے کشتی والو ٹھہر جاؤ مجھے کچھ کہنا ہے ابوموسیٰؓ کہتے ہین کہ ہم لوگون نے آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھا مگر کوئی نہ معلوم ہوا اتنے ہی مین پھر دوسری آواز آئی۔ اسیطرح سات مرتبہ آواز آئی ساتوین بار ابوموسیٰؓ نے کہا "اے فلان ہم جس حالت مین ہین تم کو معلوم ہے مخالف ہوا کی وجہ سے کشتی کا ٹھہرانا مشکل ہے تم بتلاؤ کہ تمھارا کیا ارادہ ہے" اُسنے کہا "کیا مین تم کو خدا تعالیٰ کی اُس مشیت سے نہ آگاہ کردون جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے لازم فرمالیا ہے؟" ہمنے کہا "ہان ضرور بتلاؤ۔ جواب ملا کہ جس کسی نے گرمی اور پیاس کے زمانے مین محض خوشنودی خدا کے لیے روزہ رکھا اور پیاسا رہا اُس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن راحت عطا فرما دینگے" اُسدن سے ابوموسیٰ اشعری رضہ سخت گرمیون مین بھی روزہ سے رہا کرتے تھے۔ پس جو شخص خدا کی راہ مین روزہ رہیگا اللہ تعالیٰ اس کو آتش دوزخ سے ستر برسون کی راہ پر دور کردین گے۔"

نماز تراویح کی فضیلت کا بیان اور یہ کہ وہ سنت مؤکدہ ہے

حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کی پہلی شب کو حجرہ سے مسجد تشریف لے گئے اور اصحاب کے ساتھ نماز تراویح پڑھی صبح کو اصحاب نے اس کا چرچا کیا اور دوسری شب مین اُس رات سے زیادہ آدمی جمع ہو گئے۔ حضور تشریف لے گئے اور نماز پڑھی تیسری شب مین اتنا مجمع ہوگیا کہ مسجد مین گنجائش نہ باقی رہی مگر اس شب مین حضور حجرۂ مبارک ہی مین تشریف فرما رہے صبح کو حضور نے اصحاب سے فرمایا کہ مجھ کو تمھارے شوق اور تمھاری موجودگی کا علم تھا۔ مگر مین اس خوف سے نہ آیا کہ مبادا یہ نماز کہین تم پر فرض نہ ہوجائے اور پھر تم پورا نہ کرسکو۔ حضرت عائشہؓ کا قول ہے کہ حضور اصحاب کو برابر رمضان کی راتون مین قیام اور بیداری کا شوق دلاتے رہتے تھے۔ مگر حکماً نہین۔ حضور کے بعد زمانۂ خلافت حضرت صدیق رضہ مین بھی یہی کیفیت رہی۔ یہانتک کہ زمانۂ خلافت فاروقی مین حضرت عمرؓ نے اس کو مخصوص کر دیا اور لوگون کو عام طور پر نماز تراویح کے لیے جمع ہونے کو فرما دیا۔

منقول ہے کہ شب معراج مین اللہ تعالیٰ نے حضور سرور کائنات کو رمضان کا مہینہ عطا فرمایا۔ جب حضور واپس تشریف لائے اور اصحاب سے ذکر کیا تو سبھون کو بہت سرور حاصل ہوا۔ دوسرے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب سے فرمایا کہ اے لوگو اللہ تعالیٰ نے ہمین رمضان کے روزے عطا کیے ہین۔ پس ہمین مناسب ہے کہ ہم روزے بھی رکھین اور اُسکے شکریہ مین بیس رکعتین نماز ادا کرین۔ سبھون نے اسے بہت پسند کیا اور حضور سے ذکر کیا۔ حضور نے فرمایا مجھے بھی یہ فعل پسند ہے۔" اُسیوقت اللہ تعالیٰ نے بذریعۂ وحی ارشاد فرمایا کہ "اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم عمرؓ اور تمھارے دیگر اصحاب کے فعل سے راضی اور خوش ہوئے۔" حضور نے تین راتین نماز پڑھین پھر اس خوف سے ترک فرمادیا کہ "مبادا یہ نماز میری اُمت پر فرض نہ ہوجائے کہ اگر پھر اس سے سستی کرین گے تو خدا کا عذاب ہوگا۔"

حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "روزۂ رمضان فرض ہین اور قیام سنت ہے (یعنی تراویح سنت ہے)

ابی ابن کعب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت علیؓ نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے اس تراویح کو حدیث سے اخذ کیا جو مجھ سے سنی تھی ابن کعبؓ نے پوچھا اے علیؓ وہ کون حدیث ہے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے کہ عرش کے گرد ایک مقام ہے جسکا نام خطیرۂ تقدس ہے یہ نور سے بنا ہوا ہے اسمین اتنے فرشتے ہین جنکی تعداد صرف خدا کو معلوم ہے یہ دن ورات کے ہر لمحہ مین خدا کی عبادت مین مشغول رہتے ہین رمضان کی راتوں مین زمین پر اُترتے ہین اور بنی آدم کے ساتھ عبادت مین شریک ہوتے ہین اگر کوئی اُنسے مس ہوجاتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے دین ودنیا مین سعید رہتا ہے حضرت عمرؓ نے اس کے بعد لوگون کو تراویح کے لئے جمع کیا اور انھین حکم دیا کہ وہ مسجد مین جماعت کے ساتھ تراویح پڑھا کرین۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ وہ رمضان کی ایک رات مین باہر نکلے دیکھا مسجدون مین قندیلین روشن ہین اور لوگ قرآن پڑھ رہے ہین آپنے کہا خدا عمرؓ کی قبر کو روشن کرے جیسا انھون نے ہماری مسجدون کو روشن کردیا۔ اسیکے موافق حضرت عثمانؓ سے بھی روایت ہے۔

عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے تراویح

کی بیس رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اُس کو جنت میں بیس شہر عطا فرما دینگے۔ ہر شہر اتنا بڑا ہوگا کہ اُسمیں آدمی ایک مہینہ تک چلتا رہے اور ختم نہ ہو۔

حضور نے فرمایا ہے جنے تراویح کی بیس رکعتیں پڑھیں خدا اُسکے بیس ہزار گناہ معاف کر دے گا اور بیس شہیدوں کا ثواب عطا کریگا اور گویا اُسنے بیس نبیوں کی زیارت کی اور بیس غلاموں کو آزاد کیا۔

صاحب خلاصہ نے بیان کیا ہے کہ یہی روایت ایک دوسرے مقام پر دوسری طرحسے ذکر ہوئی ہے نفس تراویح سنت مؤکدہ ہے بالغ مردوں اور عورتوں پر اور لوگ اسپر تاریخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آج تک قائم رہے ہیں اور اسکا ترک جائز نہیں ہے اور دلیل اسپر یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حجرہ تیار فرمایا تھا جسمیں آپ سنتیں ادا کرتے اور پھر تراویح جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا فرماتے۔ اسیطرح تین روز تک کیا چوتھے دن لوگوں کا اسقدر مجمع ہوا کہ مسجد میں گنجائش نہ رہی۔ اُسدن حضورؐ سرور کائنات فرض ادا کر کے حجرۂ مبارک میں تشریف لے گئے اور تراویح کے لئے تشریف نہیں لائے۔ لوگوں نے خیال کیا کہ شاید آپ سو گئے ہیں بہت کچھ کھانستے کھنکھارتے رہے۔ تب آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھ کو تمھاری موجودگی معلوم تھی لیکن میں اس خوف سے نہیں آیا کہ مبادا یہ نماز تمپر فرض ہو جائے اور پھر تم ادا نہ کرسکو اور مستحق عذاب ہو بہتر ہے کہ تم لوگ اپنے گھروں میں ادا کیا کرو۔ یہی طریقہ حضور کے بعد زمانہ خلافت حضرت ابوبکر صدیقؓ میں بھی باقی رہا لیکن حضرت عمرؓ کے زمانہ میں تراویح جماعت سے ہوئی اور حضرت عمرؓ نے لوگوں کو مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا اور ابی کعبؓ اور تمیم داریؓ سے کہا کہ وہ امامت کریں اسکے بعد لوگ اسپر قائم رہے یہانتک کہ حضرت علیؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں ایک شب مسجدوں کو روشن اور لوگوں کو قیام و قرأت میں دیکھکر دعا کی کہ "خدا عمرؓ کی قبر کو روشن کرے جنھوں نے ہماری مسجدوں کو منور کر دیا ہے" اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "میری سنت اور میرے خلفائے راشدین کی سنتوں کی اتباع کرو" تراویح کی بیس رکعتیں ہیں جس میں پانچ جلسے ہیں تراویح مشتق ہے تردیحہ سے کے معنی آرام لینے کے ہیں صحابۂ کرام ہر چار رکعت کے بعد کچھ دیر آرام لیا کرتے تھے۔ پس جس شخص نے تراویح کی بیس رکعتیں ادا کیں اُسکے لئے سات نعمتیں ہیں۔

اول یہ کہ اُس کا جسم تمام بلاؤن سے اور برص ۔ جذام ۔ جنون ۔ وجع نقرس ۔ صداع سے محفوظ رہیگا دوم دو سو اسی فرشتے ہر وقت اُسکے نگہبان رہتے ہین تیسرے اُسکے رزق مین وسعت ہوجاتی ہے اور وہ کسی کا محتاج نہین رہتا چوتھے اُسپر وقت نزع کی سختیان آسان ہوجاتی ہین پانچوین اُس کا خاتمہ ایمان کے ساتھ کلمۂ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ہوگا چھٹے اُس کو عذاب قبر نہ ہوگا ۔ ساتوین وہ جنت مین بلا حساب داخل ہوگا ۔

سحر کھانے کا ثواب

حضرت عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ " سحر کھاؤ کیونکہ اس مین برکت ہے اور اسکا وقت آخر شب ہے " ۔

جواہر الفتاوی مین ہے کہ سحر ایک حد فاصل ہے ہمارے اور دوسرے اہل کتاب کے روزون مین ۔ اسلئے کہ بنی اسرائیل کے لئے جب وہ سوجاتے تھے تو پھر کھانا پینا اور جماع سب حرام ہوجاتا ہے جیسا کہ ابتدائے اسلام مین بھی یہی حکم تھا ۔ پھر بعد مین یہ حکم منسوخ ہوگیا ۔ دو امرون سے ۔ ایک یہ کہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک شب سوگئے اور پھر بیدار ہونے کے بعد بی بی سے مجامعت کی اور بعد ازان حضور سے انکے متعلق بیان کیا اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی احل[1] لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم " ۔ دوسرا امر قیس ابن خزیمہ سے روایت ہے وہ روزے سے تھے افطار کے وقت اُنکے یہان کچھ موجود نہ تھا جس سے روزہ کھولتے ۔ اُن کی بی بی تلاش مین کسی دوسرے عزیز کے یہان گئین ۔ جبتک لوٹین قیس سو گئے تھے اُنکی بی بی نے اُنھین بیدار کیا ۔ مگر چونکہ اب سونے کے بعد پھر کھانا پینا حرام تھا اسلئے وہ بیچارے ویسے ہی رہے اور دوسرے دن کا بھی روزہ رکھا ۔ اُسدن شدت ضعف سے اُنھین غش آگیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیفیت پوچھی اُنھون نے سب قصہ بیان کیا اُسیوقت یہ آیت نازل ہوئی " کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر " یعنی کھاؤ اور پیو یہانتک کہ صبح صادق اور صبح کاذب مین امتیاز ہوجائے ۔ زان بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سحر کھاؤ کیونکہ اسمین برکت ہے پس روزہ دار کے لئے مستحب ہے کہ وہ سحر کھائے اگرچہ اُسے بھوک

---

[1] حلال کر دیا گیا تمھارے لئے ماہ رمضان کی راتون مین بی بی سے مجامعت کرنا ۱۲ ۔

نہ ہو مگر پھر بھی اتباع سنت کی وجہ سے کچھ کھالے۔ خواہ ایک خرما۔ ایک انجیر یا صرف ایک گھونٹ پانی ہی پی لے۔ حضرت اکثر تین خرمو نسے افطار فرمایا کرتے تھے یا ایسی چیز سے جو آگ سے نہین پکی ہے گرمیون مین اکثر آپ پانی سے روزہ افطار کرتے۔

حضور نے فرمایا کہ تین چیزین مرسلین کے اخلاق سے ہین۔ روزہ کھولنے مین جلدی کرنا۔ دیر تک سحر کھانا۔ اور مسواک کرنا۔ پس روزہ کھولنے مین عجلت کرنی چاہیئے قبل اسکے کہ ستارے ظاہر ہون کیونکہ یہ مشرکین کی عادت تھی کہ وہ کچھ رات آجانے کے بعد روزہ کھولتے تھے حضور نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے کہا "میرے بندون مین جو روزہ افطار کرنے مین عجلت کرتے ہین وہ مجھے بہت محبوب ہین"۔ اس مین ایک بھید یہ ہے کہ نماز حضور قلب وطمانیت خاطر سے ادا ہوتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ نماز سے قبل روزہ افطار کرلیتے تھے اور فرماتے کہ "تم سے جب کوئی روزہ افطار کرے تو خرما سے کرے۔ کیونکہ اسمین برکت ہے اور اگر خرما نہ ملے تو پانی سے کھولے کہ وہ طہور ہے اور افطار کے وقت دعا رخیر کرو کہ یہ وقت اجابت کا ہے"۔

حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ جسنے سحر کھایا اُس کو ایک غلام آزاد کرنے والے کا ثواب ملیگا اور جنت مین اللہ تعالیٰ اُس کو قسم قسم کی نعمتین عطا فرمائینگے اور نیکیون کا پلہ بھاری رہیگا اور ہر لقمہ جو سحر کے وقت کھائیگا اُس مین ایک سال کی عبادت کا ثواب ملیگا اور قیامت کے دن اس کھانے کا حساب نہ ہوگا اور سحر کے وقت کہے "یا واسع المغفرۃ"۔

ماہ رمضان مین توبہ کی فضیلت اور اُسکا بیان

اعمش حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا جو عرش کے پاس کھڑا ہے اُسکے سر پر نور کا ایک تاج ہے اور بائین ہاتھ مین زبرجد کی تختی ہے اور دہنے مین نور کا ایک قلم ہے جس سے کہ رمضان مین توبہ کرنیوالون کا نام لکھتا ہے خواہ وہ مرد ہون یا عورت اللہ تعالیٰ نے کہا اور اے فرشتے اسکے ماں باپ کے نام اسکے گھروالون کے نام اسکے پڑوسیون کا نام بھی لکھ اور مین اسکو ہزار درجہ عطا کردونگا جو ساتون آسمان اور ساتون زمینون سے بڑے ہونگے"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ

رمضان مین توبہ کرنے والے کو جنت مین ہزار قصر نور کے عطا فرما دینگے اور ہر قصر مین ہزار تخت ہونگے اور ہر تخت پر مکلف فرش بچھا ہوگا جس پر ایک ایک حورعین جلوہ افروز ہوگی۔

عبداللہ ابن علی سفیانؒ سے روایت ہے کہ محمد ابن عبدالرحمٰن سلمانی نے اُن کے پاس ایک خط لکھا جس مین اُنھون نے اپنے باپ سے حدیث بیان کی کہ مین مدینے مین رسول اللہ کے چند صحابیون کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اُنمین سے ایک نے بیان کیا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے اپنی موت سے خفیف دن پہلے توبہ کی خدا اُس کی توبہ قبول کرتا ہے دوسرے نے کہا مین نے سُنا ہے کہ حضور صلعم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنی موت سے ایک ساعت قبل توبہ کی خدا اُس کی توبہ قبول کرتا ہے تیسرے نے کہا کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے حالت نزع مین سانس اکھڑنے سے پہلے توبہ کی اُس کی بھی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرماوینگے۔ پس جس شخص نے رمضان مین توبہ کی اور اپنی خواہشات کو زیر کیا اللہ تعالیٰ جنت مین حضرت ابراہیم کے ساتھ فردکش فرمائینگے۔

صفوانؒ نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا کہ جنے رمضان مین نماز مغرب سے پہلے توبہ کی اللہ تعالیٰ اُسکے لئے توبہ کا ایک دروازہ کھول دیتے ہین جس کی وسعت ۷۰ برس کی ہے اور وہ ہمیشہ کھلا رہیگا یہان تک کہ آفتاب مغرب سے طلوع ہو (یہ روایت عروس الاقوال مین ہے)

عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور سرورکائنات افضل البشر فخر الانبیاء خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے رمضان مین توبہ کی اللہ تعالیٰ اسکے گناہون کو بخش دیتا ہے اگرچہ اسکے گناہ کف دریا اور درختون کے پتون سے بھی زیادہ ہون۔ اللہ کہتے ہین کہ اے فرشتو کیا تم میرے اس بندے کی طرف نہین دیکھتے ہو جنے میرے حق کو پہچان لیا اور اپنے گناہون سے نادم ہوکر اپنی خطا پر رو رہا ہے گواہ رہو کہ مین نے اس کو اپنا دوست بنالیا اور قیامت کے دن اس سے محاسبہ نہ کرونگا اور اُس کو نوحؑ۔ داودؑ اور ایوبؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کے مثل ثواب عطا کیا اور مین نے اس کو ایسا دیا جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے خیال مین بھی گذرا مین تھین گواہ بناتا ہون کہ مین نے اس کو اور اسکے ساتھ اسکے اہل وعیال کو بھی بخشدیا۔

منقول ہے کہ ایک شخص نے جو معاصی مین منہمک اور مبتلا رہتا تھا ایکدن رمضان مین اپنے گناہونپر غور کیا اور نادم ہوکر کہا "اللھم اغفر لی غفر انک" تین ہی مرتبہ کہا تھا کہ دم نکل گیا پس اللہ تعالیٰ نے اُس کو بخشدیا اور اُس کو شہیدون کا مرتبہ عطا کیا۔

حضرت حسن رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو زمین پر گرادیا اُسنے کہا قسم ہے تیری عزت وعظمت کی مین بنی آدم کا پیچھا نہ چھوڑونگا۔ اور اُنکی روح اور اُنکے جسم مین داخل رہونگا۔ اللہ تعالیٰ نے جوابدیا قسم ہے اپنے عزت وجلال کی مین اپنے بندونپر توبہ کا دروازہ نہ بند کرونگا یہانتک کہ آفتاب مغرب سے طلوع ہو۔ پس جو شخص رمضان مین توبہ کرنے کا ثواب حاصل کرنا چاہتا ہے اُس کو چاہیئے کہ اپنے پیٹ کو حرام سے اور اپنی زبان کو گناہ وغیبت اور چغلخوری سے محفوظ رکھے اور اپنے اعضا کو خطا اور گناہون سے پاک رکھے۔

شب قدر مین بیداری اور قیام کرنیکا بیان اور یہ کہ وہ صحیح روایتون کے اعتبار سے ستائیسوین رمضان کو ہوا کرتی ہے

جابر ابن عبداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ حضور نے فرمایا کہ جو شخص شب قدر مین صدق دل سے قیام کریگا اُس کے گذشتہ گناہ معاف کردیے جاوینگے۔ اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے راتون کو شب قدر سے زینت دی ہے اور اس کا نام شب قدر یون ہوا کہ اسمین تقدیرین رزق اور عمرین سال بھر کی لکھی جاتی ہین پس لیلۃ القدر راتون مین سب سے بزرگ اور برتر رات ہے۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سات چیزون کو سات چیزون مین پوشیدہ کر رکھا ہے رضا اور خوشنودی کو طاعت مین حقیقت کو معصیت مین۔ اسم اعظم کو قرآن مین۔ اولیاء کو عام لوگون مین موت کو عمر مین صلوٰۃ وسطیٰ کو دوسری نمازون مین اور لیلۃ القدر کو رمضان المبارک مین۔

محمد ابن فضل حسن اجری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک دن حجرۂ مبارک سے باہر تشریف لائے کچھ لوگ دعا مین مناجات کر رہے تھے حضور نے

سلہ اے اللہ مجھ کو بخش اور اپنی مغفرت مجھے عطا فرما ۱۲

فرمایا میں تمہارے پاس اس ارادہ سے آیا تھا کہ تم کو لیلۃ القدر کی اطلاع دوں۔ مگر مجھ کو خوف ہے کہ تم اس کو ضبط نہ کرسکو گے وہ تمہارے لئے باعث خیر و برکت ہے تم ات رمضان کے آخری عشرہ میں جبکہ ۹ راتیں باقی رہجائیں ڈھونڈھو اور تلاش کرو اسکی علامت خاص یہ ہے کہ وہ رات نہ زیادہ سرد ہوتی ہے اور نہ گرم اور اس کی صبح کو آفتاب کی شعاعیں بندھی رہتی ہیں۔ جس شخص نے اس رات میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ قیام بیداری کی اسکے لئے ہر ساعت کے عوض میں سو برس کی عبادت کا اجر اور ثواب ہے حضور نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میرا اور میری امت کا رمضان کی ستائیسویں شب میں قیام کرنا خواہ وہ اتنی ہی دیر ہو جتنی دیر کہ کوئی دودھ دوہنے والا دودھ دوہنے میں ٹھہر جاتا ہے۔ مجھ کو ایک مہینہ کے قیام اور بیداری سے زیادہ محبوب اور پسند ہے۔

عبید ابن عمرانؓ نے کہا کہ میں ایک رات کو بحیرۂ قلزم کے کنارہ تھا اور اسی کھاری پانی سے وضو کرنے لگا جب میں نے وہ پانی چکھا تو شہد سے زیادہ میٹھا معلوم ہوا۔ مجھ کو سخت تعجب ہوا جب میں لوٹا میں نے اس واقعہ کو خلیفۂ ثالث صاحب حیائے والایمان داماد رسول جامع قرآن حضرت عثمانؓ سے ذکر کیا انھوں نے کہا "اے عبید وہ ستائیسویں رمضان اور لیلۃ القدر کی ساعت رہی ہوگی جس شخص نے اس رات کو خدا کے ذکر میں زندہ رکھا اس نے گویا ہزار راتوں میں عبادت کی اور اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف کردیں گے۔

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا رمضان کی پہلی رات میں سو گیا اور عبادت سے غافل ہو گیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تو ستائیسویں شب میں بیدار رہ کیونکہ وہ رات خدا تک پہونچانیوالی ہے قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے جس شخص نے اس رات کو ذکر اور اوراد کے ساتھ زندہ رکھا اسکے لئے حج۔ عمرہ۔ اور جہاد کا ثواب ہے اتنی تعداد میں جتنے کہ اسکے جسم پر بال ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ستائیسویں رمضان کو بیس رکعتیں اس ترتیب سے پڑھیں کہ سورۂ فاتحہ کے بعد اکیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے وہ اپنے گناہوں سے اسطرح پاک و صاف ہو جاتا ہے گویا وہ ابھی پیدا ہوا اور ہر حرف کے عوض میں جو اُسنے نماز میں پڑھا ہے اسکے لئے جنت میں ایک شہر بنایا جائیگا جس میں اس قدر حوریں ہونگی جن کا شمار صرف خدا کرسکتا ہے

اور جس نے سورۂ اخلاص سو مرتبہ پڑھی اللہ تعالیٰ اُس کو ہزار سال کی عبادت کا ثواب عطا فرمائیگا
اور جسنے یہ دعا کثرت کے ساتھ پڑھی اسکے لئے جنت اور دیدار خدا واجب ہوجائیگا دعا یہ ہے اللہم
انک عفو تحب العفو فاعف عنی یا عفو یا عفو اللہ تعالےٰ تمام مسلمانون کو ایسی دعاؤن سے نفع
اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

کتاب لمعۂ نورانی مین حضرت خالد بن رافع نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب شب قدر آتی ہے تو حضرت جبرئیلؑ حسب حکم خداوندی فرشتون کی ایک فوج لیکر زمین پر اُترتے ہین اُن کے ہاتھ مین ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے جسکو آکر کعبہ کی پشت پر نصب کرتے ہین۔ حضرت جبرئیلؑ کے ستر ہزار بازو ہین جنمین دو بازو ایسے ہین کہ اُن کو شب قدر کے سوا کبھی نہین کھولتے۔ جب وہ بازو کھلتے ہین تو مشرق سے مغرب تک پھیل جاتے ہین۔ پس اپنے پرون کو پھیلا کر تمام فرشتے اُمت محمدی کے لئے دعائے خیر کرتے ہین اور اُن لوگون پر سلام بھیجتے ہین جو شب قدر مین بیٹھے یا کھڑے ہوئے عبادت الٰہی بجالاتے ہین اور ذکر خدا اور ادائے نوافل مین مشغول ہوتے ہین اُن لوگون کی دعاؤن پر سب فرشتے آمین کہتے ہین۔ جب صبح ہوتی ہے تو حضرت جبرئیلؑ سب فرشتون کو واپس آسمان پر جانے کا حکم دیتے ہین۔ فرشتے پوچھتے ہین کہ اے جبرئیلؑ یہ تو بتائے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ان نیک بندون کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔ حضرت جبرئیلؑ جواب دیتے ہین کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی نگاہ رحمت ڈالے اور تمام اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہ معاف فرمائے۔ البتہ ۹ قسم کے لوگون سے اللہ تعالیٰ آج کی رات بھی ناخوش رہا اور اُنکے گناہ معاف نہین فرمائے وہ ۹ قسم کے لوگ یہ ہین (۱) جو لوگ مال کی زکوٰۃ نہین دیتے (۲) جو لوگ خون ناحق کرتے ہین (۳) رشتہ دارون سے قطع تعلق کرنے والے جو کہ اُنسے کچھ سلوک نہین کرتے (۴) قبرستان مین جا کر ہنسنے والے (۵) لگائی بجھائی کرنے والے (۶) ظلم کرنے والے (۷) اُستاد کو تکلیف دینے والے (۸) نماز مین سستی کرنیوالے (۹) تین دن سے زیادہ مسلمان بھائی کی طرف سے دل مین کینہ رکھنے والے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شب قدر مین رات بھر عبادت الٰہی مین مشغول رہے اُس کو اللہ تعالیٰ ضرور داخل بہشت فرمائیگا اور مین اُسکی نجات کا ذمہ دار ہون اُس کو ستر سب

کی عبادت کا ثواب ملیگا اور اُسکے نامۂ اعمال مین سات ہزار سال کی عبادت لکھی جائے گی اور بہشت مین اُسکے لئے ایک محل تیار کیا جائیگا۔ جسکے ہزار دروازے ہونگے اور ہر ایک دروازے پر ہزار خادم ہونگے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شب قدر مین رات کو عبادت الٰہی کے لئے بیدار رہیگا اُس کو قیامت کے دن کچھ خوف وہراس نہ ہوگا اور عذاب قبر سے محفوظ رہیگا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر پر گذرے جسمین سے آواز آتی تھی کہ ہاے مین ذلیل وخوار ہوگیا ہائے مین نے عمر بیکار ضائع کی حضور رسالت نے اس شور وفریاد کے جواب مین فرمایا او غافل اگر تو عمر بھر مین ایکبار بھی شب قدر کو رات بھر عبادت کے لئے جاگ کر گذار دیتا تو قیامت تک تجھپر عذاب قبر نہ ہوتا پس جو مسلمان اس مبارک رات مین شب بیداری کریگا وہ گناہون سے بالکل پاک وصاف ہوجائیگا۔

کتابون مین لکھا ہے کہ شب قدر اللہ تعالےٰ کے نزدیک عزت وحرمت والی رات ہے پس جو شخص اس رات کی عزت کریگا اللہ تعالےٰ اُس کو عزت بخشیگا اور اُس کو ضرور جنت ملیگی کیونکہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ اُس شخص کو دوست رکھتا ہے جو شب قدر مین تمام رات عبادت الٰہی بجالائے۔

زاذان سے مروی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے شب قدر کو رمضان مبارک کے مہینے مین پوشیدہ رکھا ہے کیونکہ اس مہینے مین اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیک لوگ اکثر راتین جاگ کر گذارتے ہین اور بے شمار ثواب پاتے ہین پس ہر ایک مسلمان کو سزاوار ہے کہ اس مبارک مہینے مین راتون کو جاگا کرے اور ذوق وشوق سے اپنے پروردگار کو یاد کرے شب قدر مین جاگنے والے پر دوزخ حرام ہے اور جس حاجت کے لئے دعا مانگے گا قبول ہوگی اور دنیا مین وہ شخص کسی کا محتاج نہ ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایکبار سوال کیا کہ یارسول اللہ ارشاد فرمایئے کہ شب قدر کس رات واقع ہوتی ہے فرمایا رمضان مبارک کی ستائیسوین شب ہے اسیطرح حضرت

ابوسعید خدری نے پوچھا تو فرمایا کہ اکیسوین شب ہے۔ حضرت علیؓ نے سوال کیا تو فرمایا تئیسوین شب ہے حضرت عثمانؓ نے دریافت کیا تو فرمایا پچیسوین شب ہے حضرت انسؓ نے استفسار کیا تو انتیسوین شب فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ مختلف اقوال سنے تو تنہائی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حقیقت پوچھی ارشاد فرمایا کہ مین چاہتا ہون میری اُمت کے لوگ شب قدر کے لئے رمضان شریف کی اکثر راتون مین شب بیداری کرین لیکن مذہب صحیح تر یہ ہے کہ شب قدر رمضان کی ستائیسوین رات ہے۔

کتاب لمعۂ نورانی مین ابوالحسن علی عراقی نے کہا ہے کہ رمضان المبارک مین شب قدر کا حساب یہ ہے کہ اگر آخری تاریخ کا دن اتوار ہوگا تو شب قدر اُنیسوین کو پڑے گی اور اگر پیر کا دن ہوگا تو اکیسوین کو اور اگر منگل ہوگا ستائیسوین کو اور اگر بدھ ہوگا تو انتیسوین کو اور اگر جمعرات کا دن ہوگا تو پچیسوین کو اور اگر جمعہ ہوگا تو ستائیسوین کو اور اگر ہفتہ کا دن ہوگا تو تیئیسوین رات شب قدر ہے۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات پاک کی جس نے مجھے سچا نبی بناکر بھیجا ہے کہ مجھ سے جبریلؑ نے بواسطہ میکائیلؑ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد اپنے عزت وجلال کی قسم جو شخص شب قدر مین کسی کاغذ پر یہ آیت شریفہ لکھے " ولو ان قرانا سیرت بہ الجبال الایۃ اور اُس کاغذ کو پانی مین دھوکر پی لے تو اُس کو آخرت کے ہزار مہینون کا ثواب ملیگا۔ اور ہزار بیماریون سے وہ محفوظ رہیگا۔ جن مین سے ادنیٰ درجے کی بیماری برص اور جذام ہے۔ اور اگر اُس کاغذ کو اپنے مال واسباب یا غلہ مین رکھیگا تو اللہ تعالےٰ برکت عطا فرمائیگا۔

علماء کا قول ہے کہ شب قدر کو شب قدر یعنی عزت والی رات اسلئے کہتے ہین کہ اسی رات مین اللہ رب العزت نے اپنے عزت والے رسول پر اُس کی عزت والی اُمت کے لئے عزت والی کتاب نازل فرمائی ہے چنانچہ ارشاد باری ہوا " انا انزلنہ فی لیلۃ القدر " یعنی ہمنے قرآن پاک کو شب قدر مین اُتارا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحابؓ کو خوشخبری دیا کرتے تھے کہ رمضان شریف کا مبارک مہینہ آگیا۔ اس برکت والے مہینے کے

روزے تیرا اللہ تعالےٰ نے فرض فرمائے ہین اس مہینے مین دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہین اور شیاطین کو قید کر لیا جاتا ہے اور اسی مہینے مین شب قدر ہے جو ہزار ماہ سے افضل و برتر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام راتون سے افضل شب قدر ہے اور سب راتون سے بُری رات قبر کی پہلی رات ہے۔ نہایت خوش قسمت وہ شخص ہے کہ شب قدر مین عبادت ونوافل اور درود خوانی مین مشغول رہے تاکہ اُسپر سے اللہ تعالیٰ قبر کی پہلی رات کی سختیان دور کردے۔ جو شخص اپنی قبر کو قیامت تک روشن اور نورانی رکھنا چاہتا ہے تو چاہیئے کہ شب قدر مین رات بھر مشغول نماز وعبادت رہے۔

منقول ہے کہ فرشتے اور جن وپری حضرت سلیمان کی اطاعت مین پانچسو مہینے تک رہے اور سکندر رومی نے تمام دنیا کی حکومت پانچسو مہینے کی ہے یہ پورے ہزار مہینے ہوئے جو شخص صدق واخلاص سے شب قدر مین رات بھر عبادت کریگا اُس کو ہزار مہینے کا ثواب ملیگا۔

حضرت انسؓ نے ایک بار فرمایا کہ اے لوگو سنو اللہ تعالیٰ اپنے بندون پر شب قدر مین فضل کرتا ہے اور باران رحمت بھیجتا ہے اور اپنی رحمت عام مین کفار کو بھی شامل فرمالیتا ہے پس ہر ایمان والے کو چاہیئے کہ اس مبارک رات بھر مین ذکر الٰہی کرتا رہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ اس رات مین بہت کثرت سے اپنے حبیبؐ پاک پر درود بھیجتا ہے جو شخص اس رات مین درود شریف پڑھیگا اُس کی شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائینگے اور حضور کے ساتھ وہ شخص بہشت مین داخل ہوگا۔ اور چار یاران پاک کی ہمسائگی اُس کو نصیب ہوگی۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ ہم لوگون نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رمضان شریف کے روزے رکھے جب تیئیسوین رات آئی تو حضور نے ہم لوگون جمع کیا اور ایک تہائی رات تک نماز وعبادت مین مشغول رہے چوبیسوین شب کو کچھ نہین فرمایا۔ پچیسوین شب کو پھر اُسیطرح آدھی رات تک نماز پڑھائی۔ ہمنے عرض کی یارسول اللہ باقی آدھی رات جو رہ گئی ہے اگر ارشاد ہو تو وہ بھی نماز پڑھکر گذاردین۔ فرمایا کہ جو شخص امام کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتا ہے اُس کو رات بھر کی نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے پھر چھبیسون کو خاموش رہے اور ستائیسوین شب کو تمام اپنے اہلبیت کو بھی جمع کیا اور رات بھر ہم لوگون کو نماز پڑھاتے

رہے۔ یہانتک ہم لوگوں کو خیال ہوا کہ شاید آج سحری کھانے کا وقت نہ ملیگا۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ شب قدر کے بارے مین مختلف روایتین مین اور قطعی طور پر کوئی رات مقرر کیگئی نہین معلوم ہوتی۔ مین اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر بھروسہ کرکے کہتا ہون کہ شب قدر رمضان شریف کی ستائیسوین رات مین واقع ہے کیونکہ اسی کی طرف اللہ نے اپنے کلام پاک مین ارشاد فرمایا ہے انا انزلنہ فی لیلۃ القدر الخ لفظ لیلۃ القدر مین نو حرف مین اور یہ لفظ اس سورہ مین تین جگہ مذکور ہوا ہے۔ پس نو کو تین مین ضرب دینے سے ستائیس حاصل ہوتے مین جو شخص اس رات مین عبادت کے لئے صبح تک جاگتا رہیگا اس کو دیدار خدا نصیب ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ رمضان مین ایکبار فرمایا کہ ہر شے کا دل ہوتا ہے اور اس مبارک مہینے کا دل شب قدر ہے۔ جو شخص اس رات جاگے گا قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اس کی عزت کریگا اس کو تمام انبیا علیہم السلام کے سامنے ستر حلے بہشت کے ملین گے اور جو شخص شب قدر کی صبح کو غسل کریگا وہ تمام گناہون سے بالکل پاک وصاف ہوجائیگا۔

مسجد مین اعتکاف کرنے کا ثواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص خالصاً لوجہ اللہ رمضان شریف مین ایک دن اور ایک رات برابر اعتکاف کریگا اسکو تین سو شہیدونکا ثواب ملیگا اور یاد رہے کہ اعتکاف سنت موکدہ ہے۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص خالص نیت سے بغیر ریا اور شہرت کے ایک دن اعتکاف بجا لائیگا اس کو ہزار راتون کی شب بیداری کا ثواب ملے گا اور اسکے اور دوزخ کے درمیان تین خندقین حائل ہوجاوینگی کہ ہر خندق کے درمیان کا فاصلہ پانچسو برس کی راہ ہوگا۔

حضرت امام زہریؒ کا قول ہے کہ مجھے مسلمانون پر سخت تعجب ہے کہ وہ کیون اعتکاف کو ترک کرتے ہین۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت تھی کہ بعض اعمال کو کبھی کرتے تھے کبھی ترک فرما دیتے تھے لیکن اعتکاف آپنے کسی رمضان شریف مین ترک نہین فرمایا۔ وفات

پاک تک اُسکے پابند رہے۔ چنانچہ حضور کا ارشاد ہے کہ رمضان کے آخر دس روز مین مسجد کے اندر اعتکاف واجب ہے۔ پس جو شخص میرے ساتھ اعتکاف بجالانا چاہے وہ ماہ صیام کے آخری ایام کا پابند ہو۔ کیونکہ اُنھین راتون مین مین نے شب قدر کو پایا تھا۔ مگر وہ خاص رات مجھے بھلا دیگئی پس ان راتون مین مسلمان کو اپنی بی بی سے علٰحدہ رہنا چاہیئے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے تباشر وھن وانتم عاکفون فی المساجد یعنی اے مسلمانو جب تم مسجد مین معتکف ہو تو اپنی بیبیون کی صحبت سے دور رہو۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک بار رمضان المبارک کے پہلے دس روز مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعتکاف فرمایا پھر بیچ کے دس روز مین معتکف ہوئے اُسوقت آپ ایک ترکی قبے مین تشریف رکھتے تھے۔ اُس قبے سے سر مبارک باہر نکال کر ارشاد فرمایا اے لوگو مین شب قدر کی جستجو مین اعتکاف کرتا ہون کیونکہ وہ ایک رات ہزار مہینے سے افضل و برتر ہے اُس رات خدا کی عبادت کے لئے جاگنا ضروری ہے کیونکہ شب بیداری سے دل کو دنیا کے بکھیڑون سے فراغت ملتی ہے اور اپنے پروردگار کی طرف پوری توجہ ہوتی ہے اور بندہ اپنے مولا کی پناہ مین آجاتا ہے جس شخص پر کوئی بڑی مصیبت آپڑے اور وہ شب بیداری اختیار کرے تو اُس کی حاجت برآئیگی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص رمضان مبارک کے آخری دس دنون مین صدق و اخلاص کے ساتھ اعتکاف بجالائیگا اللہ تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال مین ہزار سال کی عبادت درج فرمائیگا اور قیامت کے دن اُس کو اپنے عرش کے سایہ مین جگہ دیگا۔ پس اہل ایمان کو چاہیئے کہ اس پاک مہینے مین اعتکاف ضرور کرین اور تلاوت قرآن و ذکر الٰہی مین مشغول رہین۔ دنیاوی لذتین چھوڑ دین اور اپنے آپ کو مردہ خیال کرین۔

مسئلہ۔ معتکف کے لیئے جائز ہے کہ سات ضرورتون کے لئے مسجد سے باہر آئے۔ پیشاب۔ پیخانہ۔ وضو۔ غسل (خواہ فرض ہو یا نفل) نماز جمعہ۔ نماز جنازہ۔ بادشاہ یا حاکم کے حکم کی وجہ سے۔ اور ان ضرورتون سے فارغ ہوتے ہی فوراً مسجد مین چلا جائے۔

مسئلہ۔ معتکف کے لیئے جائز ہے کہ بعد مغرب کھانا کھائے اور ضرورت کے وقت بات چیت کرے سر مین تیل لگائے۔ سوئے۔ بعض علمار کا یہ بھی قول ہے کہ بعد مغرب کھانے کے لئے گھر تک

جا سکتا ہے اور اگر عورت اعتکاف کرے تو وہ گھر مین اُس مقام پر جہان پنجوقتہ نماز پڑھتی ہے بیٹھی رہے جو عورت صدق دل سے اعتکاف کریگی اُس کو ہزار برس کی عبادت اور ہزار غازیون کا اور ہزار حج کا ثواب ملیگا۔

صدقۂ فطر محتاجون کو دینے کی فضیلت

حضرت ابن عبداللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے مسلمانو عیدالفطر کے دن نماز عید سے پیشتر محتاجون اور مساکین کو صدقہ دو یہی تمھارے نبی کی سنت ہے۔ صدقۂ فطر مسلمان چھوٹے بڑے مرد عورت آقا اور غلام پر واجب ہے جسکی مقدار یہ ہے کہ گیہون کا آدھا صاع یا چھوہارے یا جو یا منقے یا پنیر کا پورا ایک صاع یا اِس مقدار کی قیمت محتاجون کو دیدیجائے۔ صدقۂ فطر کے واجب ہونے کا وقت طلوع صبح ہے اور دیر ہوجانے سے ساقط نہین ہوتا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبتک صدقہ فطر ادا نہین کیا جاتا اُسوقت تک تمام رمضان کے روزے زمین و آسمان کے بیچ مین معلق رہتے ہین اور بارگاہ الٰہی تک نہین پہونچتے۔ پس صدقہ فطر ادا کرنے مین تین فائدے ہین (۱) روزون کا قبول ہونا (۲) جانکنی کی سختی سے محفوظ رہنا (۳) عذاب قبر سے امن پانا۔ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ عید کی رات مین جاگ کر عبادت الٰہی و کثرت درود شریف مین بسر کرے

حدیث شریف مین آیا ہے کہ صدقۂ فطر روزہ دار کو لغو اور بیہودہ باتون سے پاک کرتا ہے اور محتاجون کی خوراک ہے یعنی صدقۂ فطر ادا کرنے مین دو فائدہ ہین۔ ایک یہ کہ روزہ دار سے روزے کیحالت مین جو لغو اور بیہودہ باتین سرزد ہوئی ہین جنسے کوئی دینی یا دنیوی نفع نہین ہوتا یعنی اکثر لوگون کو بیہودہ بکنے کی عادت ہوتی ہے اور بعض تو فحش الفاظ بھی زبان پر لاتے ہین روزے کا خیال نہین کرتے اُمید ہے کہ ایسی بے احتیاطیون کا بدلا صدقۂ فطر ہوجائے۔ دوسرے یہ کہ صدقۂ فطر سے فقرا اور مساکین کو روزی پہونچتی ہے اور وہ لوگ بھی خوشحال ہو کر بھیک مانگنے کی ذلت سے بچتے ہین اور باطمینان عید کا دن گذارتے ہین چنانچہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے خطبہ مین فرمایا اے لوگو آج عید کے دن محتاجون کو سوال کی ذلت سے بے نیاز کرو
اور یاد رکھو کہ فرزند آدم کی عمر محدود ہے اور اُسکے عمل ایک خزانے مین جمع ہین پس جس کا خزانہ
نیکیون سے مالا مال ہے وہ خوش وخرم ہے اور جنے بُرے اعمال جمع کر رکھے ہین وہ زرد رو ہے۔
ہر ایک عمل کرنیوالے کے لیے پورا حصّہ ہے اور اللہ تعالٰی بندون کے کسی عمل کو فراموش نہین فرماتا
اور نہ اپنے بندون کو آزاد وبے مہار چھوڑتا ہے۔ جو شخص صدق واخلاص سے صدقۂ فطر ادا کریگا
اُسکے لئے پانچ نعمتین ہین (۱) رزق مین فراخی ہوگی (۲) یہ صدقہ اُسکی نماز ودعا کو عرش تک پہنچائیگا
(۳) مرتے وقت کلمۂ شہادت زبان پر جاری ہوگا (۴) قبر مین منکر ونکیر کو نہایت خوبی سے جواب دیگا
(۵) پل صراط سے گذرنے کے لئے یہ صدقہ سواری ہوجائے گا۔

بروایت زاذان حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایکبار آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کو صدقۂ فطر ادا کرنے کی ترغیب دی۔ جسپر جو حضرات خوشحال
تھے وہ محتاجون کو صدقہ دینے لگے۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ حضور رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی پشت کی جانب بیٹھے ہوئے کچھ اپنے ہونٹھون کو جنبش دے رہے تھے۔ حضور نے
جو مڑکر دیکھا تو پوچھا کہ اے ابوذرؓ تم چپکے چپکے کیا کہتے ہو۔ عرض کی یارسول اللہ اُسوقت حضور کے
اہل ثروت اصحاب صدقہ دے رہے ہین اور مین مفلس ونادار ہون اسلئے چپکے چپکے حضور پر
درود بھیج رہا ہون اور اپنے دل مین جانکنی کی سختی۔ عذاب قبر۔ پل صراط کی شدت عذاب
جہنم کی ہولناکی یاد کرکے ڈر رہا ہون۔ حضور نے ارشاد فرمایا اے ابوذرؓ تمھارا یہ عمل دنیا ومافیہا
سے بہتر ہے۔

روز عید الفطر کا شرف اور نماز کے لئے عیدگاہ جانے کی فضیلت

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص ماہ رمضان المبارک مین دن کو روزہ رکھے اور شب
کو نوافل ادا کرے اور عید کے دن صدقۂ فطر ادا کرکے عیدگاہ مین جائے تو عیدگاہ سے واپس
ہونے تک اُسکے تمام گناہ بخشدئے جائینگے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ عید کی نماز ہر مسلمان مکلف پر
واجب ہے اور نماز سے پیشتر مستحب ہے کہ غسل ومسواک کرے۔ خوشبو لگائے عمدہ لباس

جسکو شریعت نے مباح کیا ہو پہنے یعنی کپڑے نئے یا دُھلے ہوئے صاف ہون ریشمی لباس مردون کیلئے حرام ہے۔ یہان تک کہ بچّون کو پہنانا بھی روا نہین اِس کا گناہ مان باپ پر ہوگا اور قبل نماز کے کوئی میٹھی چیز کھائے اور بعد صبح صادق نماز عید سے پیشتر صدقۂ فطر ادا کردے اگر قبل نماز نہین دیا تو بعد نماز لیکن زوال آفتاب سے پیشتر صدقہ ادا کردے اسیطرح راستے مین تکبیر کہنا عیدگاہ مین سویرے سے حاضر ہونا بیدار دلی کے ساتھ نماز کے لئے جانا عیدگاہ کیطرف پیدل چلنا دوسرے راستے سے واپس ہونا اعمال مسنون ہین اور نماز عید شہر سے باہر ہونا چاہیئے گو جامع مسجد مین کتنی ہی گنجائش ہو البتہ امام کو چاہیئے کہ اپنا ایک نائب شہر مین مقرر کرے جو کہ بیمارون اور کمزورون کو نماز پڑھادے کیونکہ عیدین کی نماز بالاتفاق واجب ہے اور اکثر ائمہ کے نزدیک دونون جگہ جائز ہوگی لیکن جمعہ کی نماز ایک شہر مین دو جگہ نہین ہوسکتی کیونکہ جمعہ کے معنی جماعت قائم کرنا ہین اور تفرقہ کی صورت مین جماعت کا لفظ صادق نہین آتا عیدگاہ کے رستے مین تکبیر کہتے ہوئے چلنا مستحب ہے لیکن امام اعظم رح کے نزدیک عید الفطر مین باآواز بلند تکبیر نہ کہنا چاہیئے اور صاحبینؒ فرماتے ہین کہ بلند آواز سے تکبیر کہتا چلے اور عیدگاہ پہونچے پر تکبیر کہنا موقوف کردے۔ حضرت امام موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ کی نسبت منقول ہے کہ ہر دس قدم پر ایکبار تکبیر کہتے تھے۔ اگر گانون کا رہنے والا جس کو عیدگاہ پہونچنے کے لئے کئی میل طے کرنا ہین رات کو اپنی جگہ سے چلے تو تکبیر کہنا شروع کردے۔

دوگانہ عید الفطر کا بیان

طلوع صبح صادق سے نماز کا وقت شروع ہوتا ہے جب آفتاب کسی قدر بلند ہوجائے تو بغیر اذان واقامت کے امام دو رکعت نماز باجماعت پڑھائے۔ پیشتر تکبیر تحریمہ کہکر دونون ہاتھون کو کانون کی طرف لیجاکر زیر ناف باندھے اور سبحانک اللّٰھم پڑھے پھر تین بار اللہ اکبر کہے اور ہر ایک تکبیر کے درمیان بمقدار تین تکبیرون کے وقفہ کرے کیونکہ بغیر وقفہ کے تینو تکبیرونکے کہنے سے اہل جماعت اشتباہ مین پڑجائینگے اور دور والون کو دھوکا ہوگا ہر ایک تکبیر پر کانون تک ہاتھ لیجاکر چھوڑ دے۔ تیسری تکبیر کے بعد پھر زیر ناف دونون ہاتھ باندھکر تعوذ و تسمیہ کے بعد سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت جہر سے قرأت کرے اور اللہ اکبر کہکر رکوع مین جائے پھر جب دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو تو پیشتر قرأت ادا کرے اسکے بعد پہلے کیطرح تین بار اللہ اکبر

کہے اور ہاتھ کانون تک لیجاکر چھوڑتا جائے پھر چوتھی بار تکبیر کہکر رکوع کرے اس طور سے بحالت قیام گویا دو رکعتون مین نو تکبیرین ہوئین۔ سلام پھیرنے کے بعد منبر پر جائے اور دو خطبے پڑھے جن کا شروع تکبیر سے ہو۔ دونون خطبون کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جائے۔

احادیث مین آیا ہے کہ عید الفطر کی رات کو فرشتے حکم الٰہی سے راستون اور گلیون مین ندا کرتے ہین کہ اے مسلمانو تم کو اس ماہ مبارک کے روزے رکھنے کا حکم تھا تم بجا لائے۔ تم کو راتون مین نماز پڑھنے کا حکم ملا تم کاربند رہے۔ اب اُٹھو اور ایک وعدہ گاہ مین جاکر اپنے پروردگار کے سامنے صف بستہ ہو کر باادب کھڑے ہو پھر جب تم وہان سے لوٹو گے تو تمھارے سب گناہ بخشے ہوئے ہونگے۔ البتہ تم مین سے سات قسم کے گنہگار بخشش سے محروم رہینگے اور وہ یہ ہین (۱) گران بیچنے کے لئے غلّہ روک رکھنے والا (۲) ہمیشہ شراب پینے والا (۳) مان باپ کی نافرمانی کرنے والا (۴) رشتہ ناتہ توڑنے والا (۵) زناکار (۶) سود خوار (۷) دل مین کینہ رکھنے والا۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عید کے روز اللہ تعالیٰ زمین پر کچھ فرشتے بھیجتا ہے جو ندا کرتے ہین کہ اے اُمتیان محمدؐ چلو اور اپنے اُس پروردگار کے حضور مین آؤ جو لازوال بخشش والا ہے۔ تھوڑا سا عمل نیک بھی قبول فرماتا ہے اور بڑے سے بڑا گناہ معاف کر دیتا ہے۔ پھر جب سب لوگ میدان عیدگاہ مین نماز کے لئے جمع ہوتے ہین تو اللہ تعالیٰ خوش ہو کر فرشتون سے فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو تم نے دیکھا کہ محمدؐ کی اُمت پر مین نے رمضان کے روزے فرض کیے تھے اُنھون نے مہینہ بھر روزے رکھے مسجدون کو آباد کیا۔ میرے کلام پاک کی تلاوت کی اپنی خواہشون کو روکا اور شرمگاہون کو محفوظ رکھا اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی۔ اب ادب سے اظہار شکر کے لئے میری بارگاہ مین حاضر ہین مین اُن کو بہشت مین اِنکے اعمال نیک کا بدلہ دونگا۔ پھر ارشاد فرماتا ہے کہ اے اُمتیان محمدؐ جو چاہو مانگو اپنے عزت وجلال کی قسم کہ تم جو کچھ اس موقع پر مجھ سے سوال کروگے تمھین دونگا اور عیدگاہ سے گناہون سے پاک وصاف ہو کر لوٹو گے تم مجھ سے خوش ہو اور مین تم سے راضی ہون۔ یہ ارشادات سُنکر فرشتے خوش ہوتے ہین اور اِس اُمت کو بشارت دیتے ہین۔

بعض روایتون مین نماز عید کے بعد چار رکعت نماز نفل کا ثواب بھی آیا ہے۔ چنانچہ

مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دو دن دو رکعت نماز عید باجماعت کے بعد چار رکعت نماز نفل پڑھے۔ اس طور سے کہ پہلی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ سبح اسم ربك الاعلیٰ پڑھے تو اُسنے گویا پورے کلام کی تلاوت کی اور دوسری رکعت میں والشمس والضحها پڑھے۔ تو اُسنے گویا تمام دنیا کا ثواب جمع کر لیا اور تیسری رکعت میں والضحیٰ والیل اذا سجی پڑھے تو اُسنے گویا تمام دنیا کے یتیمون کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اور عمدہ کپڑا پہنایا اور چوتھی رکعت میں قل هو الله احد پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکے پچاس برس پچھلے اور پچاس برس آئندہ کے گناہ معاف فرماتا ہے اور آخرت مین اُسکے لیے پورا اجر

جان لینا چاہیے کہ عید اُسی کی ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا۔ عید اُسی کی ہے جو ایمان ویقین کے ساتھ خدا کی عبادت کرے عید اُسی کی ہے جو اپنے گناہون سے توبہ کرکے خدا کی طرف رجوع ہو عید اُسی کی ہے جو دل مین دیدار خدا کا اشتیاق رکھتا ہو۔ عید اُسی کی ہے جو اللہ تعالےٰ کی حرام فرمائی ہوئی چیزون سے اجتناب رکھے عید اُسی کی ہے جو قیامت کو پل صراط سے گذر جانے کے لئے تیار ہو عید اُسی کی ہے جو دنیا کو چھوڑ کر صرف خدا کا ہو رہا۔ اور جو خدا کا ہو رہا خدا اُسکا ہو جاتا ہے۔ پس اے خدا کے بندو خدا کے لئے خدا کے ہو رہو۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ عید الفطر کی رات کو فرشتے گلی کوچون مین صدا کرتے ہین جسکو جن وانسان کے سوا تمام مخلوق سنتی ہے کہ اے اُمتیان محمد اپنے پروردگار کے حضور آؤ۔ تمھارا رب بیحد بخشش کرنے والا ہے۔ تھوڑی سی نیکی بھی قبول کر لیتا ہے اور بہت بڑا گناہ معاف کر دیتا ہے پھر جب لوگ عیدگاہ مین صف بستہ باادب حاضر ہوتے ہین تو اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے اے میرے فرشتو بتاؤ کہ محنت سے اپنا کام کرنے والے مزدور کا معاوضہ کیا ہونا چاہیے۔ فرشتے عرض کرتے ہین خداوندا معاوضہ یہی ہے کہ اُس کی مزدوری پوری دیجائے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے فرشتو گواہ رہو مین اپنے ان نیک بندون کو رمضان کے روزے اور راتون کی نمازون کے بدلے مین اپنی خوشنودی اور اُن کے گناہون کی مغفرت سے مالا مال کرتا ہون پھر فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! مجھ سے مانگو اپنے عزت وجلال کی قسم کہ اس موقع پر اپنی دینی ودنیاوی حاجت جو کچھ مجھ سے مانگو گے قطعًا تم کو دون گا۔ سبحان اللہ۔ کیا رحمت الٰہی ہے ہر مسلمان کو چاہیے کہ عید کے روز عیدگاہ

تک بدل جائے البتہ کمزور اور بوڑھے ناتوان لوگ مستثنیٰ ہین اور عیدگاہ سے اپنے گھر کو دوسری راہ سے واپس آئے۔ اور اپنے بچّون کے لئے کچھ تحفہ لائے۔

محیط مین لکھا ہے کہ عید الفطر کی نماز ذرا دیر سے اور عید الاضحیٰ کی نماز سویرے پڑھنا سنت ہے اور جس شخص کو کسی عذر کی وجہ سے عید کی نماز با جماعت نہ ملے تو علیحدہ ادا کرے۔ ہدایہ مین لکھا ہے کہ اگر بارش وغیرہ کے عذر سے عید کے روز عید کی نماز نہ پڑھی جا سکے تو دوسرے روز ادا کر دیجائے اور عید الاضحیٰ کی نماز تیسرے روز تک بھی ہو سکتی ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ عید کی نماز ہر مسلمان آزاد اور بالغ پر واجب ہے۔ تحفہ خانیہ مین لکھا ہے کہ چھ شخصون پر نماز عید واجب نہین۔ عورت۔ غلام۔ مسافر۔ بیمار۔ اندھا۔ لنگڑا لیکن اگر یہ لوگ نماز مین شریک ہون تو بہت ثواب پائینگے۔ نماز سے فارغ ہو کر اپنے مقدور کے موافق فقیرون کو خیرات دے اور متقی و پرہیزگار لوگون کی ضیافت کرے۔ نفیس و لذیذ کھانے پکوائے اُس روز علما و صلحا کی زیارت کرے۔ قبرستان مین فاتحہ پڑھنے کے لئے جائے جو شخص عید کے دن اپنے مان باپ یا عزیز و قریب یا دوست آشنا کی قبر پر جائے اور قبل فاتحہ سورہ یسین پڑھ کر اُسکا ثواب میت کی روح کو بخشے اللہ تعالیٰ اُس کو ہر حرف کے بدلے بہشت مین درجہ بلند عطا فرمائیگا اور اُس کے نامۂ اعمال مین اسی قدر نیکیان لکھی جائینگی اور اُتنی ہی بُرائیان مٹا دیجائینگی۔

بروایت زاذان حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عید الفطر کی صبح کو حضرت جبرئیل علیہ السلام حسب ارشاد الٰہی حضرت رسالتمآب پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہونے کے لئے ستر ہزار فرشتون کی فوج تیار کرتے ہین۔ سب کے ہاتھون مین جھنڈیان ہوتی ہین حضرت اسرافیل دہنی صف مین اور میکائیل بائین صف مین ہوتے ہین یہ سب فرشتے ساق عرش کے نیچے آتے ہین جہان نور کی قندیلین آویزان ہے اور انبیاء و شہدا و صلحا کی روحین قیام پذیر ہین اُنکے درمیان ایک نہایت نورانی قندیل ہے جس کی روشنی چاند سورج کی روشنی پر بھی غالب ہے بلکہ چاند سورج کو اُسی سے روشنی پہونچتی ہے اُس قندیل کی چوڑائی ستر ہزار برس کی راہ ہے اور اُس کی لمبائی کا علم سوائے خدا کے کسی کو نہین۔ اُس مین حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح انور جلوہ افروز ہے۔ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام فوج ملائکہ کو لیکر وہان پہونچتے ہین۔ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ

وسلم کی جناب مین خدائے پاک کی طرف سے تحفہ درود وسلام پیش کرکے کمال ادب سے سامنے کھڑے ہوجاتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوجہ ہوکر فرماتے ہین اے جبرئیلؑ کیا قیامت برپا ہوگئی وہ کہتے ہین ابھی نہین حضور فرماتے ہین کہ پھر یہان کیسے آنا ہوا وہ عرض کرتے ہین کہ آج عید کا دن ہے آج وہ دن ہے کہ رحمت الٰہی جوش زن ہے۔ آج وہ دن ہے کہ رمضان کے روزہ دارون صدق دل سے تراویح وتسبیح پڑھنے والون اور فقرا ومساکین کو صدقہ دینے والون کو ثواب عظیم ملے گا سب لوگ صدقۂ فطر ادا کرکے میدان عیدگاہ مین دوگانۂ عید ادا کرنے کے لئے جمع ہونگے سب لوگ آپسمین ملکر خوشیان منائینگے یارسول اللہ اگر حضور آج اپنی اُمت کی شادمانی ملاحظہ فرمانا چاہین تو دنیا مین تشریف لیچلیے۔ مین اور تمام ملائکہ کی فوج ہمرکاب مین حاضر ہے۔ عرش سے لگا کر پہلے آسمان تک تمام فرشتے جمع ہین حضور دریافت فرماتے ہین کہ عرش الٰہی کی جانب یہ آوازین کیسی بلند ہین۔ حضرت جبرئیلؑ جواب دیتے ہین کہ یہ انبیا وشہدا ومومنین وصالحین کی روحین ہین جو آج کے مبارک دن کی خوشی مین مشغول ہین اور حضور کی خدمت مین التجا کرتی ہین اگر حضور دنیا کی طرف تشریف لیچلین تو ہم کو بھی ہمرکابی مین چلنے کی اجازت ملے کیونکہ دنیا مین اپنے متعلقین سے ہمارے دل لگے ہین آج حضور کے طفیل مین اُن کو دیکھ آئینگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ اے پاک روحو! اگر تمہارا یہ ارادہ ہے تو میرے ساتھ آؤ پس حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کو دیکھنے کے لیے دنیا مین تشریف لاتے اور تمام روحین جلو مین ہوتی ہین اور چارون طرف فرشتے گھیرے ہوئے رہتے ہین حضرت اسرافیلؑ ومیکائیلؑ اور تمام ملائکہ مقربین آگے آگے چلتے ہین بعض درود وسلام پڑھتے ہین اور بعض طرح طرح کے نعرے پکارتے ہین حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور کے پیچھے پیچھے ادب سے فوج ملائکہ کو ہمراہ لیے ہوئے چلتے ہین۔ انبیا کی روحین دہنی جانب شہیدون کی روحین بائین جانب اور مومنین کی روحین پیچھے ہوتی ہین سب کے درمیان مین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاند کی طرح براق پر جلوہ گر ہوتے ہین اور تمام روحین مثل ستارون کے نظر آتی ہین۔ اس تزک واحتشام سے جب زمین پر نزول ہوتا ہے تو تمام روحین حضور سے رخصت لیکر اپنی قبرون پر جاتی ہین وہان دیکھتی ہین کہ اُن کے جسم گل سڑکر خاک مین ملگئے ہین۔ بالون مین مٹی بھری ہوئی ہے اور تمام اعضا الگ الگ ٹکڑے ہین گوشت کو کیڑون نے کھالیا۔ ہڈیان بوسیدہ پڑی ہین آنکھون کے حلقے چوہون کا بل بن گئے یہ دیکھ

جسم ہین جو کسی زمانے مین گلاب کے پھول سے زیادہ خوشنما اور چاند سورج کے مانند روشن تھے آج اس بُری حالت مین نظر آرہے ہین۔ یہ حال دیکھ کر سب روحین بے انتہا گریہ و بکا کرتی ہین۔ پھر وہان سے اپنے اپنے گھرون مین پہونچتی ہین وہان دیکھتی ہین کہ اُن کے بچے یتیم ہین چہرون سے غربت کے آثار ٹپک رہے ہین اُنکے گھرون مین غیر لوگ رہتے ہین اُنکے مال وزر پر وارثون کا قبضہ ہے یہ کیفیت دیکھ کر اُن کے دلون مین رنج وغم کا جوش ہوتا ہے اور رو کر کہتے ہین اے ہمارے مان باپ اے ہماری اولاد۔ اے ہماری بیبیو۔ اے ہمارے رشتہ دارو۔ اے ہمارے ہمسایو اے ہمارے دوستو۔ سنو اور عبرت پکڑو۔ ہم کو کیون بھولے ہوئے ہو ہم بھوک کے دریا مین غرق ہین تم کو چاہیئے کہ جب مزیدار گوشت پکا کر کھاؤ تو ہمارے نام سے بھی ایک ہڈی پھینکدو۔ تھوڑا بہت کھانا محتاجون کو کھلادو یتیمون اور مسکینون کو صدقہ دیکر اُس کا ثواب ہمین بخشو۔ کیونکہ ہم کو دنیا مین تم سے تعلق رہا ہے ہم تمھارے مان باپ یا بھائی وغیرہ تھے اب ہم بھوک پیاس مین مبتلا ہین اور تم آسودہ و سیراب ہو ہم برہنہ جسم ہین اور تم مکلّف لباس مین ہو۔ اسی قسم کی باتین اور فریاد کرتی رہتی ہین۔ یہان تک کہ جب امام نماز عید سے فارغ ہوتا ہے تو سب روحین اپنے دلون مین صدمہ لیے ہوے اپنی اپنی جگہ واپس چلی جاتی ہین اور اُسکے بعد اُنکے پسماندون مین سے جو شخص مساکین اور محتاجون کو کھانا اور خیرات دیکر اُسکا ثواب میت کو بخشتا ہے وہ میت خوش ہو کر اُس کے لئے دعائے خیر کرتی ہے پس اے حرص وطمع کے بندو! ہوش مین آؤ صدقہ وخیرات دو علما اور پرہیز گارون کو کھانا کھلا کر اُسکا ثواب میت کو بخشو۔ کیونکہ مردہ لوگ تمھارے ہاتھون کو دیکھتے ہین اور تمھاری زبانون کے مشتاق ہین کہ اُنکے لئے فاتحہ پڑھو۔ چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ مردہ تم سے اس طرح فریاد کرتا ہے جس طرح ڈوبتا ہوا عاجزی سے پکارتا ہے۔

ماہ شوال کی فضیلت اور اُسکے چھ روزون کا بیان وثواب

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان شریف کے روزے رکھے اور پھر شوال مین چھ روزے بجالائے اُسنے گویا پورے سال بھر کے روزے رکھے۔ حضرت عبد اللہ نے اس حدیث کی توضیح مین فرمایا کہ سال بھر

کے روزے اس حساب سے ہوتے ہین کہ رمضان شریف کے تیس روزے تین سو روزدن کے برابر ہوئے اور شوال کے چھ روزے ساٹھ کے برابر اور سال کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا یعنی جو شخص ایک نیکی کریگا وہ دس گنا ثواب پائیگا شوال کے پہلے روزے کے بدلے مین اللہ تعالیٰ اُس کے چالیس برس کے گناہ بخشدیگا اور چالیس نبیون کا ثواب اُس کو عطا فرمائیگا اور بہشت کی چالیس حورین اُس کی زوجیت مین دیگا۔ دوسرے روزے کے بدلے مین ستر غزوات کا ثواب پائیگا اور عذاب قبر سے نجات ملیگی۔ تیسرے روزے کے بدلے مین ایک لاکھ شہیدون کا مرتبہ حاصل ہوگا اور قیامت کی سختی سے محفوظ رہیگا۔ چوتھے روزے کے بدلے مین دنیا و آخرت کی ستر حاجتین برآئینگی اور نامۂ اعمال دہنے ہاتھ مین دیا جائے گا۔ پانچوین روزے کے بدلے مین بہشت کے ستر حلے پہنائے جائینگے اور دعا قبول ہوگی چھٹے روزے کے بدلے مین اُس کو قیامت کے دن ایک لاکھ گنہگارون کی شفاعت کا حق ملیگا اور ساٹھ ہزار برس کی عبادت اُس کے نامۂ اعمال مین لکھی جائے گی اور ہر روز ایک لاکھ فرشتے اُس کی قبر کی زیارت کو آئینگے اور قیامت تک اُسکے لئے نیکیان لکھتے رہینگے پھر اگر وہ شخص اُسی سال مرجائے گا تو شہید ہوگا اور دیدار خدا اُس کو حاصل ہوگا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص شوال کے مہینے مین چھ روزے رکھیگا اُس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن طوق اور زنجیرون سے بچائے گا۔ قال اللہ الحج اشھر معلومت یعنی حج کے مقررہ مہینے ہین مفسرین کے نزدیک وہ مہینے یہ ہین۔ شوال۔ ذیقعدہ۔ ذی الحجہ۔

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شروع ماہ شوال کے چھ روزے پے درپے ماہ رمضان سے ملاکر رکھے تو اُسکے لئے چھ لاکھ برس کی عبادت اور چھ لاکھ اونٹ کی قربانی۔ اور چھ لاکھ غلام آزاد کرنے سے بھی افضل ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اے مسلمانو! شوال کے مہینے مین چھ روزے رکھ کر ضرور اپنے جسمون کو پاک وصاف کر لیا کرو کیونکہ اللہ تعالےٰ رمضان مین روزہ رکھنے والون کے اجسام دیکھتا ہے پس جو شخص اس مہینے مین حرام ومعاصی سے پرہیز رکھیگا وہ بہشت کا مستحق ہے ماہ شوال

مین فسق و فجور سے بچنا چاہیے کیونکہ اُمت لوط پر اُنکی بدکاری کی وجہ سے جو زمین کا طبقہ اُلٹ دیا گیا تھا وہ شوال کی پہلی تاریخ ہفتہ کا دن تھا۔ اصحاب اخدود جو آگ کے گڑھے مین جلکر ہلاک ہوئے وہ شوال کی پہلی تاریخ ہفتہ کا دن تھا۔ حضرت نوحؑ کی اُمت پہلی شوال کو ہفتہ کے دن طوفان مین غرق ہوئی۔ قوم عاد پر پہلی شوال کو بدھ کے دن عذاب صرصر آیا۔ حضرت صالحؑ کی امت پہلی شوال کو جمعرات کے دن مبتلائے عذاب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے عرش و کرسی۔ لوح و قلم۔ آسمان و زمین بہشت و دوزخ اور ملائکہ مقربین کو اتوار سے لیکر جمعہ تک ماہ شوال کی چھ تاریخون مین پیدا فرمایا۔ پس جو شخص شوال کے چھ روزے صدق و ایمان سے رکھیگا اُسکے نامۂ اعمال مین کل اُمت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی برابر ثواب لکھا جائے گا اور بہشت مین حضرت امیر حمزہؓ و عباسؓ و حسنؓ و حسینؓ رضی اللہ عنہم کی ہمسائگی مین جگہ ملے گی۔

ماہ ذیقعدہ کی فضیلت

حضرت خالد بن رافع سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اے مسلمانو ماہ ذیقعدہ کی تعظیم کرو کیونکہ یہ حرمت والے مہینون مین سب سے پہلا مہینہ ہے۔ اس مہینے کے ایام کو غنیمت جانو۔ جو شخص اس مہینے مین کسی روز ایک رکعت نماز نفل پڑھیگا یا ذکر الٰہی کریگا وہ اُس کیلئے ہزار سال کی عبادت سے افضل ہوگا اور گویا اُسنے خدا کی راہ مین ستر غلام آزاد کیے اور ستر درم خیرات کی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار خطبہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو نفلی روزون مین سب سے افضل و اشرف اللہ تعالےٰ کے نزدیک ماہ ذیقعدہ کے روزے ہین جو شخص اس مہینے مین ایک دن روزہ رکھیگا ہر ساعت مین اللہ تعالیٰ اُس کو ایک حج مقبول کا ثواب عطا فرمائے گا اور جسقدر سانسین دن بھر مین لیگا اُتنے ہی غلام آزاد کرنیکا ثواب ملیگا جو شخص اس مہینے مین ہفتہ کے روز روزہ رکھے اُس نے گویا چار لاکھ برس عبادت کی۔ جسنے اتوار کو روزہ رکھا اُسنے گویا چار لاکھ غلام آزاد کئے۔ جسنے پیر کے دن روزہ رکھا اُسنے گویا چار لاکھ درم راہ خدا مین خرچ کیے۔ جسنے منگل کو روزہ رکھا اُسنے گویا چار لاکھ حج مقبول ادا کیے جسنے بدھ کو روزہ رکھا اُسنے گویا بنی اسرائیل کے چار لاکھ انبیا کو کھانا کھلایا جسنے جمعرات کو روزہ رکھا اُسنے گویا چار لاکھ کنوئین خدا کے واسطے کھدوائے اور جسنے جمعہ کو روزہ رکھا اُسنے چار لاکھ فرشتون کا ثواب پایا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے ذیقعدہ کی پچیسوین تاریخ کا روزہ رکھا اُسنے گویا ہزار برس تک عبادت الٰہی کی کیونکہ اس تاریخ مین خانۂ کعبہ کی بنیاد پڑی ہے۔ جو شخص اس روز چار رکعت نماز ہر رکعت مین بعد الحمد سورۂ اخلاص تین بار پڑھے اُسکے لئے اللہ تعالیٰ بہشت مین یاقوت سرخ کا ایک محل بنائیگا۔ جسمین ایک سو چوراسی تخت ہون گے ہر تخت پر ایک نہایت حسینہ جمیلہ حور جلوہ گر ہوگی اگر اُسکے ناخن کا ایک ٹکڑا زمین پر گرے تو اُس کی چمک دمک کے سامنے چاند سورج مثل کنکر و پتھر کے دکھائی دین اور جو شخص پچیسوین ذیقعدہ کی رات کو سو رکعت نماز نفل ہر رکعت مین بعد سورۂ الحمد سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے اگر وہ شخص اُسی رات کو وفات پا جائے تو دنیا سے شہید اٹھیگا اور اللہ تعالیٰ اُسکے تمام چھوٹے بڑے ظاہر اور پوشیدہ گناہ بخشدیگا اور اُسکے لئے بہشت مین پانچسو برس کی راہ کے عرض و طول مین ایک عالیشان محل تیار فرمائے گا جسمین ہزار دروازے ہونگے اور ایک دروازے سے دوسرے دروازہ تک ستر برس کی راہ کا فاصلہ ہوگا۔ شراب طہور اُس کو پینے کے لئے ملیگی۔ قال اللہ تعالیٰ وسقاھم ربھم شرابا طھورا۔

علماء کا قول ہے کہ ساقی کی خدمت ادا کرنیوالے دس حضرات ہین (۱) حضرت موسیٰ جنھون نے پتھر سے پانی نکال کر اپنی قوم کو پلایا (۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام جن کی ذات سے زمین مکہ سیراب ہوئی (۳) مالک دوزخ جو دوزخیون کو زرد آب اور پیپ پلائیگا۔ (۴) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو قیامت مین حوض کوثر کے پانی سے اپنی اُمت کے پیاسون کو سیراب فرمائینگے (۵) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پرہیزگارون کو آب کوثر پلائین گے (۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اہل محبت کو سیراب کرین گے (۷) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ زاہدون کی پیاس بجھائینگے (۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ علماء کے ساقی ہونگے (۹) حوران جنت عارفون کو سیراب کرین گی (۱۰) اللہ تعالیٰ عز اسمہ اپنے گنہگار بندون کا ساقی ہوگا۔ یہ وہ گنہگار ہین جو مرنے سے پہلے توبہ کرتے ہین کسی عالم سے پوچھا گیا کہ قیامت کے روز خود حق تعالیٰ جو گنہگارون کا ساقی ہوگا اِس مین کیا حکمت ہے جواب دیا کہ ہر ایک جماعت کو اپنے اعمال نیک پر ناز و فخر ہوگا۔ چنانچہ زاہد اپنے زہد پر عارف اپنی معرفت پر علماء اپنے علم پر ناز کرین گے اور گنہگارون کو اپنے گناہون کی شرم سے جو کچھ ناز ہوگا وہ اپنے پروردگار اور اُسکی رحمت پر ہوگا۔ جب اُن کو اللہ تعالیٰ خود اپنی عنایت و رحمت کی شراب کا مزہ چکھائیگا تو وہ مست

وہ بیخود ہو جائینگے مستی مین طرب بڑھیگی۔ طرب سے طلب پیدا ہوگی۔ طلب کی وجہ سے شوق ہوگا اور جب شوق کا غلبہ ہوگا تو پردہ اُٹھ جائے گا اور اُنکی آنکھون کے سامنے جلوۂ الٰہی نمودار ہوگا۔ یہ مرتبے اُن لوگون کے لئے ہین جو ماہ ذیقعدہ کی پچیسوین تاریخ مین صدق ویقین سے چار رکعت نماز نفل پڑھین۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ذیقعدہ کی پچیسوین شب کو دو رکعت نماز ہر ایک رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص سات بار پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کو درجۂ شہادت عطا فرمائیگا اور بیحد نیکیان اُس کے نامۂ اعمال مین درج ہون گی۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص بعد نماز جمعہ کے چار رکعت نماز ہر رکعت مین بعد الحمد سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے اُس کو حج کا ثواب ملیگا اور جو شخص ہر روز شب کو یہ نماز پڑھے وہ گناہون سے ایسا پاک وصاف رہتا ہے کہ گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

(باب ۵۶) عشرۂ ذی الحجہ و قربانی کے فضائل۔ حضرت اسمٰعیلؑ کا حکم الٰہی کے آگے سر جھکانا۔ ان ایام مین نماز و وظائف اور خیرات کا ثواب

حضرت عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ذی الحجہ کے شروع دس دن کے برابر اور کوئی دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا نہین جمین اعمال نیک بہت محبوب وپسند ہون۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے زمانے مین ایک روز فرمایا اے مسلمانو اللہ تعالیٰ نے تم کو ماہ ذی الحجہ عنایت فرما کر عزت بخشی۔ پس اس مبارک مہینے مین اللہ تعالیٰ کی تعظیم بدرجۂ کمال بجا لاؤ اور اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت ہر گھڑی اُس کی یاد مین لگے رہو اس مہینے کے شروع دس دن کی عظمت نماز روزہ کی کثرت سے کرو انمین ہر ایک دن کو اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار دن کے برابر قرار دیا ہے اور ایام تشریق دس ہزار دن کے برابر اور عرفہ کا روز بیس ہزار دن

کے برابر ہے۔ جو شخص ان ایام مین روزہ رکھیگا اُس کو اللہ تعالیٰ دس بزرگیان عطا فرمائیگا (۱) رزق و عمر کی برکت (۲) مال و دولت کی زیادتی (۳) اُسکے بال بچون کی حفاظت (۴) گناہون کی معافی (۵) زندگی کی ترقی (۶) جانکنی کی آسانی (۷) قبر کے اندھیرے کی روشنی (۸) میزان عمل مین نیکیون کا پلہ بھاری ہونا (۹) عذاب دوزخ سے نجات (۱۰) بہشت مین درجہ کی بلندی پس ان ایام مین تسبیح و تہلیل۔ حمد ثنا۔ دعا و استغفار۔ صدقہ و خیرات کی کثرت کرنا چاہیے کیونکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اُس شخص کی حالت نہایت قابل افسوس ہے جو عشرۂ ذی الحجہ کی برکتون سے محروم رہا۔ یاد رکھنا چاہیے کہ ایام تشریق مین ہر نماز باجماعت کے بعد ایکبار تکبیر کہنا عرفہ کی فجر سے آخر ایام تشریق کی عصر تک واجب ہے۔

شرح اوراد مین ابوسعید عراقی سے منقول ہے کہ اطراف حجاز مین ایک نیکدل پاکدامن صالحہ بی بی رہتی تھین جنکا نام ہاجرہ تھا ہمیشہ دن کو روزہ رکھتین اور رات کو شب بیدار رہتین اتفاق سے حضرت ابراہیم علیہ السلام سیر کرتے ہوئے اپنے مقام سے وہان پہونچے اور اُن بی بی کے زہد و تقویٰ اور حسن و جمال کا شہرہ سنا۔ آپکو اُن بی بی کی جانب رغبت ہوئی اور اُن کے چچا سے آکے ملے۔ اُس شخص نے جیسے ہی حضرت ابراہیمؑ کی صورت دیکھی اور فضل و کرامت کے آثار اُنکے چہرۂ مبارک سے نمایان پائے نہایت خاطر و مدارات سے پیش آیا۔ آپنے اُس بی بی کے متعلق اپنی دل کی خواہش ظاہر فرمائی وہ شخص دل سے رضامند ہوگیا یہان تک کہ بی بی ہاجرہ کا عقد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کر دیا آپ اُن کو لے کر ملک شام مین آئے دونون میان بی بی بکمال محبت بسر کرتے تھے۔ اُن کو اولاد کی نہایت آرزو تھی۔ اکانوے برس کی عمر تک کوئی اولاد نہ ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اکثر بارگاہ الٰہی مین دعا کیا کرتے تھے کہ خداوندا مجھے فرزند صالح عطا فرما۔ آخر کار اُن کی دعا قبول ہوئی اور حضرت بی بی ہاجرہ کو حمل رہا جس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نہایت خوش ہوئے اور سجدۂ شکر بجا لائے۔ حضرت بی بی ہاجرہ کا بیان ہے کہ ایام حمل مین جو گرانی اور سستی عموماً عورتون کو ہوجایا کرتی ہے مجھے کچھ معلوم نہین ہوئی نو مہینے تک نہایت خوش و خرم رہی۔ اور بروقت ولادت بھی دردزہ کی کوئی تکلیف مجھے نہین پہونچی اور مادۂ نفاس بھی بہت کم مقدار مین خارج ہوا۔ بچہ پیدا ہونے پر حضرت ابراہیم علیہ السلام

نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جب ولادت کو سات روز گذر گئے تو عقیقہ کی تقریب پر تمام اشراف بزرگان شہر کی دعوت کی اور بیٹے کا نام اسمٰعیل رکھا۔ جب شہر کے اشراف و اعیان کھانا کھا کر واپس ہوئے تو آپس میں حضرت ابراہیمؑ کی خوش نصیبی کا تذکرہ کرتے جاتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکو پیرانہ سالی مین ایسا بےمثل فرزند نرینہ عطا فرمایا جس کا جواب تمام دنیا مین نہین وہ بچہ ختنہ شدہ سرگین آنکھون والا نورانی چہرہ والا ہے اور بعض اوقات خدا کے سامنے سجدہ بجا لاتا ہے فرشتے زیارت کو آئے اور روح محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُسکے اندر جلوہ ہے۔ غرض حضرت اسمٰعیلؑ روز بروز ہوشیار ہونے لگے دوسرے بچے جسقدر چھ مہینے مین بڑھتے ہین۔ حضرت اسمٰعیل اُسی قدر ایکدن مین بڑھتے تھے اور جب سن شریف سات برس کا ہوا تو اپنے قول و فعل کے نہایت سچے مشہور ہوئے۔ ہر وقت یاد الٰہی مین مشغول رہتے۔ جب خواب فرماتے تو دل بیدار رہتا۔ سوتے مین لبون کو کچھ جنبش ہوتی ایکبار حضرت ہاجرہ نے جو غور سے ہونٹھون کے ہلنے پر توجہ کی تو یہ کہتے ہوئے سنا کہ خداوندا اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخشدے۔ حضرت ہاجرہ نے حضرت ابراہیمؑ سے یہ کیفیت بیان کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دو رکعت نماز شکرانہ ادا کین ایک روز کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کسی ضرورت سے جنگل کو تشریف لیگئے تھے دن ڈھلے تک کوہ ابوقبیس کی طرف رہے اور عصر و مغرب کے درمیان دولتخانہ پر پہونچے جیسے ہی سواری سے اُترے حضرت اسمٰعیلؑ نے گھر سے نکلکر بکمال ادب و تعظیم سلام کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بیٹے کے حسن و جمال کو دیکھ کر دارفتہ ہوگئے اور قلب مین محبت پدری جوشزن ہوئی۔ بیساختہ ہاتھ بڑھا کر گود مین اُٹھا لیا اور پیار کرنے لگے اور محبت سے اُن کے چہرہ روشن کو دیکھتے رہے اسی محویت مین آفتاب غروب ہونے لگا۔ حضرت اسمٰعیلؑ نے پوچھا ابا جان! آپنے نماز عصر پڑھ لی یا نہین۔ فرمایا کہ ابھی نہین پڑھی وہ بولے تعجب ہے کہ مین باوجود غیر مکلف ہونے کے وقت پر فرض الٰہی ادا کرتا ہون اور آپ اسقدر سستی روا رکھتے ہین۔ حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی کہ خداوندا ابھی آفتاب کو غروب ہونے کا حکم نہ دینا۔ غرض آفتاب ٹھہرا رہا اور حضرت ابراہیمؑ نے نماز عصر پڑھی اور پھر فوراً آفتاب غروب ہوگیا۔ اُسوقت حق سبحانہ و تعالیٰ نے فرشتون سے فرمایا کہ دیکھو ابراہیمؑ جس کو مین نے اپنا خلیل بنایا ہے اسوقت اپنے بیٹے کیطرف ایسا مائل ہوا کہ میری یاد سے غافل ہوگیا جو شخص میرا خلیل ہو اُس کو غیر کی طرف متوجہ نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ میری

محبت لا دوال اور مخلوق کی محبت فنا ہونیوالی ہے۔ اے فرشتو دیکھو مین اس سہل انکاری کا عوض بڑا ہم سے لونگا اور اپنا حکم اُسپر جاری کرون گا۔ فرشتے یہ کلام سُنکر دنگ رہ گئے۔

صاحب روضۃ العلما نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہلی ذی الحجہ کی شب کو خواب مین دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ اے خلیل اللہ قربانی کرو۔ آپنے صبح کو بہت سی بکریان راہ خدا مین قربانی کین۔ دوسری شب پھر خواب مین دیکھا کہ قربانی کرنیکا حکم ہو رہا ہے صبح کو بہت سی گائین قربانی کین۔ تیسری شب پھر وہی خواب دیکھا اور صبح کو بہت سے اونٹ قربانی کیے اور محتاجون کو کھلا دیے اسیطرح ساتوین شب تک روز خواب مین قربانی کا حکم ملتا تھا اور صبح کو بہت سے جانور قربانی کر دیتے تھے آٹھوین شب کو جب پھر وہی خواب دیکھا تو عرض کیا خداوندا کیا چیز قربان کرون حکم ہوا اے ابراہیم اپنے جگر کے ٹکڑے فرزند دلبند کو ہماری راہ مین قربانی کردو یہ حکم پاکر حضرت ابراہیمؑ صبح کو متفکر اُٹھے۔ نوین شب کو خواب مین پھر دیکھا کہ گویا اپنے ہاتھ سے اپنے قرۃ العین فرزند کو ذبح کر رہے ہین یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا امتحان تھا۔ علی الصباح اُٹھکر حضرت ابراہیم نے یقین کر لیا کہ یہ حکم خدا کی طرف سے ہے جسپر عمل کرنا ضروری ہے۔ جب دسوین شب کو پھر یہی خواب نظر آیا تو آپنے بیٹے کو راہ خدا مین ذبح کرنیکا حتمی قصد کر لیا چونکہ اُن ایام مین حضرت ابراہیمؑ نے یہ رویائے صادقہ دیکھ کر معلوم کر لیا تھا کہ حکم الٰہی اسی طرح ہے اور قربانی فرزند کا قصد کر چکے تھے اس سے انکا نام یوم ترویہ یوم عرفہ و یوم نحر ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام دسوین صبح کو حضرت ہاجرہ کے پاس تشریف لیگئے اور فرمایا کہ بی بی اُٹھو اور اپنے فرزند کو نہلا دھلا کر تیار کر دو۔ آج اپنے دوست کی ضیافت مین جانا ہے۔ حضرت ہاجرہ نے حضرت اسمٰعیلؑ کو نہلایا کپڑون مین خوشبو لگائی۔ سر مین تیل ڈالکر کنگھی کی۔ آنکھون مین سرمہ لگایا اور بہت پیار سے گلے لگا کر باپ کے حوالہ کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اُنکا ہاتھ پکڑکر جبل عرفات کی طرف لیچلے اس اثنار مین شیطان لعین ایک بوڑھے آدمی کی صورت اختیار کر کے لاٹھی ٹیکتا ہوا حضرت ہاجرہؑ کے پاس آیا اور کہا کہ اے ہاجرہ کچھ تمھین خبر ہے کہ آج تمھارے بیٹے کو ضیافت کے بہانے سے اُسکا باپ کہان لے گیا ہے حضرت ہاجرہ نے کہا کہ میرا بیٹا اپنے باپکے ساتھ سیر کرنے گیا ہے شیطان بولا تمھارا خیال غلط ہے آج اُسکا باپ اُس کو ذبح کرنے کے لئے لیچلا ہے۔ حضرت ہاجرہ نے کہا یہ بالکل جھوٹ ہے۔ بھلا کہین باپ بھی بیٹے کو ذبح

کر سکتا ہے۔ شیطان کہنے لگا مین تم سے سچ کہتا ہون۔ ابراہیم کو خدا نے حکم دیا ہے کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے۔ یہ سنکر حضرت ہاجرہ نے کہا اے شخص اگر خدا کا حکم اسیطرح ہے تو مین اور میرا بیٹا دونون راضی ہین۔ ایک کیا اگر اسمٰعیل ایسے ہزار بیٹے ہون تو گھڑی بھر مین خدا کے حکم پر قربان کر دینے کے لئے بخوشی تیار ہون۔ یہ جواب سُنکر ابلیس علیہ اللعنۃ ناکام واپس گیا اور راستے مین حضرت اسمٰعیل سے ملکر اُن کے دلمین وسوسہ ڈالا۔ اُنھون نے کہا اے شیطان ملعون دور ہو کیونکہ مین حکم الٰہی کے آگے گردن جھکا چکا ہون پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اسی قسم کی باتین کین۔ حضرت ابراہیمؑ فورًا پہچان گئے کہ یہ شیطان لعین ہے اینٹ پتھر اُٹھا کر اُس کو مارنے لگے اور فرمایا اے مردود و ملعون میرے سامنے سے ہٹ جا غرض جب دونون باپ بیٹے پہاڑ کی گھاٹی مین پہونچے۔ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمٰعیلؑ کو ان الفاظ مین حکم الٰہی سنایا یابنی انی اریٰ فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ یعنی بیٹا! مین خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ جیسے تمھین اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہا ہون اب تم غور کر کے جواب دو تمھاری کیا رائے ہے۔ حضرت اسمٰعیلؑ نے سچے دل سے جوا بدیا یاابت افعل ماتومر ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین یعنی ابا جان! جو کچھ آپکو حکم ملا ہے آپ شوق سے اُس کو بجا لائیے۔ انشاء اللہ آپ مجھے ضبط کرنیوالا اور صابر پائیے گا۔ بیٹے کا جواب سُنکر حضرت ابراہیمؑ خوش ہوئے دونون پہاڑ پر آگے چلے۔ حضرت ابراہیمؑ نے ایک رسی اور ایک چھُری ہمراہ لے رکھی تھی حضرت اسمٰعیلؑ نے کہا ابا جان! میرے ہاتھ پاؤن رسی سے خوب مضبوط باندھ دیجئے تاکہ تڑپ نہ سکون اور اپنے لباس کا دامن سمیٹ کر کمر سے باندھ لیجیے تاکہ خون کی چھینٹین نہ پڑین اور چھُری کی دھار خوب تیز کر کے دہنے ہاتھ سے میرے حلق پر چلائیے اس کام سے فراغت کر کے جب گھر واپس تشریف لیجائیےگا تو میری مان کی خدمت مین میرا سلام عرض کر دیجئےگا اور اُنکے دل کو تشفی دیجیے گا۔ غرض جب دونون باپ بیٹے امر الٰہی بجا لانے پر صدق و اخلاص کے ساتھ رضامند ہوگئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیلؑ کو زمین پر لٹایا اور دونون ہاتھ پاؤن رسی سے باندھ دیے اور ذبح کرنے کے طریقہ پر بیٹھ کر چھُری ہاتھ مین لی۔ اُسیوقت غلبۂ محبت سے ضبط نہ ہوسکا۔ بے اختیار آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے۔ حضرت اسمٰعیلؑ نے کہا ابا جان! مصیبت مین صبر فرمائیے یہ امتحان الٰہی ہے مجھے ذبح کرتے وقت آپ اپنا منھ دوسری طرف پھیر لیجیے تاکہ

گلا کٹتا دیکھ کر آپ بے صبری کا اظہار نہ فرمائیں۔ حضرت ابراہیم بیٹے کی یہ ثابت قدمی اور تسلیم و رضا دیکھ کر شکر بجا لائے اور چھری حلق پر رکھدی اور تکبیر کہکر ذبح کرنے مین مشغول ہوئے لیکن اللہ تعالےٰ نے حضرت اسمٰعیل کے گلے پر ایک تانبے کا پتر رکھدیا تھا جسکی وجہ سے چھری کی دھار کا کوئی اثر نہ ہوتا تھا یا حضرت ابراہیم علیہ السلام اُنکے گلے پر چھری چلاتے تھے مگر نشان بھی نہ پڑتا تھا۔ ناچار ہو کر چھری کو پتھر پر تیز کیا اور اچھی طرح تیز کرکے پھر حضرت اسمٰعیلؑ کے گلے پر پھیرنے لگے مگر اب بھی گلا کٹنے مین وہی ناکامی تھی۔ آخرکار حضرت ابراہیمؑ نے غصہ کے مارے چھری کو پتھر پر پھینکدیا۔ حکم خدا سے چھری مین آواز پیدا ہوئی۔ اُسنے کہا اے خلیل اللہ آپنے بے قصور مجھے کیون زمین پر دے مارا مین حکم خدا سے مجبور ہون۔ مجھے اسمٰعیلؑ کو ذبح کرنیکا حکم نہین۔ پھر حضرت ابراہیمؑ نے دوسری خوب تیز چھری لی اور نہایت قوت سے تکبیر کہکر لخت جگر کی گردن پر پھیرنے لگے اور جوش محبت سے آنکھون مین آنسو ڈبڈبا رہے تھے۔ آسمانی فرشتے یہ تماشا دیکھتے تھے اور روتے تھے۔ خود شیطان کھڑا ہوا دونون باپ بیٹے کے صبر و تسلیم کو بنگاہ تعجب دیکھ رہا تھا اتنے مین حضرت جبرئیلؑ آسمان سے ایک بہشت کا مینڈھا لئے ہوئے نازل ہوئے اور آواز آئی کہ اے ابراہیم تمنے اپنے خواب کو پورا کیا۔ یہ مینڈھا تمھارے بیٹے کا فدیہ ہے وفدینه بذبح عظیم یعنی ہم نے اسمٰعیلؑ کے فدیہ مین ایک ذبح عظیم عنایت کیا اُسی کے ساتھ اللہ اکبر اللہ اکبر کی آواز بلند ہوئی۔ حضرت ابراہیمؑ نے یہ آواز غیب سنکر کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر حضرت اسمٰعیلؑ پکار اُٹھے اللہ اکبر وللہ الحمد یہی الفاظ زبان پر لانا پچھلی اُمتون کے لیے سنت ہو گیا اور تمام اعمال سے افضل تر اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہی باعظمت الفاظ ہین۔

اے مسلمانو یہ مقام غور ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرزند کی قربانی کا حکم دیا تھا وہ حضرت اسمٰعیلؑ کو ذبح کرنے پر آمادہ ہو گئے اب اپنی حالت دیکھو کہ گائے بکری کی قربانی بھی تمپر شاق ہوتی ہے۔ سوچو تو سہی کہ اگر تمپر اللہ تعالیٰ اولاد کی قربانی واجب کر دیتا تو کیا کرتے وہ لوگ خوش نصیب ہین جو عید الاضحیٰ مین نہایت شوق و محبت سے قربانیان کرتے ہین اور وہ لوگ بدبخت ہین جو اس نیک کام مین بخل روا رکھتے ہین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے مسلمانو قربانی کے جانورون کو کھلا پلا کر

خوب فربہ کیا کرو۔ کیونکہ یہی جانور قیامت کے دن پل صراط پر سواری کا کام دینگے۔ عید الاضحیٰ کے دن خدا کے نزدیک خون کے قطرے زمین پر گرانے سے بڑھکر کوئی عمل نہین قربانی کے خون کا پہلا قطرہ جو زمین پر گرتا ہے وہ قربانی کرنیوالے کے تمام گناہون کا کفارہ ہوتا ہے پس چاہیئے کہ قربانی کا جانور پاک کمائی سے خریدا جائے اور اُس مین کوئی ظاہری عیب اور بدنمائی نہو نماز عید سے پہلے قربانی جائز نہین۔ جب عیدگاہ سے نماز پڑھکر اپنے مکان پر پہونچے بیشتر قربانی کرے ہر ایک مسلمان پر جو کہ آزاد اور مقیم اور صاحب نصاب ہو قربانی واجب ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے مسلمانو ترویہ کی رات اور عرفہ کی رات کی تعظیم کرو۔ یہ دونون راتین اللہ تعالیٰ کے نزدیک باعظمت ہین جو شخص اُنمین جاگ کر عبادت الٰہی کریگا وہ ضرور داخل جنت ہوگا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شخص ماہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے ساتوین تک روزے رکھے اللہ تعالیٰ اُس کو ہر روزے کے بدلے ستر غازیون ستر ولیون۔ ستر حج وعمرہ کا ثواب عطا فرمائیگا اور جو شخص ترویہ کے دن روزہ رکھے اُسکے سو غلام آزاد کرنے سو شہید دن سو مسجدین تعمیر کرنیکا ثواب ملیگا اور جو عرفہ کے دن روزہ رکھے اُسکو بہشت مین دو سو شہر دو سو حورین دو سو ریشمی حُلّے دیے جائینگے اور جو شخص قربانی کے دن نماز سے فارغ ہونے تک کھانے پینے سے مثل روزہ دارون کے پرہیز رکھے اُس کو بنی اسرائیل کے پانچسو نبیون کے برابر ثواب ملیگا اور گویا اُسنے راہ خدا مین پانچسو کافرون کو قتل کیا اور پانسو مظلوم مومن کا ثواب پائیگا اور جو شخص بعد نماز عید اونٹ یا گائے یا بکری کی قربانی کرے اللہ تعالیٰ اُس کو اسقدر ثواب بخشیگا کہ گویا اُسنے خدا کی راہ مین ہزار اونٹ اور ہزار گھوڑے غازیون کو سواری کے لئے دیے اور ہزار حافظون کے برابر ثواب پائیگا جو خدا کے واسطے تلاوت قرآن مجید کرتے ہون۔ اور جو شخص ان ایام مین صدقہ و خیرات دیگا اُسنے گویا تمام دنیا کا چاندی سونا رضائے الٰہی کے لئے جنگ بدر کے موقع پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو بخشدیا۔ اور جس نے کسی بھوکے کو کھانا کھلایا اُسنے گویا بنی اسرائیل کے ستر نبیون اور ایک لاکھ یتیمون اور ایک لاکھ علمار کو آسودہ شکم کر دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ جو شخص سال میں پانچ راتوں کو شب بھر عبادت الٰہی کے لیے بیدار رہے وہ ضرور داخل بہشت ہوگا (۱) عید الفطر کی رات (۲) عاشورہ محرم کی رات (۳) یوم ترویہ کی رات (۴) عرفہ کی رات (۵) دسویں ذی الحجہ کی رات اور بعض احادیث میں آیا ہے کہ جو شخص عید کی رات شب بیداری میں گذارے تو قیامت کے دن اسکے قلب پر کچھ ہول و دہشت نہ ہوگی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے یوم ترویہ کا روزہ رکھا اُسنے گویا بارہ ہزار برس خدا کی عبادت کی اور جسنے عرفہ کے دن روزہ رکھا اُسنے گویا چوبیس ہزار برس عبادت کی اور جو عید الاضحیٰ کے دن نماز عید تک روزہ دار رہا اُسنے گویا ساٹھ ہزار برس عبادت کی اور اُس کو اللہ تعالیٰ ہزار شہیدوں اور ہزار حاجیوں کا ثواب عطا فرمائیگا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس شخص نے ماہ ذی الحجہ کے آخری دن اور ماہ محرم کی پہلی تاریخ کا روزہ رکھا تو اُسنے ایک سال کو روزے پر ختم کیا اور دوسرے کو روزے سے شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ ان دو روزوں کو پچاس برس کے گناہوں کا کفارہ کر دیگا اور جس شخص نے ذی الحجہ کی پندرھویں یا ستائیسویں کو روزہ رکھا تو اُس کی دینی و دنیاوی ستر حاجتیں پوری ہونگی اور ستر شہیدوں کا ثواب پائیگا اور جو شخص ان تاریخوں میں بارہ رکعت نماز ہر رکعت میں بعد الحمد بیس مرتبہ سورہ قل ہو اللہ پڑھے اُس کو اسقدر ثواب ملیگا کہ گویا اُسنے دوسرے ایام میں ستر ہزار رکعت پڑھی اور جو شخص ان دنوں میں کوئی درم یا کوئی کپڑا راہ خدا میں خیرات دے اُسکی قبر پر ہر روز ستر ہزار مقرب فرشتے زیارت کو آئینگے اور قیامت تک اُسکے لئے نیکیاں لکھتے رہینگے اور بہشت میں اُس کو ستر حوریں ملینگی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذی الحجہ کے مہینے میں کسی بھوکے کو پیٹ بھر کھانا کھلائے اُسنے گویا تمام امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسودہ شکم کیا۔ اُس شخص پر قیامت کی سختی آسان ہوگی اور میزان عمل میں نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا اور جو شخص اس مہینے میں کسی حاجتمند مسلمان کو کپڑا پہنائے اللہ تعالیٰ اُسکو روز قیامت کی تنگدستی میں ستر تاج اور ستر خلعت عطا فرما کر اپنے عرش کے سایے میں جگہ دیگا اور جو شخص کسی کو نیا پرانا جوتا دے اُسپر اللہ تعالیٰ پل صراط سے گذرنا آسان کر دیگا اور سائل وہ جوتا پہنکر جسقدر قدم چلیگا ہر قدم کے بدلے اُس جوتا دینے والے کو ایک مہینہ کی عبادت کا ثواب ملیگا اور ستر برس

کے گناہ معاف ہون گے اور جو شخص اس مہینے مین حضور قلب سے دو رکعت نماز پڑھے اُس کو ہر رکعت کے مقابلہ مین بہشت کا ایک شہر اور ایک براق عطا ہوگا اور جو کوئی سورۂ اخلاص اور انا انزلناہ سو مرتبہ باوضو پڑھے اُس کو بیس ختم قرآن کا ثواب ملیگا اور گویا اُسنے سو مرتبہ راہ خدا مین جہاد کیا اور جانکنی کی سختی اُسپر آسان ہوجائے گی اور جو شخص اس مہینے مین علمائے دین کی زیارت کرے اُسنے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور کے اصحاب کو دیکھا اور اُسکے نامۂ اعمال مین اللہ تعالیٰ شب قدر کی عبادت کا ثواب درج فرمائیگا اور جو شخص ایکہزار بار درود شریف پڑھے اُسنے گویا دوسرے ایام مین سو برس تک درود پڑھا اور مرتے وقت بکمال فصاحت اُسکی زبان پر کلمۂ شہادت جاری ہوگا۔ اور قیامت مین اُسکا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ مین دیا جائیگا۔

فقیہ ابو اللیثؒ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الاضحیٰ مین دو جانور قربانی کرکے فرمایا کرتے تھے خداوندا مین نے ایک جانور اپنی طرف سے اور دوسرا اپنی اُمت کی طرف سے قربانی کرتا ہون۔ پس جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے قربانی کریگا وہ بے شمار ثواب پائیگا۔ بلکہ فتاویٰ اکبر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف سے قربانی کرنا مستحب لکھا ہے۔

جسپر قربانی واجب ہو اُسکے لئے مستحب ہے کہ نماز عید سے فارغ ہوکر قربانی کرے اور قربانی کا گوشت کھائے اور تمام گوشت کے تین حصے کرکے ایک حصہ محتاجون کو دے اور ایک حصہ اپنے رشتہ دارون اور احباب مین تقسیم کرے اور ایک حصہ اپنے گھر مین صرف کرے جو شخص خالص نیت سے قربانی کریگا وہ تمام گناہون سے پاک وصاف ہوجائیگا اور سال بھر تک اللہ تعالیٰ اُسکے رزق مین برکت دیگا۔ اُس کو کسی کا محتاج نہ کریگا پھر قیامت کے دن وہی قربانی کا جانور اُسکے سامنے پیش کیا جائیگا جسپر سوار ہوکر پل صراط سے کوندتی ہوئی بجلی کی طرح گذر کر داخل بہشت ہوگا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص عشرۂ ذی الحجہ مین سے کسی رات کو رات بھر جاگ عبادت الٰہی بجا لائیگا اُس کو اللہ تعالیٰ اُس سال کے حج کا ثواب عطا فرمائیگا اور جو شخص ان ایام مین بصدق واخلاص سے دو رکعت نماز نفل ادا کرے اُسنے گویا فرشتون کے مانند عبادت کی اور جسنے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کا ورد ان ایام مین رکھا اُس نے گویا ملائکہ کے برابر تسبیح پڑھی اور ان ایام مین خیرات کرنے والے صدقہ دینے والے کے لئے بہت

بڑا اجر و ثواب ہے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص ماہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ شب کو چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اُسکے نامۂ اعمال مین پچیس برس کی عبادت کا ثواب درج فرمائیگا اور وہ مرنے سے پہلے بہشت مین اپنا مقام دیکھ لیگا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص ذی الحجہ کی دسوین رات کو چار رکعت نماز نفل ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ انا اعطینٰک الکوثر تین بار اور سورۂ قل ھو اللہ احد سات بار پڑھے اللہ تعالیٰ اُسکی نماز کو اعلیٰ علیین مین درج فرمائیگا اور اُسکو بیحد حساب ثواب ملیگا۔ گویا اُسنے ہزار اشرفیان محتاجون کو خیرات کین اور ستر غلام راہ خدا مین آزاد کیے پھر جب سلام پھیرے دس بار یہ کہے لآ الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین اور دس بار درود شریف پڑھے تو اُس کو سو غلام آزاد کرنے کا ثواب ملیگا اور اُسکے مرنے کے وقت آسمان سے فرشتے اُترکر اُسکو دخول بہشت کی خوشخبری سنائینگے اور قیامت کی تمام سختیان اُسپر آسان ہو جائین گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ماہ ذی الحجہ کے شروع دس روز مین ہر روز سو بار یہ پڑھ لیا کرے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ الھا واحدا احدا صمدا ا لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا تو اُسکے نامۂ اعمال مین ایک لاکھ بیس ہزار نیکیان لکھی جائینگی اور اُسیقدر بُرائیان اُسکی مٹائی جائین گی اور اسیقدر درجے اُسکے بڑھا دیے جائینگے اور قربانی کے دن ایک فرشتہ اُس کو آواز دیگا اے ولی اللہ اب اعمال نیک مین مشغول ہو گویا تجھ کو اللہ تعالےٰ نے بخشدیا اور جب وہ شخص عید کی نماز پڑھیگا توجسقدر اُسکے جسم پر بال ہین اُسیقدر اُس کو ثواب عطا ہوگا۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص عشرۂ ذی الحجہ کی راتون مین ہر روز شب کو سورۂ والفجر سات مرتبہ پڑھ لیا کرے۔ اللہ تعالیٰ اُس کو اور اُسکے گھر والون اور اُسکی اولاد اور مان باپ کو بخشدیتا ہے اور جو شخص دن رات مین سو بار درود شریف پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اُس کے جسم کو آتش دوزخ پر حرام کردیگا اور جو شخص ان ایام کے ثواب و فضیلت کا قائل نہ ہوگا اُسکا ٹھکانا دوزخ

ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ان الذین لا یرجون لقاءنا الخ یعنی جو لوگ ہماری لقا کے
اُمیدوار نہین اُن کے لئے جہنم ہے۔بعض علما نے کہا ہے کہ لقا سے مراد اجر و ثواب ہے اور بعض
کا قول ہے کہ لقا کے معنی دیدار الٰہی کے ہین۔

خالد بن رافع نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص عشرۂ ذی الحجہ
کی راتون مین کسی رات بارہ رکعت نماز پڑھ کر اُسکا ثواب بطور ہدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت مین پیش کرے تو اُس شخص کا نام زمرۂ ابدال مین لکھا جائیگا۔اور اُس کو سو حج و عمرہ کا ثواب
ملے گا اور گویا اُسنے خانہ کعبہ کی تعمیر کی اور جو شخص بعد نماز کے سو بار درود شریف پڑھا کرے
وہ اسقدر ثواب پائیگا گویا اُسنے تمام آسمانی کتابین اور صحیفے پڑھے اور ستر نبیون کے برابر اُسکو اجر ملیگا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ جو شخص راہ خدا مین خالص نیت سے ایک جانور قربانی کرتا ہے اُس کو اسقدر ثواب ملیگا جسکا شمار
سوا اللہ تعالیٰ کے فرشتون کو بھی معلوم نہین۔چنانچہ قربانی کا ادنیٰ ثواب تو یہ ہے کہ خون کا پہلا قطرہ
جو زمین پر گرتا ہے اُسکے ثواب مین قربانی کرنیوالے کو ستر درجے ملتے ہین۔دوسرے قطرے کے بدلے
مین ستر نیکیان پاتا ہے۔تیسرے قطرے پر ستر گناہ اُسکے مٹ جاتے ہین اور چوتھے قطرے پر اُسکے
منھ کی ہوا جو تکبیر کہنے کے وقت نکلتی ہے خدا کے نزدیک مشک سے زیادہ خوشبو ہوگی۔پانچوین قطرے
پر اُسکی زبان اور تمام جسم گناہون سے ایسا پاک ہو جائیگا کہ گویا آج ہی اپنی مان کے پیٹ سے پیدا
ہوا ہے۔چھٹے قطرے پر اُسکے لئے بہشت مین ایک شہر تیار کیا جائیگا۔ساتوین قطرے پر قیامت کے دن
مخلوقات کی سرداری پائیگا۔آٹھوین قطرے پر اُس کو اور اُسکے گھر والون اور مان باپ کو بخشدیا جائیگا
نوین قطرے پر اُسکے اور دوزخ کے درمیان ایک خندق حائل ہو جائے گی جسکا عرض پانچسو برس کی
راہ ہوگا۔دسوین قطرے پر اُسکا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ مین دیا جائے گا۔گیارہوین قطرے پر اُس کی
نمازین اور نیک دعائین قبول ہونگی۔بارہوین قطرے پر اسکے لئے آتش دوزخ حرام ہو جائے گی
تیرھوین قطرے پر اُسکو ستر ہزار حورین ملین گی۔چودھوین قطرے پر اُسکے نامۂ اعمال مین ستر نبیون کا
ثواب درج کیا جائیگا۔پندرھوین قطرے پر مرنے کے وقت ملک الموت اُسکو مغفرت و رحمت کی
خوشخبری سُنائیگا۔سولھوین قطرے پر جانکنی کی سختی اُسپر آسان ہوگی۔سترھوین قطرے پر اُسکو طوق و

زنجیر کے عذاب سے آزادی عطا فرمائے گا۔ اٹھارھوین قطرے پراُسکو ستر غلام آزاد کرنیکا ثواب ملیگا
انیسوین قطرہ پرپل صراط سے گذرنے کیلئے اُسکو ایک براق ملیگا جسپر سوار ہوکر چشم زدن مین داخل بہشت
ہوجائیگا۔ بیسوین قطرے پر قیامت مین حساب وکتاب کے وقت اُسپر رحمت الٰہی نازل ہوگی اکیسوین
قطرے پراُسکے چھوٹے بڑے تمام گناہ معاف کردئے جائینگے۔ بائیسوین قطرے پراُس کو اللہ تعالےٰ
قیامت کے دن جبکہ تمام لوگ دھوپ مین ہونگے اپنے عرش کے سایے مین جگہ دیگا۔ اسیطرح ہر
ایک قطرے پر ثواب بڑھتا چلا جاتا ہے جو حد وحساب سے خارج ہے پھر جب ذبح سے فارغ ہوتا
ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی آنکھون کے سامنے ایک جگمگاتا ہوا نور پیش کرتا ہے اور جب بُھنے ہوئے گوشت
کی بوٹی کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکی قبر کو ستر برس کی راہ کے برابر فراخ اور روشن کردیتا ہے اور جب
محتاجون کو تقسیم کرنے کے لئے گوشت لیجاتا ہے تو اُس کو پہلا قدم اُٹھانے پر سفر حج کا ثواب ملتا ہے دوسرے
قدم پر رزق وعمر مین برکت ہوتی ہے۔ تیسرے قدم پراُسکے نامۂ اعمال مین کوہ ابوقبیس کے برابر ثواب
لکھا جاتا ہے۔ چوتھے قدم پراُس کی آنکھون مین حضرت عثمان کے مانند حیا پیدا ہوتی ہے۔ پانچوین قدم
پراُسکے قلب کو نرمی عطا ہوتی ہے۔ چھٹے قدم پراُس کو اللہ تعالیٰ جل شانہ فرزند صالح عطا فرمائیگا
جو قیامت مین اُسکا شفیع ہوگا ساتوین قدم پراُس کی قبر اسقدر فراخ کردیجائے گی جسقدر آسمان کی
چوڑائی ہے۔ اسیطرح ہر ایک قدم پر ثواب بڑھتا جائے گا۔ جسکا حساب بجز خدا کے کوئی نہین جانتا
پھر جب اپنے بال بچون کے ساتھ بیٹھکر قربانی کا گوشت کھاتا ہے تو پہلے لقمے پراُسکو ستر نبیون کے
برابر ثواب ملتا ہے۔ دوسرے لقمے پر ستر حج کا ثواب۔ تیسرے لقمے پر ستر غازیون کا ثواب چوتھے
لقمے پر ستر گھوڑے خدا کی راہ مین دینے کا ثواب حاصل کرتا ہے۔ پانچوین لقمے پراُسکو اللہ تعالیٰ ایمان
کامل نصیب کریگا چھٹے لقمے پراُس کی قبر مین بہشت کی ایک کھڑکی کھاجائے گی۔ جس سے قیامت
تک روشنی رہیگی۔ ساتوین لقمے پراُسکی قبر مین سات روزن ہونگے جنسے بہشت کی خوشگوار ہوائین
اور خوشبوئین آئینگی اور جو شخص اُس قربانی کے گوشت مین سے کسی کو کچھ کھلائیگا تو ستر شہیدون کا ثواب
پائیگا اور مرنے کے وقت فرشتہ موت اُس کو بشارت سُنائیگا کہ اے شخص تجھ کو اللہ تعالیٰ نے
عذاب سے بالکل آزاد کردیا اور سال آئندہ تک فرشتے اُسکے محافظ رہینگے۔
ابوسعید بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ ایکبار ذی الحجہ کے موقع پر حضرت مکحول شامی نے کہا

کہ اے لوگو اگر ہو سکے تو اپنے کپڑے بیچکر قربانی کے لئے گائے یا بکری خریدو۔ کیونکہ قربانی کے ہر قطرے اور ہر لقمے پر بے حد حساب ثواب ملتا ہے۔ چنانچہ پہلے لقمے پر اللہ تعالیٰ پہلے آسمان مین ایک پرندہ سفید رنگ انڈے کے برابر اور دوسرے لقمے پر دوسرے آسمان مین ایک پرندہ مرغ کے برابر اور تیسرے پر تیسرے آسمان مین بکری کے برابر اور چوتھے پر چوتھے آسمان مین گائے کے برابر اور پانچوین پر پانچوین آسمان مین اونٹ کے برابر اور چھٹے پر چھٹے آسمان مین ہاتھی کے برابر اور ساتوین پر ساتوین آسمان مین ایک پرندہ کوہ احد کے برابر اسیطرح تمام قطرون اور لقمون سے بیشمار پرندے عرش کے نیچے پیدا کردے گا جو قیامت تک اُس کی قربانی کرنے والے کے لئے دعا و استغفار مین مشغول رہینگے۔

حضرت جلال الدین سیوطی سے مروی ہے کہ جس گھر مین کوئی جانور قربانی نہین کیا جاتا حالانکہ گھر والا تنگدست نہین پس وہ گھر شکایت کرتا ہے اور اُن گھر والون کے لئے بد دعا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جس طرح تمنے مجھے قربانی کی دولت سے محروم رکھا خدا تم کو بھی خیر و برکت سے بے نصیب کرے اور جس گھر مین قربانی کی جاتی ہے وہ دعائے نیک کرتا ہے کہ جس طرح تم نے مجھے برکتون سے مالا مال کیا تم کو بھی اللہ تعالیٰ اپنے احسان سے شادکام کرے اُس گھر مین سال بھر تک رزق کی برکت ہوگی اور قربانی کرنیوالا حفظ الٰہی مین رہیگا۔

حکایت۔ سلف صالحین مین سے ایک بزرگ کی عادت تھی کہ عید الاضحیٰ کے روز قربانی کرنے کے بجائے اُس جانور کی قیمت محتاج لوگون کو دیدیا کرتے تھے اور دل مین کہتے تھے کہ مجھپر قربانی واجب ہے ذبح کرنا ضروری نہین لہذا جان کا خون کرنے سے کیا فائدہ پس ایکبار اُنھون نے خواب مین دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہے اور قربانی کرنے والے اپنے اپنے قربانی کے جانورون پر سوار ہو ہو کر پل صراط سے گزر کر بہشت پاک مین داخل ہو رہے ہین اور وہ خود پیدل چل رہے ہین لوگون سے اُن سوارین کے متعلق سوال کیا اُنھون نے جوابدیا کہ یہ عید الاضحیٰ کی قربانیان ہین وہ بزرگ بولے کہ مین بھی قربانی کی قیمت محتاجون کو دیتا ہون لوگون نے کہا کہ کیا آپ نہین جانتے کہ قیمت دینے کا ثواب قربانی کے برابر نہین ہوتا۔ یہ واقعہ دیکھکر اُن بزرگ کی آنکھ کھلی تو عہد کیا کہ اب آخر عمر تک کبھی قیمت نہ دونگا بلکہ قربانی کیا کرونگا۔

حکایت ۔ طاؤس یمانی بیان کرتے ہین کہ مین ایک بار حج کرنے کے لئے قافلہ کے ہمراہ جارہا تھا۔ راستے مین ایک نوجوان لڑکا نظر آیا جو نہایت افلاس وتنگدستی کیحالت مین تھا مین نے اُس سے پوچھا اے لڑکے تیرے ساتھ کچھ سامان سفر نہین ہے پس کیون تو نے اسقدر تکلیف اُٹھائی اُسنے جوابدیا کہ تقوی وطہارت سے زیادہ کونسا سامان سفر ہوگا مین نے کہا یہ صحیح ہے لیکن ظاہری سامان ضرور ہونا چاہیے ورنہ حج فرض نہ ہوگا۔ لڑکا بولا کہ اے احمق تو نہین جانتا کہ مین اپنے پروردگار کریم کے یہان مہمان جارہا ہون کسی سامان کی کیا ضرورت ہے۔ مین نے کہا اچھا یہ بتاؤ کہ احرام باندھنے کے وقت تمام حاجیون نے باواز بلند کہا تھا اللھم لبیک یعنی خداوندا ہم تیرے حضور مین حاضر ہین تو سب کے ساتھ مین لبیک کیون نہین کہا جواب دیا کہ مین ڈرتا ہون کہین ایسا نہ ہو اُدھر سے لا لبیک جواب آئے۔ اُس لڑکے کی زبان سے یہ کلمہ سُنکر میرا جسم تھرا گیا اور مین نے اپنے جی مین کہا کہ یہ لڑکا نوعمر ہوکر اسقدر خدا کا خوف رکھتا ہے اگر ہم لوگون کی لبیک کے جواب مین بھی اُسطرف سے ایسی ہی بے نیازی ظہور مین آئی ہو تو ہمارا کہان ٹھکانا ہوگا۔ تمام قافلہ والے اُس لڑکے کی باتین سُنکر خوف الٰہی سے زار وقطار رونے لگے۔ پھر جب قافلہ منے مین پہونچا تو سب نے قربانیان کین۔ اُس لڑکے کو مین نے دیکھا کہ بارگاہ خداوندی مین عرض کررہا ہے کہ اے پروردگار ہر شخص تیری خوشنودی کے لئے جانور قربانی کرتا ہے تجکو خوب معلوم ہے کہ میرے پاس مال دنیا مین سے کچھ نہین۔ یہ کہکر اُسنے کلمۂ شہادت پڑھا اور چیخ مارکر بیہوش ہوگیا دیکھا تو روح اُسکی جسم سے پرواز کرچکی تھی اُسکی بوڑھی مان بھی ساتھ تھی۔ جب بیٹے کا مرنا اُسے معلوم ہوا تو شدت غم سے بے اختیار رونے لگی۔ غیب سے آواز آئی کہ اے ضعیفہ تیرا بیٹا ہماری راہ مین اور ہماری رضامندی کے لئے دنیا سے اُٹھا ہے مین نے اُسے قبول کرلیا۔ اگر تو بھی محبت وشوق سے ہمارے پاس آنا چاہے تو ہم تجھ کو بھی قبول کرین گے یہ آواز سُنکر اُس ضعیفہ نے وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھی اور سلام پھیر کر نہایت شوق وزاری سے دعا مانگی کہ اے پروردگار مجھے اپنے پاس طلب فرمالے۔ مین تیرے دیدار کی مشتاق ہون ہنوز یہ الفاظ پورے ہونے نہ تھے کہ دیکھا تو وہ دنیا سے رحلت کرچکی تھی۔ تمام اہل قافلہ نے نہایت ارادت سے اُسکی تجہیز وتکفین کی اور کمال عزت سے جنت البقیع مین اُس کو دفن کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مہینوں
مین سے چار مہینون کو منتخب فرمایا اور عورتون مین سے چار عورتون کو برگزیدہ کیا۔ چار ہی وہ حضرات ہین جو
سب سے پہلے بہشت مین داخل ہون گے۔ چار ہی وہ ہین جنکے لئے جنت الفردوس نہایت مشتاق
ہے اور چار دن سب دنون سے افضل ہین۔ وہ چار دن مہینے یہ ہین۔ رجب۔ ذیقعدہ ۔
ذی الحجہ۔ محرم۔ چار دن عورتین یہ ہین۔ حضرت مریم بنت عمران۔ حضرت اُم المومنین خدیجہ
بنت خویلد۔ حضرت آسیہ بنت مزاحم زوجۂ فرعون۔ حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بہشت مین سب سے پہلے جانیوالے یہ چار ہین (۱) عرب سے حضرت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲) فارس سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ (۳) روم سے حضرت
صہیب رضی اللہ عنہ (۴) حبش سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ۔ جن حضرات کے لئے بہشت
مشتاق ہے وہ چار یہ ہین (۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ (۲) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ (۳) حضرت
عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ (۴) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سب دنون سے چار برگزیدہ
دن یہ ہین (۱) جمعہ کا دن جسمین ایک ساعت ایسی ہے کہ جسوقت جو مسلمان دنیا یا آخرت کی کوئی
حاجت خدا سے طلب کرے ضرور ملتی ہے (۲) عید کا دن جس وقت ماہ رمضان کے روزون
سے فارغ ہو کر مسلمان عیدگاہ مین اجر و ثواب کے لئے جاکر جمع ہوتے ہین تو اللہ تعالیٰ اپنے
فرشتون سے فرماتا ہے کہ ہر کام کرنیوالے کو مزدوری ضرور ملنا چاہیئے یہ میرے بندے ماہ رمضان
کے روزے رکھ کر آج مجھ سے اجر طلب کرنے کے لئے یہان جمع ہوئے ہین اے فرشتو گواہ رہو
کہ مین نے انکے گناہ بخشدیے۔ پھر ایک منادی آواز دیتا ہے کہ اے اُمت محمدؐ خوش خوش اپنے
اپنے گھرون کو واپس جاؤ۔ آج تمھارے سب گناہ نیکیون سے بدل دیئے گئے (۳) عرفہ کا دن
جبکہ حاجی لوگ مقام عرفات مین ہوتے ہین اُسوقت اللہ تعالیٰ فخر کے طور پر ارشاد فرماتا ہے
کہ اے فرشتو دیکھو آج میرے نیک بندے عاجزانہ صورتین بنائے ہوئے گرد و غبار سے آلودہ
میرے حضور مین حاضر ہین۔ میری رحمت کے طلبگار ہین اپنا مال خرچ کیا ہے اپنے جسمون کو
تکلیف مین ڈالا ہے۔ گواہ رہو کہ مین نے اِن کی مغفرت کردی (۴) عید الاضحیٰ قربانی کا دن
جبکہ بندۂ مومن اخلاص کے ساتھ جانور قربانی کرتا ہے تو اُس خون کا پہلا قطرہ جو زمین پر گرتا ہے

وہ اُسکے گناہون کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے اے مسلمانو ذی الحجہ کے شروع نو دن مین روزے رکھو اور کثرت سے وظائف و تسبیح و درود پڑھو۔ خصوصاً نوین تاریخ کو ضرور روزہ رکھو کیونکہ یہ دن بے شمار خیر و برکت کا ہے پس مبارک ہین وہ لوگ جو ان مبارک دنون مین روزے رکھتے ہین اور افسوس ہے اُن کی حالت پر جو عشرۂ ذی الحجہ کو غفلت مین گذار دیتے ہین۔

حضرت عبداللہ بن عبید سے مروی ہے کہ اللہ تعالٰے نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر پانچ دعائین بطور ہدیہ جبرئیلؑ کے ذریعہ سے نازل فرمائین پہلی دعا یہ ہے لآ الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریك له له الملك وله الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شئ قدیر دوسری دعا یہ ہے اشھد ان لآ الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریك له الٰھا واحدا احدا وترا فردًا صمدا لم یتخذ صاحبة ولا ولدا تیسری دعا یہ ہے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریك له الٰھا واحدا احدا صمدا لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوًا احد چوتھی دعا یہ ہے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریك له فالحمد والثناء وله العز والغناء وله الحکم والبقاء والیه ترجعون پانچوین دعا یہ ہے حسبی اللہ وکفی سمع اللہ لمن دعا لیس وراء اللہ المنتھی۔ یہی وہ دعائین ہین جو انجیل پاک مین نازل ہوئین اور حضرت عیسیٰؑ سے اُنکے حواریون نے ان دعاؤن کی فضیلت پوچھی اُنھون نے بیحد و حساب فضائل بیان فرمائے۔ خصوصاً اُس شخص کے لئے جو عشرۂ ذی الحجہ ان دعاؤن کی کثرت کرے۔

ابو نصر ہاشم کا بیان ہے کہ ایک شخص عشرۂ ذی الحجہ مین اُنھین دعاؤن کا وظیفہ کیا کرتا تھا۔ اُسنے مجھسے ذکر کیا کہ ایک رات خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ میرا مکان نہایت عالیشان ہے جسمین پانچ درجے ہین اور پانچون درجے نور سے معمور ہو رہے ہین۔ پس ایسے شخص کے لئے دونون جہان کی نعمت ہے۔

حضرت ابو نضرہ فرماتے ہین کہ چار نیک عمل ایسے ہین کہ جو شخص اُنپر کاربند ہو کر نیکی کمانے کی توفیق نہ پائے تو اُن اعمال کو بھی اللہ تعالٰے قبول نہین فرماتا (۱) جو شخص خدا کی راہ مین کفار سے جہاد کرے اور غازی ہو کر گناہون سے کنارہ کش نہ ہو تو اُسکا جہاد قبول نہین (۲) جو شخص

مبتلائے مرض ہوا اور تکلیف اُٹھاکر تندرست ہوگیا۔ پھر اُسنے گناہ سے پرہیز نہ کیا تو اُس مرض سے اُسکا کوئی گناہ معاف نہ ہوگا (۳) جسنے رمضان کے روزے رکھے اور پھر مبتلائے گناہ رہا وہ روزے اُسکے مقبول نہین (۴) جسنے حج یا عمرہ کیا اور پھر گناہون کی بُرائی اُسکے دل مین نہ بیٹھی تو سمجھ لینا چاہیے کہ اُسکا حج اللہ تعالیٰ نے قبول نہین فرمایا۔ پس یہ اعمال صدق دل سے ادا کرنا چاہئین

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ قسم کے لوگ ہین جو ایکبار گناہون سے پاک وصاف ہوکر پھر شروع سے مبتلائے گناہ سمجھے جاتے ہین (۱) مریض جب بیماری سے شفا پائے (۲) مشرک جب ایمان لے آئے (۳) وہ مسلمان جو سچے دل سے جمعہ کی نماز پڑھ کر لوٹے (۴) وہ شخص جو اپنی کمائی سے حج کرکے واپس آئے (۵) وہ مومن جو کسب حلال سے عیدالاضحیٰ مین قربانی کرے۔

مسائل عیدین

عیدالفطر کے دن مستحب ہے کہ نماز سے پہلے کھانا کھائے۔ مسواک کرے۔ غسل کرے خوشبو لگائے اچھے کپڑے پاک وصاف پہنے۔ صدقۂ فطر ادا کرے۔ آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا عیدگاہ کو جائے۔ نماز عید سے پہلے کوئی نماز نفل نہ پڑھے۔ باقی نماز عید کے واجب ہونے اور ادا کرنے کی وہی شرطین ہین جو جمعہ کے لئے ہین۔ البتہ یہان خطبہ بعد نماز پڑھا جائیگا۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ کے نزدیک بقول صحیح نماز عید واجب ہے۔ بعض کا قول ہے کہ ہمارے علما کے نزدیک عید کی نماز سنت ہے۔ چنانچہ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ جمعہ کا دن جس کو عیدالمسلمین کہا گیا ہے اگر اسی دن مین عید واقع ہو تو گویا ایک دن مین دو عیدین ہون گی۔ پس ان دونون عیدون مین پہلی سنت ہے اور دوسری فرض ہے۔ مین کہتا ہون کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے نماز عید کو سنت اسلئے فرمایا ہے کہ اس نماز کا وجوب سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یعنی احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔ عیدین کا وقت آفتاب کے بلند ہونے سے زوال آفتاب تک ہے۔ جماعت کے ساتھ دو رکعت پڑھنا چاہیے اول امام تکبیر تحریمہ کہکر ہاتھ باندھے اور سبحنک اللھم الخ پڑھے پھر تین بار تکبیر کہے اور ہر تکبیر پر ہاتھ اُٹھاکر چھوڑتا جائے۔ پھر ہاتھ باندھ کر سورۂ فاتحہ اور

دوسرا سورہ ملاکر پڑھے اور تکبیر کہکر رکوع مین جائے۔ ایک رکعت پوری کرکے دوسری رکعت مین پیشتر قرأت کرے پھر تین بار تکبیر کہہ کر کانون تک ہاتھ اُٹھائے اور چوتھی تکبیر کہکر رکوع مین جائے اسیطرح دونون رکعت تمام کرکے بعد سلام منبر پر جائے اور دو خطبے پڑھے جن مین لوگون کو صدقہ عیدالفطر یا قربانی کے احکام سنائے اگر کسی کو نماز عید جماعت کے ساتھ نہ ملے تو تنہا نہ پڑھنا چاہیے یعنی اگر امام کے ساتھ نماز عید قضا ہوگئی ہے تو اُس کی ادائگی ضروری نہین اور اگر کسی عذر سے عید کے روز عیدگاہ مین نماز عید نہ پڑھی جا سکے تو دوسرے دن ادا کر سکتے ہین۔ نماز کے متعلق عیدالاضحیٰ کے احکام بھی وہی ہین جو عیدالفطر کے متعلق بیان کیے گئے البتہ فرق اتنا ہے کہ عیدالاضحیٰ مین مستحب ہے کہ نماز عید سے پہلے کچھ نہ کھائے پیئے اور راستے مین تکبیر بآواز بلند کہتا چلے اور خطبے مین قربانی کے مسائل بیان کیے جائین اور عذر کی صورت مین تیسرے دن تک نماز ہو سکتی ہے اور ذی الحجہ کی نوین تاریخ یعنی عرفہ کے روز جو بعض جگہ یہ رسم ہے کہ سب لوگ ملکر ایک جگہ جمع ہوتے ہین تاکہ عرفات مین حاجیون کے قیام کے ساتھ مشابہت ہوجائے یہ بالکل بے اصل ہے جسکا کوئی ثواب نہین کیونکہ شریعت مین صرف ایک مکان خاص یعنی عرفات ہی مین جمع ہونے پر ثواب قرار دیا گیا ہے۔ کسی اور مقام کے لئے یہ فضیلت مذکور نہین۔ ایام تشریق مین ہر نماز با جماعت کے بعد بآواز بلند تکبیر کہنا واجب ہے تکبیر یہ ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لآ الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد اس تکبیر کی ابتداء عرفہ کی فجر سے ہے اور نماز با جماعت سے مراد یہ ہے کہ تنہا نماز پڑھنے والے پر یا عورتون کی جماعت پر تکبیر واجب نہین اور نیز نماز پڑھنے والا مسافر نہ ہو اور اہل سفر کی جماعت ہو ہان اگر کوئی مسافر کسی مقیم کا مقتدی ہو تو تکبیر کہے۔ آخر ایام تشریق کی عصر تک تکبیر کہی جائے گی اگر امام بھول جائے تو مقتدیون کو ترک نہ کرنا چاہیے۔

(باب ۵۶) ابلیس علیہ اللعنۃ کے مرنے کا بیان۔ حکایات عجیبہ متفرقہ عرش و کرسی لوح و قلم زمین و آسمان اور ملائکہ کی حقیقت

موسیٰ نے بروایت مرفوع حضرت احنف بن قیس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہین

ایک بار مین مدینہ گیا اور حضرت امیرالمؤمنین عمرؓ ابن خطاب کیخدمت مین حاضر ہوا وہان دیکھا کہ ایک جماعت حاضر ہے اور حضرت کعب احبار رضی اللہ بیان کر رہے ہین کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو اُنھون نے بارگاہ الٰہی مین عرض کی کہ خداوندا میرا دشمن یعنی ابلیس لعین مجھ کو دنیا سے اُٹھتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوگا کیونکہ اُس کو قیامت تک زندہ رہنے کی مہلت دی گئی ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے آدمؑ ہم تجھکو وفات دینے کے بعد بہشت مین داخل کرین گے اور شیطان ملعون کو قیامت تک زندہ رکھ کر اسقدر جانکنی کی تکلیف پہونچائینگے جسقدر سکرات کی ایذا تمام اولین و آخرین نے اُٹھائی ہوگی حضرت آدمؑ نے ملکوت الموت سے کہا کہ اے عزرائیل موت کی ایذا کس حد تک ہوتی ہے اُسوقت حضرت عزرائیل نے آپ کی روح کو جسم سے جدا کرنے مین تھوڑی سی سختی سے کام لیا جسپر حضرت آدم علیہ السلام سخت بیتاب ہوگئے اور عرض کی کہ خداوندا اگر ایسی سختی شیطان لعین کے لئے تونے مقرر فرمائی ہے تو مجھے اُس کی خوشی کا کوئی خیال نہین۔ حضرت کعب احبار سے یہ بیان سُنکر لوگون نے سوال کیا کہ اے ابواسحاق بیان فرمایئے کہ شیطان کو کیونکر موت آئے گی لوگون کے اصرار پر اُنھون نے فرمایا کہ جب دنیا کے خاتمہ کا وقت قریب آئیگا تو لوگ اخیر وقت تک بے فکری کے ساتھ اپنے کاروبار مین مشغول ہونگے بازارون مین خرید و فروخت اور جھگڑے کر رہے ہونگے اتنے مین یکایک ایک ہولناک آواز سنائی دے گی جس کی ہیبت سے دنیا کے آدھے لوگ بیہوش ہوکر گر پڑینگے اور تین دن تک بیہوش پڑے رہینگے اور آدھی مخلوق کی یہ کیفیت ہوگی کہ دیوانہ وار حیرت زدہ ایک جگہ کھڑے کے کھڑے رہجائینگے اور اُسی آواز کی ہیبت اُنپر طاری رہیگی۔ پھر آسمان سے ایک ہیبت ناک رعد کی ایسی گرج بلند ہوگی جس کا کڑکا تمام مخلوق کو ہلاک دفنا کردیگا اور اُسوقت روے زمین پر کوئی جن و انسان اور وحش و طیر مین سے باقی نہ رہیگا اور اُسی روز وہ مدت ختم ہوجائے گی جس کی مہلت اللہ تعالیٰ نے شیطان کو دی تھی۔ پس حکم خداوندی ہوگا کہ اے ملک الموت مین نے تجکو اپنی تمام مخلوق کے برابر معاون و مددگار دیے تھے۔ اور تمام مخلوق کے برابر تجکو قوت عطا فرمائی تھی آج مین تجکو قہر و غضب کا لباس پہناتا ہون اور اپنے قہر و جلال کی پوری طاقت سے شیطان ملعون کو ہلاک کردنگا۔ مین تجکو اُسپر مسلط کرتا ہون جسقدر ابتدائے عالم سے آجتک تونے تمام جن و انسان پر قبض روح مین سختیان کی ہین اُس سے ہزار درجے

زیادہ اُس ملعون پر سختی کرتیرے ساتھ جہنم کے ستر ہزار فرشتے ہونگے جن کے اندر پورا غیظ و غضب بھرا ہے۔ ہر ایک فرشتے کے ہاتھ مین آگ کی زنجیر اور آگ کے طوق ہونگے۔ اس ملعون کی روح کو اُسکے ناپاک جسم سے جہنم کے ستر ہزار ٹکڑون کے ذریعہ سے نکال۔ مالک دوزخ کو حکم ہوگا کہ جہنم کے دروازے کھولدے۔ یہ حکم الٰہی سُنکر حضرت عزرائیل ایسی غضبناک صورت مین زمین پر آئین گے کہ اگر زمین و آسمان کی تمام مخلوق اُس وقت اُن کی صورت دیکھ لے تو دہشت سے پانی پانی ہو جائے ابلیس علیہ اللعنہ کے پاس پہونچکر اُسے للکارینگے وہ ملعون آپکی آواز سنتے ہی بیہوش ہوکر گر پڑیگا۔ اُسوقت حضرت ملک الموت کہینگے کہ اے خبیث آج تیری میعاد ختم ہوگئی اب مین تجھے موت کا مزا چکھاؤنگا اور اُسیقدر اذیت دونگا جسقدر تونے لوگون کو بہکایا ہے اور جسقدر جماعتون کو گمراہ کیا ہے اور جسقدر عمر طویل تونے پائی ہے اب تیرے لئے کوئی پناہ نہین یہ سُنکر شیطان مشرق و مغرب مین بھاگتا پھریگا اور سمندرون مین پناہ لیگا لیکن ہر جگہ اُسکو ملک الموت کی صورت سامنے نظر آئے گی پھر بیقرار ہوکر حضرت آدمؑ کی قبر پر جائیگا اور آواز دیگا کہ اے آدمؑ تیری وجہ سے مین مردود بارگاہ خداوندی اور ملعون ٹھہرا کاشکہ تجھ کو خدا پیدا نہ کرتا۔ پھر حضرت عزرائیل سے پوچھیگا کہ اے ملک الموت میری روح نکالنے مین توکس عذاب سے کام لیگا۔ وہ جواب دینگے کہ جس قدر عذاب اہل دوزخ کو دوزخ کے ساتون طبقون مین ہوگا اُس سے ہزارون حصے زیادہ تیری روح قبض کرنے مین سختی کیجاوے گی۔ اُسوقت شیطان زمین مین لوٹیگا اور بہت کچھ شور و فریاد کرے گا اور پناہ ڈھونڈھتا پھریگا یہان تک کہ اُس مقام پر پہونچیگا جہان سب سے پہلے نکالکر گرایا گیا تھا اور جہنم کے آنکڑے اُسکی طرف بڑھینگے اور جانکنی کا انتہائی عذاب اُسپر نازل ہوگا۔ حضرت آدمؑ و حوا علیہم السلام کو حکم ہوگا کہ آج اپنے دشمن کیحالت دیکھو کہ اپنے اعمال کا وبال کسقدر اُٹھا رہا ہے جب وہ دونون یہ حالت دیکھینگے عرض کرین گے کہ خداوندا تونے ہمپر جو کچھ نعمتین نازل فرمائی ہین اُسکا ہم شکر نہین ادا کرسکتے اس طور سے شیطان کے مرنے کے بعد حکم الٰہی ہوگا کہ اے ملک الموت اب مخلوقات مین سے کون باقی ہے وہ عرض کرینگے کہ خداوندا جبرئیل میکائیل اسرافیل اور حاملان عرش اور خود مین باقی ہون پس حکم ہوگا کہ تمام فرشتون کی روحین قبض کیجائین۔ پھر ارشاد ہوگا کہ اب کون باقی ہے وہ عرض کرینگے کہ پروردگار۔ اب مخلوق مین میرے سوا کوئی نہین رہا۔ حکم ہوگا

کہ تم اپنی روح بھی قبض کر دو یہ سُنکر حضرت ملک الموت ایک چیخ مارینگے اور مرجائینگے اور بجز ذات وحدہ لاشریک کے کوئی زندہ نہ رہیگا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگون سے بیان فرمانے لگے کہ ابھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھسے بیان کیا ہے کہ "اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بندگان خدا مین سے اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا نیک بندہ تھا جسنے ایک پہاڑ کی چوٹی پر پانچسو برس عبادت الٰہی مین گذار دیے اُس پہاڑ کے چارون طرف ہزارون کوس تک کا سمندر تھا اللہ تعالےٰ نے اُس عابد کے لیے اُس سمندر مین سے ایک میٹھے پانی کا چشمہ پہاڑ کے دامن مین جاری کر دیا تھا اور وہین ایک انار کا درخت تھا جسپر ہر روز ایک انار ظاہر ہوتا تھا وہ عابد شام کیوقت اپنی جانماز سے اُٹھ کر قضائے حاجت سے فارغ ہو کر اُس چشمہ پر آتا تھا اور طہارت و وضو کر کے اُس انار کو کھاتا پھر نماز و عبادت مین مشغول ہو جاتا تھا اُس نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ سجدہ کیحالت مین اُسکی روح قبض کیجائے اور اُسکے جسم پر کوئی ارضی وسماوی آفت نہ آنے پائے تاکہ قیامت تک اُسی سجدے کی حالتمین پڑا رہے چنانچہ یہ دعا اُس کی قبول ہوئی حضرت جبرئیل ع نے بیان کیا کہ یا رسول اللہ ہم فرشتے زمین و آسمان تک آنے جانے مین اُس عابد کو اُسیطرح سربسجود پاتے ہین اور ہم کو علم الٰہی کے ذریعہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ شخص جب قیامت کے دن اُٹھیگا تو اللہ تعالیٰ فرشتون کو حکم دیگا کہ میرے اس بندے کو بہشت مین لیجاؤ۔ مین نے اپنی رحمت سے اسے بخش دیا وہ عابد عرض کریگا کہ خداوندا میرے اعمال نے میری مغفرت کی ہے اُسوقت حکم الٰہی ہوگا کہ اے فرشتو امیرے بندے کا حساب لو اور میری نعمتون کے مقابلہ مین اسکے اعمال کا موازنہ کرو پس آنکھ کی بینائی کی ایک نعمت لیجائے گی جسکے مقابلے مین پانچسو برس کی عبادت کچھ نہ ٹھہرے گی باقی اور جو کچھ نعمتین جسمانی اور روحانی ہین وہ زاید ٹھہرینگی پس حکم ہوگا کہ "میرے بندے کو دوزخ مین لیجاؤ" فرشتے اُس کو دوزخ کی طرف لیچلین گے۔ وہ پکارے گا کہ "اے میرے پروردگار رب العالمین تو اپنی رحمت سے مجھے بہشت مین داخل فرما" حکم ہوگا کہ ہمارے بندے کو ہمارے حضور مین لاؤ پھر اُس سے سوال کیا جائیگا کہ "اے میرے بندے تجھ کو عدم سے وجود مین کون لایا" وہ عرض کریگا کہ "خداوندا تو نے مجھے پیدا کیا" ارشاد ہوگا کہ "یہ تیری پیدائش کسی تیرے

عمل کا نتیجہ تھی یا ہمنے اپنی رحمت سے تجھے پیدا کیا تھا" وہ عرض کریگا کہ" خداوندا تونے اپنی رحمت سے پیدا کیا تھا" ارشاد ہوگا کہ تجھ کو پانچسو برس تک عبادت کرنیکی توفیق کسنے دی"۔ وہ کہیگا" الٰہی تونے" ارشاد ہوگا کہ" پہاڑ پر اس کھاری سمندر مین سے تیرے لئے میٹھے پانی کا چشمہ کسنے جاری کیا اور ہر روز اُس درخت پر تیرے لئے ایک انار کسنے لگایا حالانکہ انار کی فصل سال مین ایک دفعہ آتی تھی اور تونے سربسجود قبض روح کی دعا مانگی تھی یہ دعا کسنے قبول کی"۔ وہ عرض کریگا کہ" خداوندا تونے" ارشاد ہوگا کہ" یہ سب کچھ ہمنے تیرے اعمال کیوجہ سے کیا یا صرف اپنی رحمت سے آج بھی ہم اپنی رحمت ہی سے تجھ کو بہشت مین داخل کرتے ہین تو بیشک میرا بندہ فرمانبردار ہے اور مین تجھ کو بہشت مین داخل کرتا ہون"۔ اس طور سے وہ عابد داخل بہشت ہوگا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ساری خوش نصیبی کا دارو مدار اللہ تعالیٰ کی رحمت پر ہے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ وہ شخص جو حقوق الٰہی ادا کرنے مین بے پروائی کرے اور وہ شخص جو حقوق الٰہی نہ بجالائے اور وہ شخص جو حقوق پر قائم رہے۔ ان تینون کی مثال ایسی ہے جیسے تین آدمی ایک کشتی مین سوار ہون اور اپنے اپنے لئے کشتی کے حصے تقسیم کرلین ایک اوپر کے حصے مین ہو دوسرا درمیانی حصے مین ہو اور تیسرا نیچے کے درجہ مین اس صورت سے وہ کشتی مین بیٹھے ہوئے ہون۔ اُنمین سے ایک شخص اوزار لیکر کشتی کو کاٹنے لگے۔ جب اُسکے رفیق پوچھین کہ یہ کیا کرتا ہے تو کہے کہ مین اپنے درجے مین سوراخ کرتا ہون تاکہ پانی مجھ سے قریب ہوجائے اور مین اُس سے اپنی ضرورت پوری کرسکون یہ سنکر اُسکے ساتھیون مین سے ایک تو یہ کہے کہ اُس کو جانے دو اپنے درجے کو خراب کر رہا ہے اور خود اپنے لئے برائی مول لے رہا ہے اور دوسرا کہے کہ اسے کشتی مین سوراخ کرنے سے روکو ایسا نہ ہو کہ اپنے ساتھ ہمین بھی لے ڈوبے۔ پس اگر اُس کے ساتھی اس حرکت سے اُسے روک لین گے تو سب سلامت رہینگے اور اگر نہ باز رکھینگے تو سب ہلاک ہون گے۔

فقیہ ابواللیث سے منقول ہے کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا بنی اسرائیل مین سے ایک شخص کسی درخت کے پاس سے گذرا اور لوگون کو دیکھا کہ اُس درخت کی پرستش کرتے ہین یہ شرک دیکھ کر اُس کو غصہ آیا اور گھر سے کلھاڑا لیکر اُس درخت کو کاٹنے کے لئے چلا راستے مین ابلیس ملعون انسان کی شکل مین ملا اور پوچھا کہ کہاں جاتے ہو تو جواب دیا کہ اُس درخت کو کاٹنے

جا رہا ہون جسکو جاہل لوگون نے خدا کو چھوڑ کر اپنا معبود بنا رکھا ہے مین نے قسم کھالی ہے کہ اُس درخت کو ضرور کاٹ ڈالون گا شیطان نے کہا کہ تم کو ان باتون سے کیا غرض ہے جو لوگ اُس درخت کو پوجتے ہین اُنکو خدا نے گمراہ کر دیا ہے تمھاری ہدایت سے اُن کی ہدایت نہ ہوگی اُسنے جواب دیا کہ مین ضرور اس شرک کی بنیاد کو اکھاڑونگا۔ ابلیس نے پھر اُسکو باز رکھنا چاہا مگر وہ اپنے ارادے سے باز نہ آیا۔ جب شیطان نے دیکھا کہ یہ شخص اپنے ارادے کا پختہ ہے اور کسیطرح نہین مانتا تو یون لالچ دیا کہ تم اُس درخت سے ہاتھ اُٹھاؤ اور اپنے گھر واپس جاؤ مین ہر روز تم کو چار درم دیا کرونگا جب تم صبح کو اپنے بستر سے اُٹھوگے بچھونے کے نیچے پانچ درم پاؤگے۔ اُس شخص نے پوچھا کہ کیا واقعی تم اپنے قول کے سچے ہو۔ شیطان نے عہد کیا کہ مین سچ کہتا ہون وہ شخص طمع سے مغلوب ہو کر اپنے قصد سے باز آیا اور اپنے گھر واپس لوٹ گیا۔ دوسرے دن جب صبح کو سو کر اُٹھا تو بستر کو اُٹھا کر دیکھا کوئی درم نہ ملا اسی طرح دو تین روز اُسنے امتحان کیا مگر درم نہ پائے جس سے معلوم ہوا کہ اُسکو دھوکا دیا گیا ہے۔ چوتھے دن پھر اُسنے کلھاڑا ہاتھ مین لیکر اُس درخت کا رُخ کیا۔ راستے مین پھر شیطان بصورت انسان ملا اور پوچھا کہان جاتے ہو اُسنے وہی جواب دیا کہ فلان درخت کاٹنے کو جا رہا ہون شیطان نے کہا اے بیوقوف تو اُس درخت کو ہرگز نہین کاٹ سکتا کیونکہ اول مرتبہ تو جب اُس درخت کو کاٹنے چلا تھا تو تیری نیت خالص تھی۔ اُسوقت اگر تمام دنیا تیری مخالف ہو جاتی جب بھی وہ تیرا کچھ نہ بگاڑ سکتی اور تو اُس درخت کے کاٹنے مین کامیاب ہوتا لیکن اب تو صرف اسلئے درخت کاٹنا چاہتا ہے کہ تجھے پانچ درم روزانہ نہ ملے یاد رکھ کہ اگر ذرا قدم آگے بڑھایا تو مین تیری گردن اُڑا دونگا یہ سُنکر اُس شخص کے ہوش اُڑ گئے۔ مجبورًا درخت کا خیال چھوڑ کر اپنے گھر واپس چلا آیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت وحشی جنھون نے اسلام لانے سے پیشتر حضرت حمزہ بن عبدالمطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ کے چچا کو شہید کیا تھا۔ جب مسلمان ہونے پر آمادہ ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین مکہ سے ایک عریضہ بھیجا اور اپنا ارادہ ظاہر کیا اور یہ لکھا کہ مجھے قرآن مجید کی ایک آیت ایمان لانے سے باز رکھتی ہے وہ یہ کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا اٰخر ولا یقتلون

النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذلک یلق اثاما یعنی اہل ایمان وہ ہین جو خدا کے ساتھ کسی اور معبود سے التجا نہین کرتے اور نہ کسی مسلمان کا خون ناحق کرتے ہین اور نہ زنا کرتے ہین۔ جو شخص ایسا کریگا وہ سخت گنہگار ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اُنھون نے ظاہر کیا کہ مذکورہ بالا آیت مین جن تین گناہون کا ذکر ہے مین اُن سب کا مرتکب ہوا ہون۔ حضور ارشاد فرمائین کہ کیا کسی صورت سے میری توبہ بھی قبول ہوسکتی ہے اُس زمانے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی الا من تاب وآمن وعمل صالحا یعنی وہ لوگ مستثنیٰ ہین جنھون نے صدق دل سے توبہ کی اور ایمان لائے اور اعمال نیک کیے۔ حضور نے یہی آیت حضرت وحشی کو لکھ بھیجی اُنھون نے پھر گذارش کی کہ اس آیت مین اعمال نیک کی شرط لگائی ہے اور مین نہین جانتا کہ ایمان لانے کے بعد مجھے عمل نیک کی توفیق ہوگی یا نہین اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک من یشاء یعنی اللہ مشرک کو نہین بخشتا اور اُسکے سوا جسے چاہتا ہے بخشدیتا ہے۔ حضور نے اس آیت سے حضرت وحشی کو مطلع کیا اُنھون نے پھر عرض کی کہ اس آیت مین خدا نے اپنی خواہش کی قید لگائی ہے مین نہین جانتا کہ خدا مجھے بھی بخشدینا چاہتا ہے یا نہین اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعًا انہ ھو الغفور الرحیم یعنی اے میرے وہ بندو جنھون نے اپنے نفس پر زیادتی کی ہے تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو تمھارے سب گناہ اللہ تعالیٰ ضرور بخشدیگا وہ بڑا غفور رحیم ہے جب یہ آیت حضرت وحشی کو پہونچی تو فورًا مکہ سے مدینہ آکر مشرف باسلام ہوئے۔

حکایت منقول ہے کہ بنی اسرائیل کے کسی بادشاہ کے زمانے مین ایک نہایت عابد وزاہد شخص بستی سے دور جنگل مین گوشہ نشین تھا۔ جس کی بزرگی کا شہرہ دور دور تھا۔ ایک بار بادشاہ اُن بزرگ کی خدمت مین آیا اور اُنسے کہا کہ آپ اپنا قیام شہر مین کیجیے اور ہماری صحبت مین رہیے تاکہ ہم بھی آپکی خدمت سے فیض حاصل کرین۔ عابد نے جواب دیا کہ اے بادشاہ تیری صحبت مین حاضر رہنا میرے لیے دنیاوی حیثیت سے بہت فائدہ مند ہوگا مگر یہ تو بتا کہ اگر کسی روز تو اپنے محل مین داخل ہوا اور اپنی کسی کنیز یا خادمہ کے ساتھ خلوت مین مجھے پایا تو میرے ساتھ کیا برتاؤ کریگا

یہ سُنکر بادشاہ کو غصہ آگیا اور کہا اے بدکار فقیر کیا تو میرے محل مین ایسی حرکت کرنے پر آمادہ ہے اور مجھ سے ایسی بات کہنے کی جرأت کرتا ہے۔ عابد نے کہا کہ مین ایسے آقا و مولا کے دربار مین حاضر رہتا ہون کہ اگر دن مین ستر مرتبہ بھی مجھے گناہون مین آلودہ دیکھتا ہے تو نہ مجھپر غصہ کرتا ہے اور نہ مجھے اپنے دروازے سے ہنکاتا ہے اور نہ میری روزی بند کرتا ہے پس ایسے دروازے کو چھوڑکر مین ایسے شخص کے دروازے پر کیون جاؤن جو بغیر کسی گناہ کے سرزد ہوئے غصہ دکھانے لگا۔ اے بادشاہ جب فقط زبان سے کہنے پر تیرا حال یہ ہے اگر واقعی مجھے ایسی حرکت مین گرفتار دیکھے تو خدا جانے کیا کرڈالے۔

بروایت یونس حضرت حسنؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک بندہ کے ساتھ دہنے اور بائین دو فرشتے رہتے ہین جو اُسکے اعمال کو لکھ لیتے ہین دہنی طرف والا بائین طرف والے کا حاکم ہے۔ جب بندے سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو بائین جانب کا فرشتہ پوچھتا ہے کہ کیا یہ گناہ لکھ لون۔ دہنی طرف والا کہتا ہے ابھی ٹھہرو۔ شاید یہ شخص کوئی نیک کام کرے۔ پس جب وہ کوئی نیک عمل کرتا ہے تو نیکی کا فرشتہ کہتا ہے کہ ہم کو ایک نیکی پر دس نیکیون کے لکھنے کا حکم ملا ہے اگر اس عرصہ مین اُس سے پانچ بُرائیان سرزد ہوئی ہونگی تو ان دس نیکیون مین سے پانچ نیکیان اُن بُرائیون کو مٹادینگی اور پانچ زیادہ رہینگی حضور رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اسوقت شیطان اپنا سر پیٹ لیتا ہے اور کہتا ہے کہ مین آدم کے بیٹے سے بازی نہین لے جاسکتا۔

حکایت۔ بنی اسرائیل کے عہد مین ایک بازاری عورت گانے بجانے والی نہایت حسین و جمیل تھی جب وہ بن سنور کر اپنے گھر کے دروازے پر آکر بیٹھتی تو آنے جانے والے اُسکے حسن پر فریفتہ ہوتے تھے۔ جو شخص اُسکا مفتون ہوکر اُس سے اپنی خواہش پوری کرنا چاہتا تھا اسکے لئے اُسنے کم ازکم دس اشرفیان مقرر کر رکھی تھین ایک روز وہ عورت حسب معمول بناؤ سنگار کرکے اپنے مکان کے دروازے پر بیٹھی ہوئی تھی اُسطرف سے ایک مرد عابد کا گذر ہوا جیسے ہی عابد کی نگاہ اُس عورت پر پڑی دل بے قابو ہوگیا۔ ہرچند کوشش کرتا تھا کہ یہ خیال دل سے نکالڈالے مگر نفس غالب آتا تھا اور اُس عورت سے ملنے کی تمنا جوش مارتی تھی کچھ روز تک اُسکے

خیال میں بیتاب و بیقرار رہا آخر مجبور ہو کر اُسنے ایک بکری جو پال رکھی تھی بیچڈالی اور دس اشرفی کی رقم پوری کر کے اُس عورت کے پاس گیا۔ اُسنے کہا کہ یہ رقم میرے وکیل کے حوالہ کر دو اور شب کو فلان وقت میرے پاس آؤ۔ عابد وہ رقم حوالہ کر کے اپنے وعدے پر آیا عورت نہایت آراستہ و پیراستہ ہو کر پلنگ پر بیٹھی تھی۔ عابد اُسکے پاس آکر بیٹھ گیا جب اُسنے نفس و طبیعت سے مجبور ہو کر عورت پر دست درازی کا قصد کیا تو یکایک اُسکے گزشتہ زہد و عبادت کی برکت سے رحمت الٰہی نے اُسکی دستگیری کی فوراً خدا کی ہیبت اُسکے دل مین سما گئی۔ تمام جسم مین لرزہ آگیا اور اُسکو خیال آیا کہ حق سُبحانہٗ و تعالیٰ مجھ کو اپنے عرش پاک سے اس فعل حرام مین مبتلا دیکھ رہا ہے افسوس کہ میری ساری عبادت رائگان گئی یہ خیال آتے ہی اُسکے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔ عورت نے یہ حالت دیکھ کر پوچھا کہ اے شخص تو کیون یکایک ڈر گیا۔ میرے گھر مین کسیکا خوف نہین۔ عابد نے جواب دیا کہ اسوقت میرے دل مین اپنے پروردگار کا خوف سما گیا ہے مین اپنے ارادے سے درگذرا پس مجھے اجازت دے کہ یہان سے چلا جاؤن عورت بولی کہ اے بھولے بھالے مرد تو نہین جانتا کہ مجھ سے ملنے کی آرزو کتنے لوگون کو بیچین کیے ہوئے ہے جب تجھے کامیابی حاصل ہوئی تو اب میرے پاس سے ناکام کیون جانا چاہتا ہے اُسنے کہا کہ مین تیرے ملنے سے باز آیا۔ مین اپنے پروردگار سے ڈرتا ہون اور جو رقم مین نے تجھ کو اس فعل شنیع کے لیے دی ہے وہ معاف کرتا ہون مجھے یہان سے جانے دے۔ عورت کہنے لگی کہ شاید تو نے کبھی پہلے ایسا کام نہین کیا۔ عابد نے کہا ہان آجتک مجھ سے ایسی نازیبا حرکت نہین ہوئی۔ عورت نے عابد کا نام اور مقام پوچھا۔ عابد نے نام بتایا اور کہا کہ فلان گاؤن کے قریب کوہ لبنان پر میرا قیام ہے یہ سُنکر عورت نے اُسکو چھوڑ دیا عابد اُسکے گھر سے نکلکر ہیبت الٰہی سے ڈرتا اور کانپتا ہوا اپنی سیہ کاری پر شور و فریاد کرتا ہوا اپنی جائے قیام پر آیا اور اپنے نفس کو لعنت ملامت کرنے لگا۔ عابد کی برکت نے اُس عورت کے قلب پر بھی اثر کیا۔ ناگاہ اُس کو خیال آیا کہ یہ شخص جو آج میرے پاس آیا تھا اس سے پیشتر کبھی ایسے ناپاک فعل مین مبتلا نہین ہوا آج پہلے پہل ارادہ کیا تھا کہ اسقدر خوف خدا اُسپر طاری ہو گیا۔ میری یہ حالت ہے کہ سالہا سال سے اس فعل شنیع مین آلودہ ہون اور اُس شخص کے دل مین جسکو پروردگار کا خوف ہے وہی میرا بھی پروردگار ہے مجھے کہین زیادہ قہر الٰہی سے

ڈرنا چاہیے۔ جیسے ہی یہ خیالات اُسکے دل میں آئے سچے دل سے بارگاہ الٰہی میں اپنے گناہوں سے توبہ کی اور دروازہ بند کر کے تمام بناؤ سنگار کا سامان تباہ کر دیا۔ میلے کچیلے کپڑے پہنکر عبادت الٰہی میں مشغول ہوئی۔ مدت تک عبادت کرتی رہی۔ پھر اُسے خیال آیا کہ بہتر ہوتا اگر میں اُسی خداترس آدمی کی خدمت میں حاضر ہو کر اُس سے نکاح کی التجا کرون اور اُس کی ہدایت و تعلیم پر کاربند ہون جس سے دونون جہان کی دولت حاصل ہو یہ سوچکر فوراً سامان سفر کیا اور ضروری مال و دولت اور نوکر چاکر ہمراہ لیکر کوہ لبنان پر اُس گانون کے متصل آئی۔ عابد کا مقام دریافت کر کے وہان پہونچی۔ عابد کو اطلاع دی گئی کہ ایک عورت تمھین تلاش کرتی ہوئی آئی ہے وہ شخص اپنے عبادت خانہ سے باہر آیا عورت کو دیکھتے ہی پہچان گیا اور اپنا پورا واقعہ اُس کی نظرون میں پھر گیا فوراً ایک چیخ مار کر زمین پر گر پڑا اور جان بحق تسلیم ہوا۔ یہ کیفیت دیکھ کر عورت کو بیحد رنج و غم ہوا۔ اُس نے لوگون سے کہا کہ میں اسی عابد کے لئے یہان آئی تھی۔ اب اگر اسکے عزیز و اقربا میں سے کوئی نیک اور خداترس ہو اور مجھے اپنی زوجیت میں لینا قبول کرے تو بتاؤ لوگون نے کہا کہ ہان اس عابد کا ایک بھائی ہے مگر نہایت تنگدست ہے عورت نے کہا مجھے مال و دولت کی خواہش نہیں۔ غرض اُسکے بھائی سے وہ عورت ملی اور نکاح کر لیا اُسکے بطن سے ستر فرزند نرینہ پیدا ہوئے اور سب اولیاے اللہ تھے جو بنی اسرائیل میں دین حق کی تبلیغ کرتے رہے۔

حکایت۔ منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک نوجوان عابد و زاہد تھا جسکو اللہ تعالےٰ نے زہد و تقویٰ کے ساتھ نہایت حسن و جمال عطا کیا تھا۔ وہ شخص ٹوکریان بناکر بیچا کرتا تھا اور اسی حیلہ سے آذوقہ بہم پہونچاتا تھا ایک روز ٹوکریان بیچتا ہوا بادشاہ کے محل پر گذرا۔ شہزادی کی ایک لونڈی نے اُس کو دیکھ کر فوراً اپنی بیگم کو جاکر اطلاع دی کہ ایک نہایت خوبصورت نوجوان ٹوکریان بیچتا ہے شہزادی نے کہا اُس شخص کو اندر بلالے لونڈی آئی اور اُس شخص کو ٹوکریان خریدنے کے حیلہ سے اندر بلالے گئی۔ شہزادی کی جیسے ہی اُس شخص سے آنکھیں چار ہوئین بیتاب ہو گئی اور ناجائز خواہش اُسکے دل میں پیدا ہوئی عابد سے کہا اے شخص یہ ٹوکریان پھینکدے اور یہ عمدہ لباس پہن لے۔ لونڈی کو حکم دیا کہ عطر اور پھلیل حاضر کرتا کہ ہم دونون ملکر عیش منائین اور کہا کہ اے شخص ہم تجھ کو اس محنت و مشقت سے بے نیاز کر دینگے۔ فراغت سے ہمارے پاس رہا کر

عابد نے یہ باتین سُنکر جواب دیا کہ مین اپنے فقر وفاقہ کیحالت مین خوش ہون ایسی بُری خواہش سے مجھے معاف رکھ۔ شہزادی کہنے لگی کہ اگر ہمارا حکم نہ مانیگا تو یاد رکھ کہ تو یہان سے باہر نہین جاسکتا یہ کہکر مکان کے دروازے بند کرا دیے۔ عابد نے یہ کیفیت دیکھ کر پوچھا کہ اچھا یہ بتاؤ کہ تمھارے مکان کے اوپر کوئی طہارت خانہ بھی ہے؟ بیگم نے حکم دیا کہ اُس شخص کو کوٹھے پر لیجاؤ اور منھ ہاتھ دھونے کا سامان رکھو۔ جب وہ شخص کوٹھے پر گیا تو دیکھا کہ ایک بہت اونچا مکان ہے کنارے پر آکر دیکھنے لگا کوئی صورت ایسی نظر نہ آئی کہ کوٹھے سے نیچے اُتر آئے۔ اپنے نفس کو ملامت کرنے لگا کہ اے نفس تو سالہا سال سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ ہزارون راتین عبادت الٰہی مین جاگ کر بسر کی ہین ایک رات کے عیش کے لیے ساری عمر کی کمائی کیون برباد کرتا ہے۔ اس معصیت مین مبتلا ہونے سے بہتر ہے کہ اس کوٹھے پر سے گر کر اپنی جان دیدون۔ یہ خیال آتے ہی اُس شخص نے کوٹھے کی بلندی سے زمین پر کودپڑنے کا ارادہ کیا۔ فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم خداوندی ہوا کہ میرا بندہ میرے خوف سے معصیت کو ترک کرکے بلند مکان سے گر کر اپنی جان دینا چاہتا ہے۔ اُس کی دستگیری کرو اور اپنے پرون پر اس کو اُٹھاکر زمین پر لے آؤ وہ شخص چھت پر سے گرا حضرت جبرئیلؑ نے اُٹھاکر صحیح وسلامت زمین پر لا اُتارا۔ اُس شخص نے خدا کا شکر ادا کیا اور اپنے مکان پر پہونچا۔ رات ہو چکی تھی۔ اُسکی بی بی نے پوچھا کہ ٹوکریون کی قیمت کہان ہے؟ جواب دیا کہ آج کچھ قیمت نہین ملی بی بی نے کہا کہ پھر آج ہم لوگ کیا کھائینگے جواب دیا فاقہ پر صبر کرکے یہ رات کاٹ دو لیکن تنور مین آگ جلا دینا چاہیے تاکہ ہمسایون کو ہمارے فاقہ کی اطلاع نہ ہو وہ بی بی اپنے شوہر کا حکم پاکر اُٹھی اور تنور مین آگ سلگا کر شوہر کے پاس آبیٹھی۔ بہت دیر کے بعد اتفاق سے ایک عورت ہمسایہ کی آگ لینے آئی بی بی نے کہا کہ تنور سے آگ لیجاؤ۔ وہ عورت تنور پر پہونچی اور اُس بی بی کو باواز بلند پکار کر کہا کہ تم کیون اس طرح فراغت سے وہان بیٹھی ہوئی اپنے میان سے باتین کر رہی ہو۔ تنور مین جتنی روٹیان لگی تھین سب پک کر تیار ہوگئین۔ ایسا نہ ہو کہ جلجائین جلد آکر نکال لو۔ اُس بی بی نے آکر دیکھا تو تنور بھر مین صاف اور عمدہ روٹیان لگی ہوئی تھین نکالکر سینی مین رکھین اپنے میان کے پاس لاکر کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمپر جو یہ فضل وکرم کیا ہے

یہ سب تمھاری برکت ہے اور تمھارے اعمال کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا ہے تم دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمین ایسا رزق عطا فرمائے کہ باقی عمر عیش و آرام سے بسر ہو۔ عابد نے کہا کہ اے اللہ کی بندی اس حالت پر صبر کر اللہ تعالیٰ جو کچھ ہمارے لئے بہتر جانے گا کرے گا۔ بی بی نے اصرار کیا مجبوراً اُس شخص نے رات کو تہجد کے وقت نماز پڑھ کر دعا مانگی کہ خداوندا تو عالم الغیب ہے میری بی بی چاہتی ہے کہ اپنے خزانۂ غیب سے اتنی روزی دے کہ باقی عمر دنیا مین آرام سے کٹے یہ دعا ہنوز پوری نہ ہوئی تھی کہ مکان کی چھت سے ایک ہاتھ نمودار ہوا جسمین ایک قیمتی یاقوت کا ٹکڑا تھا اُسکی چمک سے تمام گھر روشن ہوگیا۔ بی بی اُسوقت غافل سو رہی تھی۔ شوہر نے اُسے جگایا اور کہا اُٹھو اور جو چیز تم کو درکار تھی اُسے لے لو عورت گھبرائی ہوئی چونک اُٹھی اور کہنے لگی کہ تم نے یہ کیا غضب کیا مین کیسا اچھا خواب دیکھ رہی تھی مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک عالیشان مکان نہایت سجا ہوا ہے اُس مین ہیرے جواہرات کی جڑاؤ کرسیان قطار در قطار رکھی ہین مین نے پوچھا کہ کسکا مکان ہے کسی نے کہا کہ تمھارے میان کی نشستگاہ ہے مجھے ایک کرسی مین سوراخ نظر آیا جہان سے جواہرات کا ٹکڑا نکلا ہوا تھا مین نے پوچھا کہ یہ چھید کیسا ہے؟ جواب ملا کہ یہ چھید ایک یاقوت کے ٹکڑے کی جگہ ہے جو دنیا مین تیرے شوہر نے دعا مانگ کر منگا لیا۔ پس اے نیک شوہر مین تیری بہشت کی نشستگاہ مین کوئی عیب دیکھنا نہین چاہتی دعا کر کہ یہ یاقوت کا ٹکڑا اپنی جگہ پر چلا جائے۔ اُس شخص نے پھر دعا کی اور وہ ہاتھ غائب ہوگیا۔

حکایت منقول ہے کہ اگلے زمانے مین ایک مومن اور ایک کافر ملکر مچھلی کا شکار کھیلنے گئے۔ کافر اپنے بت کا نام لے کر پانی مین کانٹا ڈالتا تھا جسمین مچھلی اُلجھ آتی تھی اور اس طرح اُس نے بہت سی مچھلیان شکار کین۔ مومن اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کانٹا پھینکتا تھا اور کوئی مچھلی نہ پھنستی تھی اسی طرح دن بھر گذر گیا شام کے وقت مومن کے کانٹے مین ایک مچھلی آئی مگر جب اُسے نکالا تو تڑپ کر پھر دریا مین چلی گئی لہذا مومن وہان سے ناکام واپس پھرا اور کافر مچھلیون سے بھرا ہوا جال لے کر اپنے گھر آیا وہ فرشتے جو دنیا مین سیر کرتے پھر رہے تھے اس واقعہ کو دیکھ کر بارگاہ الٰہی مین حاضر ہوئے اور اُس مومن کی حالت پر افسوس کیا اللہ تعالیٰ نے اُن فرشتون کو بہشت کا وہ مقام جو اُس مومن کے لئے مخصوص تھا دکھا کر فرمایا کہ یہان کے عیش و آرام دیکھ کر یہ بندۂ مومن

اپنی تمام دنیا کی تکلیفوں کو بھول جائے گا اور دوزخ مین اُس کافر کا ٹھکانا دکھا کر فرمایا کہ یہ کافر جب یہان کے عذاب مین مبتلا ہوگا تو اپنے دنیا کے عیش وآرام سب فراموش کر دیگا۔

حکایت۔ نقل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک گانؤن مین گذرے اُس کے متصل ایک پہاڑ تھا۔ اُس پہاڑ پر نالہ وفریاد کی آواز بلند تھی۔ گانؤن والون سے پوچھا کہ یہ رونا پیٹنا کیا ہے؟ لوگون نے جواب دیا کہ یا روح اللہ ہم جب سے اس گانؤن مین بستے ہین اس پہاڑ سے اسیطرح رونے چلانے کی آواز سنتے ہین اور کوئی رونیوالا نظر نہین آتا اور نہ ہم کو اس کی حقیقت معلوم ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے درگاہ باری تعالیٰ مین التجا کی کہ خداوندا اس پہاڑ کو حکم دے کہ مجھ سے کلام کرے یہ دعا قبول ہوئی اور پہاڑ گویا ہوا کہ اے عیسیٰ تم مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ حضرت عیسیٰؑ نے دریافت کیا کہ اے پہاڑ تیری گریہ وزاری کا کیا سبب ہے۔ پہاڑ سے آواز آئی کہ یا روح اللہ مین وہ پہاڑ ہون جس کے پتھر سے ہزارون بت تراش کر پوجے گئے لہذا مین ڈرتا ہون کہ کہین اس وبال مین مجھے اللہ تعالیٰ جہنم مین نہ ڈالدے مین نے ارشاد اللہ تعالیٰ کا یہ سُنا ہے فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ یعنی اے لوگو جہنم کی اُس آگ سے ڈرتے رہو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہین۔ اے عیسیٰؑ مجھے خوف ہے کہ کہین مین بھی اُنھین پتھرون مین شامل نہ ہون جو دوزخ مین جھونکے جائینگے۔ حضرت عیسیٰؑ پر وحی نازل ہوئی کہ اُس پہاڑ کو اطمینان دین کہ ہم تجھ کو دوزخ مین نہ ڈالینگے یہ خوشخبری سُنکر پہاڑ کو سکون ہوا۔ پس غور کا مقام ہے کہ پہاڑ باوجود اسقدر سختی اور درشتی کے خوف خدا سے گریہ وبکا کرتے ہین اور انسان باوجود اسقدر ضعف وکمزوری کے بیخوف اور نڈر ہے۔

حکایت منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک مرد عابد وزاہد مستجاب الدعوات برصیصا نام تھا لوگ اُس کے پاس اپنی حاجتین لے کر آتے تھے اور کامیاب ہوتے تھے۔ مریضون کو لاتے تھے اور شفا پاتے تھے اُس کی دعا کا فیض دور دور تک پہونچا تھا اُسکے زہد وتقوی کو دیکھ کر شیطان لعین مارے غصے اور حسد کے پیچ وتاب کھاتا تھا ایک روز تمام شیاطین کو پاس بلا کر کہا کہ تم مین سے کونسا دلیر ہے جو برصیصا کے زہد وعبادت کو تباہ کر دے اُسکے تقوی وطہارت کے سامنے ہم مین سے کسی کی پیش نہین چلتی۔ ایک شیطان بولا کہ مین اس خدمت کو بجا لاؤنگا۔ اگر

برصیصا کی حالت بالکل بدل نہ دون تو اپنا شاگرد رشید نام نہ رکھون۔ شیطان نے اُسکی پشت پر ہاتھ پھیر کر کہا شاباش اور ہمت بڑھا کر اجازت دی کہ جاؤ اپنا کام پورا کرو۔ شیطان چلا اور بادشاہ وقت کے محل مین داخل ہوا بادشاہ کی ایک بیٹی نہایت حسینہ وجمیلہ تھی جس کی خوبصورتی کا شہرہ دنیا مین پھیلا ہوا تھا وہ شہزادی اپنے مان باپ اور بھائیون کے ساتھ بیٹھی ہوئی باتین کر رہی تھی۔ شیطان آتے ہی اُس شہزادی کے اندر حلول کر گیا جس سے اُس کی حالت بدل گئی اور دیوانگی کا عالم اُسپر طاری ہو گیا گھر کے سب لوگ پریشان ہو گئے اور علاج ومعالجہ کرنے لگے جسقدر تدبیر کرتے تھے اُلٹا اثر ہوتا تھا۔ چند روز تک جب اس طور سے گذرے اور شہزادی کو کسی تدبیر سے کچھ افاقہ نہ ہوا تو وہی شیطان ایک انسان کی صورت مین نمودار ہوا اور شہزادی کے تیمارداروں سے کہا کہ اگر اس بیماری کا علاج چاہتے ہو تو برصیصا عابد کے پاس لیجاؤ وہ مستجاب الدعوات ہے اُس کی دعا سے فوراً یہ لڑکی اچھی ہو جائے گی سب لوگ شہزادی کو لے کر برصیصا کے عبادتخانہ مین آئے برصیصا نے دعا کی لڑکی کا جنون اُسیوقت زائل ہو گیا۔ خوش خوش وہانسے شہزادی کو گھر لائے جیسے ہی گھر پہونچے پھر وہ شیطان اُسپر مسلط ہو گیا اور بشکل انسان ظاہر ہو کر تیمارداروں سے کہا کہ یہ آسیب سخت ہے بہتر ہو گا کہ شہزادی کو چند روز برصیصا کے حجرہ مین رکھو جب ہر وقت اُسکے پاس رہیگی تو بالکل اثر زائل ہو جائیگا۔ پھر وہ لوگ وہان آئے اور شہزادی کے اُسکے پاس کچھ روز رہنے کی التجا کی۔ برصیصا نے انکار کیا کہ یہان عورت کا کام نہین لوگون نے بہت اصرار کیا مجبوراً برصیصا رضامند ہو گیا لوگ شہزادی کو اُسکے پاس چھوڑ کر چلے گئے۔ برصیصا ہمیشہ روزہ رکھتا اور رات بھر نماز پڑھا کرتا تھا شیطان کو اتنا موقع نہ ملتا تھا کہ شہزادی کو پورے طور پر کسی رقت اُسکے روبرو کر دے لیکن جب کھانا کھانے کے لئے بیٹھتا تھا اُسوقت شہزادی کی شکل وصورت اچھی طرح اُسکے سامنے جلوہ گر کرتا۔ کئی روز تک یہی کیفیت رہی آخر کار شیطان نے عابد کے دل مین وسوسہ ڈالنا شروع کیا ایک روز شہزادی کو سر سے پاؤن تک برصیصا نے دیکھا جسکے حسن وجمال کو دیکھ کر اُسکے دل کو صبر وقرار نہ رہا اور نفس وشہوت سے اتنا مجبور ہوا کہ شہزادی سے قربت کی اور وہ حاملہ ہو گئی جب برصیصا زنا کا مرتکب ہو چکا تو شیطان نے اُس کے دل مین یہ بات ڈالی کہ شہزادی کو حمل رہگیا ہے اگر یہ راز فاش ہو گیا تو بادشاہ زندہ نہ چھوڑیگا اور سخت ذلت ورسوائی سے قتل کرے گا

بہتر ہو گا کہ اس شہزادی کو قتل کر کے حجرے کے اندر دفن کر دیا جائے جب پوچھا جائیگا تو کہدونگا کہ شہزادی کی قضا آگئی تھی مر گئی سب لوگ یقین کر لینگے۔ یہ خیال کر کے اُسنے شہزادی کو ذبح کیا اور وہین دفن کر دیا۔ مقررہ دن پر شہزادی کے رشتہ دار آئے اور پوچھا تو برصیصا نے کہدیا کہ دفعتہً شہزادی قضا کر گئی اُن لوگون کو یقین آگیا بعض اہل روایت کہتے ہین کہ برصیصا نے جواب دیا کہ شہزادی صحت پاکر یہان سے چلی گئی وہ لوگ واپس گئے اور عزیز و اقارب کے مکانو نپر جاکر شہزادی کو تلاش کیا۔ شیطان پھر انسان کی صورت مین ظاہر ہوا اور کہا کہ تم ناحق شہزادی کی جستجو مین پریشان ہو۔ جس عابد کے حجرے مین اُسے چھوڑ آئے تھے اُس عابد نے شہزادی سے زنا کیا جس سے حمل رہگیا پھر بدنامی کے خوف سے اُسے قتل کر کے اُسی حجرے مین دفن کر دیا یہ سُنکر خود بادشاہ مع اپنے بیٹون اور ارکان دولت کے وہان پہونچے اور حجرے کو کھودڈالا شہزادی کی لاش برآمد ہوئی فوراً برصیصا کو گرفتار کر لیا گیا اور سولی پر چڑھانے کے لئے لیچلے جب اُسکو سولی پر چڑھایا گیا تو اُسوقت شیطان اُسکے پاس پہونچا اور کہا اے برصیصا تو اسوقت سخت مصیبت مین مبتلا ہے مین اس مصیبت سے تجھ کو نجات دلاسکتا ہون ان لوگون سے کہدونگا کہ شہزادی کا قاتل کوئی دوسرا شخص ہے سب کو یقین آجائے گا مگر شرط یہ ہے کہ تو میری خدائی کا اقرار کرے اور میرے آگے سجدے مین گر پڑے برصیصا نے کہا کہ اسوقت مین سولی پر ہون سجدہ کیونکر ممکن ہے۔ شیطان بولا کہ اشارہ سے سجدہ کرے یہی کافی ہوگا۔ برصیصا نے سجدہ کرنیکا اشارہ کیا جب وہ سجدہ کر چکا تو شیطان نے کہا دیکھ ہم یون انسان کا ایمان سلب کرتے ہین تو نے زنا کیا قتل کیا جھوٹ بولا اور آخر مین غیر اللہ کو سجدہ کر کے بالکل کافر ہو گیا اب مین اپنا کام پورا کر چکا اور تجھ سے بیزار ہون اسی واقعہ کی طرف اس آیت پاک مین اشارہ ہے قال اللہ تعالیٰ کمثل الشیطن اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریٔ منک انی اخاف اللہ رب العالمین یعنی شیطان بیشتر انسان کو کفر کی تعلیم دیتا ہے۔ پھر جب وہ کفر کر بیٹھتا ہے تو کہتا ہے کہ مین تجھ سے بری الذمہ ہون اور پروردگار عالم سے ڈرتا ہون اسکے بعد اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فکان عاقبتھما انھما فی النار خالدین فیھا یعنی ایسے انسان اور شیطان دونون کا انجام ایک ہے کہ دونون ہمیشہ کے لئے دوزخ مین داخل کیے جائینگے اور ایسے ظالمون کی سزا یہی ہے پس ہر شخص کو لازم ہے کہ

ہر وقت حق تعالیٰ سے ڈرتا رہے اُس کو یاد کرتا رہے اپنے گناہون کو یاد کرکے روئے اور صدق دل سے درگاہ الٰہی مین توبہ کرے۔

عرش الٰہی کی صفت

حضرت انس بن مالک وابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نور پاک سے نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کرکے حضور کے نور مبارک سے تمام مخلوقات زمین وآسمان عرش وکرسی کو پیدا کیا۔ عرش الٰہی نہایت عظیم الشان ہے جسمین اٹھارہ ہزار برج ہین ہر برج مین اٹھارہ ہزار ستون ہین۔ ہر ستون مین اٹھارہ ہزار کنگورے ہین۔ ہر کنگورے پر اٹھارہ ہزار قندیل ہین ہر ایک قندیل کی مقدار ووسعت اسقدر ہے کہ اُسکا علم سوائے جناب باری تعالیٰ کے کسیکو نہین اگر تمام آسمانون اور زمین کو مثل کاغذ کے باریک کرکے پھیلایا جائے اور وہ کاغذ کسی قندیل مین رکھا جائے تو رائی کے دانہ کے برابر ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے چار فرشتے پیدا کیے ایک انسان کی شکل دوسرا شیر کی شکل تیسرا کرگس کی شکل چوتھا بیل کی شکل پر ہے ہر ایک فرشتے کا کاندھا عرش کے نیچے ہے اور اُسکے پانون تحت الثریٰ تک ہین ہر ایک کے قدم سے ٹخنے تک کا فاصلہ ستر ہزار برس کی راہ ہے اُن کو پیدا کرکے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ عرش کو اُٹھائین جب وہ عرش کے نیچے آئے تو ہر چند طاقت سے کام لیا مگر اُس کے اُٹھانے سے عاجز رہے پھر اُن کو اللہ تعالیٰ نے ساتون آسمانون اور زمینون کی قوت عطا فرمائی پھر بھی وہ عرش کو نہ اُٹھا سکے۔ پھر اُنکے دلون مین یہ تسبیح ڈالی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم جب فرشتون نے یہ تسبیح پڑھی تو ان کلمات کی برکت سے فوراً عرش کو اٹھا لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کرکے حکم دیا کہ کلمۂ توحید لکھے۔ قلم نے ستر ہزار برس مین لکھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پانچسو برس کی راہ کے عرض مین یہ کلمہ لوح پر لکھا گیا پھر حکم ہوا اے قلم جو کچھ ہمارے علم مین پیدائش مخلوق کے متعلق ہے سب کچھ لکھ۔ قلم نے جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے تین ہزار برس کی راہ کے طول وعرض مین لوح پر سب کچھ لکھا اُسوقت فخر کی راہ سے لوح کو حرکت ہوئی اور اُسنے خیال کیا کہ میری عظمت کے برابر کونسی

چیز ہے جس میں تمام علم و ارادۂ الٰہی مندرج ہے۔ پس قلم کو حکم ہوا کہ لکھدے یمحوا اللّٰہ ما یشاء و یثبت و عندہ ام الکتاب یعنے اللہ جو کچھ چاہتا ہے محو کر دیتا ہے اور جو چاہتا ہے قایم رکھتا ہے اُسی کے پاس اصل کتاب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ قلم نے لوح محفوظ پر جو کچھ ہر ایک کی تقدیر کے متعلق لکھدیا ہے۔ اُس مین کوئی تغیر نہین ہوتا البتہ چار چیزون مین مشیت الٰہی کے مطابق تغیر ہوجاتا ہے۔ رزق۔ موت۔ نیک بختی۔ بدبختی۔ پھر عرش کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک دانہ مروارید سے کرسی کو پیدا کیا اور اُس کو اس قدر وسیع بنایا کہ اُس کی وسعت مین تمام زمین آسمان ایک دانہ خشخاش کے برابر معلوم ہوتے ہین پھر کرسی کے نیچے ایک یاقوت پیدا کیا جس کا طول گیارہ سو سال کی راہ ہے اُس یاقوت پر نگاہ تیز ڈالی جس سے وہ لرز گیا اور پانی ہوکر بہنے لگا۔ اُسکے بعد چار قسم کی ہوائین پُروا پچھوا اُتری دکھنہری پیدا کرکے اُنھین حکم دیا کہ دنیا کے چارون طرف چلا کرین۔ اُن ہواؤن کی حرکت سے اُس پانی مین لہرین اُٹھین۔ پانی کی لہرون سے پھین پیدا ہوا۔ اُس پھین سے اللہ تعالیٰ نے پہاڑ بنائے۔ اُن پہاڑون سے آگ نکلی بعض روایتونمین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک موتی کے دانہ پر نگاہ ڈالی جس سے اُس کی چمک دمک سلب کردی اور وہ ایک سیاہ پتھر رہ گیا۔ اُس پتھر سے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنے پر رگڑے جس سے بحکم خداوندی آگ پیدا ہوئی آگ کو اللہ تعالیٰ نے پانی کے اوپر جگہ دی پانی کے ہر طرف آگ دوڑی اُس پانی کے پھین سے زمین پیدا ہوئی۔ بعض علماء کا قول ہے کہ اُس پانی سے سرخ پھین اُٹھ کر سرخ پتھر بنگیا۔ خانۂ کعبہ دراصل اُسی پتھر کے مقام پر تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیل علیہم السلام اور دیگر فرشتون کو حکم دیا کہ اُس سرخ پتھر کو کھینچکر چیر دین۔ فرشتون نے اُس کو کھینچا اُس سے ساتون زمینین پیدا ہوئین۔ زمین کو اللہ تعالےٰ نے تمام اجسام کی قرارگاہ قرار دیا۔ یہ کل پیدایش دو دن مین ہوئی۔ پھر دو دن مین اللہ تعالےٰ نے نہرین اور درخت پیدا کئے اور دو دن مین ساتون آسمانون کو بنایا اس سے پیشتر ساتون آسمان ملے ہوئے اُسی دھوئین سے بنکر معلق تھے۔ حکم الٰہی ہوا کہ ہر ایک آسمان دوسرے آسمان سے پانچسو برس کی راہ دور ہوجائے۔

حضرت وہب بن منبہ سے مروی ہے کہ ہر ایک آسمان کا رنگ الگ الگ ہے پہلا آسمان سبز زمرد کا ہے اُسکا نام صحاقون ہے۔ اس آسمان کا جو فرشتہ دربان ہے اُس کا نام اسمٰعیلؑ ہے۔ اُسکے ماتحت ایک لاکھ فرشتے ہین دوسرا آسمان چاندی کا سفید رنگ کا ہے اُس کا نام خدزوم ہے اور اُسکے دربان کا نام محمود ہے جسکے ساتھ دو لاکھ فرشتے ہین۔ تیسرا آسمان یاقوت سرخ کا ہے اُسکا نام ماعون ہے اُس کے دربان کو صاعدیائیلؑ کہتے ہین اُس کی خدمت مین تین لاکھ فرشتے ہین چوتھے آسمان کا نام فراخون ہے اور وہ تانبے کا ہے اُسکا دربان قاسم ہے جس کے ساتھ چار لاکھ فرشتے ہین اسی آسمان کے دربان کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کا رزق تقسیم کرنے کی خدمت سپرد فرمائی ہے۔ پانچوان آسمان سونے کا ہے اُسکا نام القا ہے اور اُسکے دربان کا نام لکائیلؑ ہے جس کے ماتحت پانچ لاکھ فرشتے ہین چھٹے آسمان کا نام علیین ہے اور وہ چمکدار موتی کا سفید رنگ ہے۔ اُسکے دربان کو سخائیل کہتے ہین جسکے زیر اثر چھ لاکھ فرشتے ہین ساتوان آسمان نور کا ہے جس کا نام غزیان ہے اُس کے دربان کا نام رزمائیل ہے اور وہ بارہ لاکھ فرشتون پر حاکم ہے۔

خالد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے روز ساتون آسمان یکشنبہ کو ساتون زمینین۔ دوشنبہ کو زمین کے نباتات۔ سہ شنبہ کو روشنی اور اندھیرا۔ چہارشنبہ کو آگ اور پہاڑ پیدا فرماکر پہاڑون کو حکم دیا کہ زمین پر قائم ہوکر اُسے حرکت سے باز رکھین پنجشنبہ کو چاند سورج اور زمین کی نہرین اور درخت پیدا کیے اور جمعہ کا دن فراغت کا رکھا جو کہ اظہار قیامت کے لیے مخصوص ہے۔ بعض کا قول ہے کہ جمعہ کو حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کے لئے خاص فرمایا الغرض اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو چھ دن مین پیدا کیا اسی بنا پر حدیث شریف مین آیا ہے کہ جلدی شیطان کی طرف سے ہے اور آہستگی رحمان کی طرف سے۔

منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان پر ایک نور پیدا کیا جس سے تمام فرشتے ظاہر ہوئے اُن کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ قیامت تک تسبیح۔ تہلیل اور تحمید و تقدیس مین مشغول رہین اگر وہ فرشتے ایک گھڑی بھی ذکر خدا سے غافل ہون تو فوراً اجلال خداوندی کی آگ سے جلجائین اُن فرشتون کی صورت انسان کے مشابہ نہین بعض بیل کی شکل پر ہین اور بعض شیر کی۔

بعض علماء فرماتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے پانی کے پھین سے سات زمینین بنا کر پھیلائین اُنکے نیچے دوزخ کے سات طبقے پیدا کیے۔ پھر اُنیس فرشتے جن کو زبانیہ کہتے ہین پیدا کرکے دوزخ کے ہر ایک طبقے کا دربان مقرر کیا ہر ایک دربان کے ماتحت بیشمار فرشتے ہین ان فرشتون کے سردار کا نام عزرائیل ہے جس کے چودہ ہزار ہاتھ ہین سات ہزار دہنی طرف سات ہزار بائین طرف ہر ایک ہاتھ مین ستر ہزار پنجے ہین۔ ہر پنجے مین ستر ہزار انگلیان ہین ہر انگلی پر ستر ہزار ناخن ہین ہر ناخن پر ستر ہزار بڑے بڑے کالے اژدہے ہین ہر اژدہے پر ستر ہزار سانپ ہین۔ ہر سانپ کا طول ستر ہزار برس کی راہ ہے اور ہر سانپ کے سر پر ایک زہریلا بچھو ہے جب اُن مین سے کوئی بچھو کسی دوزخی کے ڈنک مارتا ہے تو ستر ہزار برس تک اُس کے تمام جسم اور رگ رگ مین سخت درد رہتا ہے۔ ہر ایک فرشتے کے ہاتھ مین آگ کا گرز ہے کہ اگر وہ گرز دنیا مین نمودار ہو تو زمین پگھل جائے اور تمام جن و انسان فنا ہو جائین۔ اُن فرشتون کو پیدا کرکے جب اللہ تعالےٰ نے دوزخ کی دربانی کا حکم دیا تو دوزخ کی گرمی اور لپیٹ کی وجہ سے اُن کو دوزخ مین جانے کی جرأت نہ ہوئی حکم الٰہی سے حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک مُہر لائے اور ہر ایک فرشتے کی پیشانی پر وہ مُہر لگا دی جس سے بخط نور کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نقش ہو گیا۔ اس کلمۂ پاک کی برکت سے دوزخ کی آگ اُنکے لیے ٹھنڈی ہو گئی۔

بعض مخلوقات عجیبہ کا بیان۔ کتابون مین لکھا ہے کہ حضرت ابو الحسن رفاعیؒ سے کسی نے ایسی مخلوقات کے بارے مین سوال کیا جو نہایت عجائبات قدرت مین سے ہون انھون نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان مین ایک سمندر ریت کا پیدا کیا جس پر تیز آندھی چلتی ہے اور وہ ریت برابر اُڑتا چلا جا رہا ہے ابتدائے پیدائش سے قیامت تک اسیطرح وہ ریت آندھی سے اُڑیگا کسی کو بجز خدا کے اُس کی ابتدا و انتہا معلوم نہین۔ اُس بالو مین جس قدر ذرّے ہین اُن ذرّون کی تعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ نے دنیائین پیدا کی ہین کہ ہر ایک دنیا ہماری دنیا کے برابر ہے کوئی ساعت کوئی گھڑی رات دن کی ایسی نہین جس مین اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی نہ کسی دنیا کے لیے قیامت برپا ہوتی ہو۔ میزان نصب نہ کیجاتی ہو ایک جماعت بہشت مین اور ایک جماعت دوزخ مین نہ ڈالی جاتی ہو۔ یہ دوزخ و جنت اُس دوزخ و جنت سے جدا ہین جنہین

بنی آدم جا ئینگے۔

حدیث شریف مین ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کی رات دیکھا کہ بہت سے لوگ ہتھیار باندھے ہوئے ابلق گھوڑون پر سوار چلے جا رہے ہین اُنکا تار نہین ٹوٹتا اور ابتدا و انتہا نہین معلوم ہوتی حضور نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہین۔ عرض کی یا رسول اللہ مین اپنے زمانہ پیدائش سے جب یہان آتا جاتا ہون ان سوارون کو اسی طرح جاتے ہوئے دیکھتا ہون۔ مجھے معلوم نہین کہ یہ کہان سے آتے ہین اور کہان جا رہے ہین۔

مشکوٰۃ مین ہے کہ ساتوین آسمان پر ایک سمندر ہے جسکے بالائی اور زیرین حصہ کا فاصلہ اسقدر ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک اُس کے اُوپر آٹھ آسمان بکری کی شکل پر ہین۔ جس کے پاؤن سے پیٹھ تک کا فاصلہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کے برابر ہے ان سب آسمانون کے اوپر کرسی ہے اور کرسی پر عرش الٰہی اور سب سے اوپر عالم ارواح ہے ہر چیز جو اوپر ہوتی گئی ہے وہ اپنے سے نیچے والی سے لطیف تر ہے۔ پس روح لطافت اور قرب الٰہی مین سب سے اعلیٰ ہے اور قالب خاکی نہایت کثیف اور مراتب قرب سے بعید ہے اللہ تعالےٰ نے کمال قدرت وحکمت سے روح وقالب کو ترکیب دیکر یکجا کر دیا ہے۔

بعض فرشتے اس قدر عظیم الشان ہین کہ اُن کے کان کی لو سے کنپٹی تک سات سو برس کی راہ کا فاصلہ ہے۔ بعض فرشتون کا اوپر کا آدھا حصہ برف ہے اور نیچے کا آگ اور اللہ تعالیٰ نے دو چیزون کو ایک جگہ جمع کر رکھا ہے۔ بعض فرشتے مکھی سے بھی چھوٹے ہین اور تمام فرشتون کی پیدائش نور سے ہے۔

مجاہد رحمہ اللہ کا قول ہے کہ ارواح کی شکل مانند انسان کے ہے اُنکے ہاتھ پاؤن ہین۔ کھاتی پیتی ہین اور ارواح فرشتون سے بالکل جداگانہ مخلوق ہے۔ حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روح سے زیادہ بڑی اور عظیم الشان کوئی مخلوق پیدا نہین کی۔ البتہ عرش الٰہی اُس سے زیادہ بڑا ہے روح کے آگے تمام زمین وآسمان ایک لقمہ کے برابر ہین۔ جسے وہ جب چاہے نگل جائے اُس کی صورت مثل فرشتون کے اور چہرہ مثل آدمی کے ہے۔ قیامت کے دن عرش کے دہنی طرف سے روح اُٹھے گی اُسکے ساتھ فرشتون کی صف ہوگی اور حضور رب تعالےٰ

مین حاضر ہوکر اُن لوگون کی شفاعت کریگی جنھون نے صدق و اخلاص سے کلمۂ توحید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھا اور جماعت کے پابند رہے روح اور فرشتون کے درمیان ایک پردہ حائل ہے کہ اگر وہ پردہ اُٹھ جائے تو روح کے نور کی شعاع سے تمام آسمان والے جلجائین وہب بن منبہ کا قول ہے کہ مین نے اکھتر کتابین پڑھین سب مین یہ لکھا تھا کہ اگر تمام مخلوقات اولین و آخرین کی عقلین ایک طرف جمع کیجائین اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل مبارک ایک طرف ہو تو حضور کی عقل کے سامنے وہ تمام عقلین ایسی نظر آئین گی جیسے میدان قیامت مین ایک ریت کا ذرہ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عقل کے ہزار ٹکڑے کرکے نوسو ننانوے حضور رسالتمآب کو عطا کیے اور باقی ایک حصّے مین سے جتنا چاہتا ہے اپنے بندون مین سے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے پس جو شخص یہ کہے کہ کافر کی عقل مومن کی عقل کے برابر ہے وہ بدعتی منافق زندیق فلسفی اور ملعون ہے۔ حضرت نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام آسمان سے وحی لیکر حضرت آدم علیہ السلام پر دس مرتبہ نازل ہوئے۔ حضرت نوح علیہ السلام پر ایک سو چالیس مرتبہ۔ حضرت یوسف علیہ السلام پر تیس یا چالیس مرتبہ حضرت عیسیٰؑ پر تیس مرتبہ اور ہمارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دس ہزار بیس دفعہ احکام لے کر آے۔ مروی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت نوح علیہ السلام تک گیارہ سو برس کا زمانہ ہوتا ہے اور نوح علیہ السلام سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پانچ ہزار برس۔ کسی بزرگ کا قصہ ہے کہ انھوں نے ایک بار خواب میں حضرت سرور کائنات علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے جمال باکمال سے اپنی آنکھیں منور کیں۔ جب آنکھ کھلی تو بارگاہِ خداوندی میں روکر دعا مانگی کہ خداوندا اب آنکھوں کی بینائی زائل کردے تاکہ اپنے پیارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار فائض الانوار کے بعد دنیا کی کسی چیز پر میری نگاہ نہ پڑے اُن کی دُعا قبول ہوئی اور نابینا ہوگئے خدا اُن پر رحمت کرے اور تمام مسلمانوں کو اپنی طاعت وعبادت کا شوق اور اپنے حبیبؐ کی محبت عطا کرکے سعادت دارین کی دولت سے مالامال فرمائے۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ وَحَبِیْبِهٖ وَرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش ایچ ایم سعید کمپنی پاکستان چوک کراچی

ترجمہ اردو

تذکرۃ الواعظین

موسوم بہ

علم الیقین مجیدی

مرام امین

باہتمام نیازمند حاجی محمد زکی نبیرہ حاجی محمد سعید صاحب غفر اللہ الوہاب

مطبع ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی طبع شد